سیتا

جلد اول

کرنل میڈوز ٹیلر کی انگریزی ناول سیتا

کا اردو ترجمہ

ہندو عورت کی وفاداری اور سچی محبت کا افسانہ سنہ ۱۸۵۷ء کے
غدر کے پیشتر [illegible] حکام انگریزی کے ہندوستانی رعایا [illegible]
اخلاقی برتاؤ کا دلپذیر نتیجہ

مترجمہ [illegible] دیوان شیخ محمد [illegible] خان [illegible]

بار اول

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء

شیخ محمد رئیس الزمان خان صاحب رئیس کی ترجمہ ناول

سیتا - کرنیل میڈوز ٹیلر کی انگریزی ناول سیتا کا ترجمہ - ہندو عورتوں کی وفاداری اور سچی محبت کا دلکش افسانہ - ۱۸۵۷ع کے غدر کے سچے تواریخی حالات - حکام انگریزی کے ہندوستانی رعایا کے ساتھ اخلاقی برتاؤ کا دلپذیر نتیجہ -

زن مرید - ڈوگلس جرلڈ کی مذاقیہ تصنیف "مسز کاڈلس کرٹن لکچرس" کا اردو ترجمہ -

ظرافت - بعض لکچر پڑھکر ممکن نہین کہ حضرات ناظرات بے اختیار نہ ہنس پڑین -

شہید جفا - انگریزی مشہور معروف ناولسٹ سر والٹر اسکاٹ انگریزی ناول "برائڈ آف لیمر مور" کا اردو ترجمہ ایک عاشق صادق کا حسرتناک خاتمہ - حسن وعشق کا سچا جانکاہ واقعہ - ازدواج کے معاملے مین والدین کی ضد کا خوفناک انجام -

ستارہ قیصریہ - سنہ ۱۹۹۸ع کی ایک عجیب وغریب حکایت - یہ کتاب علمی ترقیون کی آیندہ صدی مین ایک سچی پیشین گوئی ہے جسکی صداقت کے بہت کچھ آثار بیسوین صدی کے آغاز ہی مین ظاہر ہو چلے ہین - اس کتاب کے مضامین انسان کے اخلاقی اور مذہبی حالت کی اصلاح کیواسطے بہت ہی دلچسپ موعظت ہین -

حضرات سخن سنج اس تصنیف کو ضرور ملاحظہ فرماوین -

معذرت

حضرات ناظرین۔ موجودہ تالیف کرنیل میڈوز ٹیلر کی انگریزی ناول سیتا کا اُردو ترجمہ ہے۔
مجھے اس امر کے پیش ازپیش عرض کردینے کی ضرورت معلوم ہوئی ہے کہ مجھے نہ انگریزی زباندانی مین کمال کا خیال ہے نہ اُردو زباندانی کا زعم اور دعوی ہے۔

یہ محض میرے محسن کرم فرما جناب بابو پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور رئیس لکھنؤ کے ارشاد کی تعمیل اور میرے مخلص مہربان جناب بابو رام کشور صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ مطبع کی توجہ اور اشارت کا اثر تھا کہ مجھے ایک ایسی خدمت اپنے ذمے عائد کرنی پڑی جسکی قابلیت مجکو اپنے مین موجود نہین معلوم ہوئی۔

ممکن تھا کہ کوئی اور تخیل فسانہ زور طبیعت سے لکھا جاتا مگر مجھے یہ کام ترجمے سے کچھ زیادہ دشوار معلوم ہوا اور اسی وجہ سے مین نے انگریزی مصنفون کی تصنیفات کے اُردو ترجمے پر قناعت کی ہے۔ اپنی قسم کی یہ میری پہلی کوشش ہے میری ناقص قابلیت۔ اور میری نوآموزی کے لحاظ سے ترجمے اور زبان مین بہت سی غلطیون کا یقین ہے۔

مین نے یہ بات حضرات ناظرین کی ہمت اور توفیق پر چھوڑی ہے کہ وہ میری غلطیون کو نکتہ چین۔ یا عیب پوش نظرون سے ملاحظہ فرماوین۔ اگر نکتہ چینی کیگئی تو ایسے شخص کی نکتہ چینی ہوگی جو اسی قابل ہے۔ اگر عیب پوشی سے کام لیا گیا تو عیب پوش حضرات محض اپنی بلندہمتی کا اظہار فرماوینگے۔

مین نے ارادہ کرلیا ہے کہ اس ترجمے کے غلطیون کی اصلاح کے متعلق اگر حضرات ناظرین کچھ تحریر فرماوینگے تو اس کتاب کی دوسری اشاعت مین اُنکے اسماے گرامی اور اُنکی مجوزہ اصلاحات ضمیمے کے طور پر شائع ہوکر شکریے کے ساتھ طبع کیجاوینگی۔

اسکے متعلق جو خط و کتابت فرمائی جاوے وہ ذیل کے پتے سے ہو۔ خریداران ناظرین و آنکی خط و کتابت سے متعلق ایک رجسٹر مرتب رہیگا۔

محمد رئیس الزمان
بتوسط
جناب بابو رام کشور صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ مطبع
منشی نولکشور حضرت گنج لکھنؤ

لکھنؤ
۲۵۔ نومبر سنہ ۱۹۰۱ع

تمہید

(از کرنل میڈوز ٹیلر - سی - ایس - آئی - ایم - آر - آئی - ای - وغیرہ مصنف کتاب)

حضرات ناظرین -

موجودہ ناول سے اُس سلسلہ کا اختتام ہوتا ہی جو مین نے مختلف ناولون کا قائم کیا تھا - تارا کا قصہ ۱۶۵۷ء کا واقعہ ہی جو مین نے ۱۸۶۳ء مین لکھا - "رلف ڈارنل" ۱۷۵۷ء کا واقعہ ہی جو ۱۸۶۵ء مین لکھا گیا - جن تواریخی واقعات پر اِن قصص و حکایات کی بنا ہی وہ سچے واقعات ہین - اور یہ عجیب بات ہی کہ علی الترتیب سو برس کے زمانے کے فصل سے یکے بعد دیگرے درپیش آئے ہین - یہ ایک عجیب اتفاق ہی سیتا کا قصہ ۱۸۵۷ء کا ہی -

پہلا قصہ تارا ہی جسمین ۱۶۵۷ء مین مرہٹہ قوم کے حالات مذکور ہین جو قوم اب تک گمنام تھی - پہلے تو مرہٹے شاہان مغلیہ کی معمولی رعایا تھی مگر اِس سنہ مین شیواجی بھوسلا نے کیسے کارہاے نمایان کیے - سلاطین بیجاپور کی افواج کو حکمت عملی سے شکست فاش دی - عروج اور افتخار حاصل کیا - اپنی حکومت اور اپنا گروہ قائم کر کے یہ شخص شاہ اورنگ زیب سے

سولہ برس تک برسرپیکار رہا۔ اس جنگ کا اور سیواجی کا خاتمہ ۱۷۰۷ء مین ہوا۔ مگر سلطنت کا بہت کچھ حصہ مرہٹون کے قبضے مین آگیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ اس قوم نے دہلی کی سلطنت کو نیست و نابود کردیا۔

اُسی سال انگریزون کو ایک جدید تشخص حاصل ہوا۔ کیونکہ اُسوقت تک تو انگریزون کی حیثیت محض تاجرانہ تھی۔ ۲۳- جون ۱۷۵۷ء کو لارڈ کلایو نے جنگ پلاسی مین نمایان فتح حاصل کی۔ انگریزی سلطنت کی بنیاد قائم کردی اور وہ سلطنت آجتک قائم ہے۔ اُسوقت مین ہندو نجومون نے ایک عجیب پیشین گوئی کی تھی۔ اُنھون نے حکم لگادیا تھا کہ کمپنی کی حکومت صرف سو برس قائم رہیگی سمبت ۱۸۱۴ سے سمبت ۱۹۱۴ تک اس حکومت کو قیام ہے۔"

۱۶۵۷ء کی بہ نسبت ۱۷۵۷ء مین ہندوستان کے تواریخی واقعات زیادہ اہم اور پیچیدہ تھے۔ سو ہی برس کی مدت مین ایک گروہ ہنود اور مسلمانون سے سربرآوردہ ہوگیا۔ مرہٹہ حکمرانون اور مسلمان بادشاہون کی آزادی اس گروہ کے مقابلے مین برقرار نہین رہ سکی۔ مغربی تہذیب کی اشاعت شروع ہوگئی۔ جو مراتب باقی رہ گئے تھے اُنکی تکمیل ۱۸۵۷ء مین بخوبی ہوگئی۔

موجودہ قصے مین میرا منشا تاریخ نویسی نہین ہے۔ مین نے تو ایک حکایت کے پیرایے مین لوگون کے طبائع اور خیالات کا اندازہ بتلادیا ہے

اور اُس پُر آشوب زمانے کے مختصر حالات لکھدیے ہین قتل وغارت کی
تواریخ عبرت انگیز نہین لکھی گئی - سر جان کے نے اپنی تواریخ مین یہ واقعات
تفصیل کے ساتھ لکھدیے ہین - مین نے تو موقع مناسب پر اختصار کے
ساتھ کچھ تذکرہ کردیا ہی -

ممکن ہی کہ بعض حضرات یہ خیال کرین کہ مین نے سمبت ۱۹۱۴ کی پیشین گوئی
کو ضرورت سے زیادہ وقعت دی ہی - مگر مین تو اُس زمانے مین ہندوستان
مین موجود تھا - اور جن لوگون نے بچشم خود وہ واقعات مشاہدہ کیے ہین
وہ سمجھ سکتے ہین کہ عامہ خلائق کو اس پیشین گوئی - اور اسکی نحوست پر
کیسا اعتقاد تھا - اکثر یہ اعتقاد - بغاوت - اور غدر کا سبب ہوا ہی - میرا
تو ہمیشہ یہی خیال رہا - اور رہیگا - کہ اِس اعتقاد سے معتقدین کے دلون
مین اتفاق راے کا مادہ پیدا ہوگیا تھا -

ابتدا مین کوئی نتیجے کی نسبت کسی خیال کے ظاہر کرنے کی جرأت نہین
کرسکتا تھا - سو برس سے ہندوؤن کے پترون مین یہ پیشین گوئی لکھی جاتی
رہی - جب وہ زمانہ اور وہ سنہ قریب آیا - تو جو لوگ انگریزون کو دوست
رکھتے تھے اُنھون نے خطرات سے اُنکو آگاہ کردیا - خود گورنمنٹ کے حضور
مین مؤدب عرائض اور مراسلات لوگون نے بھیجے -

۲۵ - مارچ ۱۸۵۷ع کو سمبت ۱۹۱۴ شروع ہوا - اور ۱۹ - مارچ ۱۸۵۸ع کو

ختم ہوگیا - مگر اُسوقت تک بغاوت کا خاتمہ نہین ہوا تھا - اِس زمانے مین طرح طرح کے آفات اور مصائب ہندوستان پہ نازل ہوے - اگر غور کیا جائے تو ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کے اُٹھتے ہی اُس پیشین گوئی کی صداقت ہوگئی - مگر کمپنی کے برہم ہوجانے سے کیا حرج ہوا - اب ملکہ انگلستان و قیصر ہند ہندوستان پر فرمان روا ہین -

عزرائیل پانڈے کی ذات مین اُن لوگون کے حرکات اور اطوار کا اظہار کیا گیا ہی جو غدر کے زمانے مین شر انگیزی اور فتنہ پردازی مین ہمہ تن مستعد تھے - یہ لوگ تعصب مذہبی سے اندھے ہو رہے تھے - اور جوش مذہب مین دیوانے ہو رہے تھے - عزرائیل پانڈے نے بارکپور مین جو اڈریس کہا ہی اُسمین اُن تمام اوہام کا تذکرہ ہی جو افواج بنگالہ کے دماغ مین جاگزین تھے -

ڈکیتی والا مقدمہ ایک سچا مقدمہ اور اصلی واقعہ ہی جسکا فیصلہ مین نے اپنی ضلع کی کچہری مین ۱۸۵۵ء مین کیا تھا -

ناظرین نقشے مین نور پور اور شاہ گنج کی تلاش کی زحمت گوارا نہ کرین - نہ سیول لسٹ مین انگریزی حکام کے نام پڑھنے کی امید کرین -

میڈوز ٹیلر

فہرست مضامین سیتا

مضمون	صفحہ

سیتا

حصہ اول

باب اول

آدھی رات کے قریب ہی- ایک ہلکا سا چھینٹا پڑ چکا ہی- اور بدر کامل
اپنے ضیاے کامل سے ایک منظر پر نور افشان ہی جو نہایت ہی متاثر اور خوشنما
ہی- ہند متوسط کے ارض مرتفع سے جو نالے مغرب جانب بہا کرتے ہین اُن مین سے
ایک نالے کے سر چشمہ پہ ایک ویرانہ درہ یا وادی تھا جسکا اوپر کا حصہ سنگ سیاہ
سے محصور تھا اور علی العموم ارض مرتفع ایسے ہی پتھر سے محدود ہوا کرتی ہین-
اور اس سرزمین پہ ایک چشمہ جاری تھا جو بارش کی وجہ سے معمول سے زیادہ
زوروں پہ تھا اور اس چشمہ کا پانی اُس عالم تنہائی مین لگاتار شور سے بہ رہا تھا-
چاندنی چشمہ اور زمین پہ عجیب دلکش روشنی کر رہی تھی - پانی پہلے ایک تنگ نالے
کی صورت مین رواں تھا اور بلندی سے جب نشیب مین گرتا تھا تو چاندنی کی
روشنی سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ نقرۂ فوارہ جاری ہی- جب چشمہ پہاڑی پہ پہونچکر
وسعت پا گیا تھا- تو نورانی چادر بچھی ہوئی معلوم ہوتی تھی یہان سے یہ پانی

تنگ حوض مین جو بہاؤ کے ختم پہ تھا گذر کر وادی کے نیچے رواں تھا پہاڑ کا یکسان وحشت انگیز رنگ جا بجا سرسبز بیلون - اور - اشجار - اور پھولون سے متلون تھا جو بہت ہی شاداب تھے اور جنکی خوشبو سے ہوا معطر ہو رہی تھی - درے کے اوپر اور دونون جانب پہاڑ کے بلند چوٹیان تھین - اور ایک ناہموار راستہ چشمہ کے قریب تھا جہان سے اس درے کا رہگذر تھا - چشمہ سار کے زیر دامن اور حوض کے حواشی پہ کچھ تھوڑا سا میدان تھا جو اب سبزہ زار تھا - درے کے طویل مسافت مین جو چند میل کی تھی صرف یہ ہی ایک تختہ مسطح تھا جہان سال مین ایک مرتبہ ہر چہار طرف سے لوگ جمع ہوتے تھے - حوض کے پانی سے نہاتے تھے اور اُن دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے جنکے واسطے یہ حوض مقدس سمجھا جاتا تھا - اور ایک میلہ سا ہوتا تھا - بس اسکے سوا اور وقتون پہ اس جگہہ پہ گذر خطرے سے خالی نہ تھا - اور احتیاط سے اس طرف آمد و رفت سے پرہیز کرتے تھے -

اس تختہ مسطح کے عقب مین ایک بڑا بھاری پیپل کا درخت تھا اور کچھ عجیب درخت تھا - آدھا درخت سرسبز تھا پانی برس جانے سے بھیگے ہوے پتون پہ چاندنی کی چمک ہوا کے جھونکے عجیب رنگ دکھاتے تھے - دوسرا نصف حصہ درخت خشک ہو گیا تھا اسکی پتلی پتلی شاخین جسکو صدیون کی ہوا اور دھوپ نے سفید کر ڈالا تھا کچھ تو کرارون کی طرف جاری تھین اور کچھ اس غار پر سایہ انداز تھین مگر ایک وحشتناک سمان تھا -

جیسا ہندوستان مین دستور ہی یہ درخت تبرک تھا کسی پوجاری نے زمانۂ قدیم مین اسکے ساتھ ایک نیم کا درخت بھی لگا دیا تھا اور کسی وقت مین ان درختون کا بیاہ بڑی دھوم سے ہوا ہوگا - یہ ہی افسانہ تھا جو کہا جاتا تھا - مگر یہ حال ہی مین ہنود مشہور کرتے تھے - مگر درخت کی قدامت دیکھکر یہ معلوم ہوسکتا تھا کہ اسکا آغاز ایک زمانہ دور و دراز سے تھا جب ملک مین اسکی پرستش مارپرستی کے ساتھ جنکی بھدی تصویر سنگی اس درخت کے نیچے نصب تھی - مار و شجر پرست اقوام کرتے ہونگے - سانپون کی تصویر کے متصل ایک انبار پتھرون کا بھی تھا جنپر سیندور اور کا جل ملا ہوا تھا - یہ سب چیزین ایک قدیم زمانہ سے یہان موجود تھین - زمانہ مارپرستی بھی زیادہ قدیم الایام سے اس مقام کا وجود تھا اور جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے کچھ اعتقادات اب تک ہنود مین موجود ہین - اس مقام کو لوگ دیوتاؤن کا گذرگاہ سمجھتے تھے اور اسکی تعظیم کرتے تھے - یہ ایسے دیوتاؤن اور ارواح کا گذرگاہ تھا جنکی رضاجوئی نذر و نیاز سے اور قربانی سے ہر سال کیجاتی تھی - اگر یہ لوگ ناراض ہوجاتے - تو آفت آتی - وبا آتی - قحط پڑتا -

اس جگہ دوسری ملت کے آثار قدیمہ بھی موجود تھے - دو ہزار برس گذرے ہونگے کہ بودھ مذہب کی جماعت اخوان نے جیسے کہ صدہا اور مقامات اسی قسم کے پسند کیے تھے اس مقام کو بھی گوشۂ تنہائی اور صحرا

پُر فضا سمجھ کر اسکو پسند کیا ہوگا۔ بڑی زحمت اور تکلیف سے اس پہاڑ مین اُن لوگون نے ایک خانقاہ بھی کھود لی تھی۔ یہ کیا تھا ایک وسیع اور مربع دالان جسکے انتہا پہ ایک گوشہ مین بودھ کی بڑی سی سنگی تصویر نشست کی ہیئت مین پہاڑ ہی سے تراش لیگئی تھی۔

تصویر مین ہتھیلیان پنڈلیون پہ ٹکی ہوئی بنی تھین۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ حلیم المزاج شکل وادی اور چشمہ سار پہ نور پر تب علم وشفقت سے ہمیشہ نظر افگن ہے دالان کے ہر جانب چھوٹے چھوٹے اور تاریک غارون کے قطار تھے یہ پوجاریون کے مساکن تھے۔ بُت کا تھوڑا سا چہرہ بگڑ گیا تھا اور تھوڑی سی گرد تریدامن کوہ جمع ہوگئی تھی۔ باقی خانقاہ ویسی ہی مکمل حالت مین تھی جیسی کہ بنائی گئی تھی دو بڑے پتھر کے ٹکڑون پہ جنسے اس خانقاہ کا چھت بنایا گیا تھا کھڑے ہوکر نظر کرنے سے عجیب دلکش دخوشنما سمان دیکھ پڑتا تھا اونچے پہاڑ اور ٹیلے تہ بہ تہ اشجار ونباتات سے حلہ پوش نظر آتے تھے اور نظر دائرۂ افق پہ جاکر ٹھہرتی تھی۔ یہ بھی عجیب سمان تھا جب دھوپ کی روشنی ہر جانب پہاڑ کے کرارون اور چشمہ کے بہاو پر اور پہاڑ کے پیچ دار نیچی اونچی چوٹیون پہ جا پڑتی تھی۔ شب ماہ مین نظارہ اور بھی زیادہ پُر فضا ہوتا تھا کیونکہ اسکا اثر بہت ہی خوشگوار تھا۔ کیونکہ دن سے کچھ کم لطف اسموقع کا نہ ہوتا تھا بلکہ منظر زیادہ خوش آیند ہو جاتا تھا۔ اور دائرہ افق رات کی روشنی مین قریب ہی

بجاتا تھا اور منظر کا لطف پر نور دو بالا ہو جاتا تھا۔

یہ بات بلا وجہ نہ تھی کہ اسمقام کو رات اور دن مین خطرناک سمجھتے تھے خانقاہ کے اندر بہت سی راکھ جمع تھی۔ اِدھر اُدھر ٹوٹے پھوٹے مٹی کے برتن پڑے ہوے تھے اور اُنھین مین ایسی مٹی کی ملیان بھی تھین جنہین ڈکیتی کا مال غنیمت گلایا جاتا تھا آدھی رات کے بعد کبھی کبھی چوپانون نے بدمستی کے شور وشغب کی آوازین سنی تھین حالانکہ مواضع متصلہ مین ان قصون اور روایات پر یقین کیا جاتا تھا مگر کوئی زیادہ دلچسپی ان باتون مین نہین ظاہر کیجاتی تھی۔ کیونکہ شاذونادر مواقع پر ایسے تذکرات ہوا کرتے تھے۔ ایک ایسا مقام موجود تھا۔ اب تو غار مین آگ روشن تھی دھوان پست سقف تک جاکر تاریک اور پیچ در پیچ تارون کے شکل مین بجاتا تھا۔ آگ کے چارون طرف بیس آدمی بیٹھے ہوے تھے جنکی وحشیانہ صورتون سے معلوم ہوتا تھا کہ انکی زندگی حدود قانون سے دور بہت ہی مہیب طرز معاشرت سے بسر ہوتی تھی تھوڑی دیر کے بعد آگ مین جھالی کی لکڑیان اور کانٹے جھونکے جاتے تھے اور جب شعلے بلند ہوتے تھے اور جب شعلے بلند ہو کر چھت تک کی خبر لیتے تھے تو ہر چہار طرف یہ خوفناک صورتین نظر پڑتی تھین۔ اور پس پشت وہ حلیم المزاج صورت تراشیدہ بت کی ان صورتون سے عجیب اختلاف دکھلا رہی تھی۔

ان لوگون مین سے کچھ لوگ تانبے کے کٹورے مین کچی شراب پی رہے تھے

دور چل رہا تھا بہت سے مخمور ہو چلے تھے وحشیانہ گہبتین گا اُٹھتے تھے ان لوگون کی گفتگو سے جس سے مال غنیمت کی تقسیم کی امید پر اظہار مسرت تھا ان لوگون کے پیشے مین کچھ شک نہین باقی رہتا تھا۔

باتون ہی باتون ان مین سے دو آدمیون مین کچھ جھگڑا سا ہونے لگا اور اس قدر غل ہوا کہ پانی کے زور و شور سے بہنے کی آواز پر غالب تھا۔ اور ابتک جھگڑنے والے جھگڑتے ہی تھے کہ ایک کشیدہ قامت شخص دروازے پر نمودار ہوا اُسکے آتے ہی فوراً ایک عالم سکوت طاری ہو گیا۔ کچھ لوگ اِدھر اُدھر اندھیرے مین دب رہے۔

"پھر وہی شراب خواری اور غل و شور اور لڑائی جھگڑا"، اس آنے والے نے موٹے سے ڈنڈے کو زمین پر ٹپک کر کہا۔ "کیا تم ایک گھنٹہ بھی مین مطمئن نہین رہ سکتا۔ شراب ادھر اُٹھا لاؤ"۔

دو آدمیون نے ایک تانبے کا برتن سامنے لاکر رکھدیا۔

اُس شخص نے الگ ہٹ کر اس برتن کو ایک ٹھوکر ماری۔ اسمین سے کچھ شراب بہ کر آگ تک پہونچی اور آگ بھڑک اُٹھی۔

وہ شخص کہنے لگا "دیکھو۔ احمقو۔ تم کیا کیا کرتے ہو۔ آگ مین آگ بڑھاتے ہو۔ اسی سے لڑتے جھگڑتے ہو اکثر افشاے راز کر بیٹھتے ہو۔ مگر۔ خیر۔ اب آج رات کو اور کچھ نہ کہونگا۔ کہو۔ کیا تم لوگون پر اعتبار کرون؟

جو کالی کی - ایک صدا بلند ہوئی - اور یہی کہنے والے کی بات کا جواب تھا - ابھی یہ صدا فرو نہ ہوئی تھی کہ دو آدمیون نے آکر اپنے سردار کو مودب سلام کیا اور عرض کیا -

"سردار - وہ شخص یہان موجود ہی - ہم اُسکو بہ حفاظت لے آئے ہین"

"اور روپیہ"

"ہان حضور - روپیے کی تھیلیان اُسکے ٹٹو پر سے اوچھال دی تھین - اور ہم اُنکو راستے سے الگ اُٹھالے گئے - جہان وہ شخص بیٹھا ہی اُسی کے قریب درخت کے پاس رکھی ہین"

"اور وہ اکیلا ہی"

"جی ہان - وہ اپنے ساتھ ایک نوکر لیے آتا تھا - مگر ہمنے نہین لانے دیا - وہ اکیلا ہی"

سردار - اچھا بچو - تم لوگ تھوڑی دیر صبر کرو - مین ابھی آیا - میرے ساتھ کوئی نہ آوے - مین اس شخص سے تنہا باتین کرونگا -

اِس کتاب مین اس شخص کا بہت کچھ تذکرہ ہوگا - اسکے شکل وشمائل بیان کیے دیتے ہین - ایک کشیدہ قامت با صولت شخص - قوی الاعضا - سینہ فراخ - جس سے ورزش وریاضت جسمانی ہویدا تھی -

صورت اچھی تھی - اگر مُنھ سے بات کرتے وقت تتر بتر دانت نہ دیکھ پڑتے تو

یہ شخص حسین ہوتا - اور نیچے کا حصہ چہرے کا کچھ ایسا اُبھرا ہوا تھا کہ جب اس شخص کو
کچھ اشتعال ہوتا تھا تو اسکی شکل ایک درندے جانور کی ہوجایا کرتی تھی - آنکھین
[illegible] گڑی تھین اور دیکھنے مین خوفناک تھین - پیشانی پر جو مسطح اور بلند
تھی اکثر اوقات کچھ ایسی شکنین پڑجاتی تھین کہ جاننے والے اسموقع پر اس سے
بہت خائف ہوجاتے تھے -

ہندوستان کے باشندے ہونے کی وجہ سے اسکے رنگ کو گورا کہہ سکتے تھے -
[illegible] گندم گون جو بعض اوقات سُرخ ہوجاتا تھا - موچھون مین کچھ بال سفید
ہوچلے تھے - سِن قریب چالیس برس کے ہوگا - مگر سپاہیانہ انداز اور قطع سے
[illegible] اس شخص کے قوی زائل نہین کردیے گئے تھے -
ذات کا برہمن تھا - اور ہنود کی مقدس کتابین خوب پڑھی تھین - جب اپنا اثر
پھیلانا چاہتا تو کانون مین خوب اشلوک پڑھتا - لوگ اشتیاق سے سنتے اور
نذر دیتے تھے - بعض لوگ اُسے مولراج کے نام سے پکارتے تھے اور بعض
عزرائیل کہتے تھے - سچ تو یہ ہے کہ اس شخص کا اصلی نام معلوم ہی نہ ہوا - مگر
واقعی یہ ہے کہ اسکا نام عزرائیل پانڈے تھا - اسکے آباواجداد کا کچھ پتہ نہ تھا
مگر اپنے گروہ مین وہ ڈاکوؤن کا سردار مانا جاتا تھا عجیب فکرون سے ڈاکے
سوچتا تھا اور بڑی ہی بیدردی سے اُنپر عمل کرتا تھا -

ہند متوسط - دکن - اور بنگال سب ہی جگہ وہ ڈاکہ زنی کرتا تھا اور جرائم

خوفناک کر گذرتا تھا۔ مگر انگریزی پولیس۔ اور مجسٹریٹ۔ اور ہندوستانی رؤسا اور والیان مجرم کی سراغ رسانی اور نشان یابی سے قاصر تھے۔

جو واقعہ ہم بیان کرینگے وہ ایسا ہی ایک واقعہ تھا۔ ہند مغربی کے ایک دور ضلع مین۔ کچھ بہت دن نہ گذرے تھے۔ کہ ایک دن سر شام ایک سُنسان موضع مین داخل ہوا۔ ایک مہاجن کے گھر مین یہ لوگ جا گھس پڑے۔ اُسکو اور اُسکے گھرانے کے بہتون کو قتل کر ڈالا۔ کُلھاڑی سے اُسکا صندوق توڑ ڈالا۔ اور بہ اطمینان خاطر جو مال و متاع تھا اُسکو اپنے قبضے مین کیا۔ اور چلتے ہوئے پولیس تو اُس گانُون مین تھی نہین اور معمولی چوکیدارون کی تو کیا مجال تھی کہ سامنے آتے۔ ڈکیت ایک عجیب زبان مین باتین کرتے تھے اور اُنکا کچھ بھی پتہ نہ مِل سکا وہان سے وہ لوگ دو۔ دو۔ ایک ایک کرکے متفرق ہوئے اور اِس جگہ پہونچے تھے۔ جہان آج ہم اُنکو دیکھتے ہین۔

بعد کو مہاجن کے گھر والون کو یاد پڑا کہ جب رامیشور گئے تھے کہ بلندی ہند کا ایک برہمن ملا تھا۔ جس سے پوران مقدس کے کچھ اشلوک پڑھوا کر سنے تھے اور اُسکو بلا خوف و خطر دو دن ساتھ رکھا تھا۔

اب تو ایسے جرائم ہندوستان مین بہ نسبت سابق کے کم ہوتے جاتے ہین اور سرکار انگریزی کی عادلانہ کوششون سے ڈکیتی کے رواج کی ویسی ہی بیخ کنی مین بڑی کامیابی ہوئی ہے اور ایسی ہی کامیابی اِسی کے مطابق یا اِس سے زیادہ

خوفناک ٹھگی کے جرائم کے فرو کرنے مین ہوئی ہی۔

موجودہ موقع پر رقم تقسیم طلب بہت بھاری تھی۔ بیش قیمت جواہر تو سردار نے اپنے پاس چھپا لیا تھا مگر جو کچھ بچ رہا تھا۔ وہ ہی ساتھیون مین تقسیم کرنے کے واسطے بہت تھا۔ یہ ممکن نہ تھا کہ ایسی تقسیم بغیر کسی معتمد کے عمل مین آتی اور ایک معتمد رام داس تھا۔ جو ابھی ابھی آیا تھا۔ یہ شخص ساہوکار تھا۔ درے سے دو کوس پر ایک موضع تھا گوکل پور وہان کا رہنے والا مہاجن تھا۔

عزرائیل پانڈے کے سب معاملات اسی کے ہاتھون طے ہوتے تھے۔ اور اسوقت حال کے ڈاکہ زنی کے محاصل وہ تقسیم کے واسطے لایا تھا۔

رام داس نے اپنا ایک منصوبہ سوچ رکھا تھا۔ جسپر ڈاکوون کے سردار سے صلاح و مشورت کرتا تھا اور اِس کتاب کے واقعات کا بہت کچھ انحصار اسی مشورت کے اجرا پر ہی۔

باب دوم
معاملت - اور شگون

عزرائیل - اایک آدمی سے جو قالین پر سے اُسکو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا

رام رام مہاراج - آپ آئے تو دیر ہی مین بھی بیٹھے کیون دیر لگائی - اُس شخص نے جواب مین کہا - "نہین آپ بیٹھیے جمعدار صاحب" اس جمعدار کے لقب سے اپنے آگو ھکے سردار کو مخاطب کیا اور صرف یہ ہی شخص اُسکے اس لقب سے واقف تھا اور جب

عزرائیل قالین پہ بے تکلف بیٹھ گیا- تو یہ شخص بھی دست بستہ مودب- دوزانو اُسکے سامنے بیٹھا-

عزرائیل- (آغاز گفتگو کے واسطے) کیا جب تم آئے تو پانی برستا تھا- تم تو بھیگ گئے ہوگے-

"نہین جب تک مطلع صاف نہ ہولیا- اور چاندنی نکل نہین آئی- مین گھر سے نہین چلا- مجھے کچھ وہم تھے مین جانتا تھا آپ بغیر میرے پہونچ لیے کہین چلے نہ جائینگے- (ہا ہا ہا)-

عزرائیل- بیشک- میرے مہاجن کبھی کبھی مجھے دھوکھا دینا چاہتے ہین اور مجھے اُنپر سچ تو یہ ہی کہ بہت کم اعتبار رہتا ہی- ہان- بتاؤ یار- تم کیا لائے ہو جو چیزین تمھارے پاس بھیجی گئی تھین اُنکی فہرست تو میرے پاس موجود ہی-

اُس شخص نے عاجزانہ لہجے مین جواب دیا "جمعدار صاحب- دام لگا دینا آسان ہی- مگر جمع سیدھی کرنا بہت مشکل ہی- مجھے بہت ہی کم وقت ملا- اور آپ جلدی مین تھے- اُس اُجاڑ گانون مین اتنا سونا چاندی کیسے بکتا- موتی رکھے ہی رہے-

عزرائیل- (جلدی سے) اچھا- یہ بتاؤ کہ تم لائے کیا- میرے ساتھی بکثرت شراب پیتے ہین- اور بے صبر ہورہے ہین- دنگہ مچاتے ہین- اور اُنپر اطمینان نہین کیا جاسکتا- جلدی کر و یار-

مہاجن نے اپنے ساتھی کی ساکت شکل خوب سمجھی نہین - اور خوشی کے لہجہ مین کچھ متبسم ہوکر کہنے لگا -

"جمعدار صاحب - حساب موجود ہی - اور روپیہ تھیلیون مین ہی آپ گنوا لیجیئے -

عزرائیل - (اضطراب سے - اور مہاجن سے کاغذ چھین کر) بس - مین جانتا ہون کہ تمھین سب زبانی یاد ہی - چلو کہو چلو -

رام داس - (تفصیل پڑھ کر) اچھا - تو مین نے جمعدار صاحب - آپ دیکھین کہ جو چیزین فروخت کی گئین اُنکے چھبیس سو روپے دام ملے جو ان چار تھیلیون مین رکھے ہین -

عزرائیل - (غصہ کو تفصیل سنتے ہی وقت بہت مشکل سے ضبط کیا تھا) او چور - دغا باز - تیرے ہی کہنے کے مطابق ہزار روپیہ اور ملنا چاہیئے تھا - وہ ہزار تو نے چُرایا ہی - اب بتا مین تجھے سامنے گڑھے مین کیون نہ پھینک دون - نہین تجکو اپنے آدمیون کے سپرد کردون کہ وہ تجھسے جو کچھ ہو وصول کرلین ہزار دو ہزار کے واسطے تو اُن لوگون کے حوالے کیا جاوے یا بغیر اُنکی مدد تو معاملہ طی کرلیگا ؟

رام داس - سرکار جمعدار صاحب - خدا کے واسطے مجھے ڈرائیے نہین - مین غریب آدمی ہون - دمڑی دمڑی کما کر روٹی کھاتا ہون - آپ بڑے

سرداریہن - آپ سے دنیا ڈرتی ہی - اپنے بال بچون کی قسم - کرشن جی کی قسم - آپکے قدمون کی قسم - مین نے جو کچھ عرض کیا ہی وہ سب صحیح ہی - سچ ہی - اپنے غلام سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے - مین ہمیشہ آپ کا غلام فرمانبردار رہا ہون -

عزرائیل - سنو - رام داس! جو کچھ مین کہتا ہون - اُسکو غور سے سنو - لفظ بہ لفظ سنو - تھوڑے ہی سے الفاظ تمسے کہونگا اور تم ایسے آدمی پر اپنی بات کہکر کیون ضائع کرون - اور تم جانتے ہو کہ مین جو کہتا ہون وہی کرتا ہون - مجھے اسوقت زیادہ ضرورت نہین ہی - آدمیون نے کام اچھا کیا ہی اور اس وقت جو کچھ آیا ہی وہ سب اُن لوگون کو دیا جاویگا - لیکن مجھے ایکہزار روپیہ کی یادداشت لکھ دو - اور جو چیزین فروخت نہین ہوئی ہین اُنکی رسید لکھ دو -

رام داس - حضور - سرکار - میری غریبی پر نظر کیجیے - (عزرائیل کو مضطرب دیکھ کر جلدی سے) جو چیزین فروخت نہین ہوئین اُنکی رسید حاضر ہی - جمعدار صاحب! میری طرف سے شک نہ کیجیے - مجھپر ترس کھائیے - رحم فرمائیے - مین غریب ہون -

عزرائیل - مجھے دھوکھا نہین ہوا ہی - مجھے خوب یاد ہی کہ تم اپنا مال کسی جگہ رکھتے ہو - مین چاہتا - تو آج ہی جا کر سب اُٹھا لیتا! اور تم اُس تالاب کے پاس میرے کہنے کے مطابق لیٹے ہی رہتے - بولو - قلم دوات کاغذ لائے ہو؟ -

رام داس - (گھبرا کر) سب حاضر ہی - (قلمدان اور کاغذ پیش کر دیا -

عزرائیل - اچھا - تو پھر ہزار روپے کی ہنڈی لکھدو - جب مجھے ضرورت

ہوگی مین آکرلے لونگا۔

رام داس۔(خوف سے تھرّا کر) میرے حال پر رحم کیجیے سرکار۔ یہ تو سمجھیئے کہ مین جان پر کھیل کر کام کرتا ہون۔ اگر کہین انگریزی پولیس کو پتہ لگجائے کہ مین کیا کرتا ہون تو مین کالے پانی سے کبھی نہ بچون۔

عزرائیل۔(ترش رو ہوکر) اور نہ مین پھانسی سے بچون۔ مگر۔ بھائی۔ یہ سمجھے رہو۔ کہ جب تک ہم لوگ جیتے ہین اور آپسمین معاملہ رکھتے ہین اُس وقت تک جہانتک ممکن ہی ایک دوسرے کے ساتھ جعل و فریب نہ کرین اب ہنڈی لکھدو۔ زیادہ چنین و چنان نہ کرو۔ (اور وحشیانہ آنکھون سے گھور کر) یا تم اسپر تیار رہو کہ مین تمھین سامنے والے تالاب مین پھینک دون۔ کہ مچھلیان تمھارا گوشت کھائین۔ سنتا ہی چور۔ دغا باز۔ کچھ ہوش آتا ہی کہ نہین۔ مکھی چوس!۔

رام داس سمجھ گیا کہ بُرے پھندے مین پھنسا ہون اور بچ کر نکلنے کی کوشش مین جان ہی جاتی ہی۔ یہ بھی اُسکو خوب معلوم تھا کہ سابقہ ایسے بیڈھب سے ہی جسکے سامنے جان لے لینا کوئی بات ہی نہین اور اُس سے جھگڑنا آفت مین پھنسنا ہی۔ موتی اور طوق ابھی امانت ہی مین تھے۔ اور فروخت کے معاملے مین بھی خوب نفع ہوا تھا۔ اور یہ سب کچھ اُس ڈاکو کے اختیار مین تھا اور جان بھی اُسی کے قبضے مین تھی۔ اُسکو اپنے نرخ کے معاملات مین بھی کچھ کہنا تھا جسکو سنکر منظوری کی اُمید تھی۔

رام داس۔ اچھا جمعدار صاحب۔ پانسو روپیہ کردیجیے۔ (پانسو روپیہ کہکر قلم دوات اُٹھا کر لکھنے لگا۔ جان پہ تو بنی ہوئی تھی۔ مگر اپنے پیشے کی چالاکیوں سے حضرت غافل نہ تھے۔ اچھا۔ جیسے ہو۔ اچھا ہے سوچا پاس کیا۔ حامل رقعہ کو دیدیجے جاو یہی ٹھیک ہی۔ آپ کا نام لکھنا مناسب نہیں ہی۔ میری ہنڈی سب جگہ چلتی ہوئی ہی۔ جہاں چاہیے سکھا لیجیے۔

عزرائیل۔ (ہنسکر) میں جانتا ہوں کہ مجھسا احمق بھی تمکو شاید کم ملے۔ اچھا۔ دیکھو میں تمھارے ساتھ کتنی رعایت کرتا ہوں۔ ساڑھے سات سو روپیہ لکھدو کیوں۔ ابھی تو اس سے زیادہ کی قیمت کے تو موتی ہی تمھارے پاس ہیں۔

رام داس نے بلا تامل لکھنا شروع کردیا۔ جو کچھ عزرائیل نے کہا تھا وہ رام داس نے لکھدیا۔ مگر لکھنے میں ہاتھ تھرتھراتا تھا رقعہ ایسا صاف اور باقاعدہ نہیں لکھا تھا۔ جیسا کوئی منیب یا کارندہ لکھتا۔ لوگ رام داس کا خط نہ پہچانتے ہوتے تو رقعہ کبھی نہ سکھرتا۔ مگر اِسوقت تو جان بچی۔ ایک چٹکی بالو اُٹھا کر رقعہ پہ چھڑک دی اور روشنائی خشک کرکے رقعہ نذر کیا۔

عزرائیل۔ (رقعہ لپیٹ کر) اچھا۔ یار۔ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ بڑی خیریت ہوئی۔ تمھاری جان بچی۔ جو کچھ تمکو کہنا ہو کہو۔ میں سن رہا ہوں۔

مہاجن نے سر جھکا طرف نظر کی کہ کوئی سنتا تو نہیں ہی۔ سامنے تو سبزہ زار تھا جسپر چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ اور ایک جانب وہ تالاب تھا جس سے خدا خدا کر

ابھی ابھی حضرت کی جان بچی تھی - پانی پر بھین اُٹھ رہا تھا پس پشت پیپل کی ڈالین تھین جنکی پتیان بارش کی وجہ سے چمک رہی تھین - اُسنے کسی کو بھی نہین دیکھا - مگر جتھا کے دو آدمی کھوہ مین بیٹھے ہوے تھے - اور جو کچھ باتین ہوئی تھین وہ لفظ بہ لفظ سنتے تھے - اُنکو شک ہوا تھا - کہ سردار مہاجن سے کیا علیحدہ مشورت کریگا - اور ایک بھیدی راز سے واقف ہوچکے تھے - اب دیکھین کیا ہوتا ہی -

عزرائیل - اہا - رام داس تم ڈرتے ہو کہ کہین کوئی سنتا نہین ہی - مگر نہین - تم اطمینان رکھو - میرے آدمیون مین سے بغیر بلائے کسی کو آنے کی ہمت نہین پڑ سکتی - اور پانی کا دھارا اس زور سے بہ رہا ہی کہ کان پڑے آواز نہین سنائی دیتی - مین کہتا ہون کہ کوئی آس پاس نہین ہی - یہ اور بات ہی کہ ان پتھرون کی ارواح جمع ہون - وہ سُنین تو سُنین - کہو -

رام داس نے خوف زدہ ہو کر پتھرون کے ڈھیر پر نظر ڈالی - وہ ان دیوتاؤن کو مانتا تھا جنکے نام کے وہ پتھر تھے - مگر اُسنے اپنا ارادہ پہلے ہی سے سوچ سمجھکر اپنے دل مین مضبوط کر لیا تھا - اور جانتا تھا کہ عزرائیل پانڈے کی اعانت سے اُس شیطانی مقصد مین کامیابی کی امید ہی -

رام داس - (پتھرون کا ادب کر کے) جو کچھ مین کہنے جاتا ہون وہ سب دیوتا سنین - اور میری مدد کرین - مگر جمعدار صاحب - تم میری بڑی مدد کر سکتے ہو - مگر - جمعدار صاحب - قسم کھائیے - کہ میرا راز افشا نہ ہوگا - میرے سر پہ

ہاتھ رکھ کر قسم کھائیے۔

عزرائیل۔ (حقارت کی نظر ڈال کر) مین مہاجنون کی طرح جھوٹھ نہین بولا کرتا۔ اور مجھے سچائی پر قسم کھانے کی ضرورت ہی نہین۔ اور مجھے اپنی بات کا بڑا خیال رہتا ہی۔ لیکن۔ اگر تم چاہتے ہو کہ مین قسم ہی کھا لون۔ تو تمھارے سر کی قسم مین راستبازی کرونگا۔ مگر۔ اب جو کچھ کہنا ہی۔ کہ چلو۔ مگر مختصر کہو۔ رات کم ہی۔ اور صبح ہونے سے پیشتر ہمکو یہان سے بہت دور نکل جانا چاہیئے۔

رام داس۔ یہ ایک خانگی معاملہ ہی اگر مین سب حالات بیان کرون تو ساری رات مین بھی نہ ختم ہون۔ مگر۔ ان سب باتون سے تو آپ کو کچھ واسطہ نہین سنیئے۔ میرے چچا رام داس گو کلپور کے پٹواری اور زمیندار تھے اور اُنکا انتقال ہو گیا اُنکے بیٹے ہری داس اُنکی جائداد اور عہدے کے مالک اور وارث قرار پائے۔ اور اُنھون نے نراندر کی پوتی سیتا کے ساتھ بیاہ کیا ہی۔ جسکا بیاہ میرے ساتھ ہونا چاہیئے تھا۔ نراندر شاہ گنج کا بڑا مہاجن اور سونار ہی۔ موروثی جائداد مین میرا حصہ بڑا ہی۔ مگر ہری داس مجھے ایک کوڑی بھی نہین دیتے۔ علاوہ اسکے خاندان کا بہت جواہرات اور زمین۔ اور عہدہ ہی جسمین سے مجھے کچھ یون ہی سا ملا ہی۔ مین نے عدالت مین مقدمہ دائر کیا۔ بہت کچھ روپیہ خرچ کیا۔ مگر فیصلہ میرے خلاف ہوا۔ بس اب ایک بات باقی ہی اور وہ یہ ہی کہ کلکتہ کی عدالت مین اپیل کرون۔ مگر اسمین ہزارہا روپیہ کا خرچ ہی۔ مین مفلس ہون۔ اور میرا بھائی مالدار ہی۔ جمعدار صاحب۔ مجھے

اُس سے سخت نفرت ہی۔ مین اُسکی جان سے بیزار ہون - آپ اُس سے بدلہ لے لیجیے۔

عزرائیل - اچھا۔ مگر دیکھو۔ مین کسی کو قتل نہین کرتا۔ تھوڑے سے خرچ مین تم اُنکی جان لے سکتے ہو۔ مگر۔ یہ تو بتاؤ کہ اُسکے مرنے پر سب کچھ تمھین کو ملیگا۔

رام داس - نہین۔ اُسکے ایک شیر خوار لڑکا بھی ہی۔ جب تک وہ زندہ ہی تب تک مین ویساہی لاچار ہون - جیسا۔ اب

عزرائیل - اجی۔ تو پھر دونون کو کیون نہین ختم کر دیتے۔ تم تو کنجوس ہو۔ نہین اگر تم خرچ کرتے تو میرے گروہ مین سے کوئی نہ کوئی اس کام کو بہت اچھی طرح انجام دے دیتا۔ بس ایک ہزار روپیہ خرچ کرو۔ مین اُنکو بلا کر کہدون۔ یا تم خود جاکر اُنسے ٹھیک کرلو۔

رام داس - (دست بستہ اور عجز کے ساتھ) نہین نہین۔ یہ تو قتل ہوگا انگریزی پولیس پتہ لگالیگی۔ اور تمھارے ساتھی اور مین سب پھانسی پا جائینگے۔ لیکن ــــــ

عزرائیل - (بات کاٹ کر) معلوم ہوا تو بڑا بزدل ہی۔ جاؤ اپنا راستہ پکڑو۔ اور ان دیوتاؤن کی خیر مناؤ جو تمھاری سب باتین سنتے رہے۔ اور شکر کرو۔ کہ مین جو کچھ تمنے مجھ سے کہا ہی اُسکا کچا چٹھا ہری داس کو نہ کہہ سناؤن بس اب چل دو۔ مین تمھارے قتل کے ارادون مین کچھ نہین کرنا چاہتا۔

رام داس- جمعدار صاحب- مین نامرد نہین ہون- نہین مین رات مین آپ کے پاس نہ آتا- مین اپنے کرنے کا کام سب کر دونگا- اگر آپ اپنا کام کر دیجئے کیا تم ایسے بے خبر ہوگے- مال غنیمت سے یون بے پروا ہو- اور نہین سمجھتے کہ میرا کیا مطلب ہے-

عزرائیل- (تھوڑی دیر سوچ کر) ہان- تو تمنے کیا کہا تھا- تمہارے دشمن کے گھر مین کتنا مال ومتاع ہے- وہ بھی تو تمہاری طرح مہاجن ہے نہ-

رام داس- ہان ہان صاحب- اور سونار بھی ہے- اور سونارون کا کام کرتا ہے- اور روپیہ کتنا ہے؟ ابھی ہفتہ بھی نہین ہوا کہ دو ہزار کی چاندی اور سونا زیور بنانے کے واسطے یہان آیا ہے- ایک شادی کا اسباب تیار ہوگا- اور اُسکے یہان خود دس ہزار کا جواہرات ہے- اُسکی بی بی سیتا ہزار روپیہ کی چوڑی اور پائل پہنے ہے- تانبے کے برتن ہین قیمتی کپڑون کے صندوق کے صندوق بھرے پڑے ہین- اور ٹھاکردوارے مین بہت سا سونا اور چاندی ہے- اور ——

عزرائیل- بس بس- اگر جو کچھ تم کہتے ہو یہ سب سچ ہے تو یہ لوٹ بڑے فائدے کی لوٹ ہوگی- اگلی غنیمت سے اسمین زیادہ فائدہ ہے- مگر میری سمجھ مین یہ نہین آتا کہ تم ایسے کنجوس- تم کیسے روا رکھوگے کہ یہ سب مال ہمارے ہتھے چڑھے یہ تم جانے رہو کہ تمہارے پاس اسمین سے کچھ جانے کا نہین- اور جب ہم نے یہ سب مال لے لیا- تو تم تو تڑکے سے ویسے ہی محروم رہے جیسے اب ہو

رام داس۔ (آہستہ سے اور آگے بڑھ کر) ۔ مگر۔ مگر۔ وہ مار بھی تو ڈالا جائیگا۔ کیونکہ مین جانتا ہون کہ وہ مقابلہ تو ضرور ہی کریگا۔

عزرائیل۔ کیا وہ مقابلہ کریگا۔؟

رام داس۔ ہین تو یہ ہی سمجھتا ہون۔ نہین بلکہ مین یقین کرتا ہون۔ وہ بڑا طاقتور اور پھرت آدمی ہی۔ کشتی باز۔ ورزشی۔ اور تلوار بازی مین کامل۔

عزرائیل۔ ہان۔ سچ مچ۔

رام داس۔ جمعدار صاحب۔ آپکے قدمون کی قسم ہین سچ کہتا ہون اُسکو سبھی جانتے ہین۔

عزرائیل۔ (ٹھنڈی سانس لیکر اور تیوریان چڑھا کر) تو پھر تو اُن کا مرنا ہی بہتر ہی۔ کالی جی۔ مجھ ایسے پوجاری کے مقابل کسی کو نہین دیکھ سکتین۔ جو اُسکا مقابلہ کرین وہ مرے پڑے ہین۔ بچ بھی نہین سکتے۔ اُنکا نام لیکر۔ مین کیسکو بچنے ہی نہین دیتا۔ چاہے عورت ہو چاہے مرد۔

رام داس۔ اور چاہے لڑکا ہو۔ کیون جمعدار صاحب؟

عزرائیل۔ (جھلا کر) چُپ۔ نالائق۔ نہین تو مارتے مارتے گرا دونگا لڑکے بھی کسی سے لڑتے ہین یا ہتھیار باندھتے ہین کہ مجھ سا آدمی اُنکو قتل کرے۔ مگر۔ ہان۔ یہ ممکن ہی کہ گھماسان لڑائی پڑ جاوے۔ تب تو البتہ بچے بھی قتل کر دیے جاتے ہین۔

رام داس۔ (عزرائیل کے قدمون پر گر کر بڑی ساجت سے) ہان۔ ہان جمعدار صاحب۔ اُسکو بھی مار ہی ڈالو۔ یا کسی سے کہہ دیجیے کہ اُسکو مار ڈالے۔

عزرائیل۔ (تیوری چڑھا کر۔ اور پائون گھسیٹ کر جیسے کسی نجس چیز سے چھو گیا ہو) اگر تو دل کا کچا نہ ہوتا تو اُس لڑائی مین تو خود ہی ایک تلوار سے اُسکا کام تمام کر دیتا۔ کسی کو خبر بھی نہ ہوتی۔ ہم وہان اپنے کام مین مصروف ہونگے۔ سب یہی کہینگے کہ ڈاکوون نے قتل کر ڈالا ہوگا۔ اور البتہ اُس حالت مین تم ترکہ ضرور ہی پاؤگے۔

رام داس۔ (آہستہ آہستہ) خوب سوچے۔ خوب سوچے۔ مین آؤنگا اور ضرور آؤنگا۔ مین ہی آکر پھاٹک کھول دونگا۔ پھاٹک توڑنے کی ضرورت نہ پڑیگی۔ سنیے ہمارے دونون کے مکان ملے ہی ہوے ہین۔ صرف ایک دروازے کا درمیان ہی۔ مین کبھی کبھی شام کو اُسکے پاس جاتا ہون۔ اور میری عورت اُسکی عورت کے پاس جاتی ہی۔ مین اُس رات کو بھی چلا جاؤنگا۔ اور اگلے صحن مین کسی طرف چھپا رہونگا۔ جب اشارہ پاؤنگا دروازہ کھولکر تم سب کو اندر بلا لونگا۔ ایک صحن پھر ملیگا اور ایک بودا سا دروازہ پھر ملیگا وہ آسانی سے ٹوٹ سکتا ہی۔ بس۔ پھر کچھ نہین گھر کھلا پڑا ہی۔ اب یہ بتائیے کہ یہ سب کام ہوگا کب۔

عزرائیل - مین تو غروب آفتاب کا وقت پسند کرتا ہون - مگر کچھ لوگ نئے آئے ہین اور وہ ناواقف ہین - اور انکو اندھیرا گنو ہی - کلہ تو چاند پورا ہوگا اُسکے دوسری شام کو تھوڑی دیر اندھیرا ہوگا - حالانکہ وقفہ تو ہی - بس یہ سمجھو اندھیرے پاکھ کی پہلی رات چاند نکلنے بھی نہ پاے گا کہ ہم سب کام کر ڈالینگے - مین خود ہی آکر موقع دیکھ لونگا اور تب تک تم دو چُنے ہوے آدمی اپنے ساتھ لیتے جاؤ - اُنکو خوب کھلانا پلانا - اور اُنکو سب موقع دکھلا دینا - مگر شراب نہ پاوین - گانون مین پولیس ہی یا صرف چوکیدار ہین -

رام داس - نہین جمعدار صاحب - گانون مین پولیس نہین ہی - دو چوکیدار ہین وہ بیچارے بڑے سیدھے ہین - کچھ خطرہ اور اندیشہ نہین ہی جب کاریگر چلے جاتے ہین - تو مکان بھی خالی ہو جاتا ہی - آئیے - اور ضرور آئیے -

عزرائیل - مین ضرور آؤنگا - کالی جی - مجھسے کہتی ہین کہ یہ کام کر ڈالو اور جب کالی مائی رہبر ہین تو مجھے کسی کام کے کر ڈالنے مین کچھ بھرم نہین ہوتا میری مجال نہین ہی کہ مین اسکے خلاف کرون - میرا یہی قول ہی - تم بھی ایسے ہی معتقد ہو -

رام داس - ہان ضرور - یہ تو ضرور ہی کہ گھرانے کے جواہرات نکلجائینگے یہ اور بات ہی کہ آپ ہی ترس کھا کر مجھے بھی کچھ حصہ دے دین - مگر - یہ کہین

اچھا ہو کہ وہ سب تمھارے ہتھے چڑھین - یہ تو نہ ہو کہ وہ زندہ رہے اور اُسکے قبضہ مین رہین -

عزرائیل - جو کالی جی کی مرضی ہو - وہی ہو - اچھا بھائی - اب جاؤ - اب جو کچھ کرنا ہی وہ میرے اور میرے آدمیونکے درمیان کی بات ہی - جو لوگ تعلیم نہین پائے ہین وہ نہین دیکھ سکتے - گوبند! یہان آؤ - جب گوبند آگیا - تو عزرائیل نے کہا "تم اور رجی رام اِس اچھے آدمی کے ساتھ جیسے آے تھے ویسے ہی چلے جاؤ - اِنھین کے ساتھ رہنا - جو کچھ دکھلاوین - خوب دیکھ لینا - پرسون مین خود بھی آؤنگا تب تک بڑی ہوشیاری سے سب دیکھ بھال لینا - تمھارے حصہ کا روپیہ میرے پاس امانت ہی اگر تمکو کچھ روپے کی ضرورت ہوگی تو ایک دن کے واسطے یہ تمھین دیدینگے - (رام داس سے) مجھ سے گلے مل لو مہراج بس اب جاؤ - خوش رہو -

جو آدمی چھپے بیٹھے تھے وہ بھی اپنی جگہ سے چپکے سے کھسک کر اور سبھون مین جا ملے اور کسی نے اُنکو دیکھا بھی نہین کہ کہان گئے تھے اور کہان سے آئے تھوڑی ہی دیر مین سردار نے سب کو مال غنیمت کے تقسیم کے واسطے بلایا - اور سردار نے آخر کام مین سب کی کارگزاری دیکھکر سمجھ لیا تھا کہ کسکو کیا دینا چاہیئے سردار نے کچھ تو کالی جی کے نذر کے واسطے علٰحدہ کرلیا اور کچھ اپنے واسطے باقی سب روپیہ حسب مناسب جتھے کے لوگون مین تقسیم کردیا اور اس معاملے مین ان لوگون کو اپنے سردار پر پورا اطمینان تھا اِس کام سے فراغت کرکے

عزرائیل اٹھ کھڑا ہوا - اور پکار کر کہا "منوہر- کلہاڑی اٹھا لاؤ" ایک آدمی اُن دونوں مین سے جو درخت مین جا کر چھپے تھے بول اُٹھا-

"اخاہ مہراج - آج تو پھر خوشی کی خبر سننے مین آتی ہی- یقین ہی کہ ایکی مرتبہ کچھ بہت دور نہ جانا پڑے - اور اگر دور بھی جانا پڑے تو کیا پرواہ ہی- ہم لوگ آپکے حکم پہ دوارکا اور رامیشور چلنے پر تیار ہین - جے کالی جی کی !"

اور تو کسی نے کچھ جواب نہین دیا مگر درے بھر کی پہاڑیون سے بارہا آواز بازگشت اُٹھتی رہی جیسے اُسجگہ کی ارواح نے سب سنا تھا اور وہ بھی "جے کالی جی" کی تکرار کر رہے تھے - یہ بہت ہی نیک شگون مانا گیا-

اب وہ تعظیم طلب کلہاڑی لا کر حاضر کی گئی - ایک بڑی سی کلہاڑی خوب باڑھ دار - کلہاڑی کے مخصوص محافظ نے لا کر سامنے رکھدی کئی تہون مین کلہاڑی لپٹی ہوئی تھی وہ سب ہتین الگ کی گئین - اور کلہاڑی بڑے ادب و تعظیم سے ایک سُنہرے کپڑے پر رکھی گئی - وہان سے اُٹھا کر کلہاڑی ایک پتھرون کے ڈھیر پر رکھی گئی یہ ڈھیر پرستش گاہ تھا - اور اسپر سیندور رگھی - اور ہلدی ملی گئی - اور پھولون کا ہار چڑھایا گیا-

سردار بڑے ادب سے سامنے جا کر کھڑا ہوا اور سنسکرت مین کچھ منتر پڑھ کر زور سے پکار اُٹھا-

"یارو دیکھو - دیکھو - مائی جی آ رہی ہین - اُٹھ کھڑے ہو - مائی جی سے کہو

کہ ہم پردیا کرین شگون دین - اور ہمکو بچائے رکھین"
یہ کہکر وہ شخص سیدھا کھڑا ہو گیا چاندنی اُسکے چہرے پر پڑ رہی تھی اور کچھ شعائین روشنی کی کلہاڑی کے شفاف پھل سے اُسکے چہرے پر عکس ڈالتی تھین - کچھ ایسی شجاعت اور دلیری اس شخص کے چہرے سے نمایان تھی کہ اُسکے سب ساتھی اگر اُسکو زورآوری کا اوتار سمجھتے تو کچھ بیجا نہ تھا اور دیتا - کہ غصہ آمیز احکام کی تعمیل کے واسطے یہ شخص نہایت موزون تھا - جے کالی جی" کا نعرہ پھر بلند ہوا پہاڑ گونج اُٹھا -
کہین درخت پر ایک گدھ بیٹھا تھا اس شور و غل سے چونک اُٹھا اور پھٹ پھٹا کر ندی کے پار دوسری جانب اُڑ گیا - اور زور سے چیخنے لگا درخت پر اور جتنی چڑیان تھین شور کرنے لگین اور کچھ دیر کے بعد پھر وہی عالم سکوت طاری ہو گیا -
عزرائیل (آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر) مائی جی - پھر جواب دیجیے اور اب ہمکو رخصت کیجیے -
اتنا کہنا تھا - کہ سیارون کے غول مین سے ایک سیار نے اپنے وقت پر ٹھیک ایک چیخ لگائی - اُسکے ساتھ ہی غول کا غول ادھر اُدھر سے بول اُٹھا پہاڑ پر ایک غل اور شور مچ گیا - دردا اور کوہ ابر شور و غل سے گونج اُٹھا -
عزرائیل - (مسکرا کر) بھائیو - لو کام ہو گیا - مائی جی نے کام کو منظور کیا لاؤ یہ کام کرتے چلین اور مائی جی کی جے منا دین - جے کالی جی کی !

جب پھر خاموشی ہوئی تو عزرائیل نے کہا - دیکھو تم لوگ دور نہ چلے جانا -
آس پاس کے گانون مین رہنا مین بلدیو سے ملنے شاہ گنج جاؤنگا کچھ لوگون سے
اور بھی ملنا ہے - میرا نام نرائن داس برہمن ہوگا -

شہر باہر کشن جی کے مندر مین مین ٹھہرونگا - بس اب رخصت - دیکھو تم
لوگون کے پاس روپیہ بہت ہے ہوشیار رہنا - بہت شراب نہ پینا - ڈینگ کی
نہ ہانکنا - خبردار رہنا - تمیز سے کام لینا - مجھے جلد تم لوگون کی پھر ضرورت ہوگی
اور سب کو آنا ہوگا -

حکم کی تعمیل ہوئی اور پو پھٹنے سے پیشتر ہی وہ درہ ویسا ہی ویران ور
سنسان تھا -

باب سوم

سونار کا مکان

جیسا ہم پہلے بیان کر چکے ہین ہری داس کے گھر کی حالت بہت ہی شکستہ حالی
کی تھی وہ گوکل پور کا مہاجن بیوپاری - اور سونار تھا واقعی وہ بہت ہی متمول
تھا جیسا کہ اُسکے بھائی اور دشمن جانی رام داس نے اُس روز ڈاکوون کے
سردار سے بیان کیا تھا ہری داس اور رام داس دونوکے باپ مر چکے تھے اور جو
کچھ ان لوگون نے چھوڑا تھا وہی حصہ رسد ان دونون بھائیون کو ملا تھا جب
ان لوگون کا دادا زندہ تھا تو اُسنے اپنی پیرانہ سالی مین اپنی ساری جائداد دونون

بیٹونکو باہم تقسیم کر دی تھی اور اُسکے مرنے پر اُسکے بیٹون مین کوئی جھگڑا فساد نہین ہوا تھی

جب ہری داس کا باپ مر گیا تو رام داس کو کسی وکیل نے یہ صلاح دی تھی کہ تم ہری داس پر نصف جائداد کا دعوےٰ کر دو اس بنیاد پہ کہ جو کچھ محاصل اور منفعت ہو وہ اُس جائداد کے منافع سے ہوئی ہی جو دادا کے وقت کی ہے-

ہری داس کے باپ اور رام داس کے باپ دونون نے وہی مہاجنی کا پیشہ اختیار کیا تھا اور گوکل پور کے پٹواری بھی تھے سونار کا کام بھی ہوتا تھا مگر دونون بھائیون کا زمانہ یکسان نہ رہا تھا- ہری داس کے باپ کی حالت بہت کچھ سنبھل گئی تھی- اُسکا بھائی کاہل اور فضول خرچ تھا- اپنے حصہ جائداد سے اُسکو کچھ بھی منافع نہ ہوا- بلکہ جو کچھ تھا بھی اُسکو بھی بد وضعی- اسراف- دعوتون تیرتھون مین اُٹھا ڈالا تھا- گانون کی آمدنی کچھ ایسی تھی کہ زندگی بھر رام داس کے باپ کو کچھ تکلیف نہ ہونے پائی- آرام سے بسر کیا اور خاندان مین میل جول رہا باپ کے مرنے پر البتہ رام داس کو خبر ہوئی کہ سرمایہ کیسا گھٹ گیا تھا- کتنا بار رہن تھا کتنا اورون کا دینا تھا کیسی زیر باری تھی- اور اُسنے بڑی جانفشانی سے گذشتہ تباہی کی تلافی مین سرگرمی کی-

بڑا باعزت مہاجن تھا- اور بڑے بڑے معاملے کر گذرتا تھا- آس پاس کے زمینداروں کو لمبے چوڑے سود پہ قرض دے نکلتا تھا-

دیس کی پیداوار مین تجارت کرتا تھا- ڈکیتون- چورون- بدمعاشون سے

[illegible] معاملہ شروع کر دیتی تھی دور سے یہ لوگ زیور اور بیش قیمت کپڑے لاکر بلا تحقیقات خود اس شخص کے ہاتھ بیچتے تھے۔ ایسے ہی جرائم کے محاصل عزرائیل پانڈے کی معاملت بھی تھی۔ اور ان معاملات مین اسکو بڑا فائدہ اور منافع تھا۔

تاہم ہری داس اس سے زیادہ متمول اور خوشحال تھا وہ جو کام کرتا تھا خوش قسمتی سے اس سے بہت فائدہ اٹھاتا تھا۔ ہری داس نے سیتا کے ساتھ بیاہ کیا تھا۔ سیتا نراندر کی پوتی تھی۔ نراندر شاہ گنج کا مشہور مہاجن۔ سنار۔ ذی دولت اور صاحب عزت شخص تھا۔ جوار مین اسکی توقیر تھی۔ ضلع مین اسکی آبرو تھی۔

رام داس۔ اور ہری داس دونون کے باپ نے ہر ایک کے ساتھ سیتا کا پیغام دیا تھا مگر ہری داس کو ترجیح دی گئی تھی۔ اور ہری داس ہی کے ساتھ اس کی نسبت پکی پوڑھی کی گئی اور اسی کو بیاہ دی گئی تھی۔

تو بہت سی باتین ایسی تھین کہ جنسے حالانکہ ظاہر تو نہ ہوتی تھی مگر رام داس کو اپنے بھائی ہری داس کے ساتھ جانی دشمنی ہو گئی تھی۔ اور اسکو ہری داس سے قاطبتاً عداوت تھی۔

اسکو ہری داس کے روز افزون دولت پر رشک تھا۔ اسکی فیاضی۔ اسکی مہمان نوازی۔ اسکا کاروبار۔ اسکی سیتا ایسی بیوی۔ ایسی اسکو ترقی دیکھکر رام داس جلا مرتا تھا۔ اور پھر سب سے بڑھ کر مقدمہ مین ناکامی نے تو آفت ہی کر دی تھی۔ مین اس موقع پر ناظرین کو اصول ہندو شاستر کے دقیق اصول سمجھنے کی تکلیف

نہ دونگا جنپر اس مقدمہ کا دارو مدار تھا۔ بس۔ یہ کہنا کافی ہے کہ مسٹر ماسٹن نور پور کے یوروپین جج نے بہت صحیح فیصلہ صادر کیا تھا۔ اور یہ اور بھی غضب ہوا کہ فیصلے مین رام داس سے خرچہ مقدمہ بھی دلا یا گیا تھا۔ مدعی کی جان پر یہ ایک اور آفت تھی جس سے آتش رشک وفساد مشتعل تھی۔ انتقام پر اسکو عجیب مستعدی ہو گئی تھی اور رات دن وہ اس ادھیڑ بن مین رہتا تھا۔ کسنے عزرائیل پانڈے سے اس معاملے مین کام لینے کا اکثر خیال کیا تھا مگر وہ شخص حالانکہ بڑا بیڈھب اور خوفناک تھا تاہم اسکو شہر مین آنے کا بہت کم اتفاق ہوتا تھا۔ برسون بعد کہین ایک مرتبہ آگیا مگر لکھا تو کچھ اور تھا۔ تھوڑے ہی دنون کے بعد رام داس کی طلبی عزرائیل پانڈے کے یہان سے اس وادی سے آئی کہ آکر جو کچھ مال غنیمت ہے اسکی معاملت کرے۔ جو کچھ سونا۔ چاندی۔ زیور ڈاکو لائے تھے وہ سب گلا کر۔ اور اشرفیان رام داس کے حوالے کی گئین کہ بیچ لاؤ۔

رام داس نے تو اپنا خوفناک ارادہ اُن لوگون سے پہلے ہی کہہ ڈالا ہوتا۔ کیونکہ اُسنے ٹھان ہی لیا تھا کہ یہ معرکہ کر گذرون۔ مگر اُسوقت موقع نہ تھا۔ جو دن گذرے جو وقفہ ملا۔ اسمین بھی اُسکی عداوت کچھ کم نہ ہوئی۔ جیسے ہی دن گذرتے تھے ویسے ہی اُسکا ارادہ مضبوط ہوتا جاتا تھا اور انتقام کی نیت مضبوط ہوتی جاتی تھی۔ اور اُسنے سمجھ لیا تھا کہ یہ وقت اُس کام کے واسطے نہایت موزون ہے۔ اسکو یقین تھا کہ عزرائیل پانڈے چاہے کسی بھیس مین ہو مگر اُسکا کہین زیادہ ٹھہرنا نہین ہوتا تھا

اور اُسکی دلیری کا ابھی کچھ ٹھیک نہین تھا۔

رام داس سمجھ گیا تھا کہ ہری داس کے گھر کی دولت کا چسکا ایسا نہ تھا کہ جس سے ڈاکو مُنہ پھیرلے یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ ہری داس مقابلہ کریگا۔ کُشت وخون ہوگا۔ اور اگر اُسکی جان بچ بھی گئی تو دولت تو لٹ جائیگی یہ کیا کم ہے۔

جو بات چیت ہوئی وہ تو بیان ہی کردیگئی۔ کیا کچھ بھی باک نہ ہوا۔ کچھ بھی ترس نہ آیا۔؟ کچھ بھی پس وپیش نہ ہوا۔ نہین کچھ نہین۔ بلکہ انتقام کا عزم پختہ ہوتا جاتا تھا۔

یہ سچ ہے کہ کیسا خوفناک اور مصیبت انگیز معاملہ تھا۔ مگر کچھ نہین۔ بہت سے انگریز ججون کے سامنے بہت سے ایسے معاملات اور واقعات پیش ہوتے تھے۔ جنکی تفصیل مین عجب ہیبت ناک حالات کا اظہار ہوتا تھا جنکو دیکھ کر عبرت ہوتی تھی۔

موجودہ موقعے کی دو صورتین تھین۔ ایک بات تو یہ تھی کہ ایک شخص تھا جو یون تو بے ضرر تھا مگر اسموقع پہ رشک وانتقام کا مادہ اُسپر غالب تھا۔ دوسری طرف۔ ایک پکے بدمعاش کا مضبوط ارادہ اور عزم بالجزم تھا وہ ایسا شخص تھا کہ جو پورا ڈاکو تھا اور اپنے پیشے مین یعنی غارتگری مین کامل تھا۔ لوٹ کی طمع مین اُسکو اپنی جان دینے اور دوسرے کی جان لینے مین کچھ باک ہی نہ تھا۔ اُسکو اپنے مقصد کی تکمیل۔ اور اپنی غرض کے حاصل کرنے مین اگر جان لینے کی ضرورت پڑتی
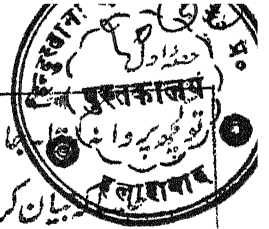
... جہان لے لینا اسکے سامنے ایک معمولی بات تھی۔
... بیان کرچکے ہین۔ گوکل پور ایک چھوٹا سا موضع تھا۔ گانون کے
بیچ مین دو سنگی مکان تھے۔ اور ہر چہار طرف سادے سادے مکان کسانون۔
اور دیگر محترفہ کے تھے جو ایسی بستی اور آبادی کے واسطے ضروری تھے۔ مہاجنون کے
مکان البتہ پرتکلف تھے۔ ایک ٹھاکردوارہ بھی تھا جو ان مہاجنون کے بزرگون نے
بنوایا تھا۔ اور گانون بھر مین یہی ایک معبد تھا۔ مہاجنون کے مکان تیلیا پتھر کے
بنے ہوے تھے اور جابجا اینٹ سے بھی بنے تھے۔ اور دونون مکانون مین کچھ بڑا
فرق نہ تھا یکسان تھے۔ دو بڑے بڑے سنگی احاطے تھے۔ باہر کی طرف تو کم
دروازے تھے۔ مگر اندر صحن تھا۔ ہر چہار طرف کوٹھریان بنی تھین۔ دالان۔
کمرے۔ سب کچھ بنا تھا۔ مکان کے پاس غلہ اور چارہ رکھنے کے واسطے کھتے۔
اور کٹھار۔ بنے ہوے تھے۔ مویشیون کے رہنے کے واسطے احاطے گھرے تھے۔
جہان مال تجارت بھی رہتا تھا۔ اور نوکرون کی بودوباش کے واسطے کوٹھریان
تھین۔

دونون مکانون کے سامنے ایک تنگ رہگذر تھا جسکی اونچی دیوارین مکان
سے ملادی گئی تھین۔ گھر مین آنے کے واسطے سنگی برو کھا اور پھاٹک بنا تھا
اور گوشے مین پہرے والون کے واسطے جگہ بنی تھی۔ پھاٹک لکڑی کا مضبوط
بنا ہوا تھا۔ لوہے سے اور لوہے کے بھاری سلاخون سے خوب جکڑا اور کسا ہوا تھا

اور اگر اندر سے بند کر لیا جاتا۔ تو توڑنا دشوار تھا۔ پھاٹک کے اوپر اور مکان کی
چھت کی قناتی دیواروں میں جھروکے کٹے ہوئے تھے۔ جنکے راستے بندوقیں
داغ سکتے تھے۔ اور اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ مکانات ایسے زمانے میں بنائے
گئے تھے جو پر خوف تھا۔ اور جسکے پاس کچھ زر و مال ہوتا تھا اُسکو حفاظت کا
سخت انتظام کر لینا پڑتا تھا۔ دونوں گھروں کے درمیان تھوڑا سا صحن تھا
اور ایک دروازہ ایسا تھا کہ جس سے اس گھر کے آدمی اُس گھر میں چلے جاتے
اگلے وقت میں تو اسی دروازے سے روز ہی آمد و رفت رہتی تھی۔ مگر جب سے
آپس میں نفاق ہوا تو یہ بہت کم کھولا جاتا تھا۔

اب جبکہ ڈاکہ زنی والے دن کا نام ٹھہر گیا تھی۔ کوئی امر مانع واقع نہ ہوا
تھا۔ جاسوسوں نے ہری داس کا گھر خوب دیکھ بھال لیا تھا۔ اور بارہا کسی نہ کسی
بہانے سے اندر بھی ہو آئے تھے۔ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ پھاٹک تو کلہاڑی سے
بھی توڑے نہ ٹوٹے گا۔ مگر رام داس نے اُنکو بتلا دیا اور کہلا دیا تھا کہ کسی ترکیب
سے ایک آدمی صحن میں چھپا بیٹھا رہے اور موقع پر اندر سے دروازہ کھول دے
اندر والا دروازہ جو زنانے میں جانے کا تھا۔ کمزور تھا۔ جب چاہتے توڑ سکتے
تھے۔ عزرائیل پانڈے موضع سے دو کوس شاہ گنج کے ایک مندر میں ٹھہرے
اشلوک پڑھا کرتے تھے ہری داس اور رام داس دونوں نے انکو گوکل اپدیش بلایا
تھا۔ وہ ہری داس کے یہاں گیا تھا اُسسے ملا۔ ہری داس کا دیوانخانہ قطر میں

چڑھا لیا تھا - جہان رام داس نے بتلایا تھا کہ گھر کا زر و زیور نقد روپیہ دفن کر دیا تھا - یہ دفینہ دیوتا کی مورت سے ملا ہوا تھا -

یہانتک سب انتظام درست ہو چکا تھا - اور سرشام ہی سب جتھے والونکو وہین کھوہ مین یکجا ہو جانا چاہیئے تھا -

اُس زمانے مین ہری داس کے مکان مین سب امن و امان تھا - اسوقت دن بھر کا کام ختم ہو چکا ہری ہری داس دشمنی کے سامنے اپنے منیب کے ساتھ دن بھر کے کاروبار کا حساب کر رہا تھا - اس کام کو ختم کر کے وہ باہر برآمدے مین چلا گیا وہان کچھ کاریگر چاندی کا اسباب بنا رہے تھے - یہ اسباب کسی فرمایش کا تھا - کام جلد اور قابل اطمینان نہ ہوتا تھا - ہری داس نے بھٹی کے پاس سے ایک نوجوان کاریگر کو الگ ہٹا دیا اور جس جگہ وہ کام کرتا تھا وہین خود بیٹھکر وہ کام جو کاریگر کر رہا تھا خود اُٹھا لیا اور چاندی کا ایک موٹا تار لیکر ایک پائل کا نمونہ بنانے لگا - پائل کا نمونہ بہت ہی عمدہ تھا اور بنانے والے کی بڑی ہوشیاری اُس سے ظاہر تھی - وہ کاریگر اپنے مالک کی اس ہوشیاری پہ حیران تھا -

ہری داس - دیکھو گوبند - یون بناتے ہین - یہان ذرا سا چوٹ دی اور پھر سنڈسی سے یون ایک گرہ لگا دی - اور پھر دونون سرے ملا کر یون پیٹ دو کہ ملجاوین - دیکھو - لو ایک کڑی تیار ہو گئی - دیکھو - یہی نمونہ رکھو - کل ایسا ہی کام بنانا - دیکھو بھیا - اگر کام بھنگم بناؤ گے تو ہماری بدنامی ہو گی - اگر ضرورت

ہوے کل مین آکر تمھین پھر سمجھا دونگا - بتادونگا - دیکھو - میری نیکنامی کا ایسا ہی خیال رکھو - جیسے اپنی نیکنامی کا - تم سب کو لازم یہی ہی -

گوبند - اک آپ نے بڑی کرپا کی - اب مین ایسا ہی بنا لونگا - لیکن اگر آپ دیکھتے رہے تو مجھ سے کچھ نہ بنے گا -

ہری داس - اچھا - بناؤ - مین تھوڑی دیر مین پھر آؤنگا -

وہان سے نکلکر وہ مکان کے اندرونی حصہ مین جا رہا - وہ چند ہی قدم گیا ہوگا - کہ اُسکو ایک کاریگر نے پھر پکارا - کہ رام داس پھاٹک پر کھڑے ہین اور اندر آنا چاہتے ہین -

نوکر - سرکار - آپ سے اُنکو کچھ باتین کرنا ہین - اور اُنکو جلدی ہی - کیا انکو بلا لون -

ہری داس - اچھا بلا لو - مگر (خود کہنے لگا) انکا نہ آنا ہی اچھا - اُنکے آنے سے بے کار رنج ہوتا ہی - مین آخر اس معاملہ مین کر ہی کیا سکتا ہون - اُنھون نے پہلے ہی تو خود سب کچھ کیا - اچھا - انکو یہان بلا لاؤ -

ہری داس ایک گدے پر اپنی کتابون کے پاس چراغ کے سامنے بیٹھ گیا - اور رام داس اندر آگئے -

بھائی کو دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہوا - اپنے پاس لاکر بٹھایا - ان دونون مین بڑا فرق تھا -

ہری داس کشیدہ قامت چاق چوبند آدمی تھا سال بھر سے صبح شام ورزش کا عادی تھا۔ جسم بہت خوشنما نکل آیا تھا اور جب وہ تکیہ کی ٹیک لگاکر بیٹھا تو خوبصورت دکھلائی دیتا تھا۔ چہرہ زبردست تھا۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا تھا مگر اُسکی صورت مردانہ تھی۔ وہ ایماندار۔ اور دلاور تھا۔ آنکھیں ایسی شرمیلی تھیں جیسی کسی عورت کی۔ اُسکا بھائی لاغر اور نحیف تھا۔ حالانکہ روئی دار مرزئی پہنے تھا مگر اس سے بھی کچھ ایسا موٹا نہیں معلوم ہوتا تھا ہاتھ کو بڑے اور پتلے پتلے تھے۔ صورت شریر اور قابل نفرت تھی۔ اُنکی صورت ہی سے دغا۔ حرص۔ فریب مترشح تھا۔ سیاہ آنکھیں بیٹھی ہوئی اور اندر گھُسی ہوئی تھیں۔ پلکیں لمبی لمبی تھیں۔ اور آنکھیں بہت تیزی سے حلقوں میں پھرتی تھیں۔

جب رام داس صاحب بیٹھے تو آپ نے تبسم کرنا چاہا۔ مگر وہاں تبسم کہاں ہونٹھ کچھ ایسے کانپنے لگے کہ تبسم تو درکنار نفرت کے آثار اُنکے چہرے سے ظاہر تھے یہ بھی آپ کی عادت تھی کہ ہر چہار طرف یوں نظر ڈالا کرتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ دیکھتے ہیں کہ آس پاس کوئی باتیں تو نہیں سُن رہا ہے۔

ہری داس۔ (مسکراکر) کوئی پاس نہیں ہے کہ سُن لے۔ کہو بھیا آج تمکو مجھسے کچھ کہنا ہے۔

رام داس۔ معاف کرنا۔ میرے آنے سے آپ کا ہرج ہوا۔ مجھسے لوگوں نے کہا کہ آپ وہی پُرانا کام کر رہے تھے۔

ہری داس - نہین یہ لڑکے کام خراب بنایا کرتے ہین - مین چلا گیا تھا - اور انکو تیلا رہا تھا - اِن لڑکون کے کام کی نگرانی کی ضرورت رہا کرتی ہی - اور مین نگرانی رکھتا ہون -

یہ تو مین نہ کہونگا کہ تم آئے بڑی مہربانی کی - مگر نہین - اگر تم بھی میرا ساصاف دل رکھتے ہو تو تمنے بڑا کرم کیا کہ تم آئے - میرے دل مین کسی کی طرف سے بُرائی نہین ہی - اور جو کچھ ہوا ہوا اُسکی تلافی ممکن ہی -

رام داس - ہان - بھائی - تلافی ہوسکتی ہی - لیکن اگر تم توجہ سے عقل کی بات سنو - مانا - کہ میرا مقدمہ ایک عدالت سے خلاف فیصلہ ہوا ہی - مگر - ابھی اور عدالتین ہین اور انگریز - آخر مین انصاف کرتے ہی ہین -

ہری داس - ہان وہ لوگ بڑے منصف ہوتے ہین - اور مین اپنا مقدمہ کلکتہ تک لڑونگا -

رام داس - تم مقدمہ جیت کیا گئے ہو کہ تم سمجھتے ہو کہ تم سب عدالتون سے کامیاب ہی ہوتے رہوگے - کیا معلوم کہ آگے چلکر مقدمہ تمھارے خلاف طے ہو -

ہری داس - اگر ایسا ہوا تو جو کچھ تمھارا دعویٰ ہی وہ سب مین تمھین ادا کردونگا - اور مین جو حکم پاؤنگا اُسکی تعمیل کرونگا -

رام داس - (طنز سے) اور اگر نہ ادا کرو - تو تمھارے گھر کی عزت اور آبرو

مین فرق پڑے۔

ہری داس۔ گھر کی عزت اور آبرو مین نے بچائی ہی اور اب تک کوئی فرق نہین پڑا ہی۔

بھائی صاحب۔ آپ تو ایسا نہ کہیئے۔

رام داس۔ مجھے تو کچھ کہنا ہی نہ چاہیئے۔ تو پھر کھیڑا کاہے کا۔ اور مین سوقت آیا ہی کیون۔

ہری داس۔ آپ ہی جانیے۔ مجھے کیا معلوم۔ مین نے آپ کو بلایا نہین ج اور آپ نہ آتے تو اچھا تھا۔ اگر آپ کو کچھ تجویز کرنا تھا تو آپ نے اپنے کارندے کو بھیجدیا ہوتا۔ اگر آپ آہی گئے ہین تو آدمیت سے باتین کیجیے۔ اور مین بھی مناسب جواب بلا تکلف عرض کرونگا۔

رام داس۔ سب کو رخصت کردو۔ تو مین کہون۔

ہری داس۔ کن کو۔ سب کو۔

رام داس۔ کاریگرون کو۔ مجھے نہین پسند ہو کہ ہماری بات چیت اور لوگ سُنین۔ اور مجھے جو کہنا ہی وہ آج آخر مرتبہ کہونگا۔

ہری داس۔ ایسا نہ کہیئے بھائی صاحب۔ مگر۔ خیر۔ جو آپ کی خوشی ہو کاریگرون نے تو آج دن بھر سخت محنت کی ہی۔ اچھا جائین۔ جو کام باقی رہگیا ہی۔ وہ مین جب آپ چلے جائینگے خود بنا لونگا۔ یہ کہکر وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ باہر کے

برآمدے مین جاکر کاریگرونکو رخصت کیا۔ ایک بھٹی جلتی رہنے دی کہ خود کام بناونگا اور واپس آکر پھر اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا۔

جب ہری داس چلا گیا رام داس سوچنے لگا۔ بحر تحیر و اندیشہ مین مستغرق تھا شاید جیسے ہی جیسے وقت معہودہ قریب آتا جاتا تھا اُسکے دل مین کچھ رحم آیا ہو۔ کچھ ترس آیا ہو کہ لاڈ بھائی کی جان بچا دون۔ مگر ہان ایک بات ہوجائے تو اُسکا یہ خیال مضبوط ہوجاوے۔ وہ پھر صلح تجویز کرتا اور ہری داس اُسکو منظور کرلیتا۔ وہ کھولکر سب دلائل جو اُسکو حریص وکلا نے سمجھا رکھے تھے جنکی بدولت وہ تباہ ہوا تھا ہری داس سے کہدیتا۔ اگر ہری داس کہنا مان لیتا تو ڈکیتی نہ ہونے پاتی۔ گانون سے ایک کوس ہی بھر کے فاصلے پر پولیس موجود تھی۔ پولیس والے بلوا کر گھر مین بٹھال لیے جاتے۔ باہر والا پھاٹک کسکر بند کردیا جاتا مقفل کردیا جاتا۔ ہری داس سے خوفناک آنے والے کا حال بتلا دیا جاتا۔ اپنی جان کے بچانے والے کا وہ احسانمند ہوتا۔ مگر پھر عزرائیل پانڈے کا اُسکو خوف آیا اور روح کانپنے لگی وہ ظالم تو جان ہی لے ڈالیگا۔ اور اگر کہین پولیس کو خبر معلوم ہوئی اور میری سازش ظاہر ہوگئی تو خیریت نہین۔ یہ سب خیالات اُسکے دماغ مین گذر رہے تھے اور بجائے خود لرزان تھا۔

خیالات کسی بات پہ جمتے نہ تھے کہین کچھ سوچتا کہین کچھ سوچتا۔ عجب انتشار تھا۔ مگر جب ہری داس واپس آیا اور اُسنے رام داس کو آنکھ بھر دیکھ

اشارہ کیا کہ چلو۔ اور اندر سے ایک بچہ کی رونے کی آواز بھی آئی۔ پھر تو مجسم رشک وحسد مین عجیب جوش ہوا۔ بُرائی زور وشور سے پھر اُس ظالم کے دل میں جگہہ کر گئی۔ اور جو دبخود دل ہی مین کہنے لگا "مین بھی کیسا احمق ہون۔ اجی جو مرضی کالی جی کی ہو وہی ہو"۔ ہری داس کے بیٹھنے کے بعد۔

رام داس۔ بھائی۔ مین تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مین انتہا تک مقدمہ لڑتا رہونگا۔ تمنے مجھے دھوکا دیا ہی اور انگریزی حاکم نے ہمارا قانون اور شاستر خوب سمجھا نہین۔ (ہری داس کو کچھ کہنے پہ آمادہ دیکھ کر) نہین تم خاموش رہو اور جو کچھ مین کہتا ہون سنتے جاؤ۔ میرے وکیل نے ایک بہت بڑے قانون دان کو میرا مقدمہ دکھلایا اور اُسنے کلکتہ کے اور لائق لائق وکیلون سے مشورت کی ہی۔ سبکی یہ رائے ہی کہ نورپور کے جج کا فیصلہ غلط ہی اور اپیل مین ضرور پلٹ جائیگا۔ دیکھو۔ اُن لوگون کے خط موجود ہین۔ جی چاہے پڑھ لو۔

ہری داس۔ (بے خبر ہوکر) سنیے رام داس۔ مین کہے دیتا ہون کہ ان باتون کا مجھپر کچھ اثر نہ ہوگا۔ نہ مین خط پڑھونگا۔ نہ مجھے آپ سے کچھ بحث کرنا ہی۔ ہمارے آپ کے سر عدالت جو کچھ ہونا ہی ہو رہیگا۔ اِس بارے مین مجھسے کچھ کہنا اپنی بات رائگان کرنا ہی۔

رام داس۔ نہین بھائی۔ بات سنو۔ وکیلون کی صلاح کو تو جانے دو۔ مین تمکو ایک اور توقع دیتا ہون۔ وکیلون کے مشورے کے علاوہ۔ مین کہتا ہون

کہ عدالت مین جو کچھ مجھے خرچہ پڑا ہی اُسکو ہم دونون آدمی مناسب طور پر سمجھ لین۔ اور وہ زمین مجھے دیدو جسکو تمھارے باپ نے مشترکہ سرمایہ سے خرید کیا ہی۔ جواہرات۔ اور ــــــــــــ

ہری داس۔ (اضطراب سے) اچھا اگر مین یہ کرگذرون ۔ مجھے دنیا احمق کہیگی۔ مجھے سب ہنسینگے کہ ایک ناحق دعوی تسلیم کرلیا۔ مین ضرور حق پر ہون ۔ جو بزدل اور پست ہمت ہو وہ ایسا امر کرگذرے مگر مین ستارہی نہین ہون ۔ مین ایسا امر کرکے اپنے باپ کی روح کو صدمہ نہ دونگا۔

رام داس۔ (بہ ضد ہوکر) دیکھو مین اقرارنامہ بھی لکھواتا لایا ہون۔ اسپر دستخط کردو۔ آپسمین مصالحت کرلینا کسی طرح قابل شرم نہین ہی۔ اور اسکے مشہور کرنے کی ضرورت ہی کیا ہی۔ معاملہ تو میرے اور تمھارے درمیان کا ہی اشتہار دینے کی تو ضرورت ہی نہین ۔ لو۔ یہ اقرارنامہ پڑھ لو۔ مقدمہ ہارنے کی مجھے بڑی غیرت ہی۔ آپس ہی مین معاملہ کیون نہ طی کرڈالو۔ دیکھو اقرارنامہ اسٹامپ پر لکھا ہوا ہی۔

ہری داس (غصہ ہوکر) "کاغذ پھاڑکر پھینک دیا" ۔ دیکھو مین پڑھتا ہون۔

رام داس نے چاہا کہ کاغذ چھین لے ۔ مگر ہری داس کے مقابلہ مین بھلا اُسکی کیا طاقت تھی ۔ ایک ہاتھ سے تو ہری داس رام داس کو پکڑے رہا

اور دوسرے ہاتھ سے ایک دھکا دیکر اُسکو الگ ہٹا دیا - اور کاغذ جلا دیا -

رام داس - ”(جھلا کر) یون ہی ہماری بھائی بندی بھی چلی گئی - ہری داس تمنے یہ اچھی بات نہین کی - تمکو - ایسا مناسب نہین تھا -

ہری داس - (رام داس کا ہاتھ چھوڑکر) دیکھو رام داس - زبان سنبھالو مجھے تمھاری گستاخی اور بدتمیزی ہرگز پسند نہین ہی -

رام داس - اور یہ مجھے تمھاری بدتمیزی پسند ہی - تم بھی بدتمیزی نہ کرو - یاد رکھنا کہ اسکا انجام تمھارے اور تمھارے گھر بار کے واسطے اچھا نہ ہوگا - (یہ کہکر رام داس چلدیا)

ہری داس سوچ مین اپنی جگہہ پر بیٹھا تھا کہ پاس سے ایک شیرین آواز سے کسی نے کہا ”کیون اُس ظالم کو چھیڑتے ہو - وہ آخر کیا مانگتا تھا - مین دروازے سے جا رہی تھی تو مین نے سنا کہ وہ تمکو چلتے چلاتے کچھ دھمکی دے رہا تھا - آخر اُسکا مطلب کیا ہی -

ہری داس - مین بھی یہی سوچ رہا تھا - میری جان - مین یہی سوچ رہا تھا کہ اتنے مین تیری پیاری آواز کانون مین پڑی اور میرے منصوبے دھیان سے نکلگئے - اُسکو دھمکانے دو - اُسکا جو جی چاہے کرے - مجھے کچھ خوف نہین نہ اُسکا نہ اُسکے مقدمہ کا اور اُسنے کرنے کو اُٹھا ہی کیا رکھا ہی - سنو سیتا - وہ تو چاہتا تھا کہ مجھے دھوکھا دیجاوے - مگر - مین جو کچھ اس لڑکے کے نصیب کا ہی کسی کو نہین دے سکتا -

نہین - مقدمہ سرِ عدالت لڑتا ہی لڑنے دو - وہ ایک کاغذ لایا تھا کہ اسپر دستخط کردو
مین نے اُسکو جلا ڈالا - بس - اسی کا سارا غصہ تھا -

سیتا - مگر مین اُس سے بہت ڈرتی ہون - پھاٹک بند ہی نہ ؟

ہری داس - تم بڑی سمجھ دار ہو - مگر بعض وقت تمھاری باتین ناسمجھی کی ہوتی ہین - (مسکرا کر) بھائی آپسین لڑتے نہین - جانے دو - اسکا خیال نہ کرو - لڑے اور پھر ملگئے - میرے دل مین تو کوئی بُرائی نہین ہی - وہ مقدمے سے چھٹی پا دین تو مین اُنکی خدمت پھر کرونگا - مقدمہ ہارنے سے وہ بہت بدمزاج ہو گئے ہین جب ہم لوگ بچے تھے تو لڑا کرتے تھے - اب بڑے ہوے - اب بھی لڑتے ہین -

سیتا - (ہنسکر) خدا کرے ایسا ہی ہو - اور مین بیوقوف ہی بنون - مگر آج تو مین خوف سے سہم رہی ہون - خدا خیر کرے -

ہری داس - (ہنسکر) جاؤ سو رہو - بہت سوچ نہ کرو - مین جاتا ہون کچھ کام کرکے دل بہلاؤنگا - اُسکی منحوس صورت اور اُسکی بدزبانی بھول ہی جاؤن تو اچھا - کام زیادہ دیر تک نہ کرونگا - کام کرنے کے بعد مین دیکھ لونگا کہ پھاٹک بند ہی - جاؤ بچہ تمھارے واسطے رو رہا ہی - کل اُسکے گھر کا دروازہ بند وا دینگے - اب تو خوش ہو مین -

سیتا جانے کو تو چلی گئی - مگر اپنے شوہر کی باتون سے اُسکا جی کچھ خوش نہ ہوا دن بھر اُسکو تشویش سی ہو رہی تھی - اُسکے دل مین کچھ شک سا ہو گیا تھا - جو مہمان آیا تھا

اشلوک پڑھتا تھا۔ مگر ہر طرف نظر ڈالتا تھا۔ کچھ عجب طرح سے ہر چیز پر اسکی نظر پڑتی تھی۔ اسکو چورون۔ اور۔ ڈاکوؤن کا بھیس بدلکر گھرون مین آنا یاد آگیا۔ ہاے اس بھیس مین تو چورون نے نہین معلوم ملک مین کیا کیا کر ڈالا ہی۔ مگر ایسے مقدس برہمن پہ شک بیجا تھا۔ کیسی خوش آوازی اور خوبی سے اشلوک پڑھتا تھا اسکو سب زبانی یاد تھا۔ شاوتری کے اشلوک مجھے بہت پسند ہین۔ سب ہی سننے آئے تھے۔ کس خوبی سے اسنے شاوتری اشلوک پڑھے کہ سب کے آنسو نکل پڑے۔ مگر پھر بھی دل نہ مانتا تھا۔ اسنے سنا کہ اسکے شوہر نے تھوڑی دیر تک نہائی کے پاس تھوڑے سے کچھ کام کیا۔ اٹھ کر گیا۔ اور پھاٹک بند کر آیا۔ اور اب اسکے پاس آگیا۔

ہری داس۔ سیتا! میرا بستر برآمدے مین بچھا دو۔ بڑی گرمی ہی۔

سیتا بچھونا بچھا رہی تھی اور اسنے سنا کہ اسکا شوہر ٹھاکر دوارے مین پوجا کر رہا ہی۔ پھر وہان سے جاکر وہ مگدر ہلانے لگا۔ ورزش کی۔ وہ اپنے بچے کے پاس چلی گئی اور شوہر کو دیکھا کہ پلنگ پر لیٹ رہا۔ دس بج گئے۔ مگر نیند نہین آتی۔ باہر رام داس اپنا کام کر رہے تھے۔ جب وہ گھر سے باہر نکلا۔ تو اندھیرا ہو چکا تھا۔ جب وہ اپنے دروازے مین پہونچا تو دیکھا کہ دونون گوبندے کھڑے ہین۔ جہان کھڑے رہنے کو انسے کہدیا تھا۔ وہین کھڑے تھے۔ اور اسکے منتظر تھے۔ اب اسنے دروازہ بند کیا زنجیر چڑھا دی۔ اور تینون آدمی خاموش بیٹھ گئے۔

تھوڑی دیر مین سنا کہ ہری داس نے پھاٹک بند کیا۔ جہان سے اسکے

قدم کھڑکی کیطرف جاتے سُن پڑے کھڑکی بھی خوب ہلا کر دیکھ لی کہ بند ہی۔ اور وہان سے اندر جا کر اُس نے وہان کا دروازہ بھی بند کر لیا۔

اتنے مین رام داس اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور دونون کو اشارہ کیا کہ ساتھ آؤ۔ پھاٹک کی سٹکنی کھولدی۔ دروازہ کھولدیا۔ اور احاطے مین ہو رہے پھاٹک کے پاس جو صحنچی بنی تھی اُس مین روئی کے گٹھے بھرے تھے اور کسُم کے گٹھے بھرے رکھے تھے بس اُنھین گٹھون کے پیچھے یہ سب چھپ رہے اور راستہ دیکھتے تھے۔

چوکیدار۔ دو تین مرتبہ پھاٹک تک آئے۔ اور بند پا کر۔ آواز لگا لی چلے گئے۔ تو یہ لوگ منتظر بیٹھے تھے۔ چور تو بے بھرم مال کی طمع مین اُسکے پانے کی آرزو مین تھے رام داس باخاطر افسردہ جوش کے ساتھ انتقام لینے پر تلا ہوا تھا دل تو ضرور دھڑکتا تھا جو مائی جی کی مرضی ہو وہی ہونا ہی۔ جے کالی جی کی! بس یہی سوچتا تھا۔ اور دل ہی دل مین یہی کہتا تھا۔ زبان سے کچھ نہین کہتا تھا لبون کو جنبش نہ تھی۔

باب چہارم

مہاجن کا گھر

گوکلپور سے دو کوس۔ بمشکل دو کوس پر شاہ گنج کی بستی ہی۔ اچھا خاصہ شہر ہی اس حصۂ ملک مین یہ مقام بھی تجارت کی بڑی منڈی ہی۔ تین سو برس گذرے ہونگے

یا دہنین یا تو کوئی شاہان دہلی مین سے یا خاندیس - یا مالوا کا کوئی بادشاہ - اپنی فوج و لشکر کے ساتھ اسطرف سے گذرا - اسی مقام پہ مقام کیا تھا - یہان چارہ پانی افراط تھا - یہ دیکھکر اس جگہہ اناج کی منڈی بنوادی - اور اسیوجہ سے اسمقام کا نام شاہ گنج پڑا - رفتہ رفتہ یہ مقام خوب آباد ہوا اور شہر ہو گیا -

یہان چوک بھی تھا بڑی بھاری بازار تھی - مہاجنون اور تاجرون کے مکانات دو رویہ بنے تھے - جو بڑے متمول اور خوشحال تھے سال مین ہر جمعہ کو یہان بازار ہوتا تھا - گاے بیل - بھیڑی بکری - سب قسم کے مصالحے - اِدھر اُدھر کی پیداوار - اناج روئی - کسم - موم - شہد - طرح طرح کے گوند جو جنگلی لوگ آس پاس کے رہنے والے لاتے تھے - کپڑا سب قسم کا - انگریزی کپڑا - دیسی کپڑا - انگریزی ظروف - دیسی ظروف - اور بہت سی اشیاء بازار مین فروخت کو موجود ہوتی تھین - مٹھائی اور کھلونون کے ڈھیر - لگے رہتے تھے - جوتے - صندل - بیچنے والے - موجود ہوتے تھے - صراف - بزاز - چمار - منہیار - عورتین سوت اور بیچک لیے - جمع ہوتی تھین عجب بہار کا بازار ہوتا تھا - ترکاریون - اور پھولون کی سبزی اور خوشبو دماغ کو معطر کرتی تھی -

کاربار والے آدمیون کی بڑی بھیڑ ہوتی تھی - تماشائی تو بہت کم آتے تھے - مگر باکار لوگون کا بڑا مجمع ہوتا تھا - خوب ہی خرید و فروخت ہوتی تھی - لوگ خوب پوشاکین پہنکر آتے تھے - مرد - سفید اور شفاف پگڑی باندھے - کرتے - یا میرزائی

پہنے - عورتین - رنگا رنگ ساریان - سبز - سرخ - اودی - نارنجی - سفید - باندھے اکثر زرکو انکو گود مین لیے دوکان دوکان پھرتی تھین - یا اپنا سودا لینے بیٹھی ہوتی تھین - کھلونے والون کی دوکان پہ بڑی بھیڑ ہوتی تھی - جب لڑکے رات کو گھر لوٹتے تھے - تو بہت خوش خوش جاتے تھے - لکڑی کی تلوار کمر سے لگائے ڈھال کاندھے پر لٹکائے پھولے نہ سماتے تھے - لڑکیان - گڑیان - کھلونے - دیوتاؤن کی مورتین - شیر دن کی تصویر - بکری - بیل - گائے - سب مٹی کے - مگر بھدے بنے ہوے - اور بہت زرد - سرخ - رنگے ہوے لے جاتی تھین -

فقیرون کی بڑی کثرت تھی - اور یہ لوگ پاتے بھی تھے - ہندو فقیر بشن - شیو - کشن کی تعریف مین اشلوک پڑھتے تھے اور بہت کچھ پا جاتے تھے - مسلمان فقیر خدا و رسول کی تعریف و توصیف مین اشعار پڑھتے تھے - اور وہ بھی کچھ کم نہ پاتے تھے -

کونے مین ایک موٹا تازہ برہمن کمر تک برہنہ - کاندھون پہ سیاہ کاکلین پڑی ہوئین - رامائن پڑھ رہا تھا - سامنے ایک چادر بچھی ہوئی تھی - اور گرد لوگ جمع تھے اسکا پڑھنا جی لگا کر سنتے تھے - کبھی روپیہ - اور کوڑی - پیسہ - سننے والے چادر پہ پھینکتے جاتے تھے - دو آدمی اُسکے ساتھ تھے - ایک تو برہمن کی بزرگی اور عظمت لوگون سے کھڑا بیان کرتا تھا - دوسرا ایک مُسٹنڈا آدمی تھا تلوار لٹکائے سپاہی بنا تھا - اور جو لوگ گرد جمع تھے اُنکو گھورتا جاتا تھا -

یہ برہمن عزرائیل پانڈے تھے۔ بڑی مقدس صورت بنائے تھے۔ چندن لگائے۔ قشقہ کھینچے۔ بہت ہی ثقاہت سے تشریف رکھتے تھے۔ ماتھے پہ وِشنو کا ترسول کالی جی کے پر چڑھائے ہوے سیندور سے بنا تھا۔ سینہ پر بھی سیندور کی لکیرین کھچی ہوئی تھین۔ یہ شخص کبھی کبھی ایک اونچی جگہ تن کر کھڑا ہوتا تھا تو اسکا قد و قامت زیادہ مہیب نظر پڑتا تھا شکل و چہرے سے رعب نمایان تھا۔ اور لوگون پہ اسکی ہیبت طاری تھی۔

جو دو خدمتی حاضر تھے اُنمین سے بڑے کارگذار تو بلدیو تھے۔ دوسرا شخص کلہاڑی کے محافظ تھے جب کلہاڑی سے کام لیا جاتا تھا۔ تب تو خیر۔ نہین تو کلہاڑی اِنسے جدا نہ ہوتی تھی۔ پھل تو آپ کپڑے مین لپیٹے ہوے کمر سے لگائے رہتے تھے اور ڈنڈا ہر وقت ہاتھ مین رہتا تھا یون تو معمولی ڈنڈا تھا۔ اور ضرورت کے وقت کلہاڑی مین فوراً پنہا لیا جاتا تھا حضرت کی ذات بھی مغتنمات سے تھی۔

بلدیو۔ آو۔ آوٗ۔ بھائیو۔ سنو۔ مہراج کیا پڑھ رہے ہین۔ آپ کرشن جی کی موہنی پڑھینگے۔ آئیو۔ آو۔ بھائیو۔ مائیو۔ سنو۔ دیکھو کیا پڑھتے ہین۔ دیکھو کیسی کہانی ہی۔ کیسا قصہ ہی۔ آؤ شاستری جی کا پڑھنا سنو۔ کیا بزرگ ہین۔ بنارس سے آئے ہین رامیشور جائینگے۔ انکی خدمت کرو۔ روپیہ۔ پیسا۔ انکے نذر کرو۔ کیا لوگ ہین۔

برہمن کو نذر چڑھاؤ۔ آؤ۔ آؤ۔ آتے جاؤ۔ آتے جاؤ۔

عزرائیل - چپ رہو - کیون چلاتا ہی - گھر بھی دیکھ لیا ہی کہ نہین -

بلدیو - ہان مہراج - خوب دیکھ لیا ہی - جب آپ شاستر پڑھ رہے تھے تو ہری داس ٹٹو پر سوار اور ایک پالکی مین زنانی سواری ساتھ اپنے گھر چلے گئے

عزرائیل - اچھا - اور انکے ساتھ کچھ آدمی بھی تھے کہ نہین -

بلدیو - نہین - کوئی نہین - دو سپاہی تھے - جنکو مین پہچانتا ہون - اور وہ بھی شام کو لوٹ آوینگے -

عزرائیل - (دل مین) جے کالی جی کی - سب معاملہ ٹھیک ہی - (زور سے) اور کوئی آدمی آس پاس ہی -

بلدیو - سب ادھر ادھر چھٹکے ہوے ہین - مہراج - وقت پر درخت کے نیچے سب آکر اکٹھا ہو جاوینگے - (یہ کہکر بلدیو نے پھر چلانا شروع کیا) آو - آؤ - شاستر سنو - نذر چڑھاؤ - جو برہمن کو دیگا نرکھ سے بچیگا - آؤ - آؤ - لاؤ - لاؤ - پھر پڑھنا شروع ہوا - لوگ گرد جمع ہوے - بلدیو چپکے سے چلدیا -

لیجیے - آفتاب غروب ہو رہا ہی - بازار یہ خاست ہونا شروع ہوا - لوگ دوکانین بڑھانے لگے اسباب سمیٹنے لگے - لوگون نے اپنی بہیلیون پر سوار ہو ہو کر اپنے گھرونکو جانا شروع کیا - شام تک بہت تھوڑے آدمی جانے کو رہ گئے تھے - وہ لوگ بھی رفتہ رفتہ چلے جارہے تھے مگر وہ لوگ تو بستی ہی کے تھے انکو کچھ جلدی نہ تھی - چراغ مین بتی پڑتے ہی بھیڑ بالکل چھنٹ گئی - کچھ لکڑ ہارے - کچھ کنجڑے

کچھ گھسیارے باقی رہ گئے تھے اور یہ تو اگلے جمعہ تک یہین رہتے۔

اِس بستی مین بہت سی پختہ عمارات تھین۔ مگر نراندر مہاجن کا مکان بہت عالیشان منزلہ تھا۔ پختہ بنا تھا۔ مکان بہت بلند تھا۔ سرخ اینٹون سے بنا تھا۔ زنانہ مکان دو منزلہ تھا۔ اوپر کچھ کھڑکیان تھین ورنہ یہ مکان بالکل بند تھا۔ اندر اچھا خاصہ صحن تھا گرمیون مین دھوپ سے بچاؤ کے واسطے سائبان پڑ جاتا تھا۔ یا شامیانہ کھینچ دیا جاتا تھا۔ مکان کے سامنے برآمدہ بنا ہوا تھا۔ ساکھو کے پایون پر برآمدہ تھا۔ جیسے گھر مین بہت بہت کاریگری کے ساتھ بنایا گیا تھا ویسے ہی لکڑی کے پایون مین بہت عمدہ منقش تھا۔ برآمدے کے سامنے پھر صحن تھا۔ صحن کے ہر چہار طرف لکڑی کے پایون پر بالے پڑے ہوے تھے۔ اِن پایون پر بھی دستکاری سے بہت کھلا ہوا تھا۔

باہر جو برآمدے بنے ہوے تھے اُسکے بیچون بیچ کا حصہ اندر کی طرف دبا ہوا تھا۔ اور یہ حصہ عمارت چبوترہ پر تھا جسمین زینے لگے ہوے تھے۔ اور اِس کے بالاخانہ پر ایک کوٹھا پٹا ہوا تھا جسمین جھنجری دار کھڑکیان لگی ہوئی تھین۔ کھڑکیان بہت خوشنما لکڑی کی بنائی گئی تھین۔ اور دیوار سے کچھ تھوڑا سا برآمدہ انکا لکر اُسپر بنائی گئی تھین۔ اِن کھڑکیون سے عورتین بازار کی سیر دیکھ سکتی تھین۔ اور سامنے بھی میدانون کا پسندیدہ منظر تھا۔ کوسون تک میدان ہی میدان نظر آتا تھا اور مکان بہت پُر فضا تھا۔ اب تو اس کمرے مین کوئی بھی نہین رہتا تھا۔ بیاہ سے پیشتر یہان سیتا اپنی پھوپھی کے ساتھ بیٹھا کرتی تھی۔ پھوپھی کا نام ایلا تھا۔

دونون بہنین مٹھی تھین - اب بھی جب کبھی سیتا آتی ہی تو بہین مٹھتی ہی اور بچے کو کھلا
کرتی ہی - زنانہ میں ان بہت کم آتا تھا - وہ تو اپنے ہی دیوانخانے مین بیٹھا رہتا تھا
ایک دالان مین صاف چاندنی کا فرش بچھا ہے - گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا رہتا تھا وہین کام کاج
کرتا تھا - اور وہین بیٹھے بیٹھے صبح سے شام کر دیتا تھا - اس مکان کا پھاٹک
راستہ کی طرف تھا - پھاٹک مین دوہرے دروازے لگے تھے - پھاٹک کے ایک پٹ
مین کھڑکی بھی بنی ہوئی تھی -

پھاٹک کے ادھر ادھر سپاہیون کی نشستگاہ بنی ہوئی تھی - اور باہر دار
پھاٹک کے دونون طرف سائبان پڑے ہوے تھے جہان اگر اہل معاملت آتے
تھے تو ساتھ کے آدمیونکو بٹھال جاتے تھے - گھر کے بھیتر باہر صفائی کا بڑا
انتظام تھا - جھاڑ کنول کی پر تکلف آرایش کہین نہ تھی - ہان باہر کے پھاٹک
سنسکرت مین "سری گوبند پرشن" لکھا تھا منقش تھا - اور مالک خانہ کی نشستگاہ
مین بھی یہی کتبہ رنگین حرفون مین لکھا ہوا تھا -

مالک مکان مہاندر تھے - زرگری کا کاروبار ہوتا تھا - بڑے نامی مہاجن
تھے - عمر تو ساٹھ برس کی ہو گئی تھی - مگر اعضا سب تندرست - اور قوا - بوڑھاپا
نہین برستا تھا - کمر خم نہین ہوتی تھی - آنکھون مین وہی بصارت جو بیس نہین تیس
برس ادھر تھی - دولت کی وجہ سے نہ تو فکر تھی کہ جسکا تندرستی پر اثر ہوتا - نہ
وہ کچھ ایسے حریص و طامع تھے - وہ کچھ خوبصورت نہ تھے - مگر شگفتگی چہرے سے نمایان

ہنس مکھ۔خندہ پیشانی۔مزاج ایسا اچھا۔کہ جو ملجاتا گرویدہ محبت ہوجاتا۔اگر رنج تھا تو یہ تھا کہ کوئی بیٹا نہ تھا۔جو دولت اور کاروبار کا وارث ہوتا۔کاروبار اُنکا سارے ملک مین پھیلا ہوا تھا۔دو بیٹے تھے۔مگر جوان مرگئے۔اور اُنکی مان بھی اُنکے بعد ہی راہی عدم ہوئی تھی۔دوسری شادی کی۔اُسکا بھی انتقال ہوگیا۔اب گھرمین اگر کوئی تھا تو وہ سیتا تھی۔یہ لڑکی نراندر کے بڑے بیٹے کی بیٹی تھی۔اسکی مان بھی مرچکی تھی۔اور اَیلا پھوا بھی گھرمین رہتی تھین۔ایلا کو چھوٹے بڑے سب پھوا کہتے تھے۔نراندر کی بہن تھی مگر وہ بھی اُسکو ایلا پھوا کہتے تھے۔وہ بیوہ تھی اور بھائی کے ساتھ رہتی تھی۔بھائی بہن نے ملکر گھر کے اوجالے آنکھونکی نور۔سیتا کی پرورش کی تھی پالے۔وہ دن بھی بڑی مصیبت کا دن تھا۔جب سیتا اپنی سُسرال چلی۔ایلا ہری داس سے بھی محبت کرتی تھی۔اور یہ رائے دی تھی کہ وہ بھی یہین گوکلپور سے آکر رہے۔رہا کام کاج۔گوکلپور پاس ہی تو ہی جب چاہا چلے گئے۔دیکھا بھالا چلے آئے۔

سیتا بھی یہی کہتی تھی۔مگر ہری داس بات کا پکا تھا۔اُسنے نہین مانا۔اور کہا کہ جو میرے وابستہ ہین اُنکی تم مان کی جگہ ہو۔وہین چلو۔اپنا کاروبار دیکھو۔چلنے پر بات ہوگئی۔

سیتا جب تب شاہ گنج جاتی تھی۔جب لڑکا ہونے کو تھا تو ایلا آکے یہان آکر رہی اور ولادت تک برابر موجود رہی۔پھر چلی گئی۔

پھر جب لڑکا شاد گنج آیا تھا۔ تو بڑا جلسہ ہوا تھا۔ برادری کی دعوت کی گئی۔ سیتا کی ہمجولیان آئین دعوت مین شریک ہوئین۔ لڑکے کے پالنے کے پاس گانا ہوا اور اُسکے لکھنے مین بھی کچھ شرم نہین۔ کہ بستی بھر کی گڑیان منگائی گئی تھین بہت سی گڑیان تو ایسی تھین جنکا زیور سونے کا اور سچے موتیون کا تھا۔

بہت سی لڑکیان ایسی تھین جنکو یہ میسر نہ تھا کہ موتی سونا گڑیونکو پنھاوین اُنکو بڑا رشک ہوا۔ مگر۔ سچ یہ ہی۔ کہ بڑا جلسہ ہوا۔ خوشیان منائی گئین لڑکے کو سب ہی نے پیار کیا۔ دولار کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا سب گھر گئے۔ اِس تقریب مین پھاٹک پر۔ مالک خانہ کے بیٹھکے مین پھول۔ پتیون کے ہار لٹکائے گئے تھے وہ اب تک خشک تو ہو گئے تھے مگر لٹکے تھے۔

بازار والے دن بھی سیتا اپنے گھر گئی تھی۔ برآمدے مین بیٹھی رہی۔ ایلا اور سیتا نے کھڑکی سے بازار کی سیر دیکھی۔ سیتا اپنے لڑکے کو کھلاتی تھی۔ اور کہتی تھی۔ للو۔ یہ سب گھر بار تمھارا ہی تو ہی۔ تم بڑے ہو گے۔ سب مال اسباب کے مالک ہو گے۔ مین بھی اُسوقت تک زندہ رہتی۔ تو خوب ہوتا۔"

آج بازار کا دن تھا۔ نراندر کو بڑا کام پڑا۔ بہت خرید و فروخت کی۔ جو کاشتکار بیلون۔ اور بیج کے واسطے تقاوی لے گئے تھے۔ بہت سے ادا کر گئے بہتون سے قرضہ وصول ہوا۔ بہتونکو قرض دیا گیا۔

دور دور از مقامات سے چٹھیان آئی تھین۔ مرزا پور۔ بنارس۔ ناگپور۔

امراؤتی - کلکتہ - بمبئی - اور کہان کہان سے خطوط آئے تھے -

ہنڈیان آئی تھین - زر نقد آیا تھا - سب کا لیکھا ڈیوڑھا اُسی دن کھاتے مین لکھا تھا اور برابر کرنا تھا -

روزنامچہ تیار تھا - اور دستخط ہو چکے تھے - خزانچی روپیہ سہار کر - عینک اُتار کر پگڑی مین رکھ چکا تھا - اور تحویل باقی پہ دستخط کرانے اُٹھا تھا - کتاب لا کر سرکار کے سامنے رکھدی - اور اُنگلی رکھ کر رقم تحویل باقی تبلا رہا تھا - تحویل بڑی بھاری تھی کاغذ سامنے رکھ کر سرکار کے ملاحظہ مین پیش کیا اور خود چپکا بیٹھا تھا - نراندر نے جلدی سے میزان جانچی - خزانہ مین جا کر توڑے گنے -

جو روپیہ سیکڑون مین تھا وہ شمار کیا گیا - اور خزانہ مقفل کر دیا گیا - آٹھ بج گئے - کچھ سُنار نیچے کام بنا رہے تھے - وہ بھی رخصت کر دیے گئے - رفتہ رفتہ کاریگر - نیب - مصدی - سب ہی چلے گئے - نراندر بھی چلے گئے - اشنان کیا رسوئی مین جیونار کھایا - فراغت پائی -

فارغ البالی تھی کچھ دل بھی بہلاتے - گھر کے پروہت پہلے سے آ رہے تھے - اُنکے ساتھ شطرنج شروع کر دی -

نراندر - (پروہت کو مسند کے پاس بیٹھا دیکھکر) نمسکار مہراج - معاف کیجیگا - آج مجھے آنے مین دیر ہوئی -

پروہت - نہین مہراج - کچھ ہرج نہین - جب آپ رسوئین جینے گئے تھے

جب ہی مین آگیا تھا۔ مگر مین نے کسی سے کہا نہین آپ کو تکلیف ہوتی ۔ کہیئے ۔ سب آنند ہین ۔ کچھ صلاح ہی ۔ سب خوشحالی ہی ۔

نراندر ۔ (خندہ پیشانی) سب خیریت ہی ۔ رام جی کی کرپا ہی ۔ آج صبح کو بڑی خوشی ہوئی ۔ ہری داس اور اُنکی استری آئی تھی ۔ مین نے لڑکے کو گود مین لیا کھلایا ۔ بہت ہی پیارا لڑکا ہی ۔

پروہت ۔ سیتا تو پری ہی ۔ اندر کے اکھاڑے کی پری ہی ۔ اور بڑی بھلائی تو یہ ہی کہ وہ اب تک پڑھتی رہتی ہی ۔ کلہ مجھکو آسنے گوکلپور بلایا ہی ۔ کالی داس کے ناٹک کا کچھ مطلب نہین سمجھی ہین ۔ وہ سمجھانا ہی ۔ میری اچھا ہی کہ کلہ مین جاؤن ۔

نراندر ۔ جو آپ جائیے گا ۔ تو مین بھی چلونگا (کچھ سوچکر) دیکھیئے ۔ ہم آپ چلکر ان دونون بھائیون مین جو بکھیڑا ہی سُلجھا دین ۔ بکھیڑا روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہی ۔

پروہت ۔ ہم جانے رہے کہ بکھیڑا کب کا ختم ہوگیا ۔ ہری داس جی تو کہتے تھے کہ ہمارا معاملہ جیت گیا ۔

نراندر ۔ یہ سچ ہی ۔ مگر رام داس نے اپیل کی ہی ۔ اب پھر مقدمہ ہوگا ۔

پروہت ۔ رام داس بڑے نِرگن ہین ۔ ہمنے سمجھایا تھا کہ وکیلونکی

صلاح پر نہ جاؤ۔ مگر انھون نے نہ مانا۔ شاستر مین تو یہ کہین ہئی نہین کہ ـــ

نرا ندر۔ اب قانون تور ہنے دیجیے۔ میرا تو جی اس معاملے سے گھبرا گیا ہی مین تو یہ چاہتا ہون کہ رام داس کا بکھیڑا کسی طرح ختم ہو۔

اور رام داس کو تو مین جو کچھ اُسکا خرچہ ہوا ہی وہ بھی دینے کو تیار ہون

پرودہست۔ نہین وہ خرچہ نہ لیگا۔ وہ تو زمین مانگتا ہی۔ عہدہ مانگتا ہی اور گھر کا جواہرات مانگتا ہی۔ بن یہ پائیے وہ چپ نہ ہوگا۔

نرا ندر۔ ہری داس کے واسطے کچھ بندوبست کرنا ہی پڑیگا۔

پرودہست۔ وہ بھی بڑی ہٹ رکھتے ہین۔ وہ کوڑی نہ دینگے۔ مگر بچار تو کرون مقدمہ تو سنیچر کی ساعت مین ہی۔ آج چندرما اور سنیچر کا سنجوگ ہی۔ تو دیکھیے۔ مین۔ میکھ۔ برکھ۔ تلا۔ برچھک۔ (چپکے چپکے کچھ اُنگلیونپر شمار کرنے لگا) مین خوب نہین تبلا سکتا۔ مگر میرے بچار سے تو سب معاملہ آج رات ہی کو طی ہوجاویگا۔ سنجوگ برا ہی۔ مدا۔ جب تک گھر پر جا کر پترا نہ دیکھ لین تب تک تبلا نہین سکتے۔ کہ کیا معاملہ ہی۔

نرا ندر۔ آج جب ہری داس آئے اور باتین کین تو معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ ناسمجھی پر نہین کمر باندھے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ کچھ مناسب طرح پر کوئی بات طی ہوجاوے شائد آج رام داس کو بلا کر وہ کچھ فیصلہ کرین۔ رام داس تو کچھ خراب آدمی نہین ہی۔

پروہت - بڑا ہی نکما آدمی ہی - سوا اوگن کچھ گن اُسمین نہین -
وہ برہمن جو مندر مین آکر رہے ہین اور جو آج بازار مین اشلوک پڑھ رہے
تھے وہ اُنکے بڑے متر ہین - وہ بڑے زبردست برہمن ہین -
کالی جی کے بڑے منتر اُنکو یاد ہین - سب پُران زبان پر ہین - اشارہ پاتے
ہی جہان کہو تیر کی طرح پہونچے - مُدا - سروپ بڑا ہتیارا ہی - ساتھی بھی بڑے
ہتیارے - وہ سروپ دیکھکر سر پہ کانپ اُٹھتا ہی - جے کشن جی کی ! آج وہ
چلا گیا - جب مین آرہا تھا - تو وہ ٹٹو پر سوار جانے کو تیار تھا - کہین کوڑی
پانے کا آسرا ہو تو تیر کی طرح پہونچتا تھا - مین مندر سے چلا آیا - ڈبو کر کے کہ
وہ کدروپ اب نہ دکھلائی پڑے -
متاکشرا سب یاد ہی - باتین کیسی میٹھی - !
نراندر - ہان - ہان - سیتا کہتی تھی کہ وہ میرے یہان بھی آئے تھے
اور سواتری ایسی پڑھی تھی کہ سب رونے لگے مگر - وہ کہتی تھی کہ اُسکی صورت
بڑی ڈراونی ہی - مگر - اب آئیے شطرنج کھیلین - دیکھیے کیسی مات کرتا ہون -
مگر - آپ تو کچھ تھکے معلوم ہوتے ہین آج سب باتون کی کسر نکلجائیگی -
پروہت - آئیے - ایک بازی کھیل لون - مگر - میرا جی تو سوچ بچار
مین ہی - مین بچار نہ کرتا - تو اچھا تھا - لیکن - مین بچار پورا کرلونگا - میرے
بچار مین تو یہ آتا ہی کہ یہ برہمن جو آیا تھا - اسکا بڑا فساد ہی - مگر - برہمن کو

کون بُرا کہے-

شطرنج شروع ہوگئی-

بازی شروع ہوتے ہی ادھر بھی اُدھر بھی لوگ جمع ہو گئے- اور اپنی اپنی طرف بتلاتے جاتے تھے - مگر- بازی مہاجن ہی کی غالب تھی- اُسنے کہہ بھی تو دیا تھا-

امبا داس- (ایک پڑوسی) کچھ سنا بھی- آج کلہ تو بڑا اندھیر ہی-

نراندر- نہین مین نے کچھ نہین سنا- دن بھر چھٹی ہی نہین ملی- کیا پھر لڑائی ہونے والی ہی- اب تو انگریز بہادر نے سب فتح کر لیا-

امبا داس- نہین- نہین- لڑائی نہین ہوئی- آج بنارس سے میرے پاس ڈاک مین خط آیا ہی- لکھا ہی- کہ انگریز- اودھ کے بادشاہ کو تخت سے اُتار دینگے- آج ہی کلہ مین اُتار دینگے- اور ملک لے لینگے- بڑی گڑبڑ ہی- صبح ہی شام حکم ہونے چہتا ہی-

نراندر- (ملول ہوکر) ہان- لیکن- جھانسی اور ناگپور تو لے چکے- اب کیا کچھہ نہ چھوڑینگے- انگریز بڑے زبردست ہین- اور انصاف بھی کرتے ہین- مگر- لالچی بھی ہین-

پروہت- تمنے اب سُنا- ہمسے تو وہ برہمن اُسی دن کہتا تھا- کہ انگریز اودھ لے لینگے- اور پوچھتا تھا کہ یہان کچھ اسکی خبر آئی کہ نہین- وہ کہتا تھا- کہ اگر ملک چھین لیا گیا تو بڑا فساد ہوگا- اور انگریزون کی اچھائی نہین کہتا تھا-

نراندر- اُنکے دوست دشمن دونون مین- اور اگر عقل سے کام کرینگے

تو دوست زیادہ بنا لینگے - چلو - وہ جانین انکا کام جانے - مگر ہم لوگ انکی شان مین کوئی کلمہ تھوڑا ہی کہہ سکتے ہین - انکے راج مین ہمکو بڑی چین ہی -

ایک زمیندار - سنتے ہین کہ ایک نیا بندوبست ہوگا - مالگزاری بڑھیگی - یہ بڑا ظلم ہوگا -

پرو ہت - ہمنے نہین سنا - ابھی تو بندوبست مین کچھ عرصہ گذریگا - جب وقت آویگا تو سن ہی لینگے -

اچھا اب جو ہے مہراج - مجھے کام ہی - مین اب جاتا ہون -

نراندر - کلہ - یاد رکھیئگا -

پروہت - یاد ہی - ضرور چلینگے -

بڑی دیر تک صحبت گرم رہی - کہین روپیہ کا بھاؤ - کہین اناج کا بھاؤ - ادھر ادھر کی غپ شپ رہی - ہندوستان مین جب چار آدمی بیٹھتے ہین تو ایسی ہی فضول باتین ہوا کرتی ہین - جنکا لکھنا کچھ ضرور نہین - نہ انمین کچھ دلچسپی ہوسکتی ہی - بڑی رات گئی تب رخصت ہوے - نراندر نے اپنے پلنگ پر آرام کیا - سپاہی - دربان - نوکر چاکر سب ہی آرام سے سو رہے تھے -

باب پنجم

ایفاے وعدہ

رات ہوگئی سیتا نے اپنے شوہر کا پلنگ برآمدے مین بچھا دیا - تکیہ لگا دیا - قالین

بچھا دیا۔ اور اپنے لڑکے کے پاس جا کر لیٹ رہی نیند آئی تھی مگر سونا دشوار تھا۔
نہین معلوم کیا بات تھی کسی پہلو چین نہ آتا تھا۔ شاہ گنج بھی ہو آئی تھی دادا سے اور ایلا
پھوا سے ملاقات ہوئی تھی اور دادا نے لڑکے کو گود مین لیا تھا۔ پیار کیا تھا۔ دعا
دی تھی پھر خوف کاہے کا تھا۔ ؟ سب چارونطرف حفاظت تھی چوکی پہرا تھا
دروازے بند تھے دو عورتین پاس ہی لیٹی ہوئی تھین لڑکا بھی آرام سے میٹھی نیند
سو رہا تھا۔ ہان۔ دور ایک نوکر پڑا خراٹے لے رہا تھا۔ پھر اور کوئی شور نہ تھا او
نہ غل تھا۔ شوہر کے چچا زاد بھائی کا بھی کچھ خوف نہ تھا۔ تکرار ہوئی تھی مگر تکرار تو اکثر
ہوا کرتی تھی اُسمین نئی بات کیا تھی اور جو کچھ وہ کر چکا تھا وہ کیا کم تھا اور کوئی دشمن
نہ تھا۔ اُسکے شوہر سے سب ہی محبت کرتے تھے۔ عزت کرتے تھے۔ وہ اپنے دادا کا
ایسا ہی پوتا تھا اور پھر یہ سوچی کہ جب لڑکا بڑا ہوگا تو اپنے باپ کے کام کاج
مین مدد کریگا۔

چراغ جل رہا تھا سیتا اُٹھی اُلماری سے ایک کتاب اُٹھا لائی کون کتاب۔
ساوتری۔ وہ بھی کیا قصہ تھا کہ جب یاما موت کے دیوتا نے ایک عورت کے
شوہر کی جان لے لی تھی اور وہ نئی دُلہن اُسکے پیچھے دوڑی جاتی تھی اُسدن اُس برہمن
نے بھی قصہ کس خوبی سے پڑھا تھا۔ مگر کیسی خوفناک شکل اُس برہمن کی تھی کیسی
ڈراونی صورت تھی معلوم ہوتا تھا جیسے سامنے کھڑا ہی۔ دل سہا جاتا ہی۔ سیتا
ہر چہار طرف دیکھنے لگی پڑھنا کیسا۔ جی تو ٹھکانے ہی نہ تھا بس یہی معلوم ہوتا تھا

کہ وہ برہمن مہیب صورت سامنے کھڑا ہے۔ آخر کیا بات تھی کمبخت کوئی ٹونا تو نہین ڈال گیا۔؟ گھبرا کر پھر اُٹھی ٹھاکردوارے مین گئی۔ آگ روشن کی تھوڑی لکڑی اور لگادی تھوڑی راکھ لیکر کچھ ماتھے پر ملی کچھ سینے پر ملی اور دعا کی کہ دل سے خوف دور ہوا۔ شوہر کے کروٹ لینے کی آواز سُنی آہستہ آہستہ دروازہ کے پاس جا کر اُسکو دیکھا اُسنے کروٹ ہی بدلی تھی دیوانخانہ مین چراغ جل رہا تھا۔ وہ لاؤ لڑکے کو اُٹھا لاؤن " اور اسی کے پاس بیٹھون یہ سوچکر جا کر لڑکے کو اُٹھا لائی اور قالین کے کونے پر آکر بیٹھ رہی۔ رات بہت گذر چکی تھی اُسکا شوہر سونے مین بّراتا تو ضرور تھا اور بّرانے کی عادت بھی تھی مگر غافل سو رہا تھا سیتا اُسکے پاس بیٹھکر رومال سے آہستہ آہستہ مچھر ہانکتی جاتی تھی۔

کاہے کو اب نیند پڑنے لگی اُسکو کچھ کسل بھی نہین معلوم ہوتا تھا غنودگی بھی نہین آتی تھی لڑکے کو دودھ پلایا اور اپنے پاس سُلا لیا گھر مین سناٹا تھا کوئی آواز کان مین نہ آتی تھی اِس سناٹے سے جی گھبراتا تھا کانون مین کتے بھوکتے تھے۔ سیار چلاتے تھے۔ مگر رات کو تو یہ روز ہی ہوتا تھا کوئی نئی بات نہین تھی دفعتاً کانون کے اُس سرے ایک گلی سے کچھ آواز سنائی دی جیسے کوئی کسی کو پکارے مگر ایک ہی مرتبہ آواز سنائی دی پھر کسی کے چلانے کی آواز آئی سیتا سیدھی ہو کر بیٹھی دل دھڑکنے لگا اور وہ کان لگا کر سننے لگی مگر پھر کوئی آواز نہ آئی اب تو زرد زرد چاند بھی نکل آیا پھر سناٹا ہو گیا سیتا کو خوشی تھی کہ اچھا ہوا کہ شوہر کو جگاتے جگاتے رہ گئی نہین

اسکی نیند بھی خراب ہوتی دیکھیں سو رہا تھا جب چاندنی چھٹکی تو آنگن مین روشنی ہو گئی پھاٹک مین بھی روشنی رفتہ رفتہ پہونچ گئی جو چیزین ادھر اُدھر پڑی تھین سب نظر آتی تھین۔ گانون کے کتے زور شور سے بھونک رہے تھے شاید لڑتے تھے یا چاند پہ بھونکتے تھے۔

وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی تو اُسنے سنا اور ضرور سنا کوئی شک نہین کہ سُنا کہ جیسے کوئی پھاٹک ہلاتا ہی۔ مگر پھاٹک ہلانے کی آواز فوراً ہی مٹ گئی اِس سے بھی سیتا کو کچھ خوف نہین ہوا۔ وہ جانتی تھی کہ باری باری جب چوکیدار آتے تھے پھاٹک ہلا کر دیکھ لیتے تھے مگر اِس آواز سے اُسکو اطمینان سا ہو گیا مگر وہ اطمینان پھر دفع ہو گیا کیونکہ آنگن مین کچھ چلنے پھرنے کی آہٹ معلوم ہوئی اُسنے کان لگا کر سنا اور اپنے شوہر کے جگانے کو ہاتھ بڑھایا۔ مگر کہ دیوار پر تو چاندنی چھٹکی ہی تھی ایک چہرہ مگر مُنھ لپیٹے ہوے نظر پڑا۔

نہ تو آواز نکلتی ہی نہ چلاتے بن پڑتا ہی جیسے اپنی جگہ پہ گڑ گئی۔ اب کیا دیکھتی ہی کہ وہ آدمی جلدی سے دیوار پھاند کر چھتے پہ ہو رہا اور وہان سے آنگن مین کود پڑا اور کلھاڑی سے پھاٹک کا بیلن توڑ ڈالا فوراً مشعلین روشن ہو گئین۔ سیتا کی آنکھون مین چکا چوند سا ہو گیا اور صحن مین بھالے باندھے ہوے آدمیون کی بھیڑ ہو گئی۔ سیتا نے اپنے شوہر کو زور زور ہاتھ کھینچکر جگایا مگر وہ دیر مین جگا وہ ایسے وقت جگا کہ آنگن مین کلھاڑی پہ کلھاڑی چل رہی تھی۔ یہ حال دیکھکر وہ اُٹھ کھڑا

ہوا دیوار پر تلوار لٹکی ہوئی تھی ہاتھ مین لیکر ڈاکوون کی طرف دوڑا اور سیتا سے کہا کہ لڑکے سے ہوشیار رہنا۔ ڈاکو چھری لپیٹے ہوے تھے آنکھین دکھلائی دیتی تھین مگر صورت نہین پہچان پڑتی تھی اور کوئی بولتا بھی نہین تھا۔ ایک لانبا سا آدمی کہ جسکے پیچھے اور بہت سے آدمی تھے پھرتی سے ہری داس پر جھپٹ پڑا۔ ہری داس نے ایک تلوار کا وار اُسپر لگایا مگر وہ خالی دے گیا بھالون کے پھلون سے ہری داس زخمی ہوگیا تھا مگر حریفون کے پاس پہونچکر خوب لڑا آخر کار لپیا ہوکر دیوانخانہ کے دروازہ مین جا رہا اور گر پڑا۔ گرا تو بیہوش بیجان۔ سیتا یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی مگر حواس بجا نہ رکھتی تھی پہلے تو وہ دیوانخانہ مین لڑکے کو لیکر بھاگ گئی تھی مگر یہان سے نکلنے نہ پائی نہین معلوم کہان کی جرأت اُسمین آگئی تھی کہ بے تحاشا اپنے شوہر کی لاش کو پھاند گئی لڑکے کو بغل مین دبا لیا اور ساری کا آنچل کاندھے پر سے اُتار کر دونون ہاتھون سے ڈاکوون کے سامنے تان لیا اُسکے حُسن اُسکی جُرأت اُسکی وفاداری اُسکی موجودگی اُسکے صاف لباس کو لوگ دیکھ کر ایک لحظہ حیران رہ گئے۔ اُسنے نہایت شیرین آواز مین خوش آوازی سے کہا "اُسکو مجھے دے دو میرے شوہر کو مجھے دیدو یہی میری مُنھ دکھائی ہی! اگر تم مین کچھ بھی انسانیت ہی تو ایک بچے والی عورت کا کہنا مانو خدا تمھارا بھلا کرے گا تمھارے بال بچون کا بھلا کریگا جو کچھ گھر مین ہی تم لے لو مین تمھین ابھی چلکر تبلا دون مگر میرا کہنا مانو اور میرے شوہر کو مجھے دے دو!"

مگر اس التجا کا کچھ جواب ہی نہ تھا وہ لمبا آدمی بھالا سنبھالے ہوئے ہنس پڑا اور کسی وحشی نے پیچھے سے ایسا تُلا ہوا بھالے کا پھل اُس عورت کے بھونک دیا کہ وہ زخمی ہوگئی اور گر پڑی وہ بھی زخمی ہوئی اور اُسکا بچہ بھی زخمی ہوا جس کا خون بہ کر اُسکے بازو تک بہ آیا تھا سیتا گر تو پڑی ہی تھی اُسنے سُنا کہ ایک آدمی دوسرے سے جو پھر بھالا سنبھالکر اُسکے مارنے کو تھا یہ کہتے سُنا "لڑکا بھی مرگیا عورت بھی مرگئی اب نہ مارو" دوسرے اور لوگ کمرہ مین گھس گئے تھے اور اُسکے شوہر کو بار بار بھالے سے بھونکتے جاتے تھے - سیتا نے جان لیا کہ اب اُسکے بچنے کی امید نہین ہے - اُسکو معلوم تھا کہ میرا زخم جانگزا نہین ہے - اور لڑکے مین بھی سانس باقی ہے - بیجان پڑی تھی اور نوکرون کا غل وشور سُن رہی تھی - لوٹ مار کا تماشا دیکھ رہی تھی - ایک آدمی اُسکے پیر سے پائل اُتار لے گیا - سونے کی پائل تھی - مگر - دوسری نہ اُتار سکا - دوسرے نے گلے سے طوق اُتار لیا - ہاتھون سے چوڑیان اُتار لین - ٹھاکردوارے مین کچھ کھودا جاتا تھا - اور اس سے معلوم ہوگیا کہ ڈاکو جانتے تھے کہ زر و زیور کہان رکھا ہے - اور کھود رہے تھے - کہ اتنے مین بہت سی بندوقین فیر ہوئین - اور غل ہونے لگا - بہت سے آدمی آنگن مین نکل آئے - اور پکارنے لگے - "بھاگو! بھاگو! پولیس آگئی - جان بچاؤ بھاگو!" عزرائیل پانڈے ٹھاکردوارے مین تھا - ادھر اُدھر کھود کھاد لگائے تھا - سُنار کی نعش اُسی جگہ پڑی تھی جہان مال واسباب گڑا ہوا تھا - اُسکو کھسکایا - باہر غل وشور کی

آواز سنی - ایک لمحہ کے لیے کدار رکھ دیا - بندوقون کی آواز سُنی - کہنے لگا کیا مجال
اُنکی کہ ہمارے پاس تو آجائین - مگر چلدینا چاہیئے - آؤ چلے آؤ!" باہر نکلکر پھر
اُسنے بھالا اُٹھایا کہ سیتا کے بھونک دے - مگر سیتا دیکھ رہی تھی - کہ ایک آدمی
پاس ہی کھڑا ہوا تھا - کہنے لگا وہ مہاراج مُردہ عورت کو کیا مارتے ہو - مین نے
اسکا کام تمام کردیا ہی" یہ کہکر سب چلے گئے -

ڈاکوؤن نے مشعلین بجھا دی تھین - باہر اندھیرا پڑا تھا - ٹھاکر دوارہ
مین چراغ البتہ جل رہا تھا - اور اُسکی روشنی مین ہوکر جب وہ شخص نکلا ہی - تو سیتا نے
دیکھا - اور پہچانا - کہ اُسی منحوس برہمن کی خوفناک صورت نظر پڑی - اور جب لوگون نے
اُس سے باہر کے خطرہ کا حال بیان کیا تھا - تب اُسنے کچھ زور سے بھی کہہ ڈالا تھا -
اُسنے اُس ظالم کی آواز بھی سنی تھی - اور پہچان بھی لیا تھا - سوچی - کہ ہان وہی تو
ہئی ہی - مگر دماغ ٹھکانے نہ تھا - سخت پریشان تھی - دل دھڑک رہا تھا - اور
نکلا پڑتا تھا - شوہر کی نعش پاس ہی پڑی ہوئی تھی - خود کو جنبش کرنے کی ہمت نہ پڑتی
تھی - ایسا نہو کمبخت ابھی آس پاس کھڑے ہون - دیکھیئے کون بچانے آتا ہی - اتنے
مین لڑکے کو جنبش ہوئی - اور سسکنے لگا - اُسکو اپنے سینہ سے لگالیا - خدا کا شکر ہی اور
غنیمت ہی کہ میرے بچہ ہی کی جان بچگئی -

دیر ہو گئی اور کوئی نہ آیا - پہلے قریب ہی بندوقون کی آواز اور غُل سُن پڑا تھا
پھر دور سے غُل کی آواز کانون مین آتی تھی - باہر کا دروازہ نظر آتا تھا - لوگ آکر

جھانک جاتے تھے - مگر - کوئی اندر نہ آتا تھا - اتنے مین ایک خادمہ زخمی چہرہ چراغ ہاتھ مین لیے اندر دارسے آئی - اور برآمدہ مین ہر چہار طرف نظر جو ڈالی - تو - خون دیکھکر چیخ اُٹھی - اور بھاگ گئی - سیتا نے چاہا کہ اُٹھون - مگر - بے حد کمزور ہو گئی تھی - بہت خون بہ گیا تھا - جنبش دشوار تھی - مگر - پکار اُٹھی "بھیے! بھیے!" کسی نے بھی جواب نہ دیا - سوچی - کہ ہاے آفت آگئی - غضب ہو گیا - کیا کرون، شوہر کے ساتھ جان دے دون -

غم فرقت سے نیمجان ہون مین	اب کوئی دم کی میہمان ہون مین

ہان ضرور جان دے دیتی - تنہا تو ضرور جان دے دیتی - مگر خدا نے بچہ کی جان بچالی ہی - دیکھیے جو بچ جائے - اگر زندگی کا سہارا ہی تو یہ بچہ ہی اور نہین تو مجھپر تو کوہ غم ٹوٹ پڑا - ہاے - میرے ذات کے واسطے تو

سارے سامان عیش برہم ہین	بستر درد و غم ہی اور ہم ہین
کیسا سنسان ہی سیہ خانہ	کیسا اُجڑا ہوا ہی کاشانہ
گُل ہوا ہی چراغ دان پہ چراغ	جل رہا ہی ہر اک جگر کا داغ
اشک آنکھون مین تھے لبون پہ آہ	صرف حیرت مگر تھی اُسکی نگاہ
پھاڑے کھاتا تھا اُسکو سارا گھر	چشم شیر ایک ایک تھا روزن در

مگر - عالم تنہائی دیر تک طاری نہ رہا - تھوڑی دیر مین باہر کچھ لوگ خوش خوش پہونچ گئے - اور پھر اندر آئے - داروغہ پولیس - قانون والے - پولیس کے

سپاہی مشعلین کچھ لوگ لیے ہوے سب کے سب مکان مین داخل ہوے بہت سی
نیک دل عورتین آئین۔ سیتا کو سہارے سے اُٹھا کر اُس کشت و خون کے مقام
سے الگ لے گیئن۔ اُسکے زخم دھوئے۔ کپڑے بدلوا دیے۔ بچہ بھی اُسکے پاس
لٹا دیا گیا تھا۔ اِس بیچارے کی پنڈلی مین زخم لگا تھا۔ اور اسکا بہت خون بہ گیا تھا
جرّاح بُلا آیا۔ بچہ کے زخم کو دیکھکر کہا۔ کہ کاری نہین۔ سیتا کے زخمون کی ہوشیاری
سے بندش کی۔ ہاے۔ کیا دردناک واقعہ تھا۔ کیسا دلگداز منظر پیش نظر تھا۔

سیتا کو معلوم تھا کہ اُسکے شوہر کا چراغ زندگانی گُل ہو چکا تھا۔ سارا بدن
بھالے کے زخمون سے چھلنی ہو گیا تھا۔ ایک ایک زخم ایسا کاری تھا جس سے
جان بری دشوار تھی۔ وہان تو سارا جسم زخمی اور مجروح تھا۔

اتنے مین رام داس کی بیوی آئی۔ سیتا کو دیکھ کر زار زار رونے لگی اور اُسکے
قدمون پہ گر پڑی۔ اور کہنے لگی۔

"اُنکو گرفتار کر لیا ہی۔ چلی چلو۔ اور اُنکی جان بچا دو"

سیتا۔ (خستہ آواز سے) کنکو۔

"میرے شوہر کو۔ کہو تو اُنکو بلا لون"

سیتا۔ نہین! نہین! مین نہ جاؤنگی۔ اور نہ اُنکو میرے پاس بلاؤ۔

وہ عورت ہزارون قسمین کھا رہی تھی کہ میرا شوہر بے قصور ہی۔ اُسکو جرم
سے کچھ واسطہ نہین کہ اتنے مین داروغہ پولیس کمرے کے اندر آیا۔

داروغہ۔ (مودب ہوکر) مین راجپوت ہون۔ نہین مین اندر نہ آتا۔ میرے آنے مین کچھ چھوت نہین ہے۔ مین نے آپ کے دادا۔ اور پھوپھی کے پاس آدمی دوڑا دیے ہین۔ وہ لوگ آتے ہی ہونگے۔ مین نے رام داس کو حوالات مین کردیا ہے۔ مجکو اُسپر شک ہے۔ اگر آپ کو تکلیف نہو تو مہربانی کرکے اپنا بیان لکھوا دیجیے۔ مین نے پنچایت کے واسطے لوگ جمع کیے ہین۔ اگر آپ بلا زحمت لکھوا سکتی ہون۔ تو لکھوا دیجیے۔ کہ کیا واقعہ ہوا۔ محرر میرے ساتھ ہے۔

سیتا۔ اور ڈاکو کہان ہین۔ وہ بھاگ گئے کہ ہین۔

سیتا کی نقاہت اس درجہ بڑھ گئی تھی کہ بات کہنا دشوار تھا۔ آنکھونپر ہاتھ پھیرتی جاتی تھی ضعف سے آنکھ نہین کھلتی تھی۔

داروغہ۔ ہان بائی جی۔ وہ سب بھاگ گئے۔ کیا کہون۔ ہمارے ساتھ صرف تین آدمی۔ اسمین سے بھی ایک زخمی ہو گیا۔ اُنکا بڑا گروہ ہم مقابلہ نہ کرسکے۔ پہلے تو اُن لوگون نے ایک چوکیدار کو مار ڈالا تھا۔ آپ کے گھر مین آنے سے پہلے ہی اُسکی جان لے لی تھی۔ دوسرا چوکیدار ہملوگون کو راستے مین ملا ہم گشت کو نکلے تھے۔ بڑی خیریت ہوئی۔ کہ ہم لوگ پہونچ گئے نہین تو نہین معلوم اور کیا کچھ ہوتا۔ سب کا تو پتہ نہین ملا۔ سب جوار کے کھیت مین گھس گئے اور کہان سے کہان ہو رہے۔ اُنکے ایک آدمی کے گولی لگی ہے۔ اُسکی جانبری مشکل ہے۔ اب اُسکے مُنھ سے بات بھی نہین نکلتی۔

اب آپ اپنا حال تبلائیے۔ آپ کو بات کرنے کی طاقت ہی؟

سیتا۔ ہان مجھے جو کچھ معلوم ہی۔ وہ مین بتلا دونگی۔ مگر مجھے یہین لیٹی رہنے دیجیے۔ کچھ دیر مین شاہ گنج سے لوگ آجاوینگے۔ تب تک مین بچے کو اپنے پاس لیے ہون۔

داروغہ۔ نہین بائی جی۔ آپ یہین تشریف رکھیے۔ پنچایت کے لوگونکو مین باہر بٹھال دونگا۔ آپ ادھر سے کہتی جائیے گا۔ وہ لوگ سنتے جائینگے۔ نہین نہین۔ آپ کو یہان سے کہین جانے کی تکلیف نہ فرمانی ہوگی۔ آپ آرام سے تشریف رکھیے آپ اچھی ہو جائینگی۔ آپ کے سب جان نثار ہین۔ اور سب ہی آپ کو مانتے ہین۔

داروغہ پولیس باہر گیا۔ اور صحن مین لوگون کے چلنے کی آہٹ معلوم ہوئی پنچایت والے لوگ دالان مین آگئے۔ اور بعض تو اُن مین سے اسطرح روتے تھے کہ سُن پڑتا تھا۔ سیتا نے اپنا اظہار بہت اطمینان سے صاف صاف لکھوایا (اظہار ہم کہین درج کرینگے) اور اظہار لکھانے کے بعد کاغذ پہ خوشخط حروف مین اپنے دستخط کر دیے۔ جب اس کارروائی سے فراغت ہوئی۔ بہت سے لوگ آئے اور سیتا سے تدبیر پکڑے اُن مین سے بعض تو کاشتکار تھے۔ اور بعض کاریگر تھے۔ جو سیتا کے شوہر کے یہان کام بنایا کرتے تھے۔ اُن لوگونکے مُنہ سے آواز نکلنی دشوار تھی۔ مگر سیتا کو اُن لوگون کے آنے سے اطمینان ہوا۔ اور اُنکی ہمدردی سے تسکین ہوئی۔

وہ لوگ باہر چلے گئے اور پنچایت نامہ لکھا گیا۔ جو درج ذیل ہی۔

"ہم لوگ (سب کے نام لکھے گئے) ساکنان موضع گوکلپور حسب الطلب رام سنگھ داروغہ پولیس علی الصباح تاریخ ۱۵ اگست ۱۸۸۵ء بر مکان ہری داس مہاجن جو ہری موضع مذکور کے حاضر آئے اور نامبردہ کے وفات کی تحقیقات بر سر موقع کی گئی۔ اظہار گواہان ہمارے روبرو لیے گئے۔ جو مسلک ہین ظاہر ہوتا ہے کہ ہری داس کو ڈاکوؤن نے قتل کیا اور اُسکے جسم پر بھالے کے تئیس زخم ہین۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ مال اور اسباب بھی چوری گیا ہی۔ جسکی تعداد اور قیمت ابھی دریافت نہین ہوئی۔ اور ابھی یہ نہین معلوم ہوا کہ کون لوگ تھے جنھون نے ڈاکہ زنی کی ہی۔ اور کسکے ہاتھون سے مقتول زخمی ہوا۔ مگر یہ بات ہم لوگ متفق اللفظ ہوکر بیان کرتے ہین کہ رام داس زمیندار موضع ہذا کی شرکت اس جرم مین ضرور تھی۔ یہ واقعہ اُسکی سازش سے ہوا ہی۔ ہملوگون نے داروغہ پولیس کو صلاح دی ہی کہ وہ تا صدور حکم سرکار نامبردہ کو زیر حراست رکھین۔

دستخط گنگا رام بقلم خود

دستخط دیگر کاشتکاران بقلم گنگا رام

مرتبہ ہرپال محرر"

اِس کارروائی کے ختم ہوتے ہوتے دھوپ نکل آئی۔ مہاجن کی لاش کو غسل دیا گیا۔ جہان تک بن پڑا نوکرون نے خون کے دھبے چھوڑائے

سیتا کو نیند نہین ٹری۔ اُسپر سکوت طاری تھا ہمسایہ کے لوگ باری باری اُسکے پاس آکر بیٹھتے تھے۔ پولیس نے مکان کو اپنی حفاظت مین لے لیا تھا سب کمرون اور کوٹھریون مین قفل ڈالکر مہر لگا دی تھی۔ ٹھاکر دھارے پر دو آدمیو نکا پہرہ کر دیا گیا تھا۔

جو ڈاکو زخمی ہوا تھا بغیر کچھ کہے سُنے مرگیا۔ یہ شخص بندیلا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ بندیلکھنڈ یا اُسکے آس پاس کسی مقام کا رہنے والا تھا۔ جب ہری داس کے مکان سے پنچایت والے لوگ واپس آئے تو چوکیدار۔ اور ڈاکو کی لاش کا بھی پنچایت نامہ لکھا گیا۔

داروغہ پولیس نے سویرے ہی سب کارروائی سے فراغت کر کے حسب ذیل رپورٹ لکھی۔

"بحضور جناب صاحب بہادر

عرضی تابعدار رام سنگھ داروغۂ پولیس تھانہ سورپور

جناب عالی دام اقبالہ

تابعدار تاریخ ۱۵۔ اگست کی رات کو مع دو سپاہیان کے واسطے گشت کے مقام سورپور سے موضع گوکلپور کو روانہ ہوا۔ چونکہ آج کی تاریخ مین شاہ گنج کی بازار تھی۔ اور نگرانی راستہ و سڑک کی حفاظت ضروری تھی۔ راستہ مین مجکو مسمی سدھو چوکیدار موضع مذکور ملا اور بیان کیا کہ مسمی راما چوکیدار دوم کو ڈاکوؤن نے

بھالے سے زخمی کرڈالا ہی - اور ہریداس زمیندار کا مکان لوٹ رہے ہین - جب
ہملوگ سب موضع مین داخل ہوے - تو ڈاکوؤن نے ایک بڑی جماعت سے ہمارا
مقابلہ کیا - لیکن باقبال سرکار ایک ڈاکو مقتول ہوا - اور ایک سو تنیتس روپیہ اُسکی
لاش سے برآمد ہوے اور باقی فرار ہوے - جب ہملوگ ہریداس کے مکان پر پہونچے
تو ہمنے دیکھا کہ ہریداس مقتول ہوا - اور اُسکی زوجہ مسماۃ سیتا بائی - اور اُسکے شیرخوار
بچے کو غائب کیا گیا تھا کچھ مال بھی چوری گیا جو زیادہ قیمتی نہ تھا - ایک سپاہی مسمے
شیخ امام زخمی ہوا - مگر ہمراہی تابعدار نامبردہ نے اپنا کام بہت مستعدی سے انجام دیا
تابعدار نے بہمراہی دیگر باشندگان موضع ڈاکوؤن کا تعاقب کیا - مگر وہ لوگ
جوار کے کھیت مین گھس رہے - رات کی اندھیری کی وجہ سے ہملوگ مجبور رہے -
پنچایت نامہ و نقل اظہارات منسلک عرضی ہذا ہی - حکم مناسب صادر فرمایا جاوے -

[illegible signature]

عزرائیل پانڈے کی تدبیر نہ چلی - اور ہوشیاری اور چالاکی کارگر نہ ہوئی شام گنج
کی بازار سے پہلے مندر مین گیا اور وہان پجاری سے یہ کہکر رخصت ہوا کہ آج ہم شام
کو ناگپور جاوینگے یہ کہکر دونون آدمیونکو ساتھ لیا اور چلتا ہوا - وہان سے گھاٹی
مین پہنچا اور دیکھا کہ مندر مین سب ساتھی چھپے بیٹھے ہین - وہان کچھ رات گئے تک

ٹھہرا رہا۔ اور کلہاڑی کا منتر۔ اور پوجا بڑے ادب سے کرتا رہا۔ ایک مرغ بھینٹ چڑھایا اور اُسکا خون کلہاڑی پر چھڑک دیا۔ سوچنے لگا کہ اگر دونوں بھائیون مین لڑائی ہو تو مجھے مطلب کیا۔؟ کچھ بھی نہین مگر ہان مٹھی خوب گرم ہوگی خوب مال ہاتھ آویگا۔ دس ہزار ملجائین بیس ہزار ملجائین۔ پھر اتنی بڑی رقم سے کیا کچھ نہین ہو سکتا۔ اسکے بعد سب ساتھیونکو پتہ ٹھکانا وقت بتلایا۔ اور کہا کہ سب آدمی ٹھیک بارہ بجے گوکلپور کے پاس آم والے باغ مین موجود رہین۔ اُسکو خوب معلوم تھا کہ سب وقت مقررہ پر ٹھکانے پہونچ جاوینگے۔ ایک ایک دو دو کرکے سب چل کھڑے ہوئے۔ اور مقررہ وقت پر مقام مقررہ پر پہونچ گئے۔

باقی جو کچھ واقعہ گذرا وہ تو معلوم ہی ہے۔ میدان کشت خون گرم ہوا اور صبح ہونے نہ پائی تھی کہ جتھے کا جتھا کھوہ مین پہونچکر نہانے لگے ہتھیارون سے اور جسم سے خون کے دھبے چھوڑانے لگے۔ مال تو کچھ ملا ہی نہ تھا جو کچھ ملا تھا وہ اُسی موقع پر تقسیم کردیا گیا جب تقسیم ہوچکا تو عزرائیل پانڈے نے سبھون سے یون کہا۔

"سنو بھائی۔ ہمارا جہان جی چاہیگا وہان جاوینگے تمکو بتانے کی ضرورت نہین جب ملنا ہوگا ہم کہلا بھیجینگے۔ آج کا معاملہ تو خالی ہی گیا اب کیا ہوسکتا ہے۔ بس اب اُدھر اُدھر ہوجاؤ اور جنگلون مین چھپ جاؤ۔ جو کچھ ملا وہ مین نے تقسیم کردیا اور خود کچھ نہین لیا۔ مہینون یہ ضلع تمہارے واسطے پر خطر رہیگا ہوشیار رہنا۔ روپیہ پیسہ تمہارے پاس کھانے بھر کو موجود ہے۔ بس اب رخصت"

لوگ اِدھر اُدھر چل کھڑے ہوے۔ ہر ایک نے بھالے کے پھل نکالکر کمر مین باندھے۔ اور لکڑی کی لاٹھی بنائی۔ اور گلیون اور راستون سے ہوکر جنگلون مین ایسی جگہہ جارہے کہ پتہ ملنا دشوار تھا۔ وہان کے راستے کچھہ اُنھین کو معلوم تھے۔ اور گروہ کے سردار کے تو بہت سے حامی و مددگار تھے جنھون نے اُسکو اپنے یہان پناہ دی تھی۔ اور موقع موقع پر سب کا تذکرہ ہوگا۔

باب ششم

ایلا۔ اور سسینا

فرقتِ دلدار مین رخصت ہوے ہوش و حواس
درد اک کرتا ہے دل کی غمگساری ان دنون

اپنے بھائی کے گھر مین سب سے پہلے ایلا جگا کرتی تھی۔ صبح اُٹھتے ہی پہلے ٹھاکر دوارے مین آگ روشن کرتی اور بھائی کے پوجا پاٹ کا انتظام کرتی۔ پھر جو کاہل کام چور عورتین تھین اُنکو جگا کر کام پر بٹھال دیتی تھی۔ گھر مین جھاڑو دلواتی۔ گھر لیپا جاتا تھا۔ پانی بھروایا جاتا تھا۔ چوکا صاف کیا جاتا۔ برتن مانجے جاتے۔ بھائی کے اشنان کیواسطے پانی گرم کیا جاتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ صبح کو بڑا کام رہتا تھا۔ ایلا سبار تھہ تو تھی نہین۔ ایک چٹائی پر قالین بچھا کر زمین ہی پر سوتی تھی۔ اوڑھنے کو صرف چادر۔ صبح ہوئی اور بچھونا لپیٹ کر رکھدیا۔ جب سسینا تھی۔ تب دونون کوٹھے پر ایک کمرے مین رہا کرتی تھین۔

مگر سیتا کی رخصتی کے بعد ایلا نیچے ہی ایک کوٹھری مین رہا کرتی تھی۔

ایلا جب سو اُٹھتی تو مہری سے پانی منگاتی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد سارے گھر کے لوگ جگا دیے جاتے تھے۔ کچھ دن چڑھ آیا تھا۔ ٹھاکردوارے مین آگ روشن تھی مرغ سحر بانگ لگا رہا تھا۔ تلسی کی پتی پوجے کے واسطے آچکی تھی۔ تھوڑی دیر مین مالی پھولون کی ڈالی لاتا ہوگا۔ وہ آئے تو ایلا بھائی کو جگا دے۔ اتنے مین باہر کچھ شور سا ہوا۔ ایلا نے سنا کہ بالا رام سپاہیون کا جمعدار کسی سے اپنی خوفناک آواز مین کچھ باتین کر رہا تھا۔ کچھ پوچھتا جاتا تھا۔ پھاٹک کھلا۔ ایلا۔ دوڑی کہ دیکھون تو معاملہ کیا ہی۔ سویرے سویرے کیا ایسا کام ہی۔ جا کر دیکھا تو فتح خان جمعدار پولیس جو اُسکے بھائی کے جاننے والون مین تھا گھوڑے سے اُتر رہا تھا۔ ساتھ مین کئی کانسٹبل تھے۔ یا خدا کیا ہوا ؟ کیا معاملہ ہی ؟۔ ابھی دن بھی نہ چڑھا تھا۔ بالا رام زینون سے اُتر کر فتح خان جمعدار کے پاس جا رہا تھا۔ ایلا پردہ تو کرتی نہ تھی۔ جو آنے جانے والے تھے اُنکے سامنے ہوتی تھی۔ اُسکے ہوش بجا نہ تھے۔ اور وہ نکل کھڑی ہوئی کہ دیکھون تو بات کیا ہی ؟

ایلا۔ کیا ہوا جمعدار صاحب۔ آپ اتنے سویرے کہان آئے۔

جمعدار۔ (اُنکی بات کا تو کچھ جواب نہ دیا اور پوچھا) آپ کے بھائی کہان ہین۔ ذرا اُنکو جگا دیجیے۔ وہ بھائی کو جگانے جاتی ہی تھی کہ دیکھا۔ کہ مہاجن خود ایک شالی چادر سر سے اوڑھے آموجود ہوا۔

نراندر - کیا ہی جمعدار صاحب - خیریت تو ہی - جلد بتلائیے -

جمعدار - (ایلا کی طرف اشارہ کرکے) انسے کہیے کہ چلی جائین جو کچھ کہنا ہی وہ آپ ہی سے کہنے کی بات ہی -

نراندر - بہن جاؤ - تم اندر چلی جاؤ - کچھ راز کی بات شاید کہنا ہو -

ایلا - نہین بھیا - مین نہ جاؤنگی - خدا خیر کرے - کہین سیتا یا اُسکے بچے کی کچھ سنانی تو نہین ہی - ہاے جی اُلٹا جاتا ہی - یہ کہکر وہ بیٹھ گئی اور ہاتھون سے منھ چھپا لیا - اُف - کلیجہ اُلٹا جاتا ہی -

نراندر - کہئے جمعدار صاحب - اچھائی ہو یا بُرائی - خوشی ہو یا رنج - میری بہن سب مین شریک ہی - لے اب کہئے - دیر نہ لگائیے -

نراندر کی آواز گرفتہ ہو گئی -

جمعدار - کیا کہون - بڑی بُری خبر ہی - رات کو ہری داس کے گھر مین ڈاکہ پڑا اور ڈاکوؤن نے اُسکو مار ڈالا -

ایلا - (دردناک آواز مین) اور اُسکی بیوی - ہاے میری بیٹی! ہاے میری بیٹی! کیا اُسکو بھی مار ڈالا -

جمعدار - نہین - بائی جی - وہ بچ گئی - زخمی تو ضرور ہوئی - گر جان سلامت ہی - اب چلئے - آپ کو - اور بابو صاحب کو اُسنے بلایا ہی - آپ لوگونکی وہان بڑی ضرورت ہی - مین نے تھوڑے سپاہی موقع پر بھیجدیے ہین - اور آپکو

بلانے آیا ہون سے اب جلد تیاری کیجیے۔ اور چلیے۔

ایلا نے اپنے حواس باختہ نہین کیے۔ اُٹھی۔ اور بھائی کا ہاتھ پکڑکر الگ لیگئی۔ اُسکے آنسو تو نہین نکلتے تھے مگر بات کرنا دشوار تھا۔ مگر۔ وہ سمجھ گئی کہ کیا کرنا چاہیے اور یہ کچھ کرنا چاہیے۔ جلد کرنا چاہیے۔

ایلا۔ سنو بھیا۔ سیتا کی جان بچ گئی۔ بڑی خیریت ہوئی کہ سیتا اور اُسکے لڑکے کی جان بچ گئی۔ بس اب ٹٹو منگا لو۔ اور پالکی نکلواؤ۔ تم پالکی مین بیٹھ لینا اور مین ٹٹو پر سوار ہو لونگی۔ جاؤ۔ کپڑے پہن لو۔ لو پروہت جی بھی آ گئے۔

(پروہت سے) آپ نہ چلیے گا مہراج۔ آپ بھی ہمارے ساتھ چلے چلیے۔

نرا اندر۔ (اشک فشان ہوکر اور چیخ کر) گر وجی۔ ہاے کیا آفت آگئی۔ غضب ہو گیا۔ ابھی کلہ کی بچہ۔ آج بیوہ ہو گئی۔ ہاے میری سیتا۔ ہاے مین کیا کہون (زار زار رو رہا ہی)

پروہت۔ روئیے نہین۔ جو کچھ ہونا تھا۔ ہوا۔ بڑے صدمے کی بات ہی۔ مگر شکر کیجیے۔ کہ سیتا اور اُسکے بچے کی جان تو بچ گئی۔ چلیے۔ اُسکو چلکر یہین لے آئین۔ اسی گھر مین وہ آکر رہے۔ ہاے۔ مین نے سویرے بچار کر لیا ہوتا۔ تو آج یہ برا دن کاہے کو دیکھنے مین آتا۔ مگر۔ میری تو آنکھین پھوٹ گئی تھین۔ ہونا تو یہ تھا۔ معلوم کیسے ہوتا۔ گھر پہونچکر مین نے پھر بچار کیا۔ مگر گرہ دسا کچھ ایسے پیچیدہ تھے کہ سمجھ ہی نہ پڑتا تھا۔

نراندر - تو کیا اس بہن ہی کی ساری کارستانی تھی - جسپر شک ہوتا تھا -

پروہت - ابھی مین نہین کہہ سکتا - بیچارے سے تو اور لوگ بھی شامل معلوم ہوتے ہین - مگر - اب جلد چلیئے - وہان سب منتظر ہونگے - بس - اب دیر نہ لگائیے -

مانا کہ ایسی صبح - ایسا سبزہ زار - ایسی پھولون کی مہک اور بھینی بھینی خوشبو دل کی تفریح - دماغ کو سرور - دیتی - مگر ان جانے والون کو اسکا کچھ لُطف نتھا اُن بیچارون پہ تو کوہ الم ٹوٹ پڑا تھا - اُنکی آنکھون مین یہ سب اُس وقت ہیچ تھا - اُنکی زبانین بند تھین - اُنکی آنکھین خون فشان تھین - کیسا رنج تھا - کیسی مصیبت تھی - چپ چاپ چلے جارہے تھے - ایک اداسی سی فقط چھائی تھی - اپنے کپڑے سنبھالکر ایلا تو ٹٹو پہ سوار تھی - نراندر پالکی مین تھے - بالارام سپاہی ساتھ پالکی کے آس پاس ہمراہ - پالکی کے پٹون کے ادھر اُدھر - دو آدمی دوڑے جاتے تھے - اور اپنے مالک کو سمجھاتے جاتے تھے کہ حضور رنج نہ کیجیے صبر کیجیے - تسلی دیتے تھے - اور ایسے کلمات کہتے جاتے تھے - دن نہ چڑھنے پایا تھا کہ گوکلپور پہونچ گئے - گانون کے کنارے سے لوگ روتے پیٹتے ساتھ ہو لیے ہری داس کے مکان پہ پہونچکر تو عجیب عالم ویرانی و پریشانی نظر آیا - ۵

دیکھا تو وہ گُل ہوا ہوا ہی	کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہی

ہر چہرے پہ افسردگی - ہر آنکھ اشک فشان - ہر شخص پریشان - ہر ایک

نالاں و گریاں - ہائے کیا قہر تھا - کیا آفت تھی - گھر ماتم کدہ تھا - گھر کی تمام چیزیں تتر بتر پڑی تھیں لٹا ہوا گھر تو تھا ہی - ہری داس کی لاش الگ اُٹھا لے گئے تھے - غسل دے رہے تھے - تجہیز و تکفین کا سامان ہو رہا تھا - مگر سارا مکان بوے خون سے آلودہ تھا - لاکھ صحن و چبوترہ دھویا جاتا تھا - مگر خون کے دھبے چھوڑانا دشوار تھا - اب سیتا اور نراندر کا سامنا ہوا - ہائے یہ بھی کیا دلگیر و دل شکن منظر تھا - ابھی کلہ کی لڑکی کس بیدردی سے بیوہ کیگئی - ہائے اُسکی اُٹھتی جوانی - اُسکا عنفوان شباب - اُسکا حسن گلوسوز - اُسکی حیاداری - اُسکی عفت - اور رنڈاپا - حیف صد حیف - !

ہائے - یہ ناشاد عورت اب اپنے مربی اپنے سرپرست - اپنے بڑے بوڑھے دادا کو دیکھتی ہے - اس موقع کا بیان - اس واقعہ جان فرسا کا احوال - دست و قلم میں طاقت کہاں کہ لکھ سکوں - کچھ دیکھنے ہی سے تعلق تھا - مگر خدا ایسا غم احزان نہ دکھلاوے - ایسا غم نہ تھا کہ روئے چکتا - ایسا الم نہ تھا کہ نالہ و شیون میں ظاہر ہو کر ختم ہو جاتا - نہیں وہ تو کچھ عجیب مصیبت تھی - کچھ عجیب قہر تھا نہ روتے چکتا تھا نہ کہے کہا جا سکتا تھا - مگر - فرط الم سے سیتا کا عجیب حال تھا - نہ آنسو نکلتے تھے نہ بات کیجاتی تھی - بس ایک سکوت تھا - جو اُسپر طاری تھا - بس - دادا - اور دادی کو دیکھ کر - نہ اُسنے کچھ کہا - نہ روئی - لڑکے کو گود میں لیے تھی جسکو اُنکے سامنے رکھدیا -

سیتا بین نے تو جانا تھا کہ اسکی بھی جان گئی۔ مگر۔ خیر۔ بچ گیا۔ اب سو رہا ہی سونے دو۔ جگائیے نہین۔

نرا ندر۔ او سیتا۔ پیاری سیتا۔ خدا نے تیری جان بھی تو بچالی۔!

سیتا۔ مگر۔ وہ۔ ہاے اُنکو تو مار ڈالا۔ مجھ سے کسی نے کہا نہین۔ مگر مین جانتی ہون۔ کہ جو کچھ ہونا تھا۔ ہو گیا۔

نرا ندر۔ ہان۔ مگر۔ اب سیتا پیاری صبر کر۔ اپنے بچے کو دیکھ۔ اُسکی خبر لے۔

سیتا۔ (ایلا کے گلے مین باہین ڈالکر) مائی مجھے یہان سے لیچلو۔ ہاے میری آنکھون سے خون گرتا ہی۔ میرے دل کی نہین معلوم کیا حالت ہی مجھے یہان سے اُٹھا لے چلو۔

ایلا۔ (رو کر۔ زار زار رو کر) آؤ۔ میری پیاری۔ سیتا پیاری۔ آؤ میرے دل مین بیٹھو۔ ہاے دل ہی مین بٹھا لکر تو مین نے تجھے پالا ہی (سیتا کو لپٹ کر) اب ڈرو نہین۔ ہاے تو اس عمر مین بیوہ ہو گئی۔ مین کیا کہون۔ کچھ کہتے بن نہین پڑتا۔ مگر۔ مین جانتی ہون۔ کہ تم صبر کرو گی۔ (نرا ندر سے) لے اب آپ یہان نہ بیٹھیے۔ اُٹھکر دیکھیے۔ اور جو کچھ کام کرنا ہو۔ جو انتظام کرنا ہو۔ کیجیے۔

یہ سنکر نرا ندر باہر چلے گئے۔ باہر دیکھا کہ خون کی ندیان بہی ہین۔ صحن

دھویا گیا تھا - مگر ٹھاکردوارے مین خون کے دریا بہے ہوے تھے - اسطرف تو نظر اُٹھانا دشوار تھا - رام داس بھی پولیس کے سپاہیون کی حراست مین بیٹھا تھا - رام داس نے نراندر کیطرف دیکھا کہ شاید انکی وجہ سے جان بچ جاے -

رام داس - ہاے مجھے گرفتار کیا ہی - مجھے قید کیے ہین - جانتے ہین (لاش کی طرف اشارہ کرکے) کہ مین نے اُسکو مارڈالا ہی - آپسمین لڑائی تھی - جھگڑا تھا - مگر - یہ تھوڑا ہی ہوسکتا تھا کہ مین اُسکی جان لے لیتا - ایسی ہتیا بھلا مجھسے ہوسکتی تھی - ایسا "دکرم" مجھسے ہوسکتا تھا - ابھی مین رات ہی کو آیا تھا - اُنکی بی بی جانتی ہین کہ مین نے کل صلح کا پیغام دیا تھا - ملاپ کرنا چاہتا تھا - جسکا جی چاہے اُنسے پوچھ لے -

افسر تھانہ شاہ گنج - چپ رہو - رام داس - یہ قتل کا مقدمہ ہی - نہ ہم کچھ کرسکتے ہین نہ نراندر کچھ کرسکتے ہین - اس بارے مین ہمسے کچھ کہنا بیکار ہی - جو کچھ کہنا ہی - مجسٹریٹ صاحب سے کہنا - ہم تمکو نہین چھوڑ سکتے اب چپ رہو - غُل و شور مچانا بیکار ہی -

رام داس - تو اچھا - مجھے کریا کرم تو کرلینے دو - ہری داس کے ہی کون - مجھی کو تو سب کرنا پڑیگا -

رام سنگھ - ہان اسکا مضائقہ نہین - اس سے ہم نہین روک سکتے - چتا - تیار ہورہی ہی - تم بھی تیار ہوجاؤ - یہین اشنان کرلو -

رام داس۔ گھر بھر مین تو خون پھیلا ہوا ہی۔ یہان کیسے اشنان ہوسکتا ہی
افسران پولیس۔ ہرگز نہین۔ یہ ممکن ہی نہین۔ کہ تم ہماری نظر سے ہٹ
جاؤ۔ کچھ ضرورت نہین۔ برہمن سب کام کر لینگے۔ داموہٹ اور پرہت موجود ہین
وہ خود سب بندوبست کر رہے ہین۔
رام داس کے توجی سے لگی تھی کہ کریا کرم مین ہی کرون۔ ترکے پر دعوی
کرنے مین اور اسپر حق جمانے مین وہ کوئی دقیقہ کیسے فروگذاشت کرتا۔
رام داس۔ اچھا پھر جہان کہیے۔ مین اشنان کرلون۔
چتا تیار ہوئی۔ گوکلپور کے پاس ہی ایک نالہ تھا۔ وہین چتا بنا رکھی تھی۔
آس پاس کے سیکڑون برہمن یکجا ہوگئے تھے۔ اور اشلوک پڑھتے جاتے تھے۔
نراندر کے داماد کے جنازے پر سے کچھ ایسی ویسی خیرات ہوگی۔ ہزار ہا روپیہ لٹایا
جائیگا۔ انکی بلا سے کہ بیوہ اور یتیم بچے پر کیا گذرے۔ کیا آفت آئے۔
اتنے مین لوگ آئے کہ کفن پنھا کر لاش تیار ہی۔ چتا پر لاش اٹھا کر رکھی
گئی۔ ماتھے پر قشقہ کھینچ دیا گیا۔ پھولون کے ہار ڈال دیے گئے۔ نراندر اٹھ کھڑا
ہوا اور یہ واقعہ روح فرسا اپنی آنکھون سے دیکھا۔ ہری داس کا چہرا نہین بگڑا
تھا۔ ڈاکوئن سے لڑائی اور مقابلہ مین غصہ ناک صورت ہوگئی تھی اُسی کے آثار
اب تک چہرے پر موجود تھے۔ چتا سبز شاخون سے بنائی گئی تھی۔ لاش چتا پر
رکھی گئی اور لوگ اٹھا کر لے چلے۔ صدہا آدمی ساتھ تھے اور رام داس بھی زیر حراست

پولیس جنازے کے ہمراہ جاتے تھے۔

داموبھٹ پروہت نراندر کے پاس آکر کہنے لگا۔

"لڑکا کہان ہی۔ آگ اُسی کے ہاتھ سے دلوانا مناسب ہی"

نراندر۔ مگر سیتا۔ بچے کو کاہے کو جانے دیگی۔

پروہت۔ نہین۔ اگر مین کہونگا۔ تو جانے دیگی۔ ضرور جانے دیگی۔ وہ ہی کہان؟

نراندر نے اشارے سے اندر کا پتا دیا۔ اور پروہت اندر چلا گیا۔ اندر جاکر دیکھا تو سیتا جگ رہی تھی۔ ایک جھپکی سی تو ضرور آگئی تھی۔ مگر۔ اُسوقت تو وہ جگ رہی تھی۔

پروہت۔ ہم لڑکے کو باپ کی لاش پر لے جائینگے۔ بچہ کہان ہی۔

ایلا۔ نہین ایسا نہین ہوسکتا۔ اُسکا بہت خون بہ گیا ہی۔ اُسمین اتنی جان کہان!

پروہت۔ نہین۔ اُسکو ضرور آنا چاہیئے (سیتا سے) بچہ۔ لڑکا کہان ہی اُسکو جانے دو۔ نہین۔ رام داس آگ دیگا۔ اور پھر گھربار کا وہی وارث ہوگا۔

سیتا۔ (اُٹھکر) اور تم ہی سب نہ کرلو۔

پروہت۔ اگر لڑکا نہ ہوتا۔ تو مین کرسکتا تھا۔ اب مین نہین کرسکتا۔ لڑکے کو میری گود مین دے دو۔

سیتا - پھوا - لڑکے کو دیدو - مین نہین چاہتی کہ لوگ مجھے کہین کہ اپنی بہو ہی سے لڑکے کا حق تلف کردیا - لو - لڑکے کو لے جاؤ دھوپ سے بچائے رکھنا - قریب ہی تو لے جاؤ گے ؟ -

پرہوہت - بس یہان سے دس قدم ہی - جب لڑکا بڑا ہوگا - تو جانے گا کہ مان نے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا - لاؤ لے بچہ کو مجھے دیدو - سب راستہ دیکھتے ہونگے -

ایلا کو یہ نہ معلوم تھا کہ سیتا اپنا دل ایسا مضبوط کرلیگی - اتنا تو اسکو ضرور معلوم تھا کہ سیتا بڑی مستقل مزاج عورت ہی - مگر - ایسی جرات کا تو گمان بھی نہ تھا کیا معلوم - بعض سانحے ایسے درپیش آجاتے ہین - بعض موقع ایسے پیش نظر ہوجاتے ہین کہ اُنپر انسان کا استقلال ظاہر ہوتا ہی -

سیتا نے اپنی زبان سے کچھ نہین کہا - مگر - اُسکو معلوم ہوگیا تھا کہ پرہوہت کی رائے ٹھیک ہی - لڑکے کو اُٹھا کر پرہوہت کی گود مین دیدیا - اور ساری اُڑھا دی - وہ بے خبر سو رہا تھا - اور راستے بھر نہین جگا -

پرہوہت (نراندر سے) بڑی لائق لڑکی ہی - واہ - کیسی سمجھدار ہی - اگر کوئی مجھے ہزار ہا روپیہ دیتا - تو میرے نزدیک مٹی تھے - یہ کام لڑکی نے ایسا کیا ہی - کہ باید و شاید -

لاش چتا سے اُٹھا کر لکڑیون کی ٹھیکی پر رکھی گئی - اب ساری جسم کے زخم دکھلائی

دیتے تھے جو چاہتا گن لیتا۔ لاش کا منہ اُتر طرف تھا۔ سب سامان تیار تھا۔ پروہت اور نرانددر کا انتظار تھا۔ شکر اور چانول کی پنڈیان لاش پر چڑھائی گئین۔ "ہری داس بیٹا رام داس کا" بہ آواز بلند کہا گیا۔ خوشبو سلگائی جا رہی تھی۔ جیسے ہی یہ نام پکارا گیا۔ رام داس ایک لو کا لیکر آگے بڑھا کہ آگ دیکر وارث قانونی قرار پا جاؤن۔ وامو بھٹ پروہت نے اُسکو الگ ہٹا دیا۔

پروہت۔ (غصہ سے) جب لڑکا موجود ہی تو تم آگ نہین دے سکتے۔

اتنے مین ایلا نے لڑکے کا منہ کھولا۔ سب تعریف کرنے لگے کہ یہ بہت اچھا ہوا کہ لڑکے کو اسموقع پر لے آئے۔ منہ کھولتے ہی۔ لڑکے نے آنکھین کھولدین اور رونے لگا۔ بڑا شگون مانا گیا۔

وامو بھٹ لڑکے کو گود مین لیے تین مرتبہ لاش کے گرد پھرا۔ اور ایک پتلی سی لکڑی جلا کر بچے کے ہاتھ مین دے کر لاش کو آگ دلوادی۔ پھر پیرون کی طرف یون ہی آگ دیگئی۔ اور لوگ تو منتظر موجود ہی تھے۔ سب نے ملکر آگ پھونک دی۔ اور ہر چہار طرف لاش کے شعلے اُٹھنے لگے۔

رام داس مارے رنج کے گر پڑا۔ جو کچھ پیش نظر ہوا اُسکو کس قہر کی نگاہ سے دیکھتا تھا کہ دیکھنے والے وہ نگاہ قہر آلود بھول ہی نہین سکتے تھے۔

وامو بھٹ نے آگ کے دیوتا کا پوجا کیا۔ اور اس غمناک تقریب سے

فراغت ہوگئی۔

ایلا۔ اسموقع پر دیر تک نہین ٹھہری۔ اور لڑکے کو گود مین لیکر گھر چلی گئی۔ وہان جاکر اُسکو سیتا کے گود مین دے دیا۔ اور اُسنے اُسکو لپٹا لیا۔ گلے سے لگایا۔ لڑکا ماں کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔

ارے اب! سیتا کو ہوش آیا ہی۔ اب اُسکو معلوم ہوا کہ کیا سے کیا ہوگیا ہی۔ آنکھین نکلی پڑتی تھین۔ بخار چڑھ آیا تھا۔ چہرے پر سکتے کا عالم طاری تھا۔ اُسکی نظر مین اُسوقت دنیا تیرہ و تار تھی۔ لڑکے کو گلے لگاتے ہی۔ اُسکی آنکھون سے بے اختیار جوے اشک جاری ہوگیا۔ ہاے وہ اُسکا زار۔ زار رونا۔ آنسو بہانا۔ یہ بیوگی۔ یہ عمر۔ یہ سانحہ ہوش رُبا۔ یہ واقعہ روح فرسا۔ اُس ستم رسیدہ کے پیش نظر ہی ؎

داغ جگر شرر فشانش	زو خندہ چو شمع بر فغانش
فوارہ خون ز دیدہ جوشید	ز انسان کہ سحر شعاع خورشید
شد نالہ ز ارشور رستش انگیز	مژگان گردید ار خوان ریز
میخست درون بہ ناخن یاس	میسفت جگر بہ نوک الماس
جوشید بہ سینہ تلخ آتش	موجی شدہ سیل اضطرابش
میگفت سخن بہ آہ و زاری	می سوخت ز داغ دلفگار رے

اُسکی سراسیگی۔ اُسکا نالہ و شیون۔ اُس آفت زدہ کا رنج و محن۔ دیکھے

نہ دیکھا جاتا تھا۔

ایلا سمجھ گئی تھی کہ اسموقع پر اسکو گریہ وزاری سے روکنا ٹھیک نہین ہی۔ سیتا زبان حال سے کہتی تھی ؎

میگفت کہ این چہ فتنہ برپاست	این گرد خرابی از کجا خاست
یارب! چہ کنم چہ چارہ سازم	چون شمع بہ سوز جان گدازم
زین نالہ آتشین ترانہ	شوریست کرانہ تا کرانہ

ایلا۔ بیٹی خوب رولے۔ دل کھولکر رولے۔ تیرے نصیب پر تو آسمان و زمین رو رہے ہین۔ تونے بڑا کام کیا کہ لڑکے کو جانے دیا۔ آج تونے یہ بڑا کام کیا۔ کہ اس لڑکے کو جانے دیا۔ سب ہی تعریف کرتے تھے۔ اس بچے پر تونے بڑا احسان کیا۔ اگر پروہت نے بتلا نہ دیا ہوتا۔ تو رام داس نے بالکل تباہی کر دیا تھا۔ مگر بچہ اب صبر کرو۔

سیتا نے ان باتون کا کچھ جواب نہین دیا۔ آنکھین اشک فشان تھین اور خاموش بیٹھی تھی۔ کھانا پینا تو اُس سے ممکن کہان۔ زبردستی لوگون نے تھوڑا سا دودھ کھلایا۔ کہ چلنے کی اور جنبش کی طاقت تو آجاے۔ ایلا نے پالکی مین بہت سے تکیے رکھے۔ نرم بستر بچھایا اور سیتا کو افتان وخیزان پالکی مین سوار کرایا۔ گھر کے سب سپاہی ساتھ ہوے۔ سواری روانہ ہوئی ایلا۔ بھی ٹٹو پر پالکی کے ساتھ ہو لی۔

نراندر ٹھہر گئے۔ بہت کچھ کام تھا۔ انھون نے ٹھان لیا تھا۔ کہ گھر مین کوئی قیمتی چیز نہ چھوڑ جانا چاہیئے۔ دو پولیس کے آدمی ساتھ لیے۔ اور سب چیزین جو اُدھر پڑی تھین یکجا کی گئین۔ ٹھاکردوار ے کا چبوترہ کھود کر جو دفینہ۔ زر و زیور تھا۔ جواہرات تھے نکال لیے گئے۔ اور باہر کچھ زیور ادھ بنا۔ کچھ چاندی۔ کچھ سونا۔ سب اُٹھا سب سمیٹ کر یکجا کیا۔ اور ایک فہرست تیار کی گئی۔

اس تمام کارروائی کے وقت اکثر باشندگان موضع موجود تھے۔ فہرست مرتب ہونے کے بعد اکثرون کے دستخط فہرست پر بنوائے گئے۔ رام داس نے البتہ دستخط شہادت پر نہ بنایا۔

رام داس۔ یہ سب جائداد میری ہی۔ آج کی چالاکی سے یہ تھوڑا ہی ہوسکتا ہی کہ میرا مال مجھے نہ ملے اور نراندر جی۔ تب تک یہ آپ کی سپردگی مین ہی۔

اسکے بعد سب اسباب چھکڑون پر لادکر شادگنج روانہ کردیا گیا۔

باہر روئی کے گٹھے۔ اور تجارتی اشیا کا انبار تھا۔ اور غلے کی بکھارین لبریز تھین۔ مگر یہ سب پولیس کی سپردگی مین دیدیا گیا۔ سب دروازے بند کیے گئے۔ مکانات اور کمرے مقفل کئے گئے۔ مہرین لگائی گیئن۔ اور زنانے دروازے مین بھی قفل لگا کر مہر کردی گئی۔ گھر ویران۔ اور سُنسان چھوڑ دیا گیا۔

اسکے بعد جیسا کہ خیال تھا۔ نراندر نے خیرات تقسیم کرنا شروع کی۔ ہزارہا روپیہ خیرات کیا۔ اور مقتول چوکیدار کی بیوہ کو بھی ایک معقول رقم عطا کی گئی۔

تھوڑے دنون کے بعد مجسٹریٹ کا حکم بذریعہ ڈاک صادر ہوا۔ حکم تھا کہ جو کچھ کارروائی ہوئی ہے وہ مناسب ہے۔ رام داس کو زیر حراست رکھنا کچھ ضرور نہین ہے۔ مچلکہ اور ضمانت لیکر رہا کر دیا جاوے۔

رام داس کی بات بھی بنی تھی۔ جیسے نراندر کے یار و مددگار تھے اسکے بھی لوگ ساتھی تھے۔ جب رام داس کی حاضر ضامنی ہو گئی تو۔ پولیس کے لوگ بھی چلے گئے۔

رام داس اپنے مکان پر بادل افسردہ بیٹھا کچھ حساب کتاب لکھ رہا کچھ سوچ رہا تھا کہ ایک نوکر نے آکر کہا کہ "صاحب ایک آدمی باہر بیٹھا ہے۔ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اندر نہ آویگا" رام داس کا دل دھڑکنے لگا۔ سمجھ گیا کہ حضرت عزرائیل ہین۔ خیالی عزرائیل کے آنے پر تو آدمی کی جان نکلجاتی ہے۔ یہان تو عزرائیل مجسم موجود تھے۔ اور تشریف لائے تھے۔ واقعی عزرائیل پانڈے کا آنا عزرائیل ہی کا آنا تھا۔ اس نام کو سنکر رام داس کی جان نکل گئی۔ گھبراکر کہا کہ "انکو ٹھہراؤ۔ مین ابھی آیا" اور جاتے کیون نہ۔ بھلا کسی کے ٹالے عزرائیل بھی ٹلے ہین۔

رام داس برآمد ہوے دیکھا کہ اندھیرے مین ایک صاحب ایک زینے پر

تشریف لیجا رہے ہین۔

عزرائیل۔ (کچھ آہستہ آواز سے) رام داس مجھے پانسو روپیہ کی ضرورت ہی۔ دیکھو۔ کل والا معاملہ خالی ہی گیا۔ کچھ نہ ملا۔ میرے پاس ایک پیسہ نہین ہی۔ جب تک پولیس والے یہان تھے۔ مین کیسے آتا۔ جلدی کرو اور روپے لے آؤ۔ مین کئی مرتبہ آیا۔ اِدھر اُدھر لسا رہا۔ مگر موقع نہ دیکھا۔ کہ تم سے ملون۔ لے اب جلدی کرو۔ اور روپے لے آؤ۔

رام داس۔ اچھا تو وہ رقعہ لو واپس کر دیجیے۔

عزرائیل۔ نہین۔ مین نہ واپس کرونگا۔ ابھی اور روپیہ چاہیئے۔

رام داس۔ لیکن ——

عزرائیل۔ دیکھو۔ ہان نہین۔ نہ کر رکھو۔ خیریت اسی مین ہی کہ روپیہ لے آؤ۔ نہین تو رقعہ ڈاک مین مجسٹریٹ کے پاس بھیجدونگا اور لکھدونگا۔ کہ ہری داس کا قتل نامہ اور زر معاوضہ مہری و دستخطی ملاحظہ فرمائیے۔؟ مجھے ذرا بھی اس کام مین تامل نہ ہوگا۔ آپ کی سمجھ مین آیا کہ نہین۔؟

رام داس۔ (ادب سے) نہین روپیہ مین حاضر کرتا ہون۔

رام داس سمجھ گیا کہ ڈاکو سے ہان نہین کرنا بیکار ہی۔ اور اُسکی بھلائی۔ بُرائی۔ اس ظالم کے ہاتھ مین تھی۔

عزرائیل۔ ایسا نہ ہو کہ تم اندر جا کر دروازہ بند کر لو۔ مین بھی ساتھ چلونگا

اندر کوئی ہی تو نہین۔

رام داس۔ کوئی نہین۔ آپ کے قدمون کی قسم کوئی نہین۔

عزرائیل۔ دیکھو۔ مجھے تمھارے گھر کا سارا حال معلوم ہی۔ لیکن اب ادھر مین کوئی اور کارروائی نہین کرنا چاہتا۔ تم اطمینان رکھو۔ تمکو کچھ ضرر نہ پہونچیگا۔

دونون اندر گئے۔ عزرائیل پانڈے نے پانسو کی اشرفیان لیکر کمر مین باندھین اور چلتا ہوا۔

دوسری شب کو رام داس نے دوسرا گڑھا کھود کر مال اسباب الگ دفن کر دیا۔

حصۂ دوم

سیتا کی پائل

سال بھر گذر گیا۔ اور ڈکیتی کا پتہ نہ ملنا تھا نہ ملا۔ پولیس کی اس بارے مین بڑی بدنامی تھی۔ اور یہ بھی تھا کہ اس سے پیشتر اس جرم کے کئی واقعات ہو چکے تھے۔ اور اسکے بعد بھی ایک واقعہ ہوا تھا۔ حالانکہ یہ مابعد جو واقعہ ہوا تھا۔ وہ اس قدر سخت اور خوفناک نہ تھا۔ تاہم۔ یہ بات تو ثابت ہو گئی تھی۔ کہ صوبہ ہذا مین و نیز دیگر صوبہ جات مین ڈکیتی ایک کثیر الوقوع جرم تھا۔ گو کلپوروالا واقعہ۔ اور رہری داس کا قتل ہونا۔ ایک ایسی واردات تھی۔ کہ جسکی تفتیش اور جستجو مین بہت ہی حزم اور دور اندیشی سے کام لیا گیا۔ حاکم بالادست نے پولیس کو خاص اہتمام اور نگرانی کی ہدایت کی تھی اور حکم دیا تھا کہ جسطرح ممکن ہو تفتیش جرم اور مجرمان کی سراغ رسانی کیجاوے۔ دوران تذکرے مین حکام نے کسی حد تک پولیس کی بدنظمی لکھی تھی۔ اور انگریزی مجسٹریٹون کی شکایت بھی لکھی گئی تھی۔ اس امر سے پولیس والون کے دلون مین بہت اشتعال پیدا ہو گیا تھا

حالانکہ محکمہ متعلقہ اس نکتہ چینی کا سزاوار نہ تھا۔ تاہم لوگون کے دل مین یہ بات گڑ گئی ہوئی تھی کہ جس طرح ممکن ہو مجرمان کی سُراغ رسانی کرنا چاہیئے۔

رام داس کی ذات پہ بہت کچھ شک تھا اور اس شخص پہ خاص نگرانی کی نظر پڑتی تھی۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہی پنچایت والون کو اس شخص پہ پورا شک ہو چکا تھا۔ اور حالانکہ یہ بات ثابت ہو چکی تھی کہ اس شخص نے دو اجنبی آدمیونکو اُس شام تک اپنے گھر مین ٹھہرا رکھا تھا جسکی رات کو ڈکیتی کا واقعہ ہوا۔ مگر رام داس نے اپنی حساب کی کتابون سے یہ بات ثابت کر دی تھی کہ اُس زمانے مین اُسکے ایک کارندہ نے برار سے بہت روپیہ بھیجا تھا۔ اور یہ دونون آدمی ہرکارے تھے جو روپیہ لیکر آئے تھے وہ پردیسی تھے مسافر تھے۔ دور و دراز مقام سے آئے تھے۔ دو ایک دن ٹھہر گئے اور بعد اسکے رخصت کر دیے گئے تھے۔

یہ بھی ضرور تھا کہ جو ڈاکو مقتول ہوا تھا۔ اُسکے پاس بہت سا روپیہ برآمد ہوا۔ اور بہت سے نوٹ تھے جن پہ رام داس کی دوکان کا نشان بنا ہوا تھا۔ اور ظاہر تھا۔ کہ حال ہی مین ان ڈاکوؤن مین کچھ بانٹ چونٹ ہوئی تھی۔ مگر رام داس کا صرافی کارخانہ بہت بڑا تھا۔ ہزارون روپیہ کا لین دین تھا۔ اور یہ کیسے کہا جا سکتا تھا کہ روپیہ کہان سے کہان آتے جاتے تھے۔ یہ روپیہ بھی کیا معلوم کس طرح اُن لوگون تک کس بازار سے پہونچے۔ اس واقعہ سے بھی

رام داس پر زیادہ الزام نہین عائد ہوتا تھا۔ گر یہ نشان وہ سکے اگک چھانٹ کر رکھ لیے گئے تھے۔

رام داس نے آخر مرتبہ جو باتین ہری داس سے ہوئی تھین بیان کر دی تھین۔ اور اُس سے ناظرین خود واقف ہین۔ اُسنے اپنے مشیر قانونی کے خطوط تحقیقات کے وقت پیش کیے تھے۔ اور عدالت مین اُسکا اپیل دائر ہی تھا۔ سیتا نے جب تھانہ شام گنج پر کر تحقیقات کے وقت رام داس کے بیان کی تصدیق کی تھی مگر یہ بھی کہدیا تھا۔ کہ چلتے وقت رام داس نے ہری داس کو دھمکی دی تھی۔ دونون بھائیون مین باتین کرتے کرتے بات بڑھ گئی تھی۔ رام داس کو اس تکرار پر بہت افسوس تھا۔ حاکم ضلع کے یہان سے حکم صادر ہوا۔ اور اشتہار دیا گیا۔ کہ جو شخص مجرمونکو گرفتار کرلاوے یا اُنکی نشاندہی کرے اُسکو پانسو روپیہ انعام ملے اور اگر جتھے کے دو آدمی آکر نشاندہی کردین۔ تو بشرطیکہ قتل کے مجرم نہ ہون۔ معافی پاوین۔ زرا ندر کی طرف سے بھی اسی تعداد کا انعام مقرر تھا۔

ایک دستہ ٹھگی و ڈکیتی پولیس کا۔ اس کام کے واسطے مقرر کردیا گیا تھا کہ جس طرح ممکن ہو مجرمون کا پتہ لگاوے۔ اور ایک تجربہ کار۔ اور قابل افسر اس کام پر مامور تھا۔ تجسس و تفتیش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا گیا تھا۔ مہینے گذر گئے۔ اور رفتہ رفتہ حیرت اور دلچسپی عوام الناس کو اس واقعہ سے تھی رفتہ رفتہ کم ہونے لگی۔ کچھ انگریزی ہی عملداری مین تاکید ہی۔ اور سخت احکامات

تفتیش جاری نہ تھے - بلکہ دو والیان ریاست سے اس معاملہ مین استعانت کی گئی تھی - جو بخوشی ہر طرح مدد دینے پر مستعد اور آمادہ تھے -

نواب دل خان بہادر - صاحب کمشنر - اور صاحب جج سے آکر ملے - واردات پر سخت افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ "اگر میری رعایا مین سے کوئی شخص شریک پایا جاوے - تو اُسکو پھانسی دیجاوے - یا توپ پر اُڑا دیا جاوے" اُنھون نے تسلیم کیا تھا کہ "میری سپاہ نہایت سرکش ہے اور کبھی کبھی خود میری نافرمانی کرتی ہے" انگریز بھی اُن لوگون کو بُرا جانتے تھے - دوسرے راجہ ہرپال سنگھ صاحب تھے - یہ صاحب بڑے جنگجو تھے - قوم کے گونڈ تھے - اور اُنکے محالک اور مقبوضات گونڈ فارسٹ کے آس پاس تھے - فوجی انگریزی حکام اُنکو بہت عزیز رکھتے تھے - شکار مین راجہ صاحب ان لوگون کی بڑی خاطر مدارات کرتے تھے - اور ان راجہ صاحب نے بھی مضبوط وعدہ کیا تھا - کہ میرے امکان مین جو مدد دہی ہو اُس سے مین حاضر ہون -

سیتا نے نواب شاہ گنج ہی مین سکونت اختیار کر لی - اُسکی جائداد اور معاملات کا انتظام نراندر ہی کرتے تھے - نراندر نے سیتا کے شوہر کی جائداد کا حساب کتاب سب الگ کر دیا تھا - جو کچھ منافع ہوتا - وہ سیتا کی راے سے خرچ ہوتا تھا -

نراندر نے یہ تدبیر کی تھی کہ ایک پنچایت بنا لی تھی - جسمین وہ خود - اور

داموبھٹ - پوجاری - اور ایک زمیندار - اور ۲ مہاجن شریک تھے - یہ لوگ محاصل و مخارج کا ماہوار حساب دیکھتے تھے - دیکھنے مین سیتا کی صورت مین کوئی تغیر نہین ہوا تھا - بلکہ حسن دوبالا ہی ہوگیا تھا -

اس حسن روزافزون کو دیکھ کر دادا - اور پھوپھی کو ترس آتا تھا - بیوہ اور یہ حسن ؟ - بیوہ کو ایسے حسن کی ضرورت ہی کیا تھی ؟ - یہ لوگ دیکھتے رہے کہ دیکھین اکی مرتبہ یہ اپنے شوہر کے برسی پر سوگ لیتی ہی کہ نہین - اور اُسکی وفات کے موقع پر پہونچکر چوڑیان توڑتی ہی - اور بال کترواتی ہی - کہ نہین ؟

وقت آگیا - مگر - اسکا ارادہ نہ پایا گیا - ایک مرتبہ ابلا باتون ہی باتون کہہ گذری کہ اس رسم کو ضرور ادا کرنا چاہیئے - مگر - سیتا نے تیوری چڑھا کر جواب دیا -

"سنو پھوا - بال کتروانے - اور میلے کپڑے پہننے سے - بیوہ کی پاکیزگی اور عصمت ظاہر نہین ہوا کرتی - ہین جو کچھ ہون وہ ہون - اسکی ضرورت ہی کیا ہی - کہ سر منڈا کر - لڑکے کو ڈراؤن - نہین ایسا نہین ہوسکتا - اگر اس کے باپ کے قاتل سے بدلہ لے لیا جاتا - تو اس بات کو مین کچھ سوچتی بھی - جب تک یہ نہین ہوتا - تب تک چپ ہی رہنا بہتر ہی -

یہ سنکر دادا - اور پھوپھی چپ ہو رہے - مگر - دیکھتے رہے - کہ یہ کرتی کیا ہی - ؟ وہ اب بچہ تو رہی نہین تھی - جیسی بیاہ سے پیشتر تھی کہ اُنکی تعلیم -

اور تادیب کی محتاج ہو - اب اسکے مزاج مین ایک عجیب استقلال او پختگی آگئی تھی - مگر یہ نہ تھا کہ اس مزاج سے اسکے حسن مین کچھ فرق آیا ہو - اب تو وہ جس بات پر راے قائم کرتی تھی - جلد قائم کر لیتی تھی - بہت ہی خوش تقریر ہو گئی تھی جس بات پر بحث کرتی نہایت ذہانت سے بحث کرتی - گرو جی سے پھر پڑھنا شروع کیا تھا - اسکی نازک خیالی پہ وہ حیران ہو جاتے تھے - اکثر ایسے ایسے سوال کر بیٹھتی تھی کہ جواب دینے مین حضرت بھی چکرا اٹھتے تھے - ع

معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت
جفا و ناز و عتاب و ستمگری آمیخت

لڑکے پہ تو دل و جان سے فدا تھی - دیکھنے والون کے دل پر اس وارفتگی کا اثر ہو جاتا تھا - ہر وقت اسکی خدمت پہ مستعد - اسکے منہ سے بات نکلی نہین کہ تعمیل ہو گئی - کبھی اسکو اپنی نظر سے جدا نہ کرتی تھی - یہ لڑکا اب کچھ بولنے لگا تھا - پیرون کے بل چلنے لگا تھا - بڑا ہی حسین تھا - ماں کی آنکھون اور نقشے کی ہو بہو تصویر تھا - ہاتھ پیر باپ کے سے زبردست پائے تھے - وہی کینڈا تھا - ہندوستان کی کون عورت جادو ٹونے کی قائل نہین؟ سیتا بھی قائل تھی - اور اپنے بچے کو بہت سے تعویذ پہنا رکھے تھے - جب کہین مندر یا شوالے کو جانا ہوتا تھا - تو سیتا - اندر ہی پالکی مین سوار ہو کر بچہ کو ساتھ لیتی تھی - اور جب تک شوالے کی حد کے اندر نہ پہونچ جاتی - پالکی کے پٹ بند

رکھتی تھی۔ اب یہ سمجھنا چاہیئے کہ سیتا۔ کتابون۔ اور لڑکے مین بہلی رہتی تھی۔ انھین مین اُسکا وقت کٹ جاتا تھا۔ کیا اتنی ہی بات تھی؟ میرا تو خیال ہے کہ نہین!۔

اگر اُسکو تعلیم نہ دی گئی ہوتی۔ جو اُسکی معلومات وسیع نہ ہوئی ہوتین۔ تو وہ معمولی ہندو بیوہ کی طرح چپ چاپ۔ گھر کے کاروبار مین مصروف رہتی کبھی لڑکے کی پرورش مین خیال بٹا رہتا۔ اُسی کی پرورش۔ اور پرداخت کرتی۔ اور منتظر رہتی۔ کہ یہ کب سن شعور کو پہونچے۔ اور اپنا کاروبار دیکھے آیندہ کی خبر نہ ہوتی۔ اور کہتی کہ کسی طرح زندگی کے دن پورے ہو جائین۔ ایلا خود تو ایک حرف نہ پڑھی تھی۔ اور سیتا کی علمی لیاقت دیکھ کر اُسکو بہت تشویش رہا کرتی تھی۔

سیتا۔ ایسی نہ تھی۔ اُسکی بلند خیالی۔ اُسکو ایلا کے طرز معاشرت سے متنفر رکھتی تھی۔ ایلا کے لڑکے بالے تو تھے نہین۔ کہ اُن مین متوجہ رہتی۔ بھائی کو وقت پر کھانا ملجاتا۔ نوکر چاکر کام کاج مین مصروف رہتے۔ محتاج کھلائے جاتے۔ گھر مین سب ضروری مصالح۔ اور سنوّیان کافی موجود رہتین۔ گایون بھینسون کا وقت پر دودھ دُوہا جاتا۔ تیج۔ تیوہار۔ سب رسمین ادا ہوتی رہتین دودھ کا گھی بنتا رہتا۔ اسی مین اُسکی ساری خوشی تھی۔ اگر اسمین سے کوئی کام بھی رہ جاتا وہ مضطرب رہتی۔ سیتا بھی یہ سب کام کرسکتی تھی۔ بلکہ ایلا سے

کہین زیادہ خوبی سے سب کچھ کرسکتی تھی۔ نراندر سوائے سیتا کے نازک ہاتھوں کے اور کسی کی پکائی ہوئی سیوئیان کھاتے ہی نہ تھے۔

گھر کے کام مین تو سیتا کو وہی توجہ تھی جو بیاہ سے پہلے تھی۔ مگر اسکے علاوہ سیتا وہ سیتا نہ تھی! مانا کہ وہ صرف مذہبی ہی کتابین پڑھتی تھی۔ یا شاید کچھ اشلوک اور ڈراما۔ مگر انھین کتابون مین بہت سے خیالات اُسکے خیالون کے مطابق تھے۔ اور ان خیالات سے اُسکو عجیب حیرانی رہا کرتی تھی۔ صرف الٓہیات کے مضامین ہی پر وہ حیران نہ رہتی تھی۔ بلکہ بندش اور الفاظ اور مباحث پر اُسکو غور و مصروفیت رہتی تھی۔ بسا اوقات۔ اگر کوئی بات سمجھ مین نہ آتی۔ تو گرو جی سے دریافت کرتی۔ مگر وہ کبھی نہ تبلاتے۔ اور کہتے۔ "یہ باتین برہمنون کے سمجھنے کی ہین۔ عورتون کے نازک دماغ کے واسطے نہین ہین"۔ مگر۔ سیتا کا ان باتون سے کہان اطمینان ہوسکتا تھا۔ کالیداس کا "مناظر قدرتی کا بیان" یا والمیکی کا ویسا ہی بیان۔ پڑھ کر وہ بہت خوش ہوتی تھی۔ مہابھارت۔ اور رامائن کے اشعار پڑھ کر اُسمین نئے جذبات پیدا ہوتے تھے۔ جہان پھولون کے خوشبو کا تذکرہ ہوتا۔ اُسکے دماغ مین اُنکی بھینی بھینی خوشبو آجاتی۔ اگر نسیم سحر کا ذکر ہوتا۔ اُسکو بہار آجاتی۔ اگر چشمہ سار کا نظارہ مذکور ہوتا۔ موجین اُسکے پیش نظر ہوجاتین۔ وہ سمجھتی تھی کہ سب واقعات ہین۔ اُنکی اصلیت ہے۔ محض شاعرانہ مضمون آفرینی نہین

جب بالا خانہ پر جا کر بیٹھتی - لڑکا پاس بیٹھا کھیلا کرتا - اور وہ کتاب الگ رکھ کر - سبزہ زار - صحرا - ہرے بھرے کھیت - باغات - اِدھر اُدھر کے مزار - دیر تک دیکھا کرتی - دل دھڑکنے لگتا تھا - اور آنکھون سے آنسو جاری ہوجاتے تھے - بے اختیار رو دیتی تھی - ہان! عشق بھی کوئی چیز ہی - کوئی چیز ہی جسکو عشق کہتے ہین - مرد عاشق ہوتے تھے - عورتین عاشق ہوتی تھین - نہین تو یہ حسن و عشق کے قصے کیسے - ؟ ان لوگون کے دلون کی - ان عاشقون کی کیا کیفیت اور کیا حالات ہونگے - جنکے کارنامے مذکور ہین - ؟ بس اسکا جواب اپنے دل سے کچھ نہ پاتی تھی - ہاے وہ نادان دل - اس ذائقے سے تو واقف ہی نہ تھا! مگر یہ سمجھتی تھی کہ ؎

نورِ تارِ دنہین جو اہر مین چپکے چھولون مین رنگ
لاکھ آئینون مین ہی پر تورِ رخسارہ عشق

سیتا کو کسی سے عشق نہ ہوا تھا - وہ اپنے شوہر کو شوہر جانتی تھی - اُسکی تعظیم کرتی تھی - اور شوہر اُس سے مانوس تھا - اُسپر شیدا تھا - اُسکو پیار کرتا تھا مگر - یہ کیا تھا - یہ عشق نہ تھا - جسکو عشق کہتے ہین - وہ کہان تھا؟ - یہ نہ تھا کہ ایک کے بغیر دوسرے کی جان جاتی - پھر یہ تو عشق نہ تھا - عشق کا سچا فوٹو کہان کھینچا تھا - ؟

ہاے سیتا اس عشق کے مزے سے کہان واقف ہوئی تھی - ؟ اب

کیا واقف ہوگی۔شوہر کے ساتھ بھی تو نہیں تھا!۔اگر شوہر زندہ ہوتا۔تو رفتہ رفتہ اُسی کا مذاق اسکی سیرت۔وشمائل پر بھی اثر کرجاتا۔یہ نزہت خیال کیون باقی رہتی؟اب اُسکے خیال پر کچھ بار نہ تھا۔طبیعت آزاد تھی۔کیا جتنے لوگون کو وہ جانتی تھی۔ان مین سے کسی کے ساتھ اُسکو یہ لطیف جذبہ تھا۔

سنیئے۔صاف صاف تو یہ ہی۔کہ وہ کچھ اس مزاج۔اور اِس ذہانت۔کی عورت تھی۔اور ایسی عالی خیال تھی۔اور اُسکا یہ خاصہ طبیعت واقع ہوا تھا کہ یا تو کسی امر پر اُسکا میلان ہی نہ ہوتا تھا۔اور اگر ہوگیا۔تو اُسکا روکنا بھی ممکن نہ تھا۔اُسکے خیالات اُسکے موجودہ دائرہ زندگانی سے کہین زیادہ بلند جاتے تھے۔اُنکا روکنا۔اُنکی برداشت۔اُس سے ممکن نہ تھی۔

بس۔ایسے ہی منصوبے۔ایسے ہی خیالات اُسکے دماغ مین آتے جاتے تھے۔اور یون ہی اُسکی عمر گذر رہی تھی۔گرو جی کو اگر کبھی کچھ شائبہ اِنکا ملجاتا۔تو۔وہ دبے دانتون کہہ اُٹھتے تھے۔" یہ نہ پڑھائی جاتی تو اچھا تھا۔!مگر اب اُسکے ذہن۔و خیال کا روکنا کہان ممکن۔اب تو جو اثر تعلیم کا ہورہا ہی وہ ہوتا رہیگا۔مگر مین تو نیکی ہی سکھلاتا جاؤنگا۔اور اسکی خرابیان اِس سے دور رکھونگا۔مگر اتفاقاً سیتا کی یک رنگ زندگی مین جو وہ بسر کررہی تھی۔اور بسر کرتی رہتی۔ایک تغیر ہوا۔اور وہ کچھ اُسکے شوہر کے واقعہ سے متعلق تھا۔

نورپور ایک ضلع تھا۔صوبہ کے تمام محکمہ جات کا صدر مقام تھا۔یہان

کمشنر رہتے تھے - جج رہتے تھے - فوج تھی - فوجی افسر تھے - بڑا شہر تھا - تجارتگاہ تھا - اگر شاہ گنج سے کوئی نورپور کبھی آتا - تو گویا زندگی میں بڑا بھاری سفر کرتا - تراز رہیسے مہاجن مالدار شاید کبھی نورپور گئے ہون تو گئے ہون - مگر نورپور کے حالات شاہ گنج والون کو - خطون سے - یا آنے جانے والون کی زبانی معلوم ہوتے رہتے تھے - دونون مقامون کے باشندون مین باہم سلسلہ ارتباط رہتا تھا - خانگی - اور سرکاری معاملات رہتے تھے - شاہ گنج کی طرح نورپور مین بھی ہفتہ وار بازار ہوا کرتا تھا - آخر اگست ۱۸۵۷ء مین ایک ایسا واقعہ درپیش آیا - کہ لوگون کے دل مین گوکلپور والے ڈاکے کی یاد تازہ ہوگئی - اور عامہ خلائق کی دلچسپی اس واقعہ سے تازہ ہوگئی -

بازار مین ایک دن ایک سُنار - کچھ بعد از زیور لیے ہوے ایک دوکان پر بیٹھا تھا - زیور کچھ چاندی کا تھا - کچھ سونے کا تھا - ایک آدمی ڈھال تلوار باندھے - سپاہیانہ شکل - اُسکے پاس آیا - اور پوچھا کہ "کچھ سونا خریدوگے" سُنار کا نام ردپا تھا - غریب آدمی تھا - اور بڈھا تھا - دن بھر مین کچھ کمائی بھی نہ ہوئی تھی ایک اناڑی سے سونے کا معاملہ کرنے کا خیال آیا - مُنھ مین پانی بھر آیا - کہ جھکے پنچے ہین - بیچنے والا - سونے کا بھاؤ کیا جانے - اُسنے پوُنے خرید لون - فروشندہ نے چھانٹ کر غریب سونار سے معاملہ کرنا چاہا - اُسکا یہ خیال تھا - کہ یہ دام بھی دب کر بھرپور دیگا - اور معاملہ کا حال بھی کسی سے

کہنا نہ پھرے گا۔

روپا۔ ہان بہادر۔ لائیے۔ کیا بیچیے گا۔ مین سب سناروں سے اچھے دام دونگا۔

سپاہی۔ کہین الگ چلو۔ تو مین مال دکھلاؤن۔ گھر کا زیور ہی۔ بازار مین دکھلانا ٹھیک نہین ہی۔

روپا نے آس پاس کے دوکانداروں کو دیکھا کہ خالی تو نہین بیٹھے ہین۔ مگر وہ سب اپنے اپنے کام مین مصروف تھے۔ اسی کی دوکان البتہ سونی پڑی تھی۔ اور کوئی پاس نہ تھا۔

روپا۔ دوکان کا اسباب کس پر چھوڑ جاؤن۔ کچھ شرم کی بات نہین ہی۔ مثل ہی کہ دھوبی۔ اور سنار سے کیا پردہ ہی۔ یہ تو گھر کے بھیدی ہوتے ہین۔

سپاہی۔ کیا کہون۔ لگان کا روپیہ نہین دیا ہی۔ سخت تقاضا ہی۔ روپیے کی بڑی ضرورت ہی۔ (یہ کہکر پگڑی کے پینچون سے ایک پائل کھولکر سنار کے سامنے رکھی اور کہا) دیکھو۔ (پائل بہت ہی خوبصورت بنی تھی) سنار نے پائل لیکر غور سے دیکھی اور کہنے لگا۔

"واہ واہ کیا پائل بنی ہی۔ آپکے پاس اور بھی ایسے زیور ہین۔ وہ استری بڑی بھاگمان ہی۔ جسکے ایسے زیور ہین"

سپاہی۔ ہان پرانے وقت کے زیور ہین۔ اچھے بنے ہین۔ کیا کہین ہمارے

دن خراب ہین۔نہین یہ چیزین بھلا بیچنے کی ہین۔ لے اب بتاؤ۔کیا دام دیتے ہو۔

روپا۔ سونا ہیں ہی۔ پائل بھاری ہی۔ (ہاتھ مین وزن کرکے) لیکن اسمین کردہ بھی کٹے گا۔ سو بر ملا ہی۔ ذرا مین عینک لگا کر دیکھ لون۔

روپا نے پائل عینک لگا کر دیکھی۔ تو چونک پڑا۔ اُسکی نظر پڑ گئی کہ پائل پر ایک جگہہ "نراندر شاہ گنج" اور "ہری داس گوکلپور" کا نشان بنا ہوا تھا۔ صاف پڑھا جاتا تھا۔ سُنار نے خوب دیکھ لیا تھا۔ مگر ٹالنے کے واسطے جلدی سے پائل کو ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

سپاہی۔ کیون تم چونکے کیون ہوے۔ کیا سونا خراب ہی۔

روپا۔ سرکار۔ آج کل بہ کھامین مجھے جوڑی بخار آتا ہی۔ اور کھانسی آتی ہی۔ آپ ہی کچھ دوا جانتے ہون تو تبلا دیجیے۔ آپ سپاہی آدمی ٹھہرے۔ آپ لوگونکو تو معلوم ہوتی ہی۔

سپاہی۔ (ہنسکر) ہم تو جان لے لیتے ہین۔ جان بچانا ہمارا کام نہین۔ اچھلے اپنا کام کرو۔

روپا۔ ہان صاحب۔ جو حکم ہو۔ آپ دوکان کے پاس کھڑے رہین۔ تو مین دوڑ کر کسوٹی اور کانٹا لے آؤن۔ مین ایک لحظہ بھر مین لوٹا آتا ہون۔ گنپت داس کی دوکان کیا سامنے ہی۔ بس وہین جاؤنگا اور ابھی آیا۔

سپاہی۔ دیکھو۔ دیر نہ لگانا۔ اگر دیر ہوئی۔ تو مین چلا جاؤنگا۔

روپا - نہین سرکار مین ابھی آیا -

سپاہی تو دوکان پہ کھڑا رہا - اور روپا پانسو روپیے کے انعام کی لپیٹ مین دوڑتا ہوا - چلدیا - راستے مین پولیس کے دو سپاہیون سے بھیڑ مین مڈبھیڑ ہوگئی - اُنکے کان مین چُپکے سے کہدیا - "میری دوکان پہ گوکلپور والی ڈکیتی کا ایک ڈاکو کھڑا ہے - چُپکے چُپکے میری دوکان کے پاس جارہو - اور جب مین سونا تولنے لگون تم اُسکو گرفتار کرلینا" یہ کہکر دوسری دوکان سے کانٹا اور کسوٹی لی - اور رپٹ ہوا - اور دوکان پہ داخل -

روپا - دیکھیے - سرکار - کیسا جلدی لوٹا ہون - دوڑتا گیا - دوڑتا آیا - لے - اب ذرا مین سونا کس لون پھر وزن کرون - سونا تو بڑا بڑھیا ہے - (سپاہی کو کسوٹی دکھلا کر) دیکھیے - یہ سونا اِس سونے سے - اور - اِس سونے سے اچھا ہے - مگر - اسمین سو بہ بہت ہے - کر وہ کٹے گا - بتلایئے - پندرہ روپیے تولہ دیجیے گا -

سپاہی - سولہ روپے تولے کے دام دو - تم سُنار بڑے دغاباز ہوتے ہو - ابھی اگر ہم خریدنے آتے تو بیس ہی روپے تولہ کے دام لیتے -

روپا - ہان سرکار - ہان سرکار - کیون نہین - (ہنسکر) آپ ہی لوگون کی بدولت تو ہم لوگ بھی جیتے ہین - نہین تو کیسے جینے - مگر - سرکار - سولہ روپے تو بڑے دام ہین -

سپاہی - (اضطراب سے) لے جلدی تولو - بہت باتین نہ بناؤ -

روپا چالاکی سے سپاہی کو باتون مین لگانے تھا - اب دیکھا کہ پولیس کے آدمی قریب آرہے ہین اور سپاہی صاحب کے حواس تپہ ان ہین -

سپاہی - ان پولیس والون سے مجھے سخت نفرت ہی - کیا یہ بھی تمھاری موکا جائزہ لینے آتے ہین (ہر چہار طرف دیکھنے لگا)

روپا - نہین سرکار - مین ایسا چلن ہی نہین رکھتا - کہ یہ لوگ میرے دروازے پر آوین - (کانٹے کو ہاتھ مین اُٹھا کر) لے دیکھیے سرکار - پورے ساڑھے پندرہ تولے سونا ہی - پورے ساڑھے پندرہ تولے - بال برابر فرق نہین ہی - دیکھ لیا نہ آپ نے -

(تولنے مین بھی سُنار ضرورت سے زیادہ وقت گذار رہا تھا -)

سپاہی - ہان ٹھیک ہی - لے اب روپیہ نکالو - یہ کہنا ہی تھا - کہ پیچھے سے سپاہی صاحب کی مشکین کسی نے کس لین - دوسرے پولیسمین نے آکر ہتھکڑی بھر دی - اور تلوار چھین لی - سپاہی حیران - بے بس

سپاہی - (دانت پیس کر) کیا کہون - ذرا میدان مین بات چیت ہوتی تو بتلاتا - اب کیا ہی - اب تو تمھارے قابو مین ہون -

روپا - لیجیے - سرکار - سیتا بائی کی پائل حاضر ہی - (خوش ہو کر) دیکھیے یہ ہری داس کی نشانی ہی - اور یہ نرائن مہراج کی نشانی پڑی ہی - (پائل پہ نشان تبلا دیے) مین یہ نشانی پہچانتا ہون - لے اب اِنسے دونو اکو کے طرف اشارہ

کرکے) اسکا حال پوچھیئے - اور میرا انعام مجھے دلوایئے - میرا نام لکھ لیجیے پولیس کا سپاہی - تم تھانے پر ہمارے ساتھ چلو - اور قسم کھاؤ - کہ یہ معاملہ سچا ہی -

یہ کہکر سپاہیون نے سنگین نکال لی - اور قیدی کو ساتھ لیکر چلے - یہ تو کوئی نئی بات نہین - قیدی روز ہی اسطرح نکلتے تھے - لیکن - جب لوگ مجمع سے ہو کر گذرے تو بہت سے تماشائی ساتھ ہو لیئے -

تھانہ پر پہونچکر تحقیقات شروع ہوئی - مگر - کچھ دیر نہ ہوئی تھی - کہ مجرم نے خود اقبال جرم کیا - اور کہنے لگا -

مجرم - (دفعۃً بول اٹھا) جو کچھ سنار کہتا ہی - سب سچ ہی - زیادہ بک بک سے فائدہ کیا - مجھ سے سب حال سن لوین گوکلپور کے ڈاکے مین شریک تھا - مگر - مین نے خون نہین کیا ہی - جس آدمی نے خون کیا ہی - وہ بازار مین موجود ہی اگر ہمت پڑے تو جا کر گرفتار کر لو -

افسر پولیس - (تحقیقات کنندہ) اسکا نام کیا ہی - وہ کون ہی -

مجرم - اب یہ نہ پوچھیئے - کہ اسکا نام کیا ہی - وہ ہی کون ؟ اس کے سیکڑون نام ہین - گوشائین بھیم گیر کے مٹھ پہ چلے جاؤ - وہان جا کر دیکھو کہ ایک لمبا سا [illegible] کے پٹھ مار رہا ہی - بس اسکو جا کر گرفتار کر لو -

فوراً ایک تدبیر سوچی گئی - اور پولیس کے دو دستے روانہ کیے گئے - مٹھ ایک گلی کے بیچون بیچ مین واقع تھا - ایک دستہ سامنے کیطرف چلا - دوسرا پشت مکان کیطرف روانہ ہوا - دیکھنے والے کو سامنے ہی کے آدمی نظر پڑے ان لوگون مین سے بعضون نے برہمن کو دیکھا تھا - پہچانتے تھے - اور سمجھ گئے تھے کہ کس تدبیر سے کام کرنا چاہیئے - عزرائیل پانڈے قشقہ کھینچے دیر مین بیٹھے تھے - ماشاءاللہ کس قدر مقدس - اور - پرہیزگار صورت واقع ہوئی تھی - آپ نہایت حلم و ثقاہت سے چبوترے پہ تشریف فرما تھے - دیکھا کہ پولیس والے ادھر اُدھر گشت لگا رہے ہین - حواس تو ضرور حضرت کے منتشر ہوے مگر لمحہ بھر سوچنے لگے کہ یہ کمبخت تو یون ہی پھرا ہی کرتے ہین - سنہ بھر سے کمبختون کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے دو آئے - چار آئے - آئے - واپس گئے - ان بدذاتون کے مارے ایک بیگار برہمن جی لگا کر لڑکون کو پڑھانے نہین پاتا - جب پڑھانے بیٹھو - ایک نہ ایک ذات شریف سامنے ہو کر گذر جاتے ہین - اور بیچارے برہمن کا دل انکی منحوس صورت دیکھ کر دہل اُٹھتا ہی - یہ گرو جی - کی محض صفائی خاطر تھی جسکی وجہ سے پولیس کی صورت دیکھتے ہی بے قرار ہو جاتے تھے - اگر کوئی ملزم گنہگار ہوتا تو اُسکو مطلق تشویش نہ ہوتی - نہ گھبراہٹ ہوتی - یہ خیالات گذر ہی رہے تھے کہ دو آدمیون نے جھپٹ کر عزرائیل پانڈے کو گرفتار کر لیا - اور بہت سے آدمی دوڑ پڑے - مہاراج - بیچارے مغلوب ہو گئے - گرفتار ہوے - ہتھکڑی پہنائی گئی

افسوس۔ اس ناکردہ گناہ پر تو آفت ہی آگئی۔ گرفتاری کے وقت حضرت نے خوب شہ زوری دکھلائی تھی۔ مگر ایک کی دوا چار۔ وہاں تو پورا بٹالین موجود تھا۔ دم پھول گیا۔ اور شور مچانے لگے۔ "دوہائی فرنگی کی۔ دوہائی انگریز بہادر کی۔!! انگریز کی زبردستی دیکھو۔ غریب باہمن پکڑا گیا ہے۔ اور کوئی فریاد نہیں سنتا ہے۔ ارے لوگو۔ دوڑو۔ برہمن کو بچاؤ۔

جمعدار۔ اب غل نہ مچاؤ۔ چپکے رہو۔ زور کروگے تو ہتھکڑی سے ہاتھ کٹ جائیگا۔ لے آؤ۔ اب چپکے چلے آؤ۔

برہمن۔ ہے تم ہمکا کون کسور پر پکڑے لیہے جات ہو؟ ہمسے کا نہیں تبا دت ہو؟

جمعدار۔ تمنے ہربداس مہاجن کو گوکلپور میں قتل کیا ہے۔

عزرائیل پانڈے یہ سُنکر چپ ہو رہا۔ ہمراہ میں بہت زبردست گارد ساتھ۔ آپ تھانے چلے۔ داروغہ پولیس کو اضطراب کے ساتھ آپکی تشریف آوری کا انتظار تھا۔

پہلا مجرم۔ (داروغہ سے) دیکھو۔ اگر وہ کہیں بھاگ گیا۔ تو دو چار کی جان ہی لے ڈالے گا۔ مگر عزرائیل پانڈے کو موقع نہیں ملا۔ جس شخص نے اسکو گرفتار کیا بڑا شہ زور تھا۔ جاتے ہی اسکی مشکیں کس لی تھیں۔ بھاگنے کا مزہ الگ پڑا تھا۔ اور پھل عزرائیل پانڈے کی کمر میں بندھا تھا۔ جب عزرائیل پانڈے تھانے پر نازل ہوے۔ تو مجرم آنکے حضور میں عرض پرداز ہوا۔

مجرم۔ جمعدار سلام۔ لے اب مین تو سب حال تبلائے دیتا ہون (چلانے لگا) دوہائی انگریز بہادر کی۔ دوہائی انگریز بہادر کی۔ جان بخشی ہو۔ تو مین سب حال تبلائے دیتا ہون۔ دوہائی ہی۔! دوہائی ہی!!۔ ارے اسکے کمر سے بھالا نکال لو۔ (عزرائیل پانڈے کی کمر سے) نہین۔ اگر کہین ہاتھ چھوٹا پایا۔ تو دو ایک کی جان لے ڈالیگا۔ کمر مین باندھے ہی!۔ کمر مین باندھے ہی۔!!۔

مترجم۔ خاصے۔ بہت خاصے۔

ایک پولیسمین نے بھالے کا پھل عزرائیل کی کمر سے کھول لیا۔ یہ ایک دورخہ پھل تھا۔ اسقدر تیز باڑھ دار۔ کہ استرے کو بھی مات کرے۔ دو چھلے اس پھل مین نیچے بندھے تھے۔ سونے کا منبت بھی تھا۔

مجرم۔ لے اب اس پھل کو لاٹھی مین پنھالو۔ اسی بھالے سے ہریداس کی جان لی گئی ہی۔ اور ہریداس کیا! بہتون کی جان لیگئی ہی۔

واقعی بہت ہی جانگیر ہتھیار تھا۔ لوگون نے اسکو الگ رکھ دیا۔ اسکے بعد ایک سکوت سبھون پہ طاری ہوگیا۔ اور مجرم نے اپنا بیان شروع کیا۔

باب ہشتم

سیتا کے بیان کی تصدیق

ڈکیت کا وہی بیان تھا۔ جسکا پورا واقعہ بیان کیا جا چکا ہی۔ داروغہ پولیس نے کہدیا تھا کہ دیکھو سنبھلکر بیان کرنا۔ اپنی جان بچائے رہنا۔ مجھے معافی دینے کا اختیار نہین ہی۔ مگر مجرم کو سخت اشتعال تھا۔ وہ غل مچانے لگا۔

مجرم۔ دوہائی۔ دوہائی ہی۔ مجھے حال نہین کہنے دیتے ہین۔ ارے حال تبلانے دو۔ حال تبلانے دو!۔ اس واقعہ کا حال فوراً ظاہر ہو گیا۔ بستی بھر مین خبر ہو گئی۔ بہت سے سنار بلا آئے۔ جنھون نے پائل پر نشان پہچانے۔ ایک نے تو یہ کہا کہ پائل مین کڑیان خاص نراندر مہراج کی بنائی ہوئی ہین۔ اور سوا اُنکے ایسا خوبصورت کام کوئی کاریگر نہین بنا سکتا۔

سب ہی نے حال سنا۔ نراندر کے ایک کارندے نے ایک خط مین مفصل حالات لکھکر شاہ گنج بھیجدیے۔ اور لکھا کہ اور جو کچھ معلوم ہوگا۔ پھر لکھونگا۔

نراندر کے پاس جب خط پہونچا۔ تو اُسکا ربخ والم تازہ ہو گیا۔ گھبرا گیا۔ کہ اس واقعہ سے سیتا کا ربخ پھر تازہ ہوگا۔ خط خاص ڈاک مین آیا تھا۔ اور جلد آیا تھا۔ نراندر کو معلوم تھا کہ سوا میرے ابھی شہر مین یہ حال کسی کو نہین معلوم

اُسنے خیال کیا کہ لاؤ۔ سیتا سے مین ہی جا کر سب بیان کر دون۔ منشی۔ نیمب خزانچی۔ کارندے سب ہی مشتاق تھے۔ منتظر تھے کہ سنین کیا لکھا آیا ہی۔ مگر نراندر نے کسی سے کچھ نہین کہا۔

اُسنے خط ہاتھ مین لیا۔ اور سیدھا کوٹھے پر چلا گیا۔ سیدھا بیٹی لڑکے کو کھلا رہی تھی دیکھکر حیران ہو گئی۔ جلدی سے سر کے بال سنبھالے۔ ساری سر سے اوڑھ لی۔ اور کہنے لگی۔

سیتا۔ داداجی۔ کیا بات ہی۔ آپنے مجھے کیون نہ بُلا لیا۔ (اُٹھکر کھڑی ہو گئی اور دادا کے قدم چھوئے۔

نراندر۔ مین چاہتا تھا کہ کوئی اور نہ سُنے۔ (بیٹھکر) ابھی تو ربوبر سے چھٹی آئی ہی۔ لکھا ہی۔ کہ تمھاری پائل ملگئی ہی۔ اور چور بھی گرفتار ہوا ہی۔

سیتا۔ پائل ملگئی۔ اور چور۔

نراندر۔ سب چور تو نہین ملے۔ دو ملے۔ ایک کے پاس تو پازیب تھی۔ وہ گرفتار ہوا۔ اور اُسنے اقبال کیا۔

دوسرا ــــــــــــ

سیتا۔ دوسرا وہی برہمن ہی۔ وہی برہمن۔ وہ تو مجھے سپنے مین دکھلائی دیتا تھا۔ مہادیو کی بڑی کرپا ہوئی۔ دیکھو۔ چور پکڑ ہی لیے گئے۔ انگریز بڑے بہادر ہین۔ وہ سب کی طرح ڈاکوون سے تھوڑا ہی ڈرتے ہین۔ کیسے نہ انصاف

ہوتا۔ انصاف ہو گا۔

نندا ندر۔ چپ رہو۔ پہلے بات تو سمجھ لو۔ یہ معاملہ بڑا نازک ہی۔ مجھے خود انگریز بہادر کے ساتھ وفاداری ہی۔ مگر۔ وہ لوگ سب کا ادب تھوڑا ہی کرتے ہین۔ اگر مجسٹریٹ نے یہان آنا منظور نہ کیا۔ میری عرض نہ سنی۔ تو تمکو عدالت مین گواہی دینے جانا ہو گا۔

سیتا۔ نہین۔ نہین۔ یہان کچھ ضرورت نہین۔ مین خود عدالت مین جاؤنگی۔ مجسٹریٹ میرا کیا کرینگے۔ مجسٹریٹ ایک بیوہ عورت کو ستا دینگے نہین مجسٹریٹ کی تو سب بڑی تعریف کرتے ہین۔ برہمن کا مجھے کچھ خوف نہین۔ ہاے اُسی ظالم کی بدولت تو میرا قدم (اُنکی) لاش پر پڑا۔

سیتا۔ کو نہین معلوم کیا کچھ یاد آگیا۔ بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ اشکون کی جھڑی بندھ گئی۔ روتے روتے ہچکیان بندھ گئین۔ ایلا بھی آگئی تھی۔

سیتا۔ مین ضرور جاؤنگی۔ مجھے کوئی نہ روکے۔

ایلا۔ (اِدھر اُدھر دیکھکر۔ حیرت سے) کہان! کہان جاؤ گی۔ کیا بات کیا ہی۔ بتاؤ تو۔ کیا ہوا۔ ایلا کو تبلا دیا گیا کہ کیا معاملہ تھا۔ وہ بھی کہنے لگی۔

ایلا۔ ہان سیتا ضرور جائیگی۔ ہان بھیا۔ وہ سچ کہتی ہی۔ اُسکو جانا چاہیئے وہ اجلاس پر انصاف کے واسطے جائیگی۔ حرج کیا ہی۔ اُسکے ساتھ انصاف

ہونا چاہیئے اُسکے لڑکے کے ساتھ انصاف ہونا چاہیئے۔

نراندر۔ تم دونون میری راے کے خلاف کہہ رہی ہو۔ بھلا۔ جو اظہار نہ دیتے بنا تو کیا ہوگا؟ یہ بھی تو سمجھو۔ ممکن ہی۔ کہ سیتا ڈر جاے۔

سیتا۔ داداجی۔ مجھے کچھ خوف نہین۔ کچھ خوف نہین۔ مین تو جاؤنگی چاہے کلکتے جانا پڑے۔

نراندر۔ اچھا کچھ خوف کی بات نہین۔ یا تو مقدمہ نہین ہوگا۔ یا نور پور مین تو اب اگر سمن آوے۔ تو مین لکھدونگا کہ سیتا حاضر ہوگی۔

سیتا۔ نہین۔ اگر میرے نام ہوگا۔ تو میرے پاس بھیجدیجیے گا۔ مین خود دستخط کر دونگی۔

۲۶۔ اگست کو سمن آیا۔

سمن

بنام مسماۃ سیتا۔ بیوہ ہری داس۔

"تمکو حکم دیا جاتا ہی کہ تم اجلاس مین آنریبل مسٹر سیرل برانڈن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کے واسطے اداے شہادت کے بتاریخ ۱۰ ستمبر بمقام شاہ گنج حاضر ہو۔

دستخط حاکم"

نورپور مین کارروائی جلد ختم ہوگئی تھی۔ بیربل سنگھ کو معافی دیگر گواہ سرکار بنا لیا گیا تھا۔ پتہ ملا تھا کہ کچھ ڈاکو نواب صاحب کی اور کچھ راجہ صاحب کی

عملداری مین ہین - ایک دستہ ڈکیتی پولیس کا روانہ کیا گیا - اور وہ لوگ وہی دن کے اندر دس ڈاکو اور گرفتار کر لائے - بڑے نامی چور تھے - بڑے زبردست - بڑی نگرانی کرنی پڑتی تھی - زبردست بیڑیان ہتھکڑیان - سبھونکو پنھائی گئی تھین - ایک ایک سے الگ رکھا جاتا تھا - سخت پہرہ رہتا تھا - مسٹر نوبل اسسٹنٹ کمشنر نہایت ہی کارگزار - نوجوان - اور لائق حاکم تھے - ابھی حال ہی مین امتحان پاس کیا تھا - اور سیول سروس مین داخل ہوے تھے - اسوقت انچارج ضلع تھے - اُنھون نے اِسمقدمہ کو اپنے اجلاس مین لینا پسند نہین کیا - اور مسٹر ہانسٹن صاحب بہادر جج سے مشورت کی - کہ ایسا اہم مقدمہ ہے - اُنھون نے صلاح دی کہ مقدمہ کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے اجلاس مین بھیجدو - وہ دورے پر ہین تحقیقات موقع کر لین - اور لکھدو کہ مجرمان زیر حراست پولیس روانہ شاہ گنج کیے گئے ہین "

یہ سب ضابطے کی کارروائی کر کے - قیدی دو گاڑیون مین بھر کر زیر حراست پولیس - اور فوجی رسالے کے بیس سوارون کو ہمراہ کر کے شاہ گنج روانہ کر دیے گئے - عزرائیل پانڈے بھی تشریف رکھتے تھے -

(نہین معلوم اسغریب برہمن نے کسی کا کیا بگاڑا تھا - بیچارے کو بے قصور گرفتار کیا - غریب جاتری - کہین جگناتھ جاتا - کہین رامیشورم کو جاترا کرتا - ان حاکمون کی بدولت اُسکو شاہ گنج دیکھنا پڑا -) اُسکو کچھ پروا نہ تھی - بید حضرت کے

جواب دہی کرتا تھا۔ فرماتے تھے۔ کہ مین کیا جانون۔ کیسی ڈکیتی۔! کیسا ڈاکہ!۔
مین ایک پردیسی برہمن۔ اودھ کا رہنے والا۔ منت کی تھی۔ رامیشورم جاتا تھا
غریب آدمی۔ پیسا پاس نہین۔ غریب الوطن۔ راستے مین لڑکے پڑھاتا۔ مانگتا
کھاتا جارہا تھا۔ پولیس والون نے مجھ ناکردہ گناہ کو گرفتار کرلیا ہی۔ خیر۔
زبردستی کا انصاف خدا ہی کریگا۔

مگر ان بیانات کا ظاہر ہی کہ حکام پر کیا اثر ہوسکتا تھا۔ وہ سخت حراست
مین رکھا گیا تھا۔ حفاظت کا بڑا انتظام تھا۔

پولیس کے سپاہیون مین ایک شخص اس برہمن کا پرانا ساتھی تھا۔ وہ
راضی تھا کہ موقع ملے تو عزرائیل پانڈے کو بھگا دے۔ اور خود بھاگ چلے۔
عزرائیل پانڈے کہتے تھے کہ جنگل تو پاس ہی ہی۔ وہان تک پہونچ چلین۔ پھر
کیا ہی۔ آس ہی پاس سیکڑون مددگار۔ حامی۔ موجود ہین۔ مگر۔ پہرے کی
بڑی چوکسی رہی۔ موقع نہین ملا۔ تھوڑے ہی دنون مین قیدیون مین شاہ گنج
پہونچا دیے گئے۔ جتنے سوار اور سپاہی ہمراہ تھے تا واپسی ملزمان روک لیے گئے۔

۱۰ستمبر کو سیتا اپنے کوٹھے والے برآمدے پر بیٹھی سیر دیکھ رہی تھی کہ سامنے
باغ مین دیکھا کہ ایک خیمہ نصب ہو رہا ہی۔ سمجھ گئی۔ کہ آج یہین اظہار دینا ہوگا۔
بیسون مرتبہ حاکمون کے خیمے پڑاو پر نصب ہوتے دیکھا تھا۔ اور خیال بھی
نہ آتا کہ ہم کو کہین ایسے کام پڑیگا۔ وقت مقررہ پر مجسٹریٹ آتے تھے۔ مقدمے

فیصلہ کرتے تھے - معاملات کا تصفیہ کرتے تھے - ملنے والون سے ملتے تھے - اور
جب وقت ہوتا تھا - چلے جاتے تھے - مگر ابکی مرتبہ تو بالکل دوسرا معاملہ ہی -
دیکھون - مجسٹریٹ صاحب مجھ سے کیسے پیش آتے ہین - مہربانی سے باتین کرتے
ہین - کہ غصہ غضب دکھلاتے ہین - سنا انگریز بڑے بدمزاج ہوتے ہین - اُنکی
آمد ہین تو مجسٹریٹ صاحب کی حضوری کرنا پڑے گی -

مگر یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ مہربانی کرینگے - دیکھو جس سے سنو - صاحب کی
تعریف ہی کرتا ہی - سب کہتے ہین کہ بڑا نیک حاکم ہی - کسی کو کبھی نہین ستایا -
جو گیا، اُس سے اخلاق سے پیش آئے - ایک بیوہ اور یتیم کا ضرور انصاف
کرینگے - کبھی کبھی حاکم کے سامنے جانے کے خیال پر جی ڈر جاتا تھا - مگر اُسکو
چھپاتی تھی - اتنے مین ایلا آئی اور کہنے لگی -

ایلا - لے اب تیاری کرو -

سیتا - اچھا - (اُٹھ کھڑی ہوئی) مین لڑکے کو بھی ساتھ لیتی جاؤنگی -
اسکا زخم صاحب کو دکھلاؤنگی -

ایلا - اسکو نہ لیجاؤ - نظر لگ جائیگی - وہ پاپی برہمن اسکو کوسے گا -
تجھکو اور اسکو دونون کو کوسے گا - مگر سیتا اُسکا کہنا سنتی - کہنے لگی -

سیتا - سنو - بھیا - جو کچھ ہی وہ خدا کے اختیار مین ہی - تمسے جو کچھ بن پڑے
میری مدد کرو - تم تو اُلٹے مجھے ڈراتی ہو - مین نے جو قول کیا ہی اُسکو پورا

کرونگی۔

اِسکے بعد سیتا اپنے دادا کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگی۔

نراندر بھی ساتھ چلنے کو تیار تھے۔

سیتا۔(ادب سے۔جھک کر) داداجی۔آپ اپنا ہاتھ میرے سر پہ رکھ دیجیے۔اور لڑکے کے سر پر بھی رکھ دیجیے۔اور دعا دیجیے۔ہمارا کوئی کچھ نہین بگاڑ سکتا ہی۔

نراندر۔کے منھ سے آواز نکلنی دشوار تھی۔سیتا کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ دل سے دعا دی۔اور کہا۔پروہت بھی موجود ہین۔اُنسے آشرباد لے لو۔ وہ بھی تو ساتھ چلینگے۔مین بھی چلتا ہون۔سب ساتھ چلینگے۔واموبھٹ آئے سیتا کے اور بچے کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعاے خیر دی۔

واموبھٹ۔کچھ چنتا نہین ہی۔بچہ۔تم تنک بھرم نہ کرو۔برنڈن صاحب بڑے اچھے صاحب ہین۔کیا مجال کہ کوئی تمکو کچھ کہہ سکے۔

پڑاؤ کچھ دور نہ تھا۔آنًا فانًا پالکی پہونچ گئی۔قیدی ابھی اجلاس تک نہ آئے تھے۔آرہے تھے۔یہ لوگ تھوڑے فاصلے پر ایک آم کے درخت کے نیچے جاکر ٹھہرے۔

سیتا کا لڑکا بہت خوش تھا۔کبھی پہلے خیمہ۔لشکر تو دیکھا نہین تھا۔گھاس پر صدہا پھول کِھلے تھے۔جابجا خیمے استادہ۔آدمیون کی آمدورفت اِدھر

اُدھر چہل پہل - گھوڑے - ہاتھی - اونٹ - مجمع - دیکھکر وہ حیران تھا - مگر ڈرا نہین - مان کو اُسکی یہ حالت دیکھکر بے حد مسرت ہوئی اور نیچے کھے گلے لگا لیا -

اتنے مین قیدیون کی بیڑیون کی کھڑکھڑاہٹ سُن پڑی - گارد ساتھ - آہستہ آہستہ اجلاس کے خیمے کیطرف جا رہے تھے - سیتا نے آنکھ اُٹھا کر جو دیکھا تو اُس ظالم برہمن کی صورت بھی نظر پڑی - جی دہلگیا - لرزہ سا چڑھ آیا - وہ واقعہ کشت و خون آنکھون کے سامنے پھر گیا - مگر - رفتہ رفتہ اُسکی ہمت بڑھتی جاتی تھی جب سے سمن آیا تھا - سیتا کو اکثر تشویش رہا کرتی تھی کہ کیا ماجرا در پیش ہو - مگر - اب سارا خوف دور ہو گیا تھا - "کیا کہون - مجسٹریٹ صاحب کے سامنے بڑی شرم آویگی - مگر مجبوری ہی - قول پورا کرنا ہی" اتنے مین مجسٹریٹ صاحب پیوٹ خیمے سے برآمد ہو کر کچہری کے خیمے مین تشریف لے جا رہے تھے - کشیدہ قامت - خوشرو جوان تیز قدم اُٹھاتے ہوے کچہری جا رہے تھے - مجسٹریٹ کے پہونچتے ہی اجلاس مین سناٹا ہو گیا - سب خاموش - دم بخود - تھوڑی دیر مین پکار ہوئی -

سیتا زوجہ ہری داس مہاجن حاضر ہی! (تین مرتبہ پکار ہوئی)

سب لوگ اُٹھ کر کچہری کی طرف چلے -

بہت سے بیانات ہوے تھے - بہت سے کاغذات شامل مسل تھے - پنچایت نامہ - نتیجہ تحقیقات گوکلپور - سنار کا بیان - اور بہت سے اظہارات پڑھ کر مجسٹریٹ صاحب سمن پہ سیتا کی اطلاعیابی کے دستخط پڑھ کر حیران تھے -

کس خوشخطی سے "سیتا - بیوہ ہری داس" لکھا ہوا تھا - مجسٹریٹ صاحب سوچتے تھے کہ ہندوستان مین اور ایسی خوشخط لکھی پڑھی عورت! اور سررشتہ دار سے کہنے لگے -

مجسٹریٹ - سیتا نے یہ دستخط اپنے ہاتھ سے نہ بنائے ہونگے - عورت بھلا کیسے لکھ سکتی تھی -

سررشتہ دار - نہین حضور - وہ عجیب عورت ہی - لوگ کہتے ہین کہ بہت پڑھی لکھی ہی - اور بڑی لائق ہی - یہ اُسی کے دستخط ہین حضور - مین تو کہتا ہون کہ مرد ایسے خوشنویس کم ہین -

مجسٹریٹ صاحب یہ سُنکر اور زیادہ متعجب ہوے - دیکھین یہ کیسی عورت ہی سوچے - کہ جیسی اُسکی گردہ کی اور عورتین ہوتی ہین - ویسی ہی ہوگی - خاموش - بزدل - حیادار - مگر کسی حد تک ضرور وہ دلچسپی سے خالی نہین ہی - حکم ہوا کہ سیتا کو حاضر کرو - خیمہ بہت لمبا چوڑا تھا - ایک طرف پولیس کے لوگ قیدیون کو لیے کھڑے تھے - دوسری طرف بہت سے منشی - محرر - اپنے کام مین مصروف تھے مسٹر برنڈن صاحب بہادر کے قریب اُنکے سررشتہ دار حاضر تھے بہت زود نویس تھے - سامنے ایک وکیل مجرمون کی طرف سے - اور علی الخصوص عزرائیل پانڈے کی طرف سے حاضر تھا - مجسٹریٹ صاحب بیچ مین ایک کرسی پر جلوہ افروز تھے - سامنے میز پر لکھنے کا سامان رکھا ہوا تھا -

جب سیتا۔ اور نرا اندر۔ اور پروہت۔ اور اُسکے ساتھ کے اور آدمی خیمے
مین داخل ہوے تو دروازے مین بھیڑ ہونے سے خیمے مین اندھیرا ہو گیا تھا۔
جب سب اندر چلے آئے۔ پھر روشنی ہو گئی۔ روشنی مین مجسٹریٹ نے جو سیتا کو
دیکھا تو حیرت ہو گئی ایسی حسین عورت کبھی نظر ہی سے نہین گذری تھی۔ اشعار

گُل رُخِ نازک زلف ہی سنبل۔ آنکھ ہی نرگس سیب زنخدان
حُسن سے تم ہو غیرت گلشن۔ ماشاءاللہ ماشاءاللہ
غمزہ اُچکّا۔ عشوہ ہی ڈاکو۔ قہر ادائین سحر ہین باتین
چور نگاہین۔ ناز ہی رہزن۔ ماشاءاللہ ماشاءاللہ
ساقی بزم روز ازل نے۔ بادہ حُسن بھرا ہی اِس مین
آنکھین ہین ساغر شیشہ ہی گردن۔ ماشاءاللہ ماشاءاللہ

مجسٹریٹ صاحب کی زبان سے بے اختیار نعرہ احسنت و مرحبا نکلنے کو
تھا مگر اُنھون نے بہت ضبط کیا۔ اور سمن اُٹھا کر دیکھنے لگے اور پوچھا۔ "یہ
تمھارے دستخط ہین۔ (سیتا بیوہ دھری داس")۔
سیتا۔ (مجسٹریٹ صاحب کی طرف حیا آلود نظر کرکے) جی ہان حضور
یہ میرے دستخط ہین۔ مین نے اپنے ہاتھ سے دستخط بنائے ہین۔ اور اپنی خوشی سے
عدالت مین حاضر ہوئی ہون۔
رسیلی آنکھین غضب کر رہی تھین۔ اور فریادی تھین۔ مگر نگاہ سے

استقلال ظاہر تھا - سیتا بہت ہی مودب اور ساکت کھڑی تھی - ریشمی سبز بوٹے دار ساری - حاشیہ پر زر دوزی - پُر کار پلو - آنچل اُلٹ کر - داہنے بازو پر پڑا تھا - اُس صنوبر قامت کا گورا رنگ اُسکے مقابل عجب بہار دکھلاتا تھا چہرہ کیسا دلفریب ؎

وہ چہرہ پر نور ہی اک برق تجلی
کس آنکھ سے دیکھو نہین ٹھہرتی ہی نظر بھی
رُخ عرش کی قندیل ہی - قد شمع تجلی
اللہ کی قدرت کا تماشہ ہی - بشر بھی

نقشہ قیامت خیز - کیسا نکھرا - آنکھین متوالی - معلوم ہوتا تھا کہ موتی کوٹ کوٹ کر بھرے ہین - دیدے سیاہ * - آنکھون سے وفا مترشح تھا - دہانہ ایسا خوبصورت کہ صفت ہی نہین ہوسکتی - ہونٹھ سرخ اور پتلے - بقول میر

نازکی اُن لبون کی کیا کہیئے
پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہی

مسٹر سیرل برنڈن کی نظر سے ایسی جمیلہ اور حسینہ ہندوستان مین نہین گذری تھی - تصویرون مین شاید کوئی ایسی شکل دیکھی ہو - تو دیکھی ہو - رنگ گندمی سونہرا کچھ سرخی کا پرتو لیے ہوے - کیسا دلکش رنگ تھا - سیتا کو جیسے

* کرنل لیڈ و ٹائلر صاحب نے اسموقع پر سیتا کی آنکھو نکو کتے کی آنکھونسے مشابہت دی ہی -

مین مجسٹریٹ صاحب نے آتے دیکھا تھا۔

وہ خرام ناز۔

وہ بازو۔

وہ سر۔

وہ پیر۔

وہ گردن۔

کہان کہان حسن نہین برستا تھا۔

کچھ مجسٹریٹ ہی صاحب نہین غریق بحر تحیر تھے۔ ساری کچہری! جتنے لوگ موجود تھے۔ سبھی کی نظرین اس گل رعنا پہ پڑتی تھین سب ہی کو اس حسن گلوسوز پہ وجد آتا تھا۔ ارے صاحب! دو ایک قیدیون نے اس نیا شمائل کو دیکھکر آہ سرد کھینچی۔ انتہا ہوگئی!۔

مسٹر سرل۔ بائی جی۔ تم طلب ہوئی ہو کہ ایک ایسے واقعے کے متعلق اپنا بیان لکھاؤ۔ جسکو یاد کرکے تمھارا رنج و غم تازہ ہوگا۔ مگر۔ تم خوف نہ کرو۔ کوئی تمھارا کچھ نہین کرسکتا۔ تم قانون کی پناہ مین ہو۔ جو کچھ تمکو معلوم ہی تم بیدھڑک بیان کردو۔ کسی کا کچھ خوف نہ کرو۔ تمھارا نام کیا ہی۔ اور کہان رہتی ہو

سیتا۔ حضور کے سامنے۔ اور خدا کے سامنے۔ جو سچا حال ہی۔ بیان کرونگی۔ میری عمر سترہ سال کی ہی۔ اور مین اب۔ اپنے دادا کے ساتھ

رہتی ہون - جو حضور کے سامنے حاضر ہین -

مجسٹریٹ - (اسقدر لکھکر) تمہارا جی چاہے - بیٹھ جاؤ -

سیتا - نہین - مجھے یون ہی آرام ہی بیٹھنے کی ضرورت نہین ہی - (پھر بیان لکھانا شروع کیا)

جو کچھ اُسکو معلوم تھا اُس سے ناظرین واقف ہین - اُسکو مکرر درج کرنا فضول ہی - سیتا نے بیان کیا تھا "کہ دن مین مین شادگنج آئی تھی - شام کو مکان واپس گئی تھی - شب کو رام داس ہری داس کے پاس آیا تھا - نہین معلوم کیا بات چیت ہوئی - کوئی کاغذ تھا جو پھاڑ کر جلا دیا گیا - رام داس کاغذ چھینتے تھے - مگر نہین پا سکے - کچھ تکرار ہوئی تھی - رام داس غصہ ہوکر چلے گئے - مجھے تشویش ہوئی - کہ یہ لڑائی اچھی نہین - مگر شوہر نے اطمینان کر دیا تھا کہ کچھ اندیشے کی بات نہین ہی - پھر ہری داس روشنی کر کے کچھ کام دیکھنے لگے - قریب آدھی رات کے کام سمیٹا - کہا تھا کہ پلنگ برآمدے مین بچھا دو وہین بستر تھا - مین لڑکے کو کھلا رہی تھی - دیر تک اُنکے پاس نہین گئی - (اب یہان سے سیتا کا بیان ملاحظہ طلب ہی)

"نہین معلوم کیا بات تھی کہ مجھے اُسدن عجیب اُداسی تھی - مین نے لڑکے کو گود مین اُٹھا لیا - اور شوہر کے پاس جا کر بیٹھ گئی - اور مچھر ہانکنا شروع کیا نہین معلوم کیسی وحشت انگیز رات تھی - مجھے نیند ہی نہین پڑتی تھی -

تھوڑی دیر مین دور سے کسی کے چلانے کی آواز آئی - اور آہ کہکر پھر کوئی چپ ہو رہا - مین اپنے شوہر کو جگا دیتی مگر - پھر سناٹا ہو گیا - اور مین نے نہین جگایا - اتنی دیر مین چاند نکل آیا - مگر چاندنی پھیلی نہین تھی - کسی نے پھاٹک کھٹکھٹایا - مین نے جانا - کہ بدھو - یا رام چوکیدار ہو گا - اور اسپر مجھے کچھ خوف نہین معلوم ہوا - پھر پانچ منٹ تک کوئی آواز نہین سنائی دی پھر پیرون کی آہٹ معلوم ہوئی - مین نے جانا گھر کا کوئی نوکر ہو گا - کھیت کے رکھوارے اب لوٹے ہونگے - مگر کوئی بولا نہین - اِسکے بعد اُس نازک ادا نے عجیب لہجے مین کہنا شروع کیا - کہ

"اب تو پیرون کی آہٹ قریب آتی معلوم ہونے لگی - اور قریب اور قریب - مین نے اپنے شوہر کو جگایا - مگر اُسنے کروٹ بدلکر کہا (سیتا! سونے دو) اور نہ جگا - پھر مین نے دیکھا کہ دیوار پر آدمی کا سر نمودار ہوا مین نے چاہا کہ شور کرون - مگر زبان خشک ہو گئی - گھگھی بندھ گئی تھی - نہ پکار سکتی تھی - نہ کچھ پڑھ سکتی تھی - مین بالکل گونگی ہو گئی تھی - جیسے ہی جیسے مین شوہر کو جگاتی جاتی تھی وہ بیدار نہ ہوتا تھا - اب وہ آدمی دیوار پر سے برونٹے کی چھت پر کودا - وہان سے صحن مین پھاند پڑا - اِس آدمی نے مجھے ضرور دیکھا - صحن مین پہونچکر پہیا ٹک، کے پاس گیا - اور بیلن کے کلہاڑی سے دو ٹکڑے کر ڈالے - اب جاکر میرا شوہر جگا - اور کہنے لگا -

سیتا۔ بچے سے خبردار رہنا۔ دیوار پر پلوار لٹکی تھی اُسکو اُتارا اور ڈاکوؤن کی طرف دوڑ پڑا۔ ڈاکوؤن کا بڑا مجمع تھا۔ چار شمعین روشن تھین۔ سب اپنے چہرے لپیٹے ہوئے تھے۔ مین دوڑکر تھوڑا کر دروازے مین ہورہی۔ جہان کا دروازہ کھلا پڑا تھا۔ وہان سے مین سب کچھ دیکھتی تھی۔ روشنی سے رات دن معلوم ہوتی تھی۔ لڑکے کو مین گود مین لیے ہوئے تھی۔ اور وہ بے خبر سو رہا تھا۔ لمحہ کے لمحے مین مین نے دیکھا کہ میرے شوہر کے ایک کشیدہ قامت آدمی نے سینے مین بھالا بھونک دیا اُسکے ساتھ ہی دو چار آدمی اور دوڑ پڑے اور اُسکو مارتے رہے۔ اُسکو تیور آگیا۔ اور زمین پر گر پڑا۔ مین نے چاہا کہ مین اُسکو سنبھال لون مگر نہ سنبھال سکی۔ مین بھی گر پڑی۔ اور نہ مجھے یاد پڑتا ہی کہ میرا شوہر اُسوقت مر چکا تھا۔ کیونکہ جب وہ گرا۔ تو پھر اُسکو جنبش نہ ہوئی۔

اتنا کہکر سیتا چپ ہورہی۔

مسٹر براؤن۔ تمکو پیاس معلوم ہوتی ہو۔ تو پانی پی لو۔

سیتا۔ نہین حضور۔ اب مجھے تھوڑی باتین اور کہنا ہین۔ منشی صاحب مجھے منتظر نہین رکھتے۔ جو عرض کرتی ہون۔ وہ لکھتے جاتے ہین۔ وہی لکھتے ہین نہ؟

مسٹر براؤن۔ لفظ بہ لفظ وہی لکھا جاتا ہی۔ ہان۔ لے بیان کرو۔

سیتا کہنے لگی "مین نے جانا کہ میرا شوہر مرا نہین ہی صرف غش

آگیا ہی - نہین معلوم کیا خیال مین آیا - کہ مین نے ساری اپنے منھ کے سامنے تان لی - (دونون ہاتھ سے بتلا کر) اور شوہر کو پہچان گئی - اور ان لوگون سے کہنے لگی کہ میرے شوہر کو مجھے دے دو - خدا کے واسطے وغیرہ - اس بچے کے حال پر ترس کھاؤ - آپ جان لین - کہ اس سے زیادہ اور مین کیا کہہ سکتی تھی - مگر - میری کسی نے نہ سنی - مین نے لاکھ آہ و زاری کی مگر کسی نے پروا نہ کی - (اشک جاری ہو گئے) وہ لمبا آدمی اور دو آدمی اور جھپٹ پڑے اور میرے شوہر کے بھالے بھونکنے لگے - ایک ڈاکو میری طرف بھی دوڑ پڑا اور مجھے بھی زخمی کیا - اور میرے بچے کو بھی - (ساری ہٹا کر پیر کے زخم کا داغ دکھلایا - اور بچے کا بھی زخم دکھلایا) مین تو خدا کے سامنے اور حضور کے سامنے سچ ہی کہے دیتی ہون - زخم کھا کر مین زمین پہ گر پڑی - مگر جو کچھ ہوتا تھا وہ مین دیکھتی جاتی تھی - ایک نے آکر میرے گلے سے طوق اُتار لیا - دوسرا پائل اُتارنے لگا - اور ایک پائل اُتار لے گیا - اور وہ پائل حضور کے سامنے میز پر رکھی ہی - (اور جھک کر دوسری پائل اپنے پیر سے اُتار کر پیش کی) اور اُسکا جوڑا یہ ہی - ملا لیجیے -

میرے دادا نے یہ جوڑی پائل کی مجھے دی تھی - اور میرے دادا نے اور میرے شوہر نے خود بنائی تھی - اور اپنا نشان لگا دیا تھا - دوسری پائل ڈاکو اُتار ہی رہا تھا کہ باہر سے بندوق کی آواز اور غل سن پڑا - یہ سنکر وہ لمبا آدمی

باہر نکل آیا۔ اور جب چلنے لگا۔ تو میرے اوپر پھر بھالا اٹھایا۔ بھالے کے پھل مین سنہرا کام تھا۔ مجھے ہوش تھا۔ اور مین سب دیکھتی جاتی تھی۔

مسٹر برنڈن۔ اگر تم وہ پھل دیکھو تو پہچان لو۔

سیتا۔ جی ہان۔ ضرور پہچان لونگی۔ اسمین دو سونے کے چھلے پنھائے تھے۔ اور جب وہ شخص بھاگ کر دوارے کی زمین کھود رہا تھا۔ تو مین نے بھالا غور سے دیکھا تھا۔ پاس ہی تو رکھا تھا۔

مسٹر برنڈن۔ (کسی ملازم سے کہا کہ یہ پھل بائی جی کو دکھلا دو) بائی جی دیکھو یہی پھل ہی ؟

سیتا بھالے کو دیکھ کر کانپ اٹھی۔ اور کہنے لگی " ہان حضور یہی بھالا ہی یہ سونے کے چھلے ہین۔ اور یہ سونے کا کام بنا ہی۔ اور یہی وہ بھالا ہی جس سے میرے شوہر کی جان لیگئی ہی "

مسٹر برنڈن۔ اور تم بھی اسی سے زخمی ہوئی تھین۔

سیتا۔ نہین حضور۔ وہ پھل اس سے پتلا تھا۔ لیکن مین اگر دیکھون تو اسکو بھی پہچان لون۔

مسٹر برنڈن۔ وہ بھالا بھی منگاؤ۔ بھالے تو بہت سے ملے ہین (سیتا سے) تمکو اور کچھ کہنا ہی۔ جو کچھ اور کہنا ہو تو کہہ ڈالو۔

سیتا۔ مین کہہ چکی ہون۔ کہ اس لمبے آدمی نے میرے اوپر پھر بھالا تانا۔

کہ ایک آدمی آسکے پاس کھڑا تھا - اُسنے مہین آواز مین چلا کر کہا - گروجی ! مردہ عورت کو کیا مارتے ہو - مین نے اُسکا کام تمام کردیا ہی" اسی کی بدولت میری جان بچی - اور وہ جہان کہین ہو تو مین اُسکی آواز پہچان لون -

سیتا یہ کہہ ہی رہی تھی کہ بارہ قیدیون مین سے ایک آدمی آگے بڑھ کر سیتا کے قدمون پہ گر پڑا - اور رو کر کہنے لگا -

قیدی - جسنے یہ کہا تھا - وہ مین ہی تھا - مین نے تمھاری جان بچائی - تم میری جان بچا لو - مین نے تمھاری جان بچائی - تمھارے لڑکے کی جان بچائی - مین سب کہدونگا - مین سب بتلا دونگا - چاہے جیون - چاہے مرون - مگر مین سب کہدونگا -

سیتا - (رو کر) حضور یہ وہی شخص ہی - وہی آواز ہی - اُسنے دو جانین بچائی ہین - حضور اسکی جان بچاوین - سیتا ساری پھر سنبھالکر اوڑھنے لگی -)

سیتا کے بیان لکھانے کے دوران مین یہ دوسرا موقع تھا کہ اُسکے حُسن پہ نظر کرکے برنڈن صاحب کے ہوش و حواس جاتے رہے -

بصورت تو بتے کمتر آفرید خدا
تراشید و دست از قلم کشید خدا

سیتا کی آنکھون مین عجیب چمک تھی - عارض اشک آلود - برہنہ سر - دونون ہاتھ پھیلائے - داد خواہ کی صورت مجسٹریٹ صاحب کے سامنے کھڑی تھی -

روتی تھی - اور التجا کرتی تھی - کہ جسنے میری جان بچائی ہی - آپ اُسکی جان بچاوین -

مسٹر برنڈن سوچنے لگے کہ یہ صورت یہ حسن - یہ منظر قصون مین پڑھا کرتے تھے - مگر - یہان تو مشاہدہ ہو رہا ہے ؎

جمال یار کو کہتے ہو تم کہ ہان دیکھا
کلیم ہوش مین آؤ - ابھی کہان دیکھا

مسٹر برنڈن - اچھا مین اُس شخص کو گواہ سرکار بنا لونگا - اور اگر یہ سچے واقعات بیان کر دیگا - تو اسکی جان بچ سکتی ہی - اب تم قیدیون کو دیکھو اور بتلاؤ - کہ ان مین سے کسکو کسکو پہچانتے ہو - سپاہی! قیدیون کو روشنی مین سامنے لاؤ -

سیتا نے ایک ایک قیدی کو دیکھا - اور عزرائیل پانڈے قطار مین دسوین تھے - اُسکے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی - " یہ ہی اودھ کا برہمن ہی - ایک دن ہمارے یہان شاوتری پڑھی تھی اور اُس سے پیشتر رام داس کے یہان - مجھے اسکی شکل خوب یاد ہی - اِسکے دانت جا بجا ٹوٹے ہین - کیا وہ بھالا اسی کا ہی - جسکا وہ بھالا ہی اُسی نے میرے شوہر کو مارا ہی - اور جب اِس لمبے آدمی سے اُس قیدی نے کہا تھا کہ دوڑ آ گئی - تو اُسنے جواب دیا تھا " کہ اُنکی کیا مجال ہی کہ ہمارے قریب آ جائین - مگر چل ہی دینا بہتر ہی - آؤ

بھاگ چلین " آپ عزرائیل پانڈے سے کہئے - کہ یہی جملہ پھر بولین مین آواز پہچان دونگی - مجھے خوب یاد ہی کہ آواز بالکل اُسی برہمن کی تھی جسنے ساوتری پڑھی تھی -

عزرائیل پانڈے چپکے کھڑا رہا - اُسکے وکیل نے سمجھا دیا تھا کہ تم خاموش رہنا - مگر بلدیو روکے نہ رُکا - اور بول اُٹھا -

بلدیو - ہان ہان - جب سیتا کے مارنے کو پھر بھالا اُٹھایا تھا - تو عزرائیل پانڈے نے مجھسے یہ بات کہی تھی - سچ ہی کیسی سچی عورت ہی -

مسٹر برانڈن - شورست کرو - (کچہری مین بہت سے لوگ باتین کرنے لگے تھے -) گواہ کو اُسکا اظہار پڑھ کر سنا دو - اور دستخط بنوالو - (وکیل ملزمان سے) اگر آپ کو کچھ سوالات جرح کرنے ہین تو آپ کرسکتے ہین -

وکیل - نہین - حضور - مین سوالات جرح سشن کے سامنے کرونگا - اس گواہ سے مجھے اسموقع پر کچھ نہین پوچھنا ہی -

سیتا کو اُسکا اظہار پڑھ کر سنایا گیا - وہ بیٹھ گئی اور کاغذ لیکر اپنے دستخط بنائے - " سیتا - بیوہ ہری داس - جو بیان لکھا یا وہی ہی "

مسٹر برنڈن (برانڈر سے) اب تم انکو گھر لے جاؤ - مین نے عمر بھر ایسی گواہی نہین سنی ہی - ایسی سچی - ایسی مفصل - مین اس عورت کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہون - اور کچہری بھر کے آدمی - اسکے ساتھ ہمدردی کرتے ہین

اور مجھے بھی اسکے ساتھ اور تمھارے ساتھ ہمدردی ہی۔

نر اندر تعظیم سے جھک گیا اور کہنے لگا۔

"مین کس زبان سے اور کسطرح حضور کا شکریہ ادا کرون۔ مین اور میری پوتی حضور کی بہ دل و جان شکرگزار ہین"

یہ کہکر نر اندر چلے گئے۔ اور چلتے وقت سیتا کی آنکھون اور ادا سے شکرگزاری مترشح تھی۔

مسٹر برنڈن سوچنے لگے کہ اب کاہے کو اس عورت کو دیکھینگے۔ سشن نور پور مین ہوگا۔ اور مین نہین معلوم دورے پر کہان ہون۔

مسٹر برنڈن نے اور کارروائی متعلق مقدمہ کی۔ اور گواہون کے اظہار لیے جنہین واموجٹ بھی تھے۔ انکا یہ بیان تھا۔ کہ "مین پہچانتا ہون کہ عزرائیل پانڈے ڈکیتی والے دن سہ پہر تک مندر مین رہے تھے۔ اور بلدیو۔ اور تین آدمی اور اُسکے ساتھ تھے"

دوسرے دن کارروائی ختم کی گئی۔ گیارہ مجرم سشن سپرد کیئے گئے بلدیو۔ گواہ سرکار قرار دیا گیا۔ مسٹر برنڈن کو سیتا کی گواہی عمر بھر نہ بھولے گی

سیتا۔ دادا۔ دیکھو۔ مین نے کہا تھا۔ کہ مین ضرور گواہی دونگی۔ اور گواہی دے آئی۔ صاحب نے مجکو کچھ نہین کہا۔ اور لڑکے کو دیکھا! کیسا نڈر تھا!۔

ابلا مین اور نذر انذر مین ایسا جوش غم تھا کہ جواب دینا دشوار تھا۔

باب نہم

نورپور کی سوسائٹی

آنریبل سیرل برنڈن ضلع نورپور کے ایکٹنگ ڈپٹی کمشنر تھے۔ اصل مین تو وہ اسسٹنٹ درجہ اول تھے مگر۔ اُنکے حاکم بالا دست میجر۔ گرانٹ۔ رخصت علالت لیکر کلکتے چلے گئے تھے۔ اور اُنکا قصد تھا کہ اگر توسیع رخصت ہوگئی۔ تو ولایت بھی جائین۔

مسٹر برنڈن کو مدت تک قائم مقامی کی امید تھی۔ وہ بڑے عالی خاندان صاحب جائداد تھے۔ ہلٹن ہال ولایت مین اُنکا دارالریاست تھا۔ کیا خوشنما عمارت تھی۔ ملکہ آین کے عہد سلطنت مین انکے مورث "جارج ہلٹن"۔ کو وفاداری اور خدمات کے صلے مین خطاب لارڈ کا عطا ہوا تھا۔ اور "بیرن ہلٹن آف ہلٹن"، کے نام سے موسوم کیئے گئے تھے۔

جب یہ خطاب عطا ہوا ہی تو لوگون کا خیال تھا کہ خاندانی اعزاز اور باوفا۔ خدمات کا صلہ اس خطاب مین پورا نہین ہوا ہی۔ مگر خطاب پابندہ نے

اپنی وفاداری سے اپنے بادشاہ کی مرضی کو مقدم سمجھا اور خطاب بخوشی خاطر قبول کیا۔
دو بھائی تھے۔ بڑے بھائی مالک ریاست تھے۔ اور چھوٹے بھائی جنکا
نام سیرل تھا اُنکے بیٹے مسٹر برنڈن تھے۔ ریاست قرضے سے زیر بار تھی۔ مکفول
تھی۔ آمدنی اور منافع بالکل قلیل تھا۔ چھوٹے بھائی کا گذارہ بہت کم تھا۔ مگر وہ
بڑے لائق بیرسٹر تھے۔ خود پیدا کرتے۔ اور گذارے مین جو کچھ ملتا تھا۔ اُسی سے
بہ آسائش بسر اوقات ہوتی تھی۔ کبھی لندن مین رہتے تھے کبھی بر اعظم یورپ مین
چلے آتے تھے۔ انکی بیوی بھی بڑی متمول تھین۔

لارڈ۔ جان ہلٹن نے بھی شادی کی تھی۔ مگر انکی بیوی بہت ہی نازک تھین
اور اُنکا دفعۃً انتقال ہو گیا۔ کوئی اولاد بھی نہین ہوئی تھی۔ اِس قصہ کے چار برس
پیشتر لارڈ ہلٹن کا بھی انتقال ہو گیا تھا۔ اور جائداد اور خطاب کے وارث اُنکے
چھوٹے بھائی سیرل ہوئے۔ سیرل کو اگر اِس آئندہ واقعہ کی خبر ہوتی تو وہ اپنے
دوسرے بیٹے کے واسطے کچھ اور بندوبست کرتے۔ اور اُسکو ہیلبری کالج بھیجکر
انڈین سول سروس مین نہ داخل ہونے دیتے۔ مگر چھوٹے سیرل نے خود ہی اِس کام
کو سوچ سمجھکر اختیار کیا تھا۔ ہندوستان۔ اور اُسکے مناظر۔ اور مقامات کا حال
اُنھون نے کتابون مین پڑھا تھا۔ اور وہان آنے کی اُنکو دلی آرزو تھی۔ پڑھا
تھا کہ لوگون نے ہندوستان مین کیسے کیسے کارنمایان کیے ہین۔ اور دل سے لگی
ہوئی تھی۔ کہ مین بھی وہان پہونچکر فخر۔ و امتیاز۔ حاصل کرون۔ انگلستان مین

الشخص پیدا کرنے کے واسطے ایک مدت درکار تھی - یہ ممکن تھا - کہ باپ سے کوئی معقول گزارہ مقرر کرا لیتے اور بیرسٹری مین تقدیر آزمائی کرتے - چاہتے - فوج مین ملازمت کرتے - چاہتے - مذہبی ملازمت اختیار کرتے - سب کچھ ممکن تھا مگر اُنھون نے سول سروس ہی پسند کیا - مان کو اِس راے سے مخالفت تھی - مگر آخرکار یہی طے پایا - کہ جس تعلیم کی طرف اُنکا خود میلان خاطر ہے - وہی دیجاوے دو برس کا زمانہ گذرا کہ لارڈ سیرل ہلٹن نے وفات پائی - اُنکی تندرستی نہایت ہی خراب تھی - اُنکی وفات کے بعد اُنکے بڑے بیٹے جان سیرل وارث ریاست ہوے اور وہ اب لارڈ ہلٹن کے خطاب سے ملقب ہین -

تو اب اِس خاندان مین لارڈ ہلٹن اُنکی دو بہنین جنکا نام اگسٹا - اور فلورنس تھا - اُنکی والدہ - اور سیرل برنڈن رہ گئے تھے - فلارنس - سیرل سے عمر مین بڑی تھی - اور اُنکے ہندوستان آنے سے پیشتر ہی فلارنس کی شادی ہو گئی تھی اگسٹا اُنسے کئی برس چھوٹی تھی - اور ابھی تک اُسکی شادی نہین ہوئی تھی - سیرل اور اگسٹا کے بیچ مین - لارڈ ہلٹن کے دو اور اولادین ہوئی تھین - ایک لڑکا تھا - جو بچپن ہی مین مرگیا تھا - دوسری لڑکی تھی جسکا نام جولیا تھا - یہ لڑکی اگر زندہ رہتی - تو حسن و جمال مین لاجواب ہوتی - مگر باپ کے مرنے سے تھوڑے ہی دن پیشتر نذر اجل ہو گئی تھی - لوگ تو کہتے تھے کہ اسکی موت کے صدمہ سے باپ کی موت مین جلدی ہو گئی -

تو مسٹر برنڈن جب ہندوستان آئے تھے۔ تو سادے سادے مسٹر برنڈن تھے لیکن جب اُنکے والد وارث ریاست ہوے تو قاعدے سے آنریبل کا لفظ اُنکے نام کے ساتھ بھی اضافہ کیا گیا۔

اِس بات کے تذکرے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ اُنھون نے کس قابلیت اور لیاقت سے ہندوستان مین ترقی کی۔ اگر خاندانی اعزاز نہ بھی ہوتا۔ جب بھی اُنکے ذاتی اوصاف۔ اُنکی علمی لیاقت۔ ایسی تھی کہ وہ سربرآوردہ۔ اور نامور ہو سکتے تھے۔ ہیلبری کالج مین نہایت جفاکشی سے تحصیل علم کیا تھا۔ سنسکرت کے امتحانات مین ہمیشہ انعام پاتے رہے۔ اور اِس زبان کے بڑے شائق تھے فارسی۔ خوب جانتے تھے۔ قانون پڑھا تھا۔ باپ کے ساتھ یورپ مین رہتے تھے۔

فرنچ۔ اٹلین۔ زبانون مین پوری مہارت تھی۔ اُن کے ساتھ وہ مدت تک پیرس۔ روم۔ فلارنس۔ وغیرہ مقامات مین مقیم رہے تھے۔ گریک۔ اور لاٹن۔ زبان ذرا کم جانتے تھے۔ تاہم جسقدر جانتے تھے وہ کارروائی کے واسطے کافی تھی۔ بڑے نقاش۔ اور دستکار مصور تھے۔ اپنی ماں سے فن موسیقی مین خوب تعلیم پائی تھی۔

جب مسٹر برنڈن کلکتے مین آئے۔ تو اُنکے اوصاف حمیدہ۔ اوضاع ستودہ اعزاز خاندانی۔ قابلیت علمی پر لحاظ کر کے یہ بات اُنکی تجویز پہ چھوڑ دی گئی

کہ جس صیغے مین چاہین ملازمت اختیار کر لین۔ انکے ایک دوست جو بڑے اعلےٰ عہدہ دار تھے اُنھون نے اُنکو صلاح دی کہ تم۔ اضلاع غیر آئین مین ملازمت کر لو۔ اپنے ہی عقل و تدبیر سے کام کرنا ہوگا۔ کوئی ذمہ داری نہین۔ کوئی جوابدہی نہین۔ اور جب چاہنا۔ بے تکلف کہدینا۔ موجودہ حاکم اعلیٰ تمھاری ترقی پر ہمیشہ مستعد ہوگا۔ اور تمھاری درخواست پر ہمیشہ توجہ کیجاوے گی"۔

اب مسٹر برنڈن کو ہندوستان آئے ہوے چھ برس ہو چکے ہین۔ جب وہ آئے ہین تو بقول اپنی ماں کے نہایت ہی لاغر اور ضعیف الجثہ تھے۔ ماں کا یہ مضبوط خیال تھا کہ اس لڑکے کے مزاج کے موافق تو کچھ انگلستان ہی کی آب وہوا ہے۔ ہندوستان کا گرم موسم اسکو ناسزاوار ہوگا۔ مگر۔ اب وہ موقع گذر گیا تھا۔ ہندوستان کا موسم مسٹر برنڈن کو بہت موافق ہوا تھا۔ قد اُنکا لانبا تھا۔ بہت ہی وجیہ۔ قوی الجثہ۔ خوش قامت۔ بدن سانچے مین ڈھلا ہوا۔ بہت حسین جوان تھے۔ پیشانی چوڑی۔ اور بلند۔ بالون کی مجعد لٹین ماتھے پر پڑی رہا کرتی تھین۔ نیلی آنکھین۔ بھرا ہوا چہرہ۔ دانت نہایت ہی سفید اور خوبصورت۔ دہانہ خوشنما۔ رنگت نہایت صاف۔ چہرے سے استقلال وصولت کے آثار نمایان۔ داڑھی اور مونچھین تھین۔ مگر داڑھی کے بال بھی گھونگر والے تھے۔ اُنکا رنگ انگلستان مین تو زرد تھا۔ مگر یہان چہرے پر سرخی آگئی تھی صحت اور تندرستی عمدہ حالت مین تھی۔ اور ہندوستان کے اُس حصہ ارض و مرتفع کی آب وہوا۔ اُنکے

مزاج کو بہت راست آئی تھی۔ شکار کا بہت شوق تھا۔ فن شہسواری اور نشانہ بازی میں کامل تھے۔

رعایا میں ہر دلعزیز ہو گئے تھے۔ بڑے ہی حلیم المزاج۔ خلیق۔ منصف۔ خدا ترس۔ ملنسار۔ غریب پرور۔ خوش مزاج۔ نیک۔ حاکم تھے۔ اتنے ہی مدت میں ہر دل انکا گرویدہ تھا۔ لوگ ایسے حاکم پر دل و جان سے فدا تھے۔ جہانتک انکے امکان میں تھا ہر طبقے کی لوگون کی حالت میں اصلاح کرتے تھے۔ حاکمانہ ترشروئی اور بدمزاجی کا ان میں کہین نام و نشان بھی نہ تھا۔

جیسے ہی جیسے انکے قیام کو زمانہ گزرتا تھا ویسی ہی اُنکی قدر و منزلت لوگون کے دلون مین بڑھتی جاتی تھی۔ مجموعہ اوصاف تھے۔ ایسے نیک تھے کہ لوگ صبح اُٹھکر جہان اور دیبی۔ دیوتا کا نام لیتے تھے اُنکا بھی نام لیتے تھے۔ اُنکی تندرستی اور سلامتی کے واسطے گھی کے چراغ جلائے جاتے تھے۔ انکے نام پر اشعار اور گیت بنائے گئے تھے۔ جو عام میلون مین گائے جاتے تھے۔ اپنے ضلع کی دیسی زبان بھی انھون نے خوب حاصل کر لی تھی۔ اور اس طرح شُستہ و رفتہ اُنکی تقریر تھی۔ کہ انکے لہجے اور زبان سے کہین معلوم ہی نہ ہوتا تھا۔ کہ یہ کسی اور ملک کے رہنے والے ہین۔ دیسی زبان مین بے تکلف گیت پڑھتے تھے۔

سیرل پیڈن صاحب [illegible] ہندوستانی [illegible] تھے جو [illegible] کے

لوگ تھے۔ ہندوستان کے دستور۔ رواج۔ اوضاع۔ و اطوار سے خوب واقف ہو گئے تھے۔ ہندوستانی اُنسے بے تکلف جا کر ملتے تھے۔ عرض حال کرتے تھے۔ اپنے فرائض کے ادا کرنے مین وہ بہت پابند اور سخت تھے۔ خوشامد سننے سے نفرت تھی۔ سیرل صاحب کی عالی خاندانی کا حال انکے ہندوستان آتے ہی لوگون کو معلوم ہو گیا تھا۔ کیونکہ ہندوستان مین جہان یہ معلوم ہو گیا۔ کہ حاکم عالی خاندان۔ اور با صفات ہے تو لوگ اُسکی بڑی ہی قدر و منزلت کرتے ہین سیرل صاحب کی شرافت خاندانی۔ اُنکے ذاتی اوصاف کے ساتھ اُنکے اعزاز و توقیر مین روز افزون ترقی دکھلاتی تھی۔ لوگ اُنکے دشمن بھی تھے۔ اور کسکے دشمن نہین ہوتے۔؟ اُنھون نے مجرمونکو سخت سزائین دی تھین ظالمونکو ظلم سے باز رکھا تھا۔ انسداد جرائم کا بڑا اہتمام کیا تھا۔ چوری تعدی کا نام ہی دفتر سے مٹا دیا تھا؛ جہان وہ لوگون کی نیک چلنی۔ اور برگزیدہ صفات کے قدردان تھے۔ وہان۔ بدچلن۔ اور بد وضع کے حرکات سے بھی خبردار رہتے تھے۔ منصبی فرائض کے ادائی کے دوران مین طرح طرح کے بداعمال لوگ نظر سے گذرتے تھے۔ جنکے ساتھ وہ درگذر نہین کرسکتے تھے۔ وہ اچھے لوگونکی قدر کرنے پر ہمیشہ مستعد تھے۔ مین چاہتا ہون کہ سیرل صاحب کے ایسے اور آدمی ہوتے۔ مگر یہ نہین کہتا۔ کہ ہین نہین۔ گر اور ہوتے۔ کس نکینامی سے اُس شخص نے ہندوستان مین نظم و نسق کیا تھا۔ کرورون آدمیون پہ

حکمرانی کی تھی - دشمنون پر فتحکشی کی تھی - مگر - انکا نام وردزبان تھا - خلق خدا کے دل مین انکی خوبی کے سکے جمے رہے - وہ ایسے لوگون مین نہین تھے - جو ہندوستان کو قعر دوزخ سمجھتے ہین - ہندوستانیونکو نظر نفرت اور تحقیر سے دیکھتے ہین - اُنسے ہمدردی نہین رکھتے - اُنکی حالت پر توجہ نہین کرتے - اُنکو کالا آدمی سمجھتے ہین - جو اُنکے ساتھ کبر و نخوت برتتے ہین اُنسے ملنا معیوب خیال کرتے ہین - اور اُنکے کسی رسم ورواج کے اختیار کرنے کو اپنی رسوائی سمجھتے ہین - کیا ایسے لوگون سے لوگ واقف نہین ہوجاتے - ؟ نہین واقف ہوجاتے ہین - ! ایسے لوگ بھی آئے ہین - جنکے برتاؤ - اُن لوگون سے بالکل مخالف رہے ہین - جنکا نام نیک آجتک ہندوستان کے ہر گھر مین یاد کیا جاتا ہی -

ناظرین - آپ سب صاحبان مسٹر ہنڈن کے اوصاف وشمائل سے واقف ہوگئے ہین - یہ خیالی تصویر نہین ہی - بلکہ ایک سچا واقعہ ہی - آپ ہی انصاف سے کیئے - اور غور کیجیے کہ اس حکم کے برتاؤ کا اثر اُسکے برگزیدہ اوصاف کا خیال - نرانذر - اور اُسکی پوتی کے دل مین کیسا رہا ہوگا اُسکے خلق - اور انکسار - کے یہ لوگ گرویدہ ہو آئے تھے ؟ - کہ نہین ! - راستے بھر اسی کا تذکرہ کرتے جاتے تھے - نرانذر - اور ایلا کو اپنی بیٹی پہ کیسا فخر تھا - اور سیتا کو اپنے نیچے پر کیسا ناز تھا - !

ایلا - لڑکے کو سیتا کے گود سے لے لیتی تھی - اور کھلاتی تھی - جب تک

اپنی مان کے پاس نہ پہونچ جاتا بے قرار رہتا -

نراندر کو اتنی دیر تک مجسٹریٹ صاحب کا سامنا کبھی نہین کرنا پڑا تھا یہ ضرور ہی - کہ ہم پیشہ لوگون کے ساتھ کبھی کبھی صاحب کے سلام کو جانا ہوتا تھا مگر وہ بھی چند منٹ کے واسطے - اب تو نراندر - جب وامو بیٹ کے ساتھ شطرنج کھیلنے بیٹھے تو سواے صاحب کی ثنا و صفت کے اُنکو اور کوئی کام ہی نہ تھا - سیتا بھی پاس ہی بیٹھی تھی - اور سنتی جاتی تھی - پروہت مہراج - نراندر کے دیکھتے دنیا کے حال سے زیادہ واقف تھے - اُنھون نے سیرل صاحب کی رحیم المزاجی کی بہت سی روایات بیان کین - چورون اور ڈاکوؤن کی گرفتاری مین اُنکی ہمت - اور جوانمردی - اور مستعدی کے تذکرے کیے - اُنکے شیر کے شکار کے قصے کہے - یہ بھی کہا - کہ لوگ اُنپر کیسے جان نثار تھے - سیتا کو بھی یہ سب باتین سُن سنکر تعجب ہوتا تھا - یہ بھی بیان ہوا کہ صاحب سنسکرت کے بڑے عالم ہین - اور راتون کو بھگوت گیتا پڑھا کرتے ہین - سر رشتہ دار صاحب کہتے تھے کہ "اگر کسی اشلوک کا مطلب پوچھنا ہوتا تھا تو ہم بلا جاتے تھے - یا کوئی پنڈت بلایا جاتا تھا" یہ سب باتین سیتا کے دل مین بس گئی تھین -

ایک دن درمیان دیگر سیتا کو پھر کچہری جانا پڑا تھا - وہان پہونچکر

اسلحہ کے انبار مین سے سیتا نے وہ دُو رخا پھل چھانٹ کرا لگ رکھدیا جس سے وہ مجروح کی گئی تھی - یہ پھل ایک قیدی کے پاس تھا - اور اُسکی خانہ تلاشی کے وقت ملا تھا -

غرانذر - اور بہت سے وکیل ملزمان نے سوالات جرح کیے - لاکھ چاہا کہ شہادت مجروح کرے - مگر ممکن نہ تھا - اُن لوگونکا بیان تو موبہ مو راست تھا - بہت سے گواہون نے بہ حلف بیان کیا کہ جس رات کو ڈاکہ پڑا ہی - اُسدن اور اُس سے پیشتر عزرائیل پانڈے شاہ گنج مین موجود تھا - خلاصہ یہ کہ - مقدمے کی ابتدائی تحقیقات اور شہادت مکمل ہو چکی تھی - اور بہت سے مجرم اِس ڈاکے کے بعد کو گرفتار ہوے تھے - اور نورپور جیل مین مقید تھے - سیتا - اور دوسر گواہون سے حاضری کا تحریری اقرار لے لیا گیا تھا - اور مقدمہ سپرد سشن کر دیا گیا جسکا نورپور مین اجلاس ہوگا - رام داس اسموقع پر پہنچ گیا تھا -

نورپور مین انگریزون کی سوسائٹی ویسی ہی تھی - جیسی ایسے اضلاع مین ہوا کرتی ہی - جہان فوجی اور سول حکام یکجا رہا کرتے ہین - کچھ حال اسکا رفتہ رفتہ معرض تحریر مین آویگا - ڈاکٹر ہوم - ضلع کے چیف سرجن کی صاحبزادی مس ہوم کی ولایت سے اپنے باپ کے پاس آنے کی بڑی شہرت تھی ہندوستانی پیدل فوج کی مسکوٹ کی طرف سے دعوت اور جلسہ دینا تجویز ہوا تھا سیرل صاحب بھی دورے پر نورپور کے قریب ہی تھے - اِنکے پاس بھی کارڈ بھیجا گیا تھا -

سیرل صاحب نے اپنے دوست مسٹر [illegible]ٹن کو چٹھی لکھی کہ مین دو دن کے واسطے نور پور آؤنگا - اور تمھارے یہان ٹھہرونگا - اور دعوت مین شریک ہونگا -
جو دن ناچ کے واسطے مقرر تھا اُسکی صبح کو مسٹر سیرل نور پور آئے - چھوٹی حاضری کے بعد کچھ دوستون سے ملنے گئے - اور ٹفن مسکوٹ مین تناول فرمائی - مگر اُنکو معلوم ہوا کہ یہان کی میم صاحبان بناو سنگار مین ایسی کچھ ہوشیار نہین ہین - ناچ مین اول تو لیڈی صاحبان بہت کم تشریف لائی تھین - اور جو آئی تھین - اُن مین سے بہت کم ایسی تھین - جو ناچین - دو لڑکیان دوشیزہ بھی تھین - اِن لڑکیون کے بزرگون نے نہایت تاکید سے آگاہ کر دیا تھا - کہ مسٹر سیرل برنڈن بھی دعوت مین شریک ہونگے -

مسز ہوم (بیٹی کے کمرے مین جھپٹ کر پہونچین - اور کہنے لگین) ای ڈارلنگ - وہ دعوت مین شریک ہونگے - ابھی ابھی تمھارے باپ سے کہہ رہے تھے - دیکھو - خبردار - غافل نہ ہونا -

لیوسی کے ایک سائے (ڈریس) کو درزی شکن نکال رہا تھا - اور وہ دیکھتی جاتی تھی - ماں سے کہنے لگی -

لیوسی - (متعجب ہوکر) کس سے غفلت نہ کرونگی ؟ -

ماں - بیٹی - مسٹر برنڈن سے غفلت نہ کرنا - تم کیا جانو - وہ خود نزیبل ہین - اُنکے بڑے بھائی لارڈ ملٹن اُنکی ماں لیڈی ملٹن -

لیوسی - (ہنسکر) ہان ہین - تو پھر مجھے کیا! - ذرا اِس احمق درزی کو سمجھا دیجیے کہ ڈریس کو روندے نہین - مین کہتی ہون مگر وہ سمجھتا ہی نہین -

مان - ڈریس کو الگ ہٹاؤ - یہ ڈریس ایسا ہی - کہ ایسا کوئی اور نہ پہنے ہونگی - دیکھو اگر مسٹر برنڈن مخاطب ہون - تو اُنسے بہت توجہ سے باتین کرنا - یہ نہین کہ وہ تو باتین کرتے ہین - اور تم اُنسے بے اعتنائی شروع کردو - یہ تمھاری بڑی بُری عادت ہی - کہ تم بے اعتنائی کرگزرتی ہو - چاہے وہ ـــــ۔

لیوسی - (بات کاٹ کر - مگر سنجیدگی سے) چاہے وہ فوجی افسر ہی کیون نہ ہون - نہین - مین آنربیل مسٹر سیرل سے ایسا برتاؤ نہ کرونگی - مگر کہین ایسا تو نہین ہی کہ اورون کی طرح وہ بھی گھوڑون - اور شیرون - اور کتون - اور سورون ہی کے ذکر سے نہ فرصت پاوین - لیکن اگر وہ اچھے آدمی ہون - تو کیا مین اُنکے ساتھ ناچ مین بھی شریک ہونگی ؟

مان - ہان بیٹی - دو مرتبہ ناچنا - مگر پہلی مرتبہ دیر تک نہ ناچنا - دیکھو خوب سمجھ لو -

جلسے مین پہونچکر لیوسی ہوم نے مسٹر سیرل کو اپنے خیال کے بالکل برعکس پایا - اُسکو اِن صاحب سے بڑی ہی دلچسپی ہوئی -

لیوسی - نہایت حسین عورت تھی - اور جلسے بھر مین سب سے زیادہ

خوش پوشاک تھی۔ اور لیڈیون کے اُجڑے ہوئے ملبوس کا تو ذکر کرتے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ لوگ مجھے برا سمجھینگے۔ ناچ کے پہلے دور مین ۱۲۔ آدمی ناچے تھے۔ مگر سیرل برنڈن نہین ناچے۔ اور مسٹر مانسٹن سے کھڑے باتین کرتے رہے۔ دوسرے دور مین۔ وہ مسٹر ہوم کے پاس گئے اور درخواست کی کہ اپنی صاحبزادی سے میری تقریب (انٹروڈیوس) کہین شادی نہ سمجھیگا۔ ہیم صاحب نے اس درخواست کو نہایت مسرت سے منظور کیا۔ لیوسی کے حسن وخوبی سے مسٹر سیرل بہت خوش ہوئے تھے۔ ساتھ ناچنے کی درخواست کی۔ لیوسی نے بخوشی منظور کیا۔

حاضرین۔ اور مسٹر ہوم اس جوڑے کو ناچتے ہوئے بڑی خوشی سے دیکھ رہی تھین۔ مسٹر مانسٹن دل مین کہنے لگے۔ (اگر یہ اسکو بیاہ لے تو بڑا ہی احمق ہی۔ اگر لوگ اسکو اُسکے سر نہ منڈھین تو وہ خود بیاہ لے) ناچنے مین تو سیرل نے لیوسی سے بہت باتین نہین کین۔ مگر ناچ کے بعد وہ لیوسی کو لیجا کر ایک علیحدہ کوچ پہ بیٹھے۔ باتین کرنا شروع کین۔ کبھی کتابون کے تذکرے۔ کبھی موسیقی کی باریکیان۔ کہین نقاشی کے فنون پہ بحث۔ مین تو یہی کہونگا کہ بہت باتین تو مسٹر سیرل ہی کرتے تھے۔ لیوسی نے شاید ہی دو ایک باتون کا مختصر جواب دیا ہو۔ اس کم گوئی کو مسٹر سیرل نے اُسکے شرمیلے مزاج پہ محمول کیا۔ اسکے بعد لیوسی ایک ادریگلر رسالے کے

کپتان کے ساتھ جا کر ناچی۔ تھوڑی دیر مین مسٹر سیرل پھر لیوسی کے ساتھ ناچے
اسمین شک نہین کہ مسٹر سیرل کو لیوسی کے ساتھ بہت دلچسپی ہوئی۔ اور
اُسکے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا تھا کہ اِنسے ملکر وہ خوش ہی۔ مگر جو باتین سیرل
صاحب کرتے تھے اُسکا کوئی دلچسپ جواب نہ ملتا تھا۔ اُسنے کہا کہ مین
زیادہ پڑھی لکھی نہین ہون یہی معمولی اِسکول کی کتابین پڑھی ہین۔ نقاشی کا مجھے
شوق نہین۔ تصویرین مین نے زیادہ نہین دیکھی ہین۔ ایک مرتبہ۔ چچا جان
نمائشگاہ لندن دکھلانے لے گئے تھے وہان البتہ کچھ تصویرین دیکھین۔ گانا
سننے کا مجھے شوق ہی۔ خود بہت کم گاتی ہون۔ باجا بجانا مین نہین جانتی ہون
تھوڑے اشعار اور ترانے مجھے یاد کرائے گئے تھے۔ مگر مجھے کچھ شوق تو تھا
نہین۔ مین نے پھر نہ توجہ کی نہ کچھ سیکھا۔

ناول!۔ گھر پر تو چچی پڑھنے نہین دیتی تھین۔ ہان کتب خانون مین دو
چار جلدین دیکھی ہین (مین جانتا ہون اس سے زیادہ لیوسی کے اوصاف
ملل کی تفصیل کی ضرورت نہین ہی) اور سنیئے۔ فرنچ۔ یون ہی سنتے سنتے
اِس زبان مین اتنی مہارت ہی کہ اگر کوئی بولے۔ تو سمجھ لون۔ لاٹن۔ اِس
زبان کا تو ایک حرف بھی کبھی نہ دیکھا نہ پڑھا۔ مسٹر سیرل سوالات کرتے
کرتے پریشان ہو گئے۔ مگر جواب دینے والے کو کچھ بھی پریشانی۔ یا جھجک
نہ تھی۔ مجبور ہو کر اُنھون نے اور راز کا رچھیڑے۔ کہنے لگے کہ ہم تو بالکل

ہندوستان کی وحشیانہ زندگی بسر کرتے ہین۔ اور کچھ اِس اسٹیشن کے تذکرے کیے۔ جنھین سے لیوسی نے تھوڑے بہت لقین بھی کیے۔ سیرل نے پھر کہا کہ چلو۔ ایک ناچ اور ناچ آوین۔ یہ ناچ جرمن وضع کا تھا۔ اسکے بعد سیرل صاحب لیوسی کو کھانے پر لے گئے۔

لیوسی کی مان نے بہت کچھ زیادہ دخل درمعقولات نہین دیا۔ نہایت مسرور تھین۔ البتہ اور بڑی بڑھیون نے لیوسی کو بہت سفلہ خیال کیا۔ ایک طرف بے قاعدہ رسالے کے کپتان صاحب غصے مین کھڑے موچھین مڑور رہے تھے۔ مروڑتے کیا تھے۔ نوچے ڈالتے تھے۔ کپتان صاحب سوچتے جاتے تھے کہ کچھ رنگ تو ہمنے جمایا تھا۔ مگر اِس برنڈن کمبخت نے تو وہ دلکشی کی ہی کہ بس کیا کہون۔

گھر پہونچکر لیوسی مان سے کہنے لگی۔

لیوسی۔ ما۔ مین نے اُنسے بے اعتنائی تو نہین کی۔

مسز ہوم۔ نہین بیٹی۔ تمنے خوب ہی رنگ جمایا۔ مگر ایک بات تمسے نہین بنی۔ تیسری مرتبہ اُنکے ساتھ تمھین نہ ناچنا تھا۔ بیچارے کپتان ہالسن کو بہت شاق ہوا۔

لیوسی۔ مگر۔ نہین۔ ما۔ برنڈن ایسے ہلکے پیرون سے اور ایسے سبک ناچتے ہین کہ کپتان ہالسن بھلا کیا ناچتے۔ اور مین مسٹر برنڈن سے

انکار نہین کر سکتی تھی۔

مسز ہوم۔ آخر اتنی دیر تک تم دونون مین کیا باتین ہوتی رہین ؟

لیوسی۔ کچھ نہین۔ کہین کتابون کا ذکر۔ کہین تصویرون کا۔ کہین موسیقی کا تذکرہ۔ کچھ ادھر کی باتین۔ کچھ اُدھر کی باتین۔ مگر یہ شخص میرے واسطے بہت ہی ذہین ہی۔ مجھے تو اُنکے سامنے باتین کرتے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ مین چپ ہی رہی۔

مسز ہوم۔ تم نادان ہو۔ جلسے بھر مین کوئی بھی تو تمھارے مقابل نہ تھی۔ اور مجھے یقین ہی کہ اُنکو بھی یہ ہی یقین ہوگا۔

اب اُدھر کی باتین سنیے۔ مسٹر سیرل اور مسٹر مانسٹن مکان واپس جا رہے ہین اور باتین کرتے جاتے ہین۔

مانسٹن۔ سیرل! آج تو تم خوب ہی جی لگا کر لیوسی سے باتین کرتے رہے۔ بڑی بوڑھیان کیا کہتی ہونگی۔ کیا ہی! ہی کچھ رنگ۔ ؟

دونون مین بڑی بے تکلفی تھی۔ اور ایک دوسرے کو کرسچین نام سے پکارا کرتے تھے۔

سیرل۔ فلپ۔ بہت احمق نہ بنو۔ تمھاری بھی کیا باتین ہین۔ ارے صاحب۔ مین اُنکا مبلغ علم دیکھ رہا تھا۔ دیکھتا تھا کہ مین کتنی۔

فلپ مانسٹن۔ پھر کیا دیکھا۔

سیرل۔ کچھ نہین۔ بھوسہ بہت اناج ندارد۔ ڈھول کے اندر پول۔ مگر خیر غنیمت ہی۔ جنگلون مین مدت تک رہنے کے بعد خیر کچھ دلچسپی ہوگئی۔

مانسٹن۔ توپھر اب واپس آؤ۔ اور اُنسے جلد ملو۔ نہین تو اسمین تمکو بھی نقصان ہی۔ اور اُسکو بھی۔

سیرل۔ صاحب۔ مین صرف ڈاک کے انتظار مین ٹھہرا ہون کل ڈاک آجائیگی۔ خطوط کا جواب لکھونگا۔ اور لوسی کو الوداع کہکر رخصت ہوجاؤنگا۔ مین سچ کہتا ہون کہ مین نے اور کسی طرح کی کوئی بات اُس سے نہین کی۔ تم بھی کیا آدمی ہو۔ واللہ مین نے اور کوئی بات نہین کہی۔

مانسٹن۔ ہان۔ خیر۔

دونون جاکر اپنے اپنے پلنگ پر لیٹ رہے۔

باب دھم

لندن کے خطوط

صبح کے وقت دونون احباب بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے کہ چپراسی نے لندن کی ڈاک لاکر سامنے رکھدی۔ دونون صاحبون کے نام خطوط اور لفافے تھے۔ سیرل صاحب نے اخبارات اور سرکاری کاغذات کا انبار

الگ ہٹا کر پہلے گھر کے خطوط پڑھنا شروع کیے۔ پہلے گھر کا کچا چٹھا، پڑھنا شروع کیا۔ گھر سے جو خطوط آتے تھے اُنکو مسٹر سیرل گھر کا (کچا چٹھا) کہا کرتے تھے۔ لفافہ کھولا۔ تو سب سے پہلے اپنی ماں کا خط پڑھنے لگے۔ فلپ مانسٹن صاحب اپنی بیوی کا خط پڑھ رہے تھے۔ مگر۔ اُنھون نے دیکھا کہ خط پڑھتے۔ پڑھتے سیرل صاحب چین بہ جبین ہو جاتے تھے۔ خط کو پڑھکر سیرل صاحب نے لپیٹ کر رکھدیا۔

مانسٹن۔ سیرل! سب خیریت ہی نہ؟ ۔ جب تم خط پڑھ رہے تھے تو کچھ غمگین ہو گئے تھے۔

سیرل۔ ہان۔ کیا کرتا۔ والدہ صاحبہ کے دل مین اولاد کی طرف سے ایسے ایسے داغ ہین کہ اب وہ ہلوگون کی نسبت انواع و اقسام کے خیالات کیا کرتی ہین۔ پہلے تو ہلٹن کی تندرستی کے متعلق تشویش ظاہر کی۔ پھر مجھے ایک پوری جلد پند۔ و نصائح کی لکھی ہی۔ اور تحریر فرماتی ہین۔ کہ دیکھو۔ نوجوان عورتون سے بچے رہنا۔ اُنسے دور رہنا۔ معلوم ہوتا ہی کہ گویا۔۔

مانسٹن۔ کہ گویا۔ تم کل رات بھر لیوسی سے باتین ہی نہین کرتے تھے۔ نہین کچھ نہین تم تو چپ چاپ الگ بیٹھے تھے۔ لے اب چھپو نہین۔

ہمسے کھلجاؤ بوقتِ مے پرستی ایک دن
ورنہ ہم چھیڑینگے۔ رکھکر عذر مستی ایک دن

سیرل۔ تم تو مہمل ہو۔ ہمنے رات کا حال کیا تمکو بتلا نہین دیا تھا؟۔

مین نے کوئی اور باتین نہین کین - مین سچ کہتا ہون - مین اس سے طرح طرح کے
علوم و فنون پر سوالات کرتا تھا - مین نے ناحق بیچاری کو اپنے سوالات سے
پریشان کیا - اسنے تو کہدیا تھا کہ یہ باتین مین کچھ نہین جانتی - مجھے یقین نہ آیا اور
مین پوچھتا گیا - برا ہوا - مجھے ایسا نہ چاہیے تھا - کیون!

مانسٹن - ہم لوگون مین سے جو اولاد کو ہندوستان سے لندن تعلیم کے
واسطے بھیجتے ہین - ان مین سے اکثر یہی حال ہوتا ہے ہم جانتے ہین کہ ہمارے
عمدہ سے عمدہ تعلیم پا رہے ہین یہان آکر جو دیکھا تو کورے کے کورے - مگر اسکی
بحث ہی کیا ہے -

سیرل - نہین نہین - کہو - حرج ہی کیا ہے - کیسے کورے آتے ہین -

مانسٹن - اب لیوسی ہی کو دیکھو حسین ہے - ناچتی ہے - خوبصورت ہے -
تھوڑا بہت ناچ لیتی ہے - گانا جانتی ہی نہین - بس خیر و صلاح - سینا پرونا
کچھ نہین جانتی - اگر کوئی شوہر ملگیا - تو اسکے کوٹ مین شاید بٹن ٹانک دے
تو ٹانک دے - مزاج کی اچھی ہے - کہ ایسی ماں کے ساتھ مین بسر کرتی ہے -
شادی ہو ہی جائیگی - اور وہ مدت تک کنواری نہ بیٹھی رہیگی -

سیرل - تم بڑے فقرہ باز ہو - آخر اسقدر ہجو کیون کرتے ہو -

مانسٹن - ہم تو سچ کہ رہے ہین - اگر سب ایسے ہی عالی خیال ہون گے
جیسے آپ ہین - تو لڑکیونکو انگلستان مین خاص تعلیم دلوانا ہوگی - اور جہان

ڈاک کے جہازون مین خطوط آوینگے۔ وہان لڑکیان بھی فرانسیسی تعلیم یا فتہ روانہ ہوتی رہینگی۔ مگر اس سے اطمینان رکھو۔ یہ انتظام نہین ہونے کا لیوسی ہوم۔ اچھی خاصی عورت ہی۔ کیا عمدہ بیوی ہوگی۔ اور آخر آپ چاہتے کیا ہین۔؟

سیبرل۔ نہین۔ مجھے۔ اس سے زیادہ اوصاف درکار ہین۔ مگر۔ لاؤ اب بڑے بھائی صاحب کا خط پڑھین۔ (خط کھولکر دیکھا) رسم خط سے تو بالکل علالت کی علامت نہین پائی جاتی۔ خط کو فلپ کی طرف پھینکر) لو تم ہی پڑھو۔ اور مجھے سناؤ۔

"اس خط مین زیادہ تر شکار کا ذکر تھا۔ ایک جگہ اگست مین لارڈ ہلٹن خوب شکار کھیل رہے تھے اور عنقریب ہلٹن مین تیترون کے شکار کا قصد تھا اور بہت سے طیور صحرائی کا بھی شکار ہوگا اور بڑی دلچسپی رہیگی۔ اتفاق سے لارڈ صاحب کو زکام ہوگیا تھا۔ تو والدہ صاحبہ کو نہایت ہی تشویش تھی۔ اور تجویز کرتی تھین کہ لارڈ ہلٹن تبدیل آب وہوا کے واسطے کہین دور و دراز سفر پر چلے جائین۔ مگر۔ یہ سب فضول ہی۔ ہم شکار کھیلینگے ضرور کھیلینگے۔ ایک جملہ یہ بھی تھا" والدہ صاحبہ کو نہایت اصرار ہی کہ تم یہان چلے آؤ۔ مگر۔ تم میری خاطر سے نہ آنا۔ البتہ اگر تمھین آنے کی ضرورت ہو۔ یا تم خود آنا پسند کرو تو چلے آنا۔ انگلستان آکر تو مہینے ہی بھر مین

تمھارا جی گھبرا اٹھیگا - اور چاہو گے کہ یہان سے کیسے واپس جاؤن - کیا ہی لطف ہوتا - اگر جاڑے دن مین مین تمھارے پاس آتا اور شیر کا شکار کھیلتا

مالسٹن - (خط واپس دیکر) خوب خط ہی - مگر سیرل - تم انگلستان جا کر کیا کرو گے - خط سے تو علالت کے آثار بالکل نہین پائے جاتے - اپنے موقع کو ہاتھ سے دینا حماقت ہی - میرے پاس کلھ ایک دوست کا کلکتہ سے خط آیا ہی - لکھا ہی - کہ مسٹر گرانٹ - بہت ہی سخت علیل ہین - اور بہزار دقت جہاز مین سوار کیے گئے - زندگی کا کیا اعتبار - لوٹین - نہ لوٹین - تمھارا موقع ہی -

سیرل - میری دلی تمنا ہی - کہ وہ صحیح اور تندرست ہو جاوین لیکن اُنکے آنے کے بعد البتہ مین سوچتا ہون - کہ مجھے شاید وطن جانا پڑے - اُس سے پیشتر میرا جانا کیسے ممکن ہی - اگر خدانخواستہ کہین مسٹر گرانٹ نہ لوٹے - تب البتہ جانا کسی طرح ممکن نہ ہوگا - اگر مین اُنکی جگہ مقرر ہوا - تو کام کی بڑی ہی کثرت ہوگی - آج مین والدہ صاحبہ کو خط لکھے دیتا ہون کہ ابھی میرا آنا نہین ہوسکتا ہی -

مالسٹن - ہان جی - مان کو خط لکھنا اس سے کہین اچھا ہی کہ لیوسی کے دروازے پر ٹھوکرین کھاتے پھرو - لے - مین تو اب کچہری جاتا ہون اور آپ خط لکھیے - مگر یہ ضرور لکھدین - کہ رات کو مین ایک لڑکی کے ساتھ چھپ

مرتبہ ناچا - اور یہ لڑکی اِس شہر مین نہایت حسین ہی - ضرور لکھدینا

سیرل - فلپ - بہت بنو نہین - ذرا ہوش کی باتین کرو - مگر مسٹر فلپ آوازہ کسکر چلدیے تھے -

سیرل نے ارادہ کیا کہ خطوط کا جواب لکھون - مگر پھر جھٹ جلا لیا - اور پیتے ہوے - برآمدے مین ایک آرام کرسی پر چپ چاپ بیٹھ گئے - بھائی کی تندرستی کیطرف سے پورا اطمینان تھا - خط نکالکر پھر پڑھا - اُسکے خط کے حروف سے اُنکی تندرستی ظاہر ہی - مگر مین اُسکا شکرگذار ہون - اور ارادہ ہی کہ مین اُنسے کہون - کہ شادی کر لیجیے - ہماری سب کی یہ خوشی ہی کہ ہم اُنکو خوش - اور مطمئن دیکھین - ریاست بھی اب سبکدوش ہو گئی - اب وہ شادی کرلین - جب ہی اچھا " بھائی کا خط پھر جیب مین رکھ لیا - اور اب اگسٹا کا خط پڑھنا شروع کیا - اگسٹا نے پہلے تو ولایت کے جلسون - اور دعوتون کا ایک مفصل روزنامچہ لکھا تھا - اور اُسکے بعد ماں کے ہم زبان ہوکر بھائی کو لکھا تھا - کہ " ہندوستان مین شادی نہ کرنا کچھ مضمون درج ہی " مین یہ نہین کہتی کہ تم گھر چلے ہی آؤ - جہان تم ہو بہت خوش ہو - اسمین شک نہین کہ تمھارے آنے سے ہملوگ بہت خوش ہونگے مگر اُس آنے مین لطف ہی کیا - کہ تم تو یہان ہو - مگر تمھارا جی وہان لگا ہی - مگر ہملوگون کو کچھ شکوک بھی رہا کرتے ہین - والدہ صاحبہ کہتی ہین کہ تم کہین وہان شادی نہ کرلو - اور میرا بھی یہی خیال ہی -

ہم جانتے ہین کہ تم وہان تنہائی مین کیسے گھبراتے ہوگے۔ کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی خاتون آکر تمھارا ہاتھ پکڑے اور تم اُسکو بیاہ لو۔ اور ہمسے چھوٹ جاؤ خفا نہ ہونا۔ واقعی والدہ کے ایسے ہی خیالات ہین۔ یورپ مین کہین کسی پر مفتون نہ ہو جانا۔ بہین۔ پیارے بھائی۔ عنقریب تم وطن آؤگے۔ اور بہین بی بی پسند کروگے مین شادی کے وقت تمھاری دولہن کی طرف ہونگی۔ خدا وہ دن تو کرے۔ اگر کہین تمنے وہان شادی کرلی تو بھلا ہم لوگون کو اُس خاندان کی کیا خبر ہوگی۔ نہین معلوم کیسے لوگ ہون۔ خیر۔ اب اِس بات کو یہین چھوڑو۔ اگر تم کسی ہندوستانی شہزادی سے شادی کرلو۔ تو اِس سے کہین اچھا ہی کہ اُن لڑکیون مین سے کسی کو بیاہو۔ جو باہر آتی جاتی رہتی ہین۔ رانی گوری پولی کو کیون نہین بیاہ لیتے۔ سنتی ہون کہ وہ پنجندرم کی بہن ہی۔

لیجیے سیرل صاحب جرٹ ختم کر چکے۔ اور اب کمرے مین خط لکھنے کو تشریف لیگئے ہین۔ ہمکو بھی اِس خط کا مضمون معلوم ہوگیا ہی۔ اور کچھ حصہ اُسکا ہم ضرور درج کرینگے۔ ماں کے خط کی تھوڑی سی عبارت یہ تھی۔

”مین ابھی وطن نہین آسکتا ہون۔ آپ کو معلوم نہین ہی کہ میری ذمہ داری کیسی ہی۔ اور اگر مین چلا آؤن تو میری آیندہ ترقی پر اسکا کیا اثر ہوگا۔ مسٹر گرانٹ اپنی علالت کی وجہ سے بہت سا کام باقی چھوڑ گئے ہین حکام

مجھ پر تاکید کرتے ہین کہ تم پس ماندہ کام پورا کرو - اور مین پابند ہون اور مجھپر
فرض ہی کہ مین اُسکی تکمیل کرون - ہزارون کام کرنا ہین - سڑکین بنوانا -
پلُ تعمیر کرانا - اسکول - شفا خانے - پولیس کے اصلاحات - مالگزاری
کے وصول کے انتظامات - کہان تک بیان کرون - اگر بیچارے گرانٹ
صاحب نہ واپس آئے - کیونکہ مین سنتا ہون کہ اُنکی تندرستی کی حالت نہایت
خراب ہی - تو مجھے خیال ہی کہ میرے کرم فرما مجھے اِسموقع پر نہ بھولینگے اور
ممکن ہی کہ اُنکی جگہ مجھے مل جاوے - اور مین جانتا ہون کہ لارڈ ڈلہوسی
کے خیالات - میری نسبت بہت اچھے ہین - خلاصہ یہ کہ خدا کی عنایت سے
دو برس کی قائم مقامی تو مجھے مل ہی گئی ہی - اِس مدت مین مین بہت کچھ
کام کرسکتا ہون - یہ تو مین نہین کہ سکتا کہ مین اِن تمام کامون کو اتمام کو
پہونچا دونگا جو میرے خیال مین ہین - اور اگر مسٹر گرانٹ واپس آئے تو
اُنکی واپسی کے بعد ہم لوگ پھر سمجھینگے اور غور کرینگے کہ معاودت وطن ضروری
ہی کہ نہین - مگر اس سے پیشتر ممکن نہین ہی - میرے دل کی اگر پوچھیے تو یہ ہی
کہ بغیر دس۱۰ برس گذارے مین نہ واپس آؤن - دس برس کے بعد مجھے فرلو
مل سکتی ہی - اگر آپ سب باتون پر غور کرینگی تو آپ بھی میری رائے سے
اتفاق کرینگی -

جان - بخیریت ہین اُنکا خط آیا تھا - جس سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل

تندرست و توانا ہین۔ خدا کرے وہ مدتون صحیح وسالم زندہ رہین۔ اور اُنکی شادی ہوجاتی تو اچھا تھا۔ میری نسبت تردد نہ کیجیے گا۔ اسمین شک نہین کہ نورپور ایک ایسا مقام ہی کہ جہان لڑکیان آیا ہی جایا کرتی ہین۔ بہت آئین اور چلی گئین۔ مگر نہ مجھے اُنسے کچھ لُطف نہین۔ میرا کام میرے واسطے اہل وعیال ہی اسمین میری زندگی بسر ہوتی ہی۔ اسی سے مجھے عشق ہی۔ اور میرے خیال مین بی بی کی گنجایش نہین۔ نہ میرا کار منصبی مجھے اسکی اجازت دیتا ہی۔ نہ مجکو اسکی فکر ہی۔ رات دن تو مجھے دورہ پر گذرتا ہی۔ سفر مین رہتا ہون بیوی کو اس دشت و بیابان مین کہان کہان لیے پھرونگا۔ وہ یا تو نورپور مین رہین۔ یا پہاڑون پر جا کر رہین۔ مین اس مفارقت کے نتایج دیکھ چکا ہون اور جسکو مین چاہون اُس سے کیون مفارقت گوارا کرون۔ اگستا کو بھی مین یہی لکھونگا۔ اُنھون نے بھی اپنے خیال کے مطابق مجھے ایک لکچر دیا ہی۔ اُنکی راے ہی کہ مین ایک رانی بیاہ لون۔ مین یہان کی کسی میم سے شادی نہ کرون۔ اور مجھے اُنکی راے سے اتفاق ہی۔ لیکن یہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ رانی کہان سے آوینگی۔ اور اُنکے بھائی راجہ چندرم یہان رہتے تھے۔ مین وہین جا کر اُنکے دولتکدہ پر اپنا کارڈ چھوڑ آتا۔ والدہ صاحبہ! ان مہمل باتون پر خفا نہو جیے گا۔ اور آپ اطمینان رکھیے کہ جیسا آپ کو ادھر اُدھر کی عورتون سے پرہیز ہی۔ ویسا ہی مجھے بھی ہی۔ مین چاہتا تھا

کہ آپ دیکھتین کہ میرے ضلع کی آب و ہوا میرے مزاج کے کسقدر موافق ہی
بالکل انگلستان کا موسم ہی۔ جسوقت چاہتا ہون۔ شکار کھیلنے نکلجاتا ہون
مگر تھوڑے دن سے مین شکار نہین کھیلتا ہون۔ حال مین مجھے اپنے ضلع
سے ایک دور و دراز مقام پر ایک ڈکیتی کے مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے
مجبوراً خود جانا پڑا بڑا اہم مقدمہ تھا۔ ایک شخص مقتول ہوا تھا۔ جو معزز
اور مالدار تھا۔ ضلع کے اُس حصے مین مسٹر گرانٹ ہی جایا کرتے تھے مجھے
بہت کم اتفاق وہان جانے کا ہوا تھا۔ مگر ایکی مرتبہ جاکر دیکھا تو نہایت
عمدہ مقام ہی اور کیا ہی دلچسپ مناظر ہین۔ ارض مرتفع مین درے۔ اور
گھاٹیان ہین۔ جہان سے دور تک نظر جاتی ہی۔ اور نشیب کے سبزہ زار
بہت خوشنما دیکھ پڑتے ہین۔ جنگل ہی۔ چشمے جاری ہین۔ کگارے ہین۔ اور
صحراے بے پایان ہی۔ کیسی بارونق جگہ ہی۔ مختصر یہ ہی کہ ؎

این چشمہ واین سبزہ واین لالہ واین گُل
آن شرح ندارد کہ بہ گفتار درآید

جابجا کیسے آباد اور خوش حال مواضع ہین۔ کیا کہون۔ جی چاہتا تھا
کہ آپ کو ان مقامات کی سیر کراتا۔ تھوڑی دیر تو آپ بھی میری موجود صحرائی
زندگانی پر خوش ہو جاتین چاہے پھر تنہائی کی وجہ سے گھبرا جاتین۔ مجھے
شاہ گنج پھر جلد جانا ہی۔ وہان ایک شفا خانہ اور سڑک بنوانا ہی۔ اپنے

ضلع کا خود ہی - سرویر - انجینیر - اور معمار ہون - شکار خوب ملیگا ابھی تک شکار بچا ہوا ہی - شیر - چیتے - ہرن - پاڑھے - ریچھ - طیور بہ افراط ہین - اگر وقت ملا - تو وہان بھی جاؤنگا - جہان نیل گاے کا شکار ہوتا ہی دو ایک چرسے بنوا کر ہال مین بچھانے کے واسطے آپ کو بھی بھیجونگا - میری صحت کی نسبت زیادہ تشویش کو راہ نہ دیجیے گا - مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین بالکل قوی اور تندرست ہون - خوب موٹا تازہ ہون ڈاڑھی نکل آئی ہی - بھوک خوب معلوم ہوتی ہی - اور شکار پر دواودوش کی وجہ سے تندرستی کی حالت نہایت درجہ قابل اطمینان ہی - اب ایک دن اگر بن پڑا - تو آپ کو اپنا پورا روزنامچہ لکھونگا - جسکو آپ پڑھ کر بہت خوش ہونگی - اب مین اس عریضے کو ختم کرونگا - ابھی جان - اور اگسٹا کے خطوط کا جواب لکھنا ہی - اور سرکاری احکامات اور کاغذات کا میرے سامنے ایک انبار ہی - جنکے جوابات تحریر کرنا ہین - کچھ یہ نہین ہی کہ مین ضلع مین مقیم ہون - ایک جلسہ اور دعوت تھی - اُسی مین شرکت کے واسطے ایکدن کو چلا آیا - اور کل صبح اپنے لشکر کو سوار ہو جاؤنگا جو یہان سے پندرہ کوس ہی - رات دو بجے تک کئی مرتبہ ایک حسین ساتھی کے ساتھ ناچنا پڑا - آپ نور پور کی یہ دلچسپ صحبتین سنکر کیا خیال کرینگی "

مانسٹن - (کچہری سے واپس آکر) کہیے صاحب - آپنے سب خط

لکھ ڈالے۔ آج دن بھر تو تم تنہا رہے۔ کوئی مخل بھی نہ تھا۔ اب مین بیٹھکر چُرٹ پیونگا۔ لے اب آؤ۔ بیٹھکر باتین کرو۔ بہت لکھ چکے۔

سیرل۔ ہان مین نے سب خطون کا جواب لکھدیا۔ اور والدہ صاحبہ کو کل رات کے ناچ کا حال بھی لکھدیا۔ تمنے میری صفائی۔ اور راست گفتاری دیکھ لی۔

مانسٹن۔ ضرور۔ اور تم وہان نہین گئے۔ جا کر جان جہان سے رخصت تو ہو آؤ۔ وداعیہ کلمات کہہ آؤ۔ اخلاق ہی سے سہی۔

سیرل۔ (ہنسکر) اب اس کام کو تمھارے ذمہ چھوڑا۔ کل جب مین چلا جاؤن۔ تو تم میری طرف سے جا کر رخصت ہو آنا۔ جانا۔ اور کہنا کہ مین تو مدت کے واسطے ہندوستان کے جنگلون مین جا رہا۔ اور کہنا کہ تم اپنے کام سے غافل نہ ہو۔ یقین تو ہی کہ جب مین لوٹون تب تک کپتان ہابسن اپنا کام ٹھیک کر چکے ہون۔

مانسٹن۔ مجھے بھی یہی امید ہی۔ کپتان ہابسن خوب آدمی ہی۔ بڑے مہربان ہین۔ اور اُسکو بھی یہی چاہیئے کہ ایسے شخص سے مفارقت نہ کرے کیا کھون۔ اگر میری بیوی یہان موجود ہوتین۔ تو پندرہ دن کے اندر سب ٹھیک کر لیتین۔ اچھا مین کل جا کر تمھاری طرف سے معذرت کر آؤنگا۔ لیوسی سے تو مجھے خوف نہین۔ مگر انکی والدہ شریفہ میر المحہ بھر کے

واسطے بھی جانا پسند نہ کرینگی - بلکہ نفرت کرینگی اور کہینگی - ع یہ کون ہین جو چلے آئے بن بلائے ہوے - (مصرعے کو گانے لگے) ہان تو سیرل! کل تم واقعی چلے جاؤ گے -

سیرل - ہان - مین نے کہدیا ہی کہ چار بجے صبح میرا گھوڑا تیار رہے - ذرا اپنے خانسامان سے کہدیجیے گا کہ اُسوقت مجھے ایک پیالی قہوہ بنا دیگا -

مانسٹن - ہان - ہان - ضرور - اور توسن بھی تیار رہینگے - مگر میرا خیال تھا کہ تم گوکلپور کے مقدمے کی سماعت تک ٹھہرو گے - آج مین اُس مقدمے کے کاغذات پڑھتا رہا - عجیب مقدمہ ہی - اور اُس لڑکی سیتا نے کیسی گواہی دی ہی - مین نے ایسی شہادت کبھی نہین پڑھی تھی - یہان بھی تو اُسکو آنا پڑیگا - شاید وہ آوے -

سیرل - ہان میرا بھی خیال ہی - کہ ضرور آوے - اور جب وہ آکر تمھارے سامنے گواہی دیگی - تو تم بھی ویسے ہی متعجب اور حیران ہو جاوگے جیسا مین ہوا تھا - مین اُسکی گواہی والا دن کبھی نہ بھولونگا - بابا صاحب سررشتہ دار بھی رو دیے - اور اپنی چشم اشک فشان کا حال تو کیا کہون -

مانسٹن - مین چاہتا ہون - کہ دوران سماعت مقدمہ مین تم یہان ضرور موجود ہو - مین تاریخ جلد مقرر کیے دیتا ہون - مسٹر نوبل کہتے تھے کہ

امید ہی کہ عنقریب دو ایک ڈاکو اور گرفتار ہو جاوین -

سیرل - مسٹر ہانسٹن میری خوشی یہ تھی - کہ اس مقدمے کے فیصلے کے بعد ڈکیتی کا خاتمہ ہو جاتا - چھوٹے جرائم کا انسداد ممکن ہی - گرٹھگی اور ڈکیتی کے گروہ کے گروہ بطور پیشے کے یہ کام کرتے ہین - اسکے انسداد مین بڑی ہی دقت واقع ہوتی ہی - لیجیے - مسٹر نوبل بھی آرہے ہین - انسے شاید کچھ اور حال معلوم ہو -

مسٹر نوبل - (زینون پہ چڑھ کر) خوش ہوکر - چار اور گرفتار ہوے مسٹر نوبل ایک نوجوان آدمی تھے -

"کہان"

نوبل - ادھر ادھر چھپے پھرتے تھے - ایک تو یہین ملا - ایک پاس ہی کے ایک موضع مین ملا - اور دو نواب صاحب کے یہان کے بدمعاش ہین - پہلے تو دونون مفرور ہو گئے تھے - مگر گواہ سرکار کہتا تھا کہ وہ ضرور مل جاوینگے - کل رات کو ڈکیتی پولیس والون نے نہایت چالاکی سے انکو گرفتار کیا -

اسکے بعد ان لوگون مین ضلع کے انتظامات کے متعلق باتین ہوتی رہین - اور اس مقدمے کے بارے مین بھی گفتگو رہی - جو کچھ دلچسپ نہین تھی - مگر - ناظرین سے کچھ حالات مسٹر ہانسٹن کے بیان کردینا ضروری ہین - فلپ ہانسٹن صوبہ ہذا کے جج تھے - دیوانی اور فوجداری کے اختیارات

تھے۔ اور بعض مقدمات کے اپیل کا بھی اختیار سماعت تھا وہ بھی اچھے خاندانی انگریز تھے۔ مگر اُمرا مین سے نہ تھے۔ اتفاق سے انکے گھر کی ریاست بھی ہلٹن کے قریب تھی۔ اور انکے بڑے بھائی ایڈورمانسٹن مالک ریاست تھے۔ انکے دو بھائی اور تھے۔ ایک تو بیرسٹر تھے۔ جنکا کام خوب چلتا تھا۔ دوسرے بھائی ایک گرجا مین رجسٹرار تھے۔ گرجا مقام مارٹن کا تھا جہان خاندان کی سکونت تھی۔ صیغہ ملازمت مین مسٹر مانسٹن۔ مسٹر سیرل سے دس سال سینیر تھے۔ مگر دونون ایک ہی کونٹی کے رہنے والے تھے۔ ایک دوسرے سے شناسا۔ خیالات مین بھی دونون کے بہت کچھ مشابہت۔ بس اسی وجہ سے آپس مین بڑا اتحاد تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ دونون بھائی ہین۔ مسٹر مانسٹن مین علوم و فنون۔ اور نازک خیالی کی تکمیل ویسی نہ تھی۔ جیسی مسٹر سیرل مین۔ مانسٹن نہ باجا بجانا جانتے تھے۔ نہ نقاشی جانتے تھے۔ کچھ گا لیتے تھے۔ مگر وہ کمال کہان جو مسٹر سیرل کو براعظم یورپ مین رہتے رہتے حاصل ہو گیا تھا۔ کچھ ایسے بڑے شکار کے شوقین بھی نہ تھے۔ بس اُنکی بڑی دلچسپی تھی کہ سویرے۔ کرکٹ کھیلتے تھے۔ یا گھر پر فوجیون مین سے کسی بے فکرے کو پکڑ لائے اور اُسکے ساتھ بلیرڈ کھیلا کیے۔ جب کچہری سے فرصت پاتے تھے تو بلیرڈ بہت کھیلتے تھے۔ فرائض منصبی کے ادا کرنے مین مسٹر مانسٹن بڑے ہی قابل آدمی تھے۔ بڑے ترباندان۔ قانون اسلام۔ اور ہندو

شاستر کے بڑے ماہر - قانون انگلستان پر پورا عبور - اخذ نتائج قانونی مین
شاید ہی اُنکی رائے کبھی خطا کرتی ہو - پیچیدہ اور ہر ایک مسائل کی تہ تک
فوراً ہی پہونچتے تھے - اُنکے فیصلون کے خلاف شاذ ہی اپیل ہوتی تھی - کام
کبھی باقی نہین پڑا رہتا تھا - اُنکی آزادہ رائی - اور اُنکی قابلیت قانونی
دیکھکر خیال ہوتا تھا اور حق بجانب خیال ہوتا تھا - کہ وہ بہت جلد عدالت العالیہ کی
ججی پر فائز ہونگے - مسٹر مانسٹن یہ تو نہین کہا جاسکتا کہ ہر دلعزیز تھے - مگر عامہ
خلائق کے دلون مین اُنکا بڑا وقار تھا - اُنکی معدلت اور انصاف پروری پر لوگ
اعتبار کرتے تھے - اور اطمینان رکھتے تھے - کیا عجب تھا کہ اگر وہ اُس
صیغہ ملازمت مین ہوتے جسمین مسٹر سیرل تھے تو وہ بھی ہر دلعزیز ہوتے
مگر - وہ تو آتے ہی صیغہ دیوانی مین داخل ہوگئے - اور اسی وجہ سے اُن کو
لوگون سے ملنے - اور مقامات پر آمد و رفت رکھنے کا موقع ہی نہ ملا - مگر
جو اُنسے ملتے اُنسے وہ بہت لطف و اخلاق سے پیش آتے - بہت ہی
حلیم المزاج تھے - اور یہ اوصاف ان مین ایسے تھے جنسے ہندوستانیون کے
دلون کو اُنکے ساتھ گرویدگی تھی - صوبے بھر مین کوئی بھی ایسا نہ تھا جسکا یہ
عقیدہ نہ ہو کہ جج صاحب کی عدالت مین سب برابر ہین - اور اُنکی نگاہ مین
سب یکسان ہین - اور وہ وکیلون کی عیاریون سے خوب واقف ہین اُنکے
سامنے کسی کی کچھ نہین چلتی - بس انصاف ہوتا ہی -

فلپ ہانسٹن کی شادی ہو چکی تھی۔ سیرل صاحب کے آنے سے پیشتر جج صاحب نے فرلو رخصت لی تھی اور ولایت جاکر اپنے وطن کے قریب ہی ایک جگہ شادی کر لی تھی۔ اور شادی کے بعد ہی میم صاحبہ کو ہندوستان لیتے آئے تھے۔

جب سیرل صاحب آئے ہین تو یہ لوگ نورپور ہین موجود تھے۔ کس گرمجوشی اور محبت سے ان لوگون نے اُنکا خیر مقدم کیا۔ باہم کیسا ربط و اتحاد تھا۔ کہ باید و شاید۔

اِس ڈاک مین مسٹر ہانسٹن کی میم صاحبہ نے اُنکو چھٹی بھیجی تھی۔ جب سیرل صاحب نے پوچھا "کہ سب خیریت ہی۔ میم صاحبہ کب آوینگی" تو حضرت یہ کہکر چپ ہو رہے تھے "کہ جی ہان سب خیریت ہی۔ میم صاحبہ جلد واپس آوینگی۔ آپ کو سلام لکھا ہی" بات یہ تھی۔ کہ باہم مدت سے یہ صلاح ہو چکی تھی۔ اور طے پایا تھا کہ ایسی مین اُنکی بیوی اپنی خواہر علاتی کو لیتی آوینگی۔ جنکا نام گریشں تھا۔ اپنے باپ کی دوسری شادی سے صرف یہ ہی ایک صاحبزادی تھین۔ انکی عمر اٹھارہ برس کی ہو چکی تھی۔

مس ہیوم پر کیا کچھ فقرہ بازی نہین ہو چکی تھی۔ بھلا مسٹر ہانسٹن آنیوالے کا ذکر کرتے۔ توبہ! مگر۔ نہین مسز ہانسٹن نے لکھا تھا کہ اگلی ڈاک مین مین ہندوستان آجاؤنگی۔ اور مسٹر ہانسٹن کی یہ خواہش تھی کہ "ڈکیتی کے مقدمہ کو جلد ختم کرکے۔ مین کلکتے بیوی کے استقبال کیواسطے پہونچ جاؤن"

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

باب یازدہم

تقریر - اور اصول

بیچیے - آج ڈکیتی والے مقدمے کی سماعت کا دن ہی - پیشتر ہی سے عدالت کا کمرہ تماشائیون سے بھر گیا تھا - لوگونکو فریقین مقدمہ کے حالات سے بڑی ہی دلچسپی تھی - بڑا اشتعال تھا - ہزارہا آدمی بلا وجہ محض مقدمہ دیکھنے چلے آتے تھے - اسقدر مجمع تھا کہ ہزارہا آدمیون کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ باہر جمع تھے - نواب دل خان بہادر - بھی پہلے ہی جج صاحب کی کرسی کے پاس جلاس پر تشریف فرما تھے - اُنکے ہمراہی پیٹیان لگائے باہر ٹہل رہے تھے - باہر سپاہیون کا زبردست پہرہ تھا - اندر پولیس کا دستہ حفاظت اور انتظام کے واسطے موجود تھا -

مسٹر سیرل بھی پیشی والے دن صبح ہی کو نو بجے پہونچ گئے تھے - دونون دوستون نے ایسیرل - اور ہانسٹن) اور مسٹر نوبل نے ساتھ ہی چھوٹی حاضری کھائی - اور ساتھ ہی کچہری پہونچے - پہلے سیرل صاحب کو پیش وپیش تھا

کہ اجلاس پر میری موجودگی مناسب ہی کہ نہین - مگر - پھر خیال آیا - کہ میری موجودگی اُس لڑکی کو بہت باعث تقویت ہوگی - جس نے میرے سامنے کس خوبی سے اظہار دیا تھا - اور یہان اظہار لکھانے مین اُسکو پریشانی نہ ہوگی - اور یہ بھی خیال تھا - کہ اس گروہ کو قرار واقعی سزا ملے تو شاید ڈکیتی کا کچھ انسداد ممکن ہو - رفتہ رفتہ اس گروہ کے سردار (عزرائیل پانڈے) کے بہت کچھ حالات آشکارا ہوے تھے - ڈکیتی کے انسداد کی تدابیر مین انکو شب و روز مصروفیت رہتی تھی - مسٹر مانسٹن سے وعدہ کر دیا تھا کہ پیشی کے موقع پر موجود رہونگا - حسب وعدہ آئے - اور کچہری بھی گئے - مگر - اجلاس سے علیحدہ ایک کرسی پر جا کر بیٹھے - تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ گواہ ہونکو شہ دینے آئے ہین - تھوڑی ہی دیر مین باہر سے زنجیرون کی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی - سولہ قیدی سامنے حاضر کئے گئے - پولیس کا زبردست پہرہ ہمراہ تھا - سب سپاہی تلوارین کھینچے ساتھ - اگر کوئی انگریز ہوتا تو جانتا - کہ چوری کی نشست ہی - مگر - نہین یہ بات نہ تھی - مقدمے کا فیصلہ تنہا مسٹر مانسٹن کے ذمہ تھا - پہلے کچھ ابتدائی کارروائی ہوئی جسکی تشریح کی ضرورت نہین - اِسکے بعد بیربل سنگھ گواہ سرکاری پیش ہوا - جسکو معافی کا وعدہ دیا گیا تھا - اُسکی ہتھکڑی تو کھولدی گئی تھی - مگر اُسپر پہرا سست سخت تھی اُس سے حلف لیا گیا - اور اُسنے کہا کہ "خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہونگا

اُسکو فرد قرارداد جرم سنائی گئی - اور اُسنے نہایت صفائی سے اظہار لکھانا شروع کیا - کو کلپور کی ڈکیتی کے واقعات موبمو بیان کر دیے - اور یہ بھی بیان کیا - کہ اسموقع پر آپسکے ساتھیوں مین کس کس کے ذمے کون کون کام تھا - اُسنے کہا کہ مین مشعل برداروں مین تھا - اور (قیدیون مین ایک کی طرف اشارہ کر کے تبلایا) یہ بھی مشعل ہی لیے ہوے تھے - دو آدمی اور مشعل لیے ہوے تھے - مگر - وہ ابھی گرفتار نہین ہوے ہین - اور اُنکا پتہ تبلایا - اُسنے بیان کیا - کہ پہلے ہری داس کے عزرائیل پانڈے نے بھالے سے کئی زخم لگائے - اور بیان کیا کہ سیتا کے پیر سے پائل مین نے اُتاری تھی - اور اپنے پاس رکھی - اُسنے انبار مین سے عزرائیل پانڈے کے بھالے کو شناخت کر کے تبلا دیا - اور کہا - کہ بعد واردات کے اسکو مین نے ہی خون سے صاف کیا تھا - اور دھویا تھا -

گواہ سرکاری سے وکیل ملزمان نے کچھ تھوڑے ہی سے سوالات جرح کیے - مگر - عزرائیل پانڈے نے دیر تک سوالات کیے - مگر وہ گواہ نہ ٹوٹا - اسکے بعد بلدیو کا بیان شروع ہوا - جسکی آواز باریک مگر کرخت تھی - اور یہ وہ شخص ہی جسنے شاہ گنج مین مقدمے کی سماعت کے وقت سیتا کے قدمون پر گر کر معافی مانگی تھی - اس شخص کو بھی معافی دیگئی تھی - اور اسکی شہادت نہایت بکار آمد تھی - اسکے بیان سے بہت سے مال مسروقہ کا

پتہ ملا تھا۔جو دور دور مقامات سے فراہم کرکے عدالت مین لاکر رکھا گیا تھا۔اس گواہ نے تبرک کلھاڑی۔اور اسکا غلاف بھی پیش کیا۔اسکو گواہ نے اپنے گھر مین دفن کرر کھا تھا۔یہ بھی بیان کیا کہ کتنی مرتبہ ڈکیتی مین اس سلاح مقدس کا استعمال ہوا تھا۔گو کلپور والی ڈکیتی سے پیشتر ہند مغربی مین ڈاکہ ڈالا گیا تھا۔اس شخص سے سوالات جرح نہین کیے گئے اور اس گواہ کا بیان لفظ بہ لفظ سچ تھا۔اول سے آخر تک۔ہری داس کے قتل کا حال۔اسنے بیان کیا۔جو گفتگو گھاٹی مین ہوئی تھی۔از ابتدا تا انتہا بیان کی۔اور سیتا کا حال جب اسنے بیان کیا ہی تب تو سامعین پر عجیب حالت طاری ہوگئی تھی۔

اسکے بعد روپا سنار کی شہادت لی گئی۔اسنے جو کچھ واقعات اس بارے مین ہم لکھ چکے ہین وہی راست راست بیان کردیے۔بیربل سنگھ کی شناخت کی اور پاٹل کی بھی۔

اسکے بعد سیتا کی گواہی تھی۔سیتا کو اسکے دادا۔اجلاس پر ساتھ ساتھ لائے۔وہ اپنے لڑکے کو گود مین لیے تھی۔سیتا کو کرسی دیگئی مگر اسنے کہا کہ مین کرسی پر کبھی نہین بیٹھی ہون۔مین کھڑے کھڑے اظہار دونگی۔سیتا کا حسن روزافزون دیکھ کر جج صاحب بھی حیران ہوگئے۔ہندوستانی عورت کبھی ایسی حسین اور مہ جبین نظر ہی سے نہین گذری تھی۔اب جج صاحب

سمجھے کہ سیرل صاحب نے شاہ گنج سے جاتے وقت جو سیتا کی کیفیت لکھی تھی۔
وہ بالکل سچی تھی۔ اُسکے حسن کی۔ اور اُسکی خوبی کی پوری تعریف تو کوئی کیا
لکھ سکتا تھا۔ یون سمجھنا چاہیئے کہ کچھ تذکرہ ہو سکتا تھا۔

سیتا سیرل صاحب سے کچھ فاصلے پر نہ تھی۔ اور اُسنے دیکھا کہ سیرل صاحب
اُسکو جرأت دلانے والی نظر سے دیکھ رہے ہین۔ اور بے شک اُنکی موجودگی
سے اُسکو بہت اطمینان تھا۔ اُسنے اظہار لکھانا شروع کیا۔

آج سیتا اُس روز کی طرح زیادہ بدحواس نہین ہے۔ اطمینان سے جو کچھ
سچے واقعات گوکلپور کی ڈکیتی کے تھے۔ صاف صاف بیان کیے۔ تاثیر
بیان ایسی تھی جسکا اثر جج صاحب اور سامعین و حاضرین کے دلون پر
محسوس ہوا۔ عدالت مین ایک عجیب عالم حیرت و سکوت طاری تھا۔ سیتا نے
عزرائیل پانڈے اپنے شوہر کے قاتل کی شناخت کی۔ اور ایک اور شخص قیدیون
مین تھا۔ جو شریک قتل تھا۔ اُسکو آج ہی اول مرتبہ دیکھا تھا۔ او پہچانا
اپنی پائل پہچانی۔ اپنے طوق کے ٹکڑے مال مسروقہ کے انبار مین سے
چھانٹ کر پہچان دیے۔ اپنا زخم۔ اور اپنے بچہ کا زخم عدالت کو دکھلایا
وکیل مدعا علیہم نے جرح کرنا چاہا۔ اور کچھ سوالات بھی کیے۔ مگر بے سود۔ سچے
گواہ جرح مین نہین ٹوٹا کرتے۔ دروغگو البتہ اپنے حافظے کی وجہ سے
مجروح ہو جاتے ہین۔ اسکے بعد مسٹر ہانسٹن صاحب جج بہادر نے سیتا کو

واپس جانے کی اجازت دی-

مسٹر ہانسٹن- (حسرت آلود لہجے مین) بائی جی- آج تمنے ایک نہایت دردناک فرض ادا کیا ہی- اور اس فرض کی ادائی مین اپنی عزت وحرمت کا پورا اظہار کیا ہی- مین ضرور کہتا- کہ آپ کی کسقدر وقعت اور توقیر میرے دل مین ہی- مگر یہ موقع اس بیان کے واسطے مناسب نہین ہی- اب آپ جائیے- اور آپ کو اب تکلیف نہ کرنا ہوگا-

اب تک تو خیر حاضرین عدالت مین زبردستی سے- اور تاکید سے خاموش رہے تھے- مگر جج صاحب کی اتنی تقریر کے بعد جو جوش وخروش پیدا ہوگیا تھا- وہ کسی طرح فرو نہین ہوتا تھا- جج صاحب نے کیا فرمایا تھا وہ کون آنکھ تھی جو اس سانحہ پر درد کے اظہار پر اشک فشان نہ تھی- اور وہ کون دل تھا جسمین سیتا کی زار حالت پر ترس نہ تھا- اور اسکی خوبی اور راستی بیان پر کون عش عش نہ کرتا تھا- سیتا- کو معلوم ہوگیا تھا کہ سیرل برنڈن صاحب- اسکو نگاہ ترحم سے دیکھتے تھے- اور سیرل صاحب کا خیال تھا کہ جب سیتا جانے لگے تو مین اُس سے کلمات تحسین وآفرین کہون- مگر نہین- چلتے وقت تو صاحب خاموش ہی رہ گئے- آخر یہ کیا بات تھی

کچھ خبر مجکو نہین ہی- کہ کہان جاتا ہون
کہین کھینچ لیے جاتا ہی- مرا دل مجکو

قریب شام تک جج صاحب مقدمہ کی اورشہادت - اور کاغذات متعلقہ غور سے پڑھتے رہے - اور اسکے بعد - ملزمان کے وکیل سے تقریراخیر کی ہدایت کی گئی - مگر وکیل نے عرض کیا -

" مجھے اس مقدمہ مین کچھ نہین عرض کرنا ہی - امید کرتا ہون - کہ حضور والا - واقعات مقدمہ - اور شہادت موجودہ مسل پر لحاظ فرماکر انصاف فرماوینگے " مسٹر مانسٹن صاحب کا فیصلہ بہت مختصر اور سخت تھا

جج صاحب - (عزرائیل پانڈے کی طرف روے سخن کرکے)

عزرائیل پانڈے ! پہلے تم نمبر ۴۳ - پلٹن مین سپاہی تھے - وہانسے نافرمانی کی علت مین تم موقوف ہوے - تمھارے جسم پر جو نشانات ہین - اور تمھارا حلیہ - جو کچھ فوج کے رجسٹر مین درج ہی - اور جو رجسٹر یہان موجود ہی - وہ لفظ بہ لفظ مطابق ہی - اسکے بعد تم بندیلکھنڈ کے بلوے مین سرغنہ تھے - تمنے اسموقع پر اپنا نام گنگا سنگھ رکھا تھا - اور تم بچ نکلے تھے - اور تمنے ڈاکہ زنی اختیار کی - تم پر جبر ستانی - چوری - اور قتل - اور ڈکیتی کے بہت سے مقدمات قائم ہوسکتے ہین مگر موجودہ جرم پر اکتفا کی گئی ہی - تم بڑے ہی بیدرد - اور شاطر مجرم ہو - اور تمھاری نسبت عدالت عدالت کا حکم ہی کہ نورپور جیل مین تمکو پھانسی دے کر تمھاری جان لیجاوے -

عزرائیل پانڈے نے کچھ جواب نہین دیا - یہ سنا گیا تھا کہ وہ دبی زبان کچھ

کہہ رہا تھا۔ مگر سمجھ مین نہین آیا کہ کیا کہتا ہی۔ دو مجرمونکو اور پھانسی کا حکم دیا گیا۔ اور چند مجرمونکو حبس دوام کی سزا دیگئی۔ کچھ لوگون کو مختلف میعاد کی قید یا مشقت کا حکم دیا گیا۔ اور اسکے بعد عدالت برخاست ہوئی۔ اور مشہور مقدمے کا فیصلہ ہوگیا۔ یہ بات ضرور حیرت کی تھی کہ اصل بانی فساد سزا سے بچ گیا۔ مگر اسکے وجوہات تھے جو اپنے موقع پر بیان ہونگے۔

مسٹر مانسٹن نے اُس شام کو افسرونکو ایک مختصر دعوت دی تھی۔ مگر خود صاحب ایسے محو اور منتشر الحواس تھے کہ مہمانون کی حسب معمول مدارات دلچسپی کے ساتھ نہ کرسکے۔ سب مہمان جلد ہی رخصت ہوگئے۔ کھانے پر مسٹر نوبل نے سیتا کی گواہی کے واقعات بڑی خوبی سے بیان کیے تھے۔ جس سے سننے والونپر ایک عجیب اثر تھا۔ اپنے بیان کی مسٹر سیرل۔ اور مسٹر مانسٹن سے داد چاہتے جاتے تھے۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس مقدمہ کے واقعات کا چرچا سارے شہر مین ہر زبان پہ جاری تھا۔ علی الخصوص میم صاحبان زیادہ تران تذکرات مین دلچسپی رکھتی تھین۔ اُن لوگون نے تو مسٹر مانسٹن سے یہ درخواست کی کہ ہمکو سیتا سے ملوا دیجیے۔ اور اس درخواست پر بڑا مضحکہ ہوا۔ ایلا کو تو مکان ہی پہ چھوڑ آئے تھے۔ اور جس دن مقدمہ ختم ہوا۔ اُسکی صبح کو سیتا اپنے دادا کے ساتھ نور پور سے اپنے مکان کو روانہ ہوگئی تھی۔

جب سب مہمان رخصت ہوچکے تو مسٹر ہانسٹن نے مسٹر سیرل سے کہا کہ مجھی غیند ہی نہین پڑتی - چلو چہل قدمی ہی کرین - عجب بہار کی شب ماہ تھی - اور باغ کے پھولون - اور بیلون کی مہک مشام جان کو معطر کر رہی تھی عجیب سہانا سمان تھا -

مسٹر ہانسٹن - مسٹر سیرل مجھے شرم آتی ہو کہ مین تمکو سونے نہین دیتا - صبح کو تمکو اتنی دور جانا ہی - مگر ابھی بڑا سویرا ہی مجھے نیند ہی نہین آتی اُس لڑکی کا خیال دماغ سے نکلتا ہی نہین کیسی حسین ہو - کیسی مستقل مزاج - کیسی حیادار - کیسی خوددار - تمنے بھی کبھی ایسی گواہی سُنی

مسٹر سیرل - نہین کبھی نہین - مین نے تمکو خط ہی مین لکھ بھیجا تھا لیکن پہلی مرتبہ وہ سخت منتشر تھی - اور آج تو اُسکی طبیعت ٹھکانے تھی - اور سچ پوچھو تو حسن کا بھی عجیب عالم تھا - اور یہ تم سچ کہتے ہو کہ وہ بہت خوددار تھی وہ خوب جانتی تھی کہ مین کہان ہون - اور مجھے کیا کرنا چاہیئے تھا - خودداری کا اظہار ہر ادا اور ہر گفتگو مین تھا کیا تمنے اس بات پر غور نہین کیا تھا -

مسٹر ہانسٹن - ہان مین نے غور کیا - اور مجھے بہت حیرت ہوئی -

مسٹر سیرل - نہین - انھین باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ ہم لوگ ہندوستانی عورات سے اور اُنکی عادات اور خیالات سے کس درجہ ناواقف ہین — یہ بھی اتفاق ہو کہ اس مقدمہ مین کچھ حالات ظاہر ہوے

اسی عورت کو دیکھو۔ کہ کیسی تعلیم یافتہ ہی اور سنسکرت مین بہت ہی قابل ہی اور دیکھو کہ اس قابلیت کا اثر اُسکی فہم اوراک پر کیسا ہوا ہی۔ اب یہ بات ہم نہین جان سکتے کہ ایسی کتنی اور ہین۔ کیا کہین نہ اُسکے دادا کو دعوت مین بلاسکے اور نہ سیتا کو ناچ مین شریک کرسکے۔ اگر کہین آئی ہوتی تو ستم ہی ہوتا اور بڑا لطف آتا۔

مسٹر مانسٹن۔ اور سچ کہتا ہون اگر میری بیوی یہان ہوتی تو مین اُنسے کہتا کہ جاؤ سیتا سے ملو اور ——————

مسٹر سیرل۔ نہین تم کبھی ایسا نہ کرتے۔ بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ سیتا کے شوہر کے قاتل کا مقدمہ سنکر اور قاتل کو سزا دے مدت دیکر تم سیتا کو اپنے گھر پر بلاتے لوگ سنتے تو کیا کہتے۔

مسٹر مانسٹن۔ شاید مین بلاتا۔ بیوی کے آنے کا منتظر ہون۔ تو حالات سنکر سیتا سے اُنکو بڑی دلچسپی پیدا ہو جائیگی۔ شاہ گنج سے تو سیتا کہین اور نہ جائیگی۔

سیرل۔ اسکا یقین نہین ہو سکتا۔ بہت سی ہندو بیوہ عورتین ایسی ہوتی ہین۔ عفو گناہ کی امید مین دور و دراز مندرون کا سفر اختیار کرتی ہین۔ جاترا کرتی ہین۔ اگر سیتا بھی ایسا کرے تو مجھے تعجب نہ ہوگا۔ آخر اُسکے محسوسات بھی تو کسی نہ کسی شعبے مین ضرور رواں ہونگے۔

مانسٹن۔ ضرور۔ دیکھو۔ ہندو بیوہ عورت دوسری شادی نہین کرسکتی

مگر سیتا کرسکتی ہی وہ تو شُذ رہی نہ - مگر مجھے شک ہی کہ ایسی ذہین - وررَوشن دماغ لڑکی - اپنے ہمقوم مین سے کسی نالائق - اور غیر تربیت یافتہ کو بیاہ دے اور صاف صاف تو یہ ہی کہ اگر ہمارے یہان حسب ونسب کا جھگڑا نہ ہوتا تو ہم مین سے بہت ایسے ہوتے کہ ایسی قابل بیوی پاکر خوش ہو جاتے - مین کہتا ہون کہ ایسی عورت جیسی سیتا ہی بہت ہی دلکش - اور بہت ہی بکار آمد اور قلنع بیوی ہوگی - اور ــــــــ

سیرل - مگر انکے ساتھ شادی کیسے ممکن ہی - آشنائی اُنسے ممکن نہین اور اسمین توہین اور شرم بھی تو ہی -

مانسٹن - نہین - ہرگز نہین - مگر مجھے شادی کی نسبت زیادہ یقین نہین ہی - میرا خیال یہ ہی - کہ اگر کوئی انگریز کسی ہندو یا مسلمان عورت کے ساتھ اُنکے مذہب کے دستور - اور رواج کے موافق شادی کرے - اور اِس ازدواج کی پوری پابندی کیجاوے - آخر بہت سے معززین نے ایسا کیاہی ہی - تو اسکی زندگی نہایت مسرت وشادمانی کے ساتھ بسر ہوگی - بہت سی ایسی مثالین ہین - دیکھو - اکبر نے جب ایک راجپوت لڑکی کے ساتھ شادی کی تھی تو اُسکا عامہ خلائق پر کیسا اچھا اثر پڑا تھا - اُس زمانے کی قومی تفریق پر اس اتحاد کا کیا اثر پڑا تھا - رعایا پر - اور ملک پر اِس قرابت سے باہمی اتفاق کے نیک نتائج ظاہر ہو گئے تھے -

سیرل - اور یہ تو بتاؤ - کہ بھلا - کوئی راجپوت راجہ - یا مسلمان نواب اپنی لڑکی فرنگی کو دے گا -

ہانسٹن - ضرور - بالضرور - اگر رواج اور قانون مین یہ شادی جائز سمجھی جاوے - تو ایسا ممکن ہی - نسب کے متعلق ہمین کوئی شرم نہین - جیسے اپنے ملک مین وہ لوگ قدیم الایام سے امیر اور شریف ہین ویسے ہی ہم بھی ہین -

سیرل - دھنکرا تم بڑے ہی موجد ہو - مگر - یہ یاد رکھنا کہ تمام کنواری ہم قوم لڑکیان تمپر چڑھائی کردینگی -

ہانسٹن - ضرور - اور اُنکی والدہ صاحبان بھی - مگر تم سمجھ لو کہ مین نے تو جو کچھ بیان کیا ہی - وہ تمثیلاً بیان کیا ہی - اور نہ مجھے یہ کبھی گمان بھی نہین ہی کہ ایسے واقعات ممکن الوقوع ہین - مگر - بااین ہمہ - سیتا کی سی ہندو عورت جسکو ملے اُسکو سچی مسرت - اور شادکامی نصیب ہو جس گھر مین ایسی عورت ہو - اُسکی رونق ہو جاوے - مگر - خیر - خیریت یہ ہی کہ یہ بات امکان ہی مین نہین ہی -

سیرل - کیون -

ہانسٹن - بس ہمارے سوشل خیالات سدراہ ہین - جنسے ہم تم خوب واقف ہین - اور جنکا انسداد ہمارے امکان سے خارج ہی - کہین

بوڑھی مسٹر گرنڈلی سنین تو کوچہ و بازار مین اسی کا چرچا رہے - دنیا بھر مین شہرت دین - جہان جاؤ - نکتہ چین زبانون کی طعنہ زنی سے مفر نہین حیثیت کا لحاظ بھی ہمارے ارادون مین کچھ کم ہارج نہین - یہ ایسا دائرہ خیال ہی کہ جسکی توسیع ممکن ہی نہین - اگر ہم مین سے کوئی بھی کسی ہندوستانی عورت سے شادی کرے - مین کہتا ہون کہ شادی کرے - تو اُسکو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ برادری سے خارج کیا گیا - چشمون مین ذلیل ہوا - تم بھی سمجھ لو کہ اس کے واسطے کتنی ہمت اور جرأت درکار ہی - اور ایسی شادی کرنے کے جذبے کیسی کیسی خواہشات کو فرو کرنا پڑیگا - اور اسکے واسطے کہین زیادہ ہمت و استقلال درکار ہی -

سیرل - تو یہ کہیئے کہ یہ بات بالکل غیر ممکن ہی - کیون ؟

مانسٹن - (ہنسکر) نہین مین نے یہ نہین کہا کہ یہ غیر ممکن ہی - مین نے تو موافق اور مخالف وجوہات اور دلائل جو کچھ سمجھ مین آئے بیان کر دیئے - اب نتیجہ اِسکا تم خود ہی اخذ کر لو - اور کچھ ہی کیون نہو ہمکو تمکو ان باتون سے سروکار ہی کیا ہی ابھی مدت چاہیئے کہ ایسے واقعات پیش آوین - اب تم بھی جاؤ - مین بھی سونے جاتا ہون - ہان مین نے تمسے یہ نہین کہا کہ کروزا آرہی ہین - اور اُنکے ساتھ اُنکی چھوٹی بہن گریشئ بھی آوینگی -

سیرل - نہین تمنے نہین کہا تھا مگر مجھے یہ سُنکر بڑی خوشی ہوئی امید ہی

کہ وہ اپنے ساتھ نیا پیانو اور موسیقی کے باجے بہت سے ساتھ لاوینگی۔ ممکن ہو تو لکھ بھیجو۔

مانسٹن۔ نہین وہ تو دوسری ڈاک مین آجاوینگی مین نے تین مہینے کی رخصت لی ہی۔ اور مین انسے ملنے کلکتہ جاؤنگا۔ وہ پیانو اور اور باجے ضرور ساتھ لاوینگی۔

سیرل۔ تو اب مجھسے تمسے جب ہی ملاقات ہوگی جب وہ لوگ آجائینگی۔ تم سویرے مت اُٹھنا۔ خدا حافظ۔ خدا کرے خوشی خوشی ہم سب پھر ملین۔ اب تو ہم۔ جب تم واپس آؤگے جب ہی آوینگے۔ رخصت۔ تسلیم۔

باب دوازدہم

انگریز نہین

عدالت سے عزرائیل پانڈے قید تنہائی مین جیلخانے بھیجا گیا۔ اُسکی سخت نگرانی اور حفاظت رکھی گئی۔ آخرکار انصاف کے مضبوط پنجے مین وہ آہی گیا۔ صدر سے سزاے موت کی منظوری آئے۔ تو اسکو پھانسی دیجاے سزا مین کسی تخفیف کی امید نہ تھی۔ اور عزرائیل پانڈے کے دل مین بھی یہی خیال تھا کہ کالے پانی جانے سے پھانسی کہین بہتر ہی۔ پردیس کون جاے

اُسکو معلوم تھا کہ جب حکم کی منظوری آجاے گی تو مجسٹریٹ آکر کہہ جائینگے۔ کہ دو تین دن کے اندر پھانسی دیجاے گی۔ جب پھانسی دینے کا دن آویگا۔ تو جلاد کمبخت کے نجس ہاتھ گردن تک پہونچینگے۔ پھانسی پا جاؤنگا۔ کتّے کی موت مرونگا۔ اور کتّے ہی کیطرح دفن کردیا جاؤنگا۔ برادری کا کوئی آدمی بھی پاس نہوگا۔ کہ کریا کرم تو کرے۔ نرک جانا ہوگا۔ بس آپ وہین کے ہوے کیا ہی بُری موت ملی۔ یہ سب سیتا مردار کی بدولت ہوا۔ اُسی کمبخت نے تو دیکھا تھا۔ نہین کون آکر تبلاتا۔ کہ مین نے ہی سُنار کو قتل کیا تھا۔ ہاے ارے اس کمبخت سے۔ اور دغاباز ساتھیون سے کہین مین بدلہ لے لیتا اگر کہین ایک مرتبہ اور چھوٹ جاتا تو ایک دوسرا جتھا باندھتا۔ اکی مرتبہ وفادار ساتھی یکجا کرکے ان بے ایمانونکو سزا دیتا۔ ایسا ہوتا کہ میرا نام سُنکر لوگونکو لرزہ آجاتا۔ اور سیتا کو تو لونڈی ہی بناتا۔ پورب کے دیس مین کہین دور نکلجاتا۔ اور یہ لونڈی ساتھ ہوتی۔ مرتے دم تک اُسکو لونڈی ہی بنائے رکھتا۔ سیتا کے حسن کا خیال جب اسکے دماغ مین جاگزین ہوتا۔ تو یہ سوتے مین برّاتا۔ اور انتقام کی دھمکیان زبان سے نکالتا۔ جسکو سنکر پہرے کے سپاہی خوف زدہ ہوجاتے۔ اور اُسکو بیدار کردیتے تھے۔

پھر یہ سوچتا تھا۔ کہ اگر سب جرائم کا اقبال اور اظہار کردون۔ سب ساتھیون کے نام تبلا دون جو کچھ مال اور اسباب چُرایا ہے۔ اوٹا ہے۔ وہ

حاضر کردون - تب تو جان بچ جائیگی ؟ - اور یہ تو دیکھو کہ اصل بانی فساد کیسا بچا جاتا ہی - اُسکا بھی نام تبلادون - شاید میری جان بچ جاے - مگر نہین - اب رہائی دشوار ہی - مجھے معافی ملنا مشکل ہی - اچھا پھر مرنا ہی بہتر ہی (اوراس بدمعاش کے دل مین اس عہد کا - اُس قسم کا ابتک اثر تھا - جو اسنے اس مجرمانہ پیشے کے اختیار کرتے وقت کھا ہی تھا)

ایسے ہی خیالات مین کچھ دن گذرے تھے کہ ایک دن صبح کو مسٹر نوبل اسسٹنٹ مجسٹریٹ - داروغہ جیل اور ایک گارد کو ساتھ لیے اسکے محبس کے قریب آن پہونچے - اور عزرائیل پانڈے سمجھ گیا - کہ زندگی کے دن پورے ہوگئے - مجسٹریٹ نے عزرائیل پانڈے کو بُلایا - اور وہ سامنے حاضر ہوا کہدیا کہ تمھاری سزاے موت عدالت صدر سے بھی منظور ہوگئی - اور آج کے چوتھے دن - چھ بجے صبح کو تمکو پھانسی دیجائیگی - کہو اب کوئی تمھاری آخری آرزو ہی ؟ - عزرائیل پانڈے نے موچھو نپر تاؤ دیکر نہایت دلیری سے جواب دیا - "کوئی آرزو نہین ہی - مگر مین انگریزون کو سراپ (بددعا) دیجاؤنگا - اگر پھانسی والے دن مجھے صبح کو گرم جلیبیان کھلوادیجاوین تو بڑا احسان ہوتا"

یہ حکم سنکر بھی عزرائیل پانڈے مایوس نہین ہوا تھا - جو گارد پہرے پر تھا - اُسمین اُسکا ایک پُرانا ساتھی گوکل تیواری تھا - حکم سنتے وقت اِس شخص نے

عزرائیل پانڈے کی طرف ایک ایسی نظر ڈالی تھی جس سے اُسکے دل مین طرح طرح کی اُمیدین پیدا ہوگئی تھین۔ اور وہ سارا دن عزرائیل پانڈے کا اُس شخص کے انتظار مین نہایت بے قراری سے گذرا۔ رات ہوئی۔ اور سنتری نے پہرہ بدلا یا۔ تھوڑی ہی دیر مین عزرائیل پانڈے نے دیکھا کہ کوٹھری کی سلاخون کے درمیان ایک ہاتھ نمودار ہوا۔ اور ایک پوٹلی پھینک دی۔ پوٹلی کو اُٹھا کر دیکھا تو اُسمین دو ریتیان اور پتے مین تھوڑا سا گھی بندھا ہوا تھا۔ سمجھ گیا کہ یہ شخص تو سچا رفیق نکلا۔ اب بات ہی کیا رہ گئی تھی۔ چُپکے چُپکے بیڑیون کی کیلین ریت ڈالنا چاہیئے تھا۔ وہ ریت ڈالا۔ اور بہانہ کیا تھا کہ پانوٗن زخمی ہوگئے ہین۔ اور تھوڑا سا کپڑا زخم پر باندھنے کو دیا گیا تھا۔ اُسی کپڑے سے اس ترکیب سے بندش کر لی تھی کہ کوئی دیکھتا تو یہ نہ کہتا کہ بیڑیان کٹی ہوئی ہین۔ اسیطرح دو دن گذر گئے۔ اور تیسری صبح ہوئی۔ اب تو کچھ مایوسی سی ہونے لگی۔ ابھی تک راہ فرار مسدود تھی۔ مگر۔ خیر۔ اُس دن گوکل تیواری پہرے پر پھر آیا۔ اور سمجھا دیا۔ کہ کیا کرنا ہو گا۔ جیلخانے مین کچھ کام بنتا تھا۔ شام کو مزدورون کو مزدوری تقسیم ہوگی اگر ہمت اور جرأت ہی۔ اور جان بچانا منظور ہی۔ تو اُسی مزدورون کے گروہ مین شامل ہو کر بھیڑ مین نکلجانا چاہیئے۔ وہان سے نکلکر گوکل تیواری اور عزرائیل پانڈے۔ کہین کسی پُرانے ٹھکانے پہ جا کر ہو رہینگے۔ پھر

کون ڈھونڈھے پاسکتا ہی۔ اگر یون جان بچ گئی تو خیر۔ نہین کل صبح پھانسی تو دی ہی جائیگی۔ جلاد آہی چکا ہی۔ اُس کمبخت کی مہیب صورت نظر سے گذر رہی چکی ہی۔ اور پھانسی جیلخانے کے پھاٹک پر نصب ہو ہی چکی ہی۔

عزرائیل پانڈے کو اِس بارے مین کچھ پس وپیش تھا۔ کہ مناسب ارادہ فرار کیا ہی۔ اگر ایسے رفیق کا کہنا نہین مانتے تو مرنا ضروری ہی۔ اور موت بھی کیسی پلید۔ برہمن کے واسطے۔ ایسی موت عذاب سخت ہی۔ اور اگر کہین بچ نکلے۔ تو پھر کیا ہی۔ وہی آزادی۔ وہی مطلق العنانی ہی۔ انگریزون نے سیتا سے۔ جیتے کے دغاباز ساتھیون سے ایسا بدلہ لون۔ کہ یادگار رہے جن جن لوگون نے افشاے راز کیا ہی۔ جن جن کی بدولت۔ قید۔ اور پھانسی کا حکم سنا ہی۔ سب سے تو سمجھ لونگا۔ یہ بھی خیال آتا تھا۔ کہ ابھی ایک اور کام کرنا ہی۔ ایسے لوگ ہین (جنسے ابھی ہم واقف نہین ہوے ہین۔) جو ہر لحظہ میرا انتظار کرتے ہونگے۔ وہ کام کرنا ضروری ہی۔ اور بہت جلد کرنا ہی۔ اگر کہین پکڑ لیے گئے۔ تو موت برحق ہی۔ اور مرنے پہ تو مین تیار ہی ہون۔ عزرائیل پانڈے اِس تصور مین مصروف تھا کہ گوکل تیواری نے آکر کہا۔ دوست سنو۔ مین نے یہ تجویز کی ہی۔ کہ شام کو میرا پہرہ تمھاری حراست پر پھر ہوگا۔ کوٹھری کی ایک کنجی مین نے اور بنوالی ہی۔ شام کو آکر مین

کوٹھری کھولدونگا۔ تم تیار رہنا۔ اور بھیڑ مین شامل جیل سے باہر نکل جانا۔ سورج ڈوبتے ہی تم ہمہ تن مستعد رہنا''

اتفاق سے اُس طرف سے داروغہ جیل کا گذر ہوا۔ اور اُسنے گوکل تیواری سے کہا۔

داروغہ جیل۔ تمکو قیدی سے بات چیت کرنے کا حکم نہین ہی۔

گوکل تیواری۔ حضور۔ دم بے چین۔ اور بے قرار ہو رہا ہی۔ غل مچاتا تھا۔ مین نے کہا کہ چپ رہو۔

داروغہ نے قفل دیکھ کر دوسری راہ لی۔

شام کو عزرائیل پانڈے نے بیڑیان اُتار کر الگ رکھدین۔ اور بھاگنے کے واسطے تیار بیٹھا تھا۔ مُنھ اندھیرے اُسنے سنا کہ محبس کا قفل کوئی کھول رہا ہی۔ گوکل تیواری نے پہلے سے اُسکو ایک سیاہ کمل لادیا تھا۔ کمل کو اس طرح اوڑھ لیا کہ چہرہ کوئی صاف نہ دیکھ سکے۔ اور نہایت چالاکی سے مزدورون کی بھیڑ مین جاکر مل رہا۔ اور اُسی بھیڑ کے ساتھ جیلخانے کے پھاٹک باہر ہورہا۔ گوکل تیواری بھی قریب ہی تھا۔ اور ساتھ تھا۔ دروازے پر پولیس کا پہرہ تھا۔ خوف تھا۔ کہ ان لوگون کی بازپرسی سے کیسے نجات ملیگی۔ مگر۔ مجمع ایسا تھا کہ کوئی پرسش نہ ہوئی۔ اور عزرائیل پانڈے ایک مرتبہ اور بند قفس۔ اور پنجہ اجل سے۔ آزاد ہوگیا۔

گوکل تیواری سے پولیس جمعدار۔ نے پوچھا بھی۔ کہ اسوقت کہان جاتے ہو؟" اُس نے حیلہ کر دیا۔ اور عزرائیل پانڈے سے جاہل رہا۔ مُنھ اندھیرے دونون کھلے میدان ایسے مفرور ہوے کہ اب اُنکا پتہ ملنا دشوار تھا۔

بھاگتے جاتے تھے۔ اور بات نہین کرتے تھے۔ گوکل تیواری نے پوچھا کہ "کہان چلوگے؟" جواب ملا کہ "فتحپور" بس اتنی بات چیت ہوئی۔ اور دونون پھر چپ ہو رہے۔ کہین آبادی سے کترا گئے۔ کہین تیز دوڑے کہین آہستہ چلے۔ اور یون ہی جب یہ لوگ نورپور سے سات میل جا چکے تھے تب اِنکے بھاگنے کا حال کھلا۔

فتحپور۔ نواب دل خان بہادر کا دارالریاست تھا۔ نواب صاحب یہین رونق افروز رہتے تھے۔ اور ایک گروہ ملازمین آپکے ہمراہ رہتا تھا۔ اِس گروہ سے لوگ لرزان اور ترسان رہتے تھے۔ اور لوگون کا خوف بیجا بھی نہ تھا۔ ضلع نورپور کے جج۔ اور مجسٹریٹون کو پورا یقین تھا کہ یہ جتنے ملازم تھے۔ یہ شاطر چور۔ اور ڈاکو تھے اور جب سے عزرائیل پانڈے کے جتھے کے کچھ آدمی یہان گرفتار ہوے تھے تب سے تو اِس یقین مین ذرا سا شک باقی نہ رہ گیا تھا۔ بلکہ خیالات پختہ ہو گئے تھے۔ اسمین شک نہین کہ نواب صاحب نے ڈکیتی پر بیحد ناراضی ظاہر کی تھی۔ آدمی گرفتار کرا دیے تھے۔

اور گرفتاری مین مدد نہ دیتے تو کیا یہ بھی مجال تھی کہ انکار کرتے۔ اپنی درخواست سے دوران سماعت مقدمہ مین جج صاحب کی کچہری مین موجود رہے تھے۔ عزرائیل پانڈے کے پھانسی پانے کا حکم سنکر بہت خوش ہوے تھے۔ مگر۔ یہ خوشی کہین اِس اصول پر تو نہ تھی۔ کہ دو مردے قصہ کہنے نہین آیا کرتے!! اِس ظالم کی موت سے یہ تو اطمینان ہو گیا کہ کوئی یہ کہنے کو نہین زندہ رہیگا کہ ہم بھی ڈکیتی کے مال غنیمت مین حصہ لگاتے تھے۔ اور بڑے بڑے جرائم کے ارتکاب پر اُس ظالم کو ترغیب دیا کرتے تھے۔

انسٹن صاحب کے عدل وانصاف۔ اور مناسب احکام کی نوابصاحب نے بہت تحسین۔ و آفرین کی تھی۔ اور رخصت ہو کر فتحپور واپس تشریف لائے تھے۔ جب تک عزرائیل پانڈے کی سزاے موت کی منظوری عدالت صدر سے نہ آئی تھی۔ نوابصاحب کیسقدر بیقرار رہا کرتے تھے۔ مگر۔ جب یہ سُن لیا کہ صدر سے بھی عزرائیل پانڈے کو پھانسی ہی دینے کا حکم بحال رہا تو تسکین ہو گئی۔ اطمینان ہوا۔

صبح کو بڑے سویرے ایک آدمی نے نوابصاحب کو آکر بیدار کیا اور کہا۔ کہ نور پور کے مجسٹریٹ صاحب گڈھی کے دروازے پر کھڑے ہین اور آپ سے ملنا چاہتے ہین۔ نوابصاحب کے ہوش و حواس پریشان ہو گئے۔ یہ اُس رات کی صبح تھی جس رات کو عزرائیل پانڈے نور پور جیل سے مفرور

ہوا ہی۔

حاکم سے ملنے سے انکار کیسے ہو سکتا تھا۔ کچھ تو ایسا ضروری کام ہوگا کہ ایک حاکم اتنے سویرے آیا ہی۔ کوئی غیر معمولی بات ضرور ہی۔ نوابصاحب گھبرا کر اُٹھ بیٹھے۔ جلدی سے ایک دوشالہ اوڑھ لیا۔ اور کہا۔ کہ نوبل صاحب سے کہو کہ تشریف لاوین۔ ایک عمامہ بھی نوابصاحب نے گھبراہٹ مین باندھ لیا۔ اور دیوانخانے مین نوبل صاحب کے منتظر کرسی پر جا بیٹھے۔ دیوانخانے کے محاذ ایک مختصر صحن بھی تھا۔ اسوقت تو نواب صاحب کی صورت بھلی نہین معلوم ہوتی تھی۔ پھولا پھولا چہرہ جسپر چیچک کے گہرے داغ۔ چہرے سے آثار وحشت۔ واضطراب نمایان۔ آنکھین سرخ۔ رات کی افیم نہ پینے کا خمار۔ کچھ عجیب قطع تھی۔ نہ خط بنوایا تھا۔ نہ غسل کیا تھا۔ عجیب بھیانک شکل تھی۔ لبون پر پان کا لاکھا جما ہوا۔ رات بھر شاید پان ہی چبایا کیے تھے۔ گردن بھدی اور کثیف۔ بازؤن پہ اور شانون پہ بال تھے۔ جو دوشالہ اوڑھنے پر بھی کچھ کچھ نمودار تھے۔ یہ خلاصہ نوابصاحب کے حلیہ شریف کا ہی۔ بہت ہی ناخوش آیند برزخ حضرت کی تھی۔ واقعی تو یہ ہی۔ کہ خدا ایسی منحوس صورت نہ دکھلاوے۔

اتنے مین مسٹر نوبل صاحب تشریف لائے۔ لباس بہت چست زیب تن تمنچے کی جوڑی جیبون مین پڑی ہوئی۔ تمنچے کی جوڑی پر نظر پڑنے سے

جناب نوابصاحب کے حواس پر کچھ اچھا اثر نہین پڑا تھا۔ صاحب کو دیکھتے ہی نوابصاحب سرو قد تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوے۔ بلکہ دو چار قدم استقبال کو بڑھے۔ معانقے کے واسطے ہاتھ بڑھائے۔ مگر اس مدارات کو مسٹر نوبل نے ایسے بد خصال۔ اور کریہ منظر کے ساتھ روا نہ رکھا۔ اور ذرا الگ ہٹ گئے۔ مسٹر نوبل دُبلے پتلے آدمی تھے۔ انکے چہرے کا رنگ زرد تھا اور آنکھین سرخ تھین۔ نظر مین فتور کی وجہ سے نیلی عینک لگائے رہتے تھے۔

لہٰذا اُنکے چہرے سے کوئی علامت غیظ و غضب کی نہین پائی جاتی تھی۔ حالانکہ تیہنچے کی جوڑی لگائے ہوئے تھے۔ نواب صاحب نے انکو سر سے پائون تک غور سے دیکھا۔ اور اپنی جگہہ پر جا کر بیٹھ رہے۔ اور صاحب سے کہا کہ تشریف رکھیے۔

مسٹر نوبل۔ نہین۔ نوابصاحب۔ نہ مین بیٹھونگا۔ نہ مین ٹھہرونگا (نواب صاحب اُٹھ کھڑے ہوے) بس عزرائیل پانڈے کو ہمارے حوالے کیجیے۔ ہمکو خوب معلوم ہی کہ وہ فتحپور مین ہی۔

نواب۔ (زور سے) عزرائیل پانڈے؟ معاذ اللہ۔ پناہ خدا صاحب۔ مین تو جانتا تھا کہ آج اُس کمبخت کو صبح کو پھانسی دے دی گئی ہوگی۔

مسٹر نوبل - نہین - رات کو وہ جیلخانے سے بھاگ گیا ہی - اور اُسکے ساتھ ہمکو شک ہی کہ ایک پولیسمین بھی ہی - جو اُسکا قدیم رفیق معلوم ہوتا ہے اُن دونون کے نشان قدم سے ہم یہانتک آئے ہین - یہان سے آگے پتہ نہین چلتا ہی - یا تو آپ اُنکو میرے سامنے لائیے - یا ذمہ داری لیجیے

نواب صاحب واقعی بہت ہی گھبرائے - نہین معلوم کیا کیا خیالات انکو گذرے - اور وہ خیالات بہت ہی ناگوار تھے - لیجیے ہم تو جانتے تھے کہ آج سورج نکلتے ہی وہ مردود پھانسی پر چڑھا دیا گیا ہوگا - مگر دیکھو تو اب پاجی کی جستجو ہو رہی ہی - اور کہان جستجو ہو رہی ہی - کیا کیا جاے سخت حیرانی ہی -

نواب صاحب - بھاگ نکلا - ارے صاحب یہ کیا آفت ہوئی - پہرے والونکو کیا ہو گیا تھا - داروغہ جیل کہان چلے گئے تھے - کال کوٹھری سے وہ مکار کیسے نکل بھاگا - سخت تعجب ہوا - مجھے تو یقین نہین آتا مگر - آپ فرماتے ہین - اور یہان تشریف لائے ہین -

مسٹر نوبل - (نہایت استقلال سے) جی ہان - مین یہان حاضر ہوا ہون - اور جب تک عزرائیل کو میرے حوالے نہ کر دیجیے گا مین یہانسے جاؤنگا بھی نہین - خوب یاد رکھیے نوابصاحب - کہ اُسکے جتھے کے کتنے آدمی آپ ہی کے یہانسے گرفتار ہو کر گئے ہین - بس - آپ کے

واسطے خیریت یہی ہی کہ آپ اُسکو میرے حوالے کیجیے - اور سرکار سے صفائی لیجیے - آپ پر شک ہی -

نوابصاحب کو سناٹا ہو گیا - جرأت نہ تھی ورنہ اس بات پر بہت شور و غل مچاتے - سمجھے - کہ حاکم کو اشتعال دینا ٹھیک نہین - اور اُس سے پرخاش کرنا مناسب نہین - اِنکے ساتھ رسالے کے بیس سوار اور رعولدار موجود سامان بڑے ہین - خدا خیر کرے -

نوابصاحب - مین سرکار کا ایک ادنی غلام ہون - سرکار میری جان و مال کی مالک ہی - مین نے مقدمے والے دن کے بعد سے عزرائیل پانڈے کو نہین دیکھا ہی - اُسکی مجال تھی کہ میرے پاس آتا - حضور - سراغ رسانونکو حکم دین کہ بستی کا گھر گھر دیکھ ڈالین - اور غریب خانے کی بھی تلاشی لین - اگر عزرائیل پانڈے ملجاے - اُسکو لیجائیے - اور پھانسی دیدیجیے - اور دنیا کو اس ظالم جفا کار کے ہاتھون سے نجات دیجیے - مین ہمراہ حاضر ہون -

مسٹر نوبل - اچھا - میرے ساتھ آئیے - آپ کے واسطے مناسب یہی ہی کہ جو کچھ کوشش آپ کے امکان مین ہو وہ کیجیے - اور کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیجیے - اور شک کا داغ اپنے دامن سے چھوڑائیے -

نوابصاحب نے اپنا جوتہ منگوایا - اور پہنکر نوبل صاحب کے ساتھ ہو لیے -

گھر گھر دیکھ ڈالا - بہت ہی جستجو کی گئی - مگر بے سود - اور - اصل تو یہ ہی
کہ روپوش ہو جانے کے واسطے دیہات سے عمدہ کہین موقع ہی نہین ملسکتا
نوابصاحب دل ہی دل مین کہتے جاتے تھے کہ اگر کہین وہ پرانے ٹھکانے چھپ
رہا ہی تو دنیا مین کوئی بھی تو ایسا سراغ رسان نہین کہ اُسکا پتہ پا دے -
مگر خوب ہوتا جو انگریزون کے ہاتھون وہ بدذات گرفتار ہو جاتا - اور -
پھانسی پا جاتا - سہ پہر تک مسٹر نوبل مع ہمراہیان تفتیش مین مصروف رہے
مگر پتہ نہ ملنا تھا - نہ ملا - شاید سراغ رسانون ہی سے غلطی ہوئی - مگر دیکھنے کی
بات ہی کہ کس خوبی اور ہوشیاری سے اِن لوگون نے دو آدمیون کے نشان
قدم کا پتہ لگایا تھا - کھیتون مین - مرغزارون مین - جنگلون مین - نقش قدم
دیکھتے جاتے تھے - کہین بھولے - کہین بھٹکے - پھر پتہ پا گئے - صاحب عجیب
ببصر لوگ تھے - مسٹر نوبل انکی اس ہوشیاری پر عش عش کر گئے - مگر اُس
دامن کوہ کے پاس جسپر نوابصاحب کی گڈھی تعمیر تھی اُنکا ایک باغ تھا -
بس - وہان سے آگے کوئی نشان نہین ملتا تھا - نوابصاحب نے کچھ
تامل نہین کیا - نشاندہی مین ساتھ رہے - ہر طرح اظہار اطاعت پر آمادہ تھے
حتی الامکان کوئی دقیقہ تجسس مین فروگذاشت نہین کیا - نوابصاحب کے
یہانسے کچھ مختصر سا کھانا آیا تھا - نواب صاحب نے ہاتھ دھو کر کھانا
شروع کیا - اور مسٹر نوبل سے کہا - کہ "آپ بھی کچھ نوش فرمایئے - شکار

تو بھی ہی شکار مین فاقہ کہان درست ہی "

مسٹر نوبل - مین تو اب جاتا ہون - مگر ڈکیتی پولیس کے کچھ آدمی یہان چھوڑ جاؤنگا - آپ اُنکی پوری اعانت کیجیے گا -

نوابصاحب - ضرور - مین تو اُس شخص کو سو روپیے انعام دونگا - جو اُس عیار کو گرفتار کر لادے - اگر مل گیا - تو اُسکو لے کر خود تو ر پور حاضر ہونگا - اور اپنے سامنے اُسکو پھانسی پاتے دیکھکر خوش ہونگا - دیکھیے تو اس کمبخت کی بدولت آپ کو کتنی زحمت اُٹھانی پڑی - مجھے اس بات کا نہایت ہی قلق ہی -

مسٹر نوبل - اگر وہ نہ ملا - تو - اور زیادہ زحمتین ہونگی -

نوابصاحب - جج صاحب اور کرنیل صاحب سے میرا سلام ضرور کہیئگا - آپ نے ملاحظہ فرمایا ہی - کہ مین کس مستعدی سے مجرم کی تلاش مین مصروف رہا - انشا اللہ - اگر مین اس دغا باز کو پا گیا تو میرے واسطے بڑی ہی نیکنامی ہو گی - اب آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہون - خدا کرے آپ مع الخیر مکان پہونچین -

نوبل صاحب رخصت ہو گئے - نوابصاحب کو کچھ بھی ملال نتھا - اپنے محلسرا کے برآمدے پر بیٹھے مسٹر نوبل کی سواری کا جلوس دیکھ رہے تھے - اُنکے ہمراہ سوارونکا دستہ تھا - جنکے نیزون کے شفاف پھل آفتاب کی

کرنون سے چمکتے جاتے تھے۔ اُن لوگون کے اسلحہ کی عجیب چمک دمک تھی لیجیے۔ وہ لوگ فتحپور کی گھاٹی سے اُتر کر نظرونسے اوجھل ہو گئے۔ لو۔اب یہ سب تو چلے گئے۔ لائو۔ دیکھون تو عزرائیل پانڈے وہان ہی۔ اگر ہو تو اِس بلاے بیدرمان کو جلد ٹال دینا چاہیئے۔

جس باغ کا پتہ دیا ہی۔ اُسکے اندر محلسرے سے ایک زینہ پہاڑ مین کٹا ہوا تھا۔ اور یہ باغ مستورات کی ہوا خوری کے واسطے بنوایا گیا تھا۔ یہ رستہ باغ مین جانے کا پردے کا راستہ تھا۔ باغ مین ایک کنوان تھا۔ اور زینہ کنوئین تک چلا گیا تھا۔ اور یہی زینہ کنوئین مین جو باولی بنی تھی وہان بھی گیا تھا۔ باولی مین دو کمرے تھے۔ جو نہایت صاف وشفاف رہتے تھے۔ اور گرمیون مین مستورات کی بود و باش یہین ہوتی تھی۔ تہ خانہ بھی تھا۔ اسی تہ خانہ مین ڈکیت اکثر چھپا کرتا تھا۔ اور اسکی مرتبہ بھی عزرائیل پانڈے نورپور سے مفرور ہو کر یہین پہونچا۔

اگر کسی طرح کوئی شخص اس تہ خانہ کا راستہ پا بھی جاوے تو راہ فرار بھی محفوظ تھی۔ یہین بیٹھے بیٹھے۔ عزرائیل پانڈے اور گوکل تیواری نے تلاش کرنے والون کی باتین سُنی تھین۔ نوابصاحب کی آواز پہچانی تھی۔ مگر وہان کون پہونچ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد سب مایوس واپس گئے۔ اور پھر سب خاموش۔ دیکھو نواب دل خان سیچے نکلے۔

اور ہمارے پاس ضرور آوینگے۔عزرائیل پانڈے اضطراب کے ساتھ نواب صاحب کی آمد کا منتظر تھا۔

شام کو نوابصاحب تہ خانہ تشریف لے گئے۔ آپنے حال مین ایک پواکو خرید فرمایا تھا اور اُسکا استعمال بھی سیکھا تھا۔ اور کمر مین چھپائے لیتے گئے تھے کہ وقت ضرورت فوراً کام آوے۔ نوابصاحب کے پیرون کی آہٹ عزرائیل پانڈے کو معلوم ہوئی۔ نوابصاحب تہ خانے مین داخل ہوے۔ دیکھا کہ عزرائیل پانڈے اپنے رفیق کے ساتھ آگ کے آلاؤ کے پاس بیٹھے ہین۔ طاق مین ایک چراغ جل رہا ہے۔ اُسکی روشنی سے دونون کے چہرے دکھلائی پڑتے تھے۔ عزرائیل پانڈے نے نوابصاحب کی تعظیم نہین کی۔

نوابصاحب۔ اخاہ۔ یار بچ نکلے۔ اور یہان پہونچ گئے۔

عزرائیل پانڈے۔ ہان بچ نکلے۔ اور یہان پہونچ گئے۔

نوابصاحب۔ آج عزرائیل مین نے تمھاری جان بچائی نہین وہ لوگ تو ورے تک پہونچ گئے تھے۔ اور قریب تھا کہ راستہ پا جاوین۔

عزرائیل پانڈے۔ نواب ایسین تمھاری ہی خیریت تھی۔ میرا کیا ہوتا کیا تمھاری بہی خوشی ہوتی کہ مجھے بھی ویسی ہی پھانسی پر لٹکا دیتے جیسی آج صبح دو بیچارون کی جان لیگئی۔

نوابصاحب۔ ایسین میری خیریت کیا تھی۔

عزرائیل پانڈے ۔ کیون ۔ مین وہ جانتا ہون ۔ جو وہ غریب نہین جانتے تھے ۔ نوابصاحب ۔ مین نے حفاظت کے صلے مین آپ کے بہت کچھ نذر کیا ہی ۔ اب آپ آج کچھ مجھے نذر کیجیے ۔

نواب دل خان بہت ہی گھبرائے ۔ جی مین تو آیا کہ دونون ڈاکوؤنکا کام ریوالور سے تمام کردین ۔ مگر عزرائیل پانڈے کی عجیب ہیبت اُنپر طاری تھی ۔ اگر کہین نشانہ خالی گیا تو اپنی جان بھی نہین سلامت ہی ۔

نوابصاحب ۔ خفا نہ ہو یار ۔ ارے بھائی ہم ہمیشہ تمھارے کام آئے تم ہمارے کام آئے ۔ اور اب بھی وہی بات ہی ۔ تم مجھے روپیہ دیتے تھے ۔ مین تمھاری جان بچاتا تھا ۔ تمھاری جان پھر بچ گئی ۔ آخر تم کیا چاہتے ہو ۔

عزرائیل پانڈے ۔ روپیہ ۔ سفرخرچ درکار ہی ۔ بس روپیہ دلوائیے مجھے بڑی دور جانا ہی ۔ اب اپنے دیس جاؤنگا ۔ اور ۔ دیکھنا کیا کیا کارنمایان کرتا ہون ۔ اگر تم نے رازداری سے کام لیا تو تمھارا حصہ بھی تمکو پہونچا کرے گا ۔

نوابصاحب ۔ روپیہ کہان ۔ تم جانتے ہو ۔ کہ بسوہ بسوہ زمین مہاجنون کے یہان رہن ہی ۔ کاشتکارون سے پیشگی لگان وصول ہو جاتا ہی ۔ گھر کا زیور اسباب صرافون کے یہان گرو ہی ۔ روپیہ تو دیکھنے مین بھی نہین آتا ہی ۔ نہین معلوم صبح سے شام تک کھانا ۔ پینا ۔ کس دقت سے ۔ کس دشواری سے

چلتا ہی۔ نوکرون کی تنخواہین سالہاسال سے باقی پڑی ہین۔ کیا کہون کہ کس طرح بسر ہوتی ہی۔ میرے پاس کچھ بھی تو نہین رہ گیا ہی۔

عزرائیل پانڈے۔ پہلے تو آپکے پاس بڑی جائداد تھی۔ معلوم ہوتا ہی انگریزون نے سب ضبط کرلی۔

نوابصاحب۔ ہان۔ خدا ان کمبختون سے سمجھے۔ جیسا ان ظالمون نے مجھے۔ اور میرے گھربار کو فقیر بنا رکھا ہی۔ سب کچھ تو اِن لوگون نے چھین لیا ہی۔

عزرائیل پانڈے۔ دل خان۔ دیکھو۔ اگر صبر سے کام لو۔ تو بدلہ لینا آسان ہی۔ میرے دل مین تو ان بے ایمانون کے ہاتھ سے بگڑو باتین بسی ہین۔ پہلے تو مین اُنکو سزا دونگا جنکی دغابازی سے مین نے یہ بُرا دن دیکھا ہی۔ اِسکے بعد جو کرونگا وہ دیکھ لینا۔ اجی۔ وہ دن بھی کہین دور نہین۔ ہزارہا آدمی ہونگے۔ مگر صاحب مجھے روپیہ دلوائیے۔ ایکہزار روپیہ مجھے دیجیے۔ اور مین تڑکے یہا نسے چلتا ہونگا۔

نوابصاحب۔ عزرائیل پانڈے۔ ہزار کیا میرے پاس تو سو روپیے بھی نہین ہین۔ مجھسے کیا مانگتے ہو۔ کچھ کام نہین کر ڈالتے ہو۔

عزرائیل۔ (تیوری چڑھاکر) ہان۔ کام کرنا تو کچھ مشکل نہ تھا۔ مگر آدمی کہان۔ کیا کہون جو کام کے آدمی تھے وہ چل بسے۔

نوابصاحب۔ دیکھ تو۔ سیتا نے۔ اور نرامدر نے تیرے خلاف گواہی دی۔ سیتا ہی کی گواہی سے تمھین پھانسی کا حکم ملا۔ کیا تو ایسا بیخبر ہو گیا ہی۔

عزرائیل۔ نہین بیخبر نہین ہون۔ بہت ہی خوفناک موقع درپیش ہوگا۔ مگر۔ اُنسے بدلہ لینے مین کیسی خوشی ہوگی۔ (سیتا کا حُسن یاد آگیا) مگر۔ کیا کرون۔ وہ آدمی ہی نہ رہے۔ افسوس وہ آدمی کہان ملین۔

نوابصاحب۔ تم مجھسے زیادہ جانتے ہو۔ میرے ہی یہان تھوڑے سے آدمی ہین جو یا تو کام کرینگے نہین خلتے کرینگے۔ اور ——— بھی ہین کام بھر کے آدمی موجود ہین۔ زیادہ آدمی کرنا کیا ہی۔

عزرائیل پانڈے۔ نہین کچھ بہت آدمیون کی ضرورت تو نہین ہی۔ مگر۔ جتنے آدمی ہین وہ نکمے ہین۔ اور نرامدر کا مکان کچھ اخروٹ تو ہی نہین کہ چٹکی سے توڑ ڈالا۔ کلھاڑی بھی نہین ہی۔ کلھاڑی اِن ظالم فرنگیون کے قبضے مین ہی۔

نوابصاحب۔ کُلھاڑی کون مشکل ہی۔ مجھسے کہو مین بیس بنوا دون۔

عزرائیل پانڈے۔ تم میرا مطلب نہ سمجھوگے۔ اور لوگ اور کُلھاڑی نہین۔

نوابصاحب۔ مگر گوکل پور والے معاملہ مین تمھاری کلھاڑی سے

تو کوئی کام نہ نکلا۔ مگر۔ بھائی۔ تم جاتو۔ تمھارا کام جائے۔ یاد رکھنا۔ کہ اگر ہوشیاری سے کام کروگے تو نزاندر کے گھر سے دس ہزار ہاتھ آوینگے۔ نہین۔ بلکہ زیادہ۔ وہ تولاکھون روپیے کا آدمی ہی۔ تو سنو۔ مین تمکو پچاس روپیے دونگا۔ بلکہ لائے دیتا ہون۔ یہ روپیہ لو۔ اور رینیا یا جان پور چلے جاؤ۔ وہان ٹھہر کر حفاظت سے سب بندوبست کرو۔ بہت ہوشیاری سے کام کرو۔ میرے پاس اور کچھ نہین ہی۔ نہین مین اور دیتا۔ اور اب تم یہان سے جلد چلے جاؤ۔

عزرائیل۔ اچھا جائیے پھر لا دیجیے۔

گوکل تیواری۔ بھلا۔ اس شخص پر اعتبار ہو سکتا ہی؟ چلو۔ اپنے دیس چلیین۔ اور دوسرا بندوبست کرین۔ یہی موقع ہی۔ یہان بیٹھے بیٹھے کیا کروگے۔

عزرائیل پانڈے۔ (غصہ سے) جب تک سیتا کو لونڈی نہ بنالون مجھے چین نہین۔ یہ عورت مجھسے جاتی کہان ہی۔ گوکل پور مین اسنے میرا راستہ روکا۔ مقدمے مین گواہی دی۔ ابھی پھر مجھسے دو چار ہوگی۔

نوابصاحب۔ (واپس آکر) کہو خوب سوچ سمجھ لیا نہ۔ روپیہ حاضر ہی۔

عزرائیل۔ (روپیہ شمار کرکے) ہان سمجھ لیا ہی۔ ضرور یہ کام کرونگا۔

اور اُس عورت سے اپنا بدلہ لونگا۔ آپ کا حصہ آپ کو پہونچ جائیگا۔ جو کچھ ملیگا
اُس سے قرض ادا کیجیے گا۔

نوابصاحب۔ بہتر ہی۔ مین تمھارا احسانمند ہون۔ مجھے روپیہ نہین درکار
ہی بس کسی تدبیر سے سیتا کو یہان تک لاؤ۔ روپیہ پیسا جو کچھ ملے وہ اپنے دوسرے
کام کے واسطے رکھنا۔ ہی نہ ٹھیک۔

عزرائیل۔ اگر بن پڑا تو اُسکو یہانتک ضرور لاؤنگا۔ یہان مین اُسکو
پہونچا جاؤنگا۔ اسکے بعد جو آپ کی خوشی ہو۔ وہ کیجیگا۔ بس اب تو آپ
خوش ہوے۔

نوابصاحب۔ مین تو پہلے ہی کہہ چکا کہ تمھاری ذات پر مجھے ہر طرح کا
اطمینان ہی۔ بس اور کیا کہون۔ اب یہان سے چلے ہی جانا بہتر ہی کہین
پھر نہ تلاشی ہو۔ ہان۔ یہ تو بتاؤ۔ اُن دونون آدمیون کے واسطے کیا
کہتے ہو۔

عزرائیل۔ اُنکو رہنے دیجیے۔ اُنکو جب تک رہنے دیجیے جبتک
انگریز ندارد ہو جاوین۔

نوابصاحب۔ انگریز ندارد۔ مین کہتا ہون کہ تم کچھ پاگل ہو گئے ہو۔

عزرائیل۔ نہین نوابصاحب۔ مین پاگل نہین ہون۔ مین پھر
کہتا ہون کہ جب انگریز باقی نہ رہینگے تو مین اُن دونون آدمیون کو آزاد

کر دونگا۔

نوابصاحب۔ (زینے چڑھتے ہوے) انگریز ندارد۔ انگریز ندارد خدا ایسا کرے۔ مگر۔ یہ بکتا کیا تھا۔ انگریز ندارد۔ کچھ پاگل سا ہوگیا ہے

باب سیزدھم

اطلاع۔ اور تحفظ

جس واقعہ کا تذکرہ آخر باب مین ہو چکا ہی اُسکے چودہ یا پندرہ دن کے بعد۔ ایک دن شام کو مسٹر سیرل برانڈن۔ کام سے فراغت کرکے خیمے کے دروازے ایک آرام کرسی پر بیٹھے تھے۔ خوشگوار ہوا کے مزے لے رہے تھے۔ اور اپنے خیالات مین محو تھے۔ انتظار تھا کہ شب کا کھانا کھالین تو جہانتک بن پڑے کچھ ترجمہ کر ڈالین۔ عزرائیل پانڈے کی مفروری سے نہایت غصہ تھا۔ اسمین شک نہین کہ دو ظالمون نے پھانسی پائی۔ کچھ کالے پانی بھیجے گئے۔ کچھ حبس دوام کیے گئے۔ مجمع منتشر ہوگیا۔ مگر سرغنہ پھر آزاد ہوگیا۔ اس بدبخت کی سب کرتوت دوران مقدمہ مین ظاہر ہوئی تھی۔ افوہ۔ خیال تو کرو۔ کہ یہ کیسا سفاک ہی۔ زہد و تقویٰ کے بھیس مین رہ کر اسکے ہاتھون سے کیسے کیسے جرائم کا ارتکاب ہوا۔ صورت تو

کالی جی کے پوجاریون کی بنا رکھی - اور حرکات ایسے ظالمانہ کہ خدا پناہ مین
رکھے - اور اس گرفتاری - اور سزا - اور زحمت سے کچھ اسکو ایسی عبرت
نہین ہوئی کہ وہ آیندہ اپنے ناشائستہ حرکات سے باز رہے - نہین ہرگز نہین
اس ظالم سے ابھی ایسے حرکات سرزد ہونگے جو نہایت بیدردی اور ظلم کے
ہونگے - ابکی مرتبہ بڑی ہوشیاری سے کام لیگا - بہت خبردار رہیگا - پولیس کی
بھی ویسی ہی خبرداری درکار ہے - اپنے حدود اختیار مین تو سب ہی احتیاط
ممکن ہے - مگر آس پاس کے والیان ملک کے ممالک مین کیا تدبیر ہوسکتی ہے
ٹھگی کے جرائم کا تو پورا انسداد ہو چکا - ڈکیتی کے معاملات مین بھی بہت انسداد کی
گئی اور کچھ نہ کچھ [illegible] گیا - یہ اور بات ہے کہ کامل بیخ کنی نہین ہوئی - مگر
قریب نہ یا بسبب تیز زمانے مین امید ہے کہ - اسکا بھی قلع قمع ہو جاوے
خیر کچھ ہی کیون نہ ہو - میرے امکان مین جو کچھ ہے - وہ مین ضرور
کرونگا - ہرپال سنگھ اور نواب دونون ڈاکوون کے محافظ ہین - انکے
مال مین حصہ لگاتے ہین - اسمین شک ہی نہین ہے - بلکہ یہ بات یقینی ہے -
اور ان دونون مین نواب بڑا ہی موذی ہے - ظاہر مین دونون فرمانبردار
بنے ہین - مگر دونون ایک ہی مرشد ہین -

دیکھو - جب مقدمہ پیش تھا - نواب سیتا کو کیا گھورتا تھا - کس نظر سے
دیکھتا تھا - اُسکے دولت حسن کو کس بیدردی سے لوٹتا تھا - اچھا - اگر ہم

انگریزون سے اور کچھ نہین ہوسکتا تو یہ تو ممکن ہے کہ ان بد اطوارون کے حرکات کا حتی الامکان انسداد کرتے رہین۔ اگر کہین اگلی حکومت ہوتی۔ یا سیتا نواب کے حدارضی مین رہتی ہوتی۔ تو بھلا اسکی آبرو بچ سکتی تھی ایک لمحہ بھی نہین۔

مسٹر سیرل ایسی ہی باتین بیٹھے سوچ رہے تھے کہ اتنے مین اُنھون نے دیکھا کہ ایک تیز رفتار شخص ایک کمل اوڑھے۔ لٹھیا کاندھے پر رکھے انکے قریب آیا۔ اور پہلے اِن کے سامنے سر بسجدہ ہوا۔ پھر اُٹھکر۔ لاٹھی کے ایک کونے پر ایک چٹھی بندھی تھی اُسکو کھولکر صاحب کے حوالہ کی۔ چٹھی کے ساتھ ایک پر بھی بندھا ہوا تھا۔ ڈاک بھیجنے کا یہ قدیم دستور تھا۔ اور اِس طرح پر جو خط بھیجے جاتے تھے۔ وہ نہایت ہی ضروری تصور کیے جاتے تھے۔ بس وہ لاٹھی جسمین چٹھی بندھی ہوتی تھی وہ گانون گانون پھرا دیجاتی تھی۔ اور اطلاع ہو جاتی تھی۔ آدمی نے انعام مانگا۔ اور صاحب نے اُسکو کچھ پیسے دلوا دیے۔ اور خود خیمے مین کھانا کھانے چلے گئے۔ انکے پاس پہلے بھی بارہا ایسے نامہ و پیام آچکے تھے۔ اور موجودہ موقع پر اِس خط پر اُنکو کچھ تعجب نہ تھا۔ لاٹھی پاس ہی پڑی تھی۔ صاحب۔ اُسکو بار بار اُٹھاتے تھے۔ اور لفافہ کو بغور پڑھتے تھے۔ لفافے پر لاکھ سے مہر لگائی ہوئی تھی۔ گوند سے لفافہ خوب چپکایا ہوا تھا۔ صاحب کا پتہ لکھا تھا۔ ود ضروری "

لکھا تھا۔ اور لکھا تھا کہ یہ خط صاحب کو فوراً۔ فوراً پہونچے۔ صاحب کھانا کھا چکے۔ اور دونون پیر میز پہ پھیلا دیے۔ لاٹھی اُٹھالی اور اُسیمن سے خط کھولا۔ چُرٹ پیتے جاتے تھے۔ اور خط پڑھتے جاتے تھے۔ خط کے حروف نہایت بدنما مگر صاف لکھے تھے۔ مضمون یہ تھا۔

عالی مرتبت نوبل صاحب بہادر کو تابعدار کی دعا اور بندگی پہونچے۔ آگے۔ یہاں سب خیریت ہے۔ آپکی خیریت درکار ہے۔ آگے۔ اندیشہ یہ ہے کہ پانچ کی تیسری رات کو شادی گنج میں نراین مہاجن کے یہان ڈاکہ ہونیوالا ہے آپ جانتے ہین۔ آگے۔ جو آدمی اندرپور کے جیلخانے سے بھاگ آیا ہے اُسنے یہ سب بندوبست کیا ہے۔ وہ بھی شریک ہوگا۔ اور اُسکے ساتھ اور لوگ بھی ہونگے۔ آگے۔ مہاجن مارڈالا جائیگا۔ اُسکا مال و اسباب لوٹ لیا جائے گا۔ اور سیتا کو بھگا لے جاوینگے۔ ایسا ایسا ارادہ ہوا ہے۔ آگے آپ اپنی طرف سے بہت خبردار رہیے گا۔ لکھنے والا آپکا دوست ہے۔ اور۔ جو کچھ لکھا ہے۔ سچ لکھا ہے۔ آپ نامی آدمی ہین۔ آپ کو سچا حال بتلا دیا ہے۔ آگے ایسا بندوبست کیجیے کہ سیتا۔ اور مہاجن کی جان بچا لیجیے۔ آپ بڑے سورما ہین۔ اور بڑے بلی ہین۔

[illegible] فوج کے کچھ لوگ لیجیے۔ پولیس پہ بھروسا نہ کیجیے گا

سررشتہ دار۔ اسقدر جلد۔ اب خدا ہی انکو بچاوے۔ کہ آپ انکے
حال پر رحم کرین۔ پھر آخر حضور کیا کرینگے۔

مسٹر سیرل۔ مین خود ہی جاؤنگا۔ مین نے ٹھان لی ہی کہ مین خود ہی
جاؤنگا۔ اور دیکھونگا کہ یہ بدذات مجھسے کیسے بچتا ہی۔ مجھے ایک پگڑی
لا دیجیے۔ اور نہایت معمولی دیسی پوشاک۔ اگر اپنے لباس مین جاؤنگا تو لوگ
چوکنے ہونگے۔

سررشتہ دار۔ میری پرانی روئی دار مرزائی پہن لیجیے پگڑی
ابھی حاضر ہی۔ کپڑے منگائے دیتا ہون۔

کپڑے منگائے گئے۔ اور صاحب نے پہن لیے۔ بابا صاحب
ایک کشیدہ قامت آدمی تھے۔ اور انکے کپڑے صاحب کے بہت ہی ٹھیک
ہوئے۔ پیچھے یہ انتظام تو ہو گیا۔

سررشتہ دار۔ اور میرے بابو پر سوار ہو جائیے۔ آپ کا گھوڑا
لوگ پہچان لینگے۔ کچھ آدمی بھی ہمراہ ہونگے۔

مسٹر سیرل۔ مین صرف چار اردلی ساتھ لیجاؤنگا۔ ان سے
کہدیجیے گا کہ سویرے شکار پر جانا ہی۔ وردی پہننے کی ضرورت نہین اور
سب نوکرونکو یہین چھوڑ جاؤنگا۔ کھانا تو مہاجن کے یہان سے مل ہی
جاویگا۔

سرِ رشتۂ دار۔ جو کچھ مال و زر ہے وہ سب آپ پر نثار کر دیگا۔ حضور سیتا کی جان بچا لیں۔

بابا صاحب کو اپنے آقا کی خوبیوں پر ناز تھا۔ اور یہ تازہ ہمت اور مردانگی دیکھکر تو پھڑک اُٹھے۔ گھر جاتے دل ہی دل میں کہتے جاتے تھے کہ سب حاکم ایسے ہی ہوتے۔ خدا اُسکو اپنی حفظ و حمایت میں رکھے۔ ترجمہ اُٹھا کر الگ رکھدیا۔ اور صاحب خوابگاہ میں چلے گئے۔ بستر پر پہونچتے ہی تو نیند آئی نہیں۔ طبیعت میں عجیب جوش تھا۔ مگر۔ جب نیند آگئی۔ تو غافل سو گئے اور آنکھ جب کھُلی جب اردلی نے آکر جگایا۔ اور کہا۔ کہ بابا صاحب کا گھوڑا۔ اور ہمراہی حاضر ہیں۔

اردلی۔ حکم ہو تو نوکروں کو بندوقیں دے دوں۔

مسٹر سیرل۔ نہیں۔ صرف چھوٹی بندوق دیدو۔ قاسم۔ میں نہانے جاتا ہوں۔ تم حاضری تیار کرلاؤ۔

جب صاحب خیمے سے بابا صاحب کی مرزائی پہنے۔ اور پگڑی باندھے برآمد ہوے تو حاضرین دنگ ہو گئے۔

سیرل صاحب نے سامان سفر میں زیادہ دیر نہیں لگائی۔ ریوالور بھر کر ویسٹ کوٹ میں رکھ لیا۔ شکاری جوتہ پہنے تھے۔ ٹانگن پر سوار ہو لیے اور چلتے ہوے۔ تھوڑی دور آگے پہونچکر وہ معمولی مسافر تھے۔ ہمراہی معمولی لباس

مین تھے۔ کوئی وردی وغیرہ نہ پہنے تھے۔

گلاب سنگھ اردلی۔ سرکار کہان چلنا ہوگا۔

مسٹر پیرل۔ مین ابھی بتلا دونگا۔ چلے چلو۔

سب آدمی جس طرف صاحب نے اشارہ کیا تھا چلنے لگے۔ وہ بہت آہستہ جا رہے تھے۔ کہین کہین ندی نالے کے کنارے پر ٹھہرتے جاتے تھے یہ بات نہ تھی۔ کہ لوگ اُن جانے والون پر نگاہ حیرت سے نظر کرتے۔ گانون گانون راستہ بتلانے کے واسطے چوکیدار پکڑے جاتے تھے۔ پیچھے۔ گوکلپور تک پہونچ گئے۔ اور یہان پہونچکر صاحب نے بتلا دیا۔ کہ کہان چلنا ہے۔ رات بھیگے لوگ شاہ گنج پہونچے اور بہت ہی اخفا کے ساتھ مہاجن کے مکان تک آئے۔ مگر ایسے وقت گھر کے اندر جانے نہین پاتے تھے۔ رام سنگھ راٹھور اور نوکر چاکر آنے والون سے سخت کلامی کر رہے تھے۔ اتنے مین نر اندر خود ہی باہر چلا آیا کہ دیکھون تو معاملہ کیا ہے۔

صاحب نے جھک کر نر اندر کے کان مین کہدیا۔ کہ مین برنڈن صاحب ہون۔ مجھے کسی تابیر سے اندر پہونچا دو کہ کوئی مجھے دیکھے نہین۔ اندر پہونچکر مین تمسے سب حال بتلا دونگا۔ پھاٹک کھول دیا گیا اور سب آدمی اندر ہوگئے نر اندر کو بڑا تعجب تھا۔ اور تعجب کی بات ہی تھی۔ کیا بات ہے کمشنر صاحب ایسے وقت اس پوشاک مین کہان آئے ہ۔ مگر زیادہ دیر نہ کی

نہین گذری کہ صاحب نے سب حال بتلا دیا۔ جسکو سنکر نراندر نے سر جھکا دیا۔
اور رونے لگا۔

نراندر۔ حضور۔ مین اور میرے بال بچے بھلا اس ورش کے کہان مستحق
تھے۔ بھلا میری حقیقت ہی کیا ہی کہ سرکار نے میرے واسطے یہ تکلیف
اٹھائی۔ حضور تشریف لے جائین۔ پولیس والے کافی ہین۔

مسٹر سیرل۔ نہین۔ یہ ٹھیک نہین ہی۔ مجھے جب سے وہ برہمن
انکے ہاتھ سے بچ نکلا ہی ان پر اعتبار نہین رہا۔ یہ کام میرے ہی کرنے کا
ہی۔ یہ تو بتاؤ۔ کہ تمھارے آدمی تو معتبر ہین۔ کتنے آدمی تمھارے یہان ہین؟

نراندر۔ میرے یہان چھ آدمی ہین۔ سب راجپوت۔ اور وفادار
جان نثار۔

مسٹر سیرل۔ تو ہم انکو ٹھکانے ٹھکانے بٹھال دین۔ مجھے خوف ہی
کہ گھر بھر کے آدمیونکو تکلیف ہوگی اور مکان چھوٹ جائیگا۔ مگر کیا کیا جائے
مجبوری ہی۔ میرے ساتھ چار آدمی ہین دس آدمی کافی ہین۔ مگر میرے آدمی
آج صبح سے بھوکے پیاسے ہین۔ تم انکو کچھ کھانا پانی دے سکتے ہو۔

نراندر۔ ہان حضور۔ رسوئی تیار ہی۔ اور میرے یہان کے بنائے ہوئے
کھانے مین انکے واسطے کچھ ہرج نہین۔

تیاری مین۔ صلاح و مشورت مین۔ ہر آدمی کے جاے قیام تجویز کرنے مین

تھوڑا وقت صرف ہوا۔ ایلا۔ اور سیتا۔ کوٹھے پر تھین۔ اور ایک غیر معمولی مصروفیت اور آمد و رفت سے متعجب تھین۔

سیتا۔ جاؤ۔ دیکھو تو۔ معاملہ کیا ہی۔ دیکھنا ہین لڑکے لیئے جنگ [illegible]۔

ایلا دریافت حال کے واسطے نیچے گئی۔ مگر اُسکے بھائی نے جھڑک کر کہا "جاؤ۔ اپنا کام دیکھو۔ عورتون کا یہان کیا کام ہی" صاحب ایک مہمان آئے ہین۔ اُنکے نوکر چاکر ٹھہرائے جارہے ہین۔ تم جاؤ اور سیتا کے پاس بیٹھو"

مگر اِن باتون سے ایلا کی تسکین نہین ہوئی۔ وہ چپکے چپکے سب دیکھا کی اُسنے دیکھا کہ ایک کشیدہ قامت آدمی۔ رنگین مرزائی پہنے ہوے سپاہیونکو جابجا ٹھہلا رہا ہی۔ سپاہی جتنے ہین مسلح ہین۔ وہ لوگ باتین بھی کرتے جاتے ہین۔ مگر آہستہ آہستہ۔ جنکو وہ سُن نہین سکتی تھی۔ یہ بھی دیکھا کہ میرا بھائی بھی اِس گفتگو مین شریک ہی۔ اور اُسکی جان کا کوئی خطرہ نہین ہی اتنے مین اُسکے بھائی نے آکر اُسکو آواز دی۔ مگر وہ تو دروازے کی آڑ مین کھڑی دیکھ رہی تھی۔ بھائی نے کہا کہ جاؤ مہمانون کے واسطے جلد کھانا لاؤ۔ وہ لوگ بھوکے ہین۔ اب تو ایلا کو اور بھی تعجب ہوا۔ ایک خادمہ سے کھانے کے واسطے کہدیا۔ اور خود سیتا کے پاس پہونچی۔ وہ خود ہی متردد تھی۔ اور منتظر تھی۔

ایلا۔ (کسی قدر رو کر) میری سمجھ مین جو کچھ بھی آیا ہو تمھارے دادا کو تو نہین معلوم کیا ہو گیا ہی۔ کھانا تیار نہ ہوا اور وہ کھانا مانگ رہے ہین۔ نیچے بہت سے اجنبی آدمی آئے ہین جو مسلح ہین۔ اور ایک گورا سا آدمی ہی۔ وہ اِن لوگونکو ادھر اُدھر ٹہلاتا پھرتا ہی۔ ایسا گورا ہی جیسے انگریز۔ مین تو رسوئی مین جاتی ہون۔ اور تم یہان خاموش بیٹھی رہو۔

سیتا کے دل پر نہین معلوم کیا کیا حالت گذر گئی۔ سانس لینا دشوار تھا کہین وہ ہی نہ ہو۔ وہ مہربان نہ ہو۔ ایک نظر اور دیکھ لونگی۔ آس پاس کئی آدمی نہ تھا۔ غور سے جو دیکھا تو دیوانخانے مین مسند پر مسٹر سیرل برنڈن بیٹھے تھے۔ وہ ہی تو بیٹھے ہین نہین معلوم کہان آئے ہین۔ مگر حضور ہی میری بھلائی کے واسطے آئے ہین۔ یہ سوچکر اُسکے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے۔ دل مین کہنے لگی ”جاتی ہون بھجن گاؤنگی۔ اور اس شخص کے واسطے دعاے خیر کرونگی“ اور سیرل صاحب کے کان مین آواز آئی جیسے اندر کوئی خوش آوازی سے بھجن گا رہا ہی۔

مسٹر سیرل۔ یہ کون گا رہا ہی۔

نرانذر۔ حضور یہ سیتا ہی۔ بھجن تو مجھی کو گانا چاہیئے۔ مگر مین بڈھا ہوا اب وہی گاتی ہی اور اُسکا گانا مجھے بہت پسند ہی۔

واقعی آواز بہت ہی شیرین تھی۔ اور ساتھ اسکے طنبورے کی آس عجیب لطف

دے رہی تھی - مسٹر سیرل دیر تک اس نغمۂ جان بخش کو سنتے رہے - جب گانا بند ہوا - تو نرانذر سے کہا -

مسٹر سیرل - دیکھو ان لوگون کو خبردار کردو - کیسی پڑے کیسی نہ پڑے انکو کہین محفوظ جگہ بٹھال دو - جاکر - اسکا انتظام کردو -

نرانذر - اگر حضور کے آنے کی خبر وہ لوگ پا جائین تو اُنکو خود بخود تسکین ہو جائے - جاکر اُنھین بتلا ہی دون -

نرانذر چلا گیا - اور واپسی پر سیتا اور ایلا دونون اُنکے ساتھ آئین - صاحب کے سامنے آکر کسی کے چہرے پر کچھ وحشت اور اضطراب نہ تھا بلکہ سچ پوچھو تو جو اثر اس ہوا چہرے سے ہوا اُس سے سیتا کا حسن دو بالا ہو گیا - سیرل صاحب نے کھڑے ہو کر دونون کی تعظیم کی - اور دونون عورتین صاحب کے قدمون پر گر پڑین - پھر اُٹھکر ایک کونے مین جا بیٹھین - اور سیرل صاحب نے اپنے آنے کی مفصل وجہ بیان کردی - دونون عورتین بہت مستقل مزاج تھین حالانکہ اس تقریر کا اُنپر بہت کچھ اثر ہوا - مگر سکوت ہی طاری رہا - صاحب نے فرمایا کہ لڑائی ہوگی - خونریزی ہوگی - مقابلہ ہوگا - مگر کچھ خوف کی بات نہین تم دونونکو چاہیئے کہ کوٹھے پر خاموش بیٹھی رہو - مگر سیتا اس بات پر راضی نہین ہوئی - اُٹھ کھڑی ہوئی اور دست بستہ عرض کرنے لگی -

سیتا - جب وہ برہمن ایک مرتبہ آیا تھا تو مین اُس سے ڈری نہین نے

اب ڈر دنگی۔ حضور۔ اِتنا احسان کرین کہ مجھے تنہا نہ چھوڑین۔ مین ضرور ہو نگی۔ ایلا پھوا۔ میرے لڑکے کو دیکھتی رہینگی۔ (یہ کہکر صاحب کے قدم پھر پکڑ لیئے)۔

سیرل صاحب نے اِس عورت کے استقلال کو حیرت سے دیکھا۔ وہ آبدیدہ تو ضرور ہو گئی تھی۔ مگر اشک فشان نہ تھی۔ ایلا نے اپنا سر پیٹ لیا۔ اور رونے لگی۔ اور اُٹھکر چلی گئی۔

مسٹر سیرل۔ اچھا۔ جو تمھاری خوشی ہو۔ وہی کرنا۔ مگر۔ گھر کے اندر ہی رہنا۔ موقع بہت نازک اور خطرناک ہی۔

سیتا اُٹھکر اپنے لڑکے کے پاس چلی گئی۔ رات ہوئی۔ رات بڑھی سب لوگ خاموش ہو رہے۔ سناٹا ہو گیا۔ جتنے آدمی تھے اپنے اپنے ٹھکانے جا کر بیٹھ رہے۔ باہر والا دروازہ کچھ تھوڑا سا کھلا چھوڑ دیا گیا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ عمدًا اسکے بند کرنے سے غفلت کی گئی ہی۔ لکڑی کے کُندون پر کمل اُڑھا دیے گئے تھے۔ جس سے دیکھنے والے کو شبہہ ہو کہ سپاہی سو رہے ہین۔ سب سامان لیس تھا۔ سیرل صاحب نے سیتا کو کوٹھے سے اُتر کر برآمدے مین بیٹھے دیکھا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ اُسنے دو نہین بلیٹھی تھی۔

آدھی رات گذر گئی۔ گانون کے چوکیدار نے دوسری گشت لگا دی ڈھول بجاتے تھے۔ اور پکارتے جاتے تھے۔ دوسرا پہرہ ہی۔ جاگتے رہو۔

ہوشیار!۔ خبردار!" اسکے بعد پھر بستی بھر مین سناٹا ہوگیا۔ مگر وقت معہود قریب آتا جاتا ہی۔ دو گھنٹے کے بعد دفعتاً سیتا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور مسٹر سیرل سے جاکر کہنے لگی۔

سیتا۔ وہ لوگ آرہے ہین۔ قریب آپہونچے ہین۔ ہوشیار ہوجائیے آدمیونسے وہ کہہ ہی رہی تھی کہ خاموش اور تیار بیٹھے رہو۔ کہ اتنے مین باہر سے پھاٹک کے کلہاڑی سے توڑے جانے کی آواز آئی۔ پھاٹک ٹوٹنا تھا۔ کہ بہت سے آدمی اندر گھس پڑے۔ اور مشعلین روشن تھین۔ سیرل صاحب زینے کے قریب ہی کھڑے تھے۔ اور جب روشنی اُنپر پڑی تو سیتا نے دیکھا کہ کس ہمت سے یہ شخص راست ہوگیا۔ یہ تو ضرور تعجب تھا کہ ڈاکوؤن نے اُنکو نہین دیکھا مگر بات کیا تھی۔ صاحب ایک ستون کی آڑ مین کھڑے تھے۔ سیرل صاحب نے اِن لوگونکو زینے پر چڑھ جانے دیا۔ سرعنہ کو پہچان لیا حالانکہ وہ اپنا مُنھ لپیٹے تھا اور صاحب نے پستول فیر کیا۔ ایک آدمی گر پڑا۔ مگر وہ عزرائیل پانڈے نہین تھا مسٹر سیرل بنڈن نے فیر پہ فیر کرنے شروع کیے۔ اور سب آدمی اپنی اپنی جگہہ سے چڑھ دوڑے تھے۔ مجمع منتشر ہوگیا تھا۔ ڈاکوؤن پہ حملہ ہوا تھا کہ ابھی جنگ وجدال مین ایک آدمی نے صاحب کے داہنے بازو مین بھالا بھونک دیا۔ اور وہ آدمی خود بھی اُنکے پاس بے جان گر پڑا۔

اور یہ سب کچھ ایک لمحہ کی بات تھی۔ پانچ ڈاکو مردہ یا مجروح پڑے تھے

کچھ گرفتار ہوے تھے - جو بچ گئے تھے - اُنھون نے مشعلین گُل کردین اور اندھیرے مین بھاگ نکلے -

سیتا نے دیکھا کہ دو آدمیون کا کام سیرل صاحب نے تمام کر دیا تھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ خود مغلوب ہو گئے تھے - اور مجروحین اور مقتولین کی وجہ سے وہ چند لمحے اُن تک نہ پہونچ سکی - اُسنے دیکھا - کہ سیرل صاحب کے زخم لگا ہی اور خون جاری ہو گیا ہی - اور فوراً اُنکے پاس پہونچی - اور چلائی - دوڑو - دوڑو - اور چاہتی تھی کہ صاحب کو مکان کے اندر اُٹھا لیجاوے - مگر اُنھون نے اُسکو آہستہ سے الگ ہٹا دیا -

مسٹر سیرل - مجھے تھوڑا پانی پلا دو - اور میرے آدمیون کو میرے پاس بلا دو - زخم بالکل ہلکا ہی - گھبرانے کی کوئی بات نہین ہی -

سیتا پانی لینے دوڑی گئی - اِتنے مین کسی نے ایک مشعل روشن کر لی - روشنی مین سب کچھ نظر آنے لگا - صاحب کا ایک اردلی اُنکے قریب آیا - اور صحن کی طرف اشارے سے تبلا کر کہنے لگا -

اردلی - تین تو مار ڈالے گئے - اور ایک نیمجان پڑا ہی - کوئی جانبر نہوگا اور ہم لوگ بالکل صحیح و سلامت ہین حکم ہو تو تھانے پر جا کر پولیس کو بلا لاوین -

مسٹر سیرل - ہان چلے جاؤ - بلا لاؤ - اور جو آدمی گرفتار ہوے ہین

اُنکی بڑی حفاظت رکھنا - اور صاحب اُٹھ بیٹھے - مگر طبیعت بیٹھی جاتی تھی - اور کچھ غشی کی علامت پائی جاتی تھی - سیتا اتنی دیر مین ایک چاندی کے گلاس مین ٹھنڈا پانی لائی اور کہنے لگی -

سیتا - پانی پی لیجیے -

سیرل نے نہایت ہی ذوق سے پانی پی لیا - اور سیتا پر ایک مشکور نظر ڈالی - ایسا شربت عمر بھر نہین پیا تھا - مگر - ہاے - طبیعت ابھی تک بے چین تھی - زخم سے خون جاری تھا - سر پھٹا پڑتا تھا - اور سیتا نے یہ حالت دیکھی -

سیتا - (ایک اردلی سے) دیکھو جلد آؤ - صاحب کے زخم لگا ہی - آؤ اور انکو میرے ساتھ لے چلو -

بہت سے آدمی صاحب کی طرف دوڑ پڑے - اور اُنکو آہستہ سے اُٹھا کر - اندر کے برآمدے مین لے گئے - اور ایک پلنگ پر لٹا دیا - صاحب کو ضعف اور ناتوانی تو ہو گئی تھی - مگر اُنکو غفلت نہ تھی - نر اندر پلنگ کے پاس کھڑا تھا - اور سیتا پلنگ کے پاس دو زانو بیٹھی تھی - ایک آدمی نے صاحب کی مرزائی کے بند کھولکر اُتار لی "اب ہم لوگون کو زخم کی خبر جلد لینا چاہیئے اور خون بند کرنا چاہیئے نہین پھر تو غش ہی آجائیگا" زخم دیکھا گیا - زخم کہنی کے اوپر تھا - گوشت مین بھالا چل گیا تھا "اجی - ابھی ایک ہوشیار

جراح بُلاے لاتے ہین - زخم تو اوچھا نہین ہی - مگر کوئی اندیشے کی بات بھی نہین ہی - بہت جلد اچھا ہو جائیگا —

سیتا - مین زخم کو دھوڈالون - مجھے بھی کچھ خدمت کرنے دیجیے -

اردلی - اچھا - تمھارے ہاتھ ہلکے ہین - تم زخم دھوڈالو - خوب دھوڈالو تب تک مین باہر کی خبر لون - (چلا گیا)

ایلا گرم پانی لیکر پہونچی - دونون نے ملکر زخم دھویا - اور بندش کی - ایک پھارے کا نسخہ ایلا کو معلوم تھا - اُسکے اجزا فراہم کیے - اور جا کر چولھے پر چڑھا دیے - سیرل صاحب کو بہت تسکین ہوئی - مگر درد بہت تھا باہر سے داروغہ پولیس کی آواز آئی جو ضروری ہدایت کر رہا تھا - اور چند منٹ کے بعد داروغہ اندر حاضر ہوا اور اُسکو اِس واقعہ سے بہت ہی تعلق خاطر تھا -

مسٹر سیرل - کہو کچھ اور بھی گرفتار ہوے - اب اسوقت مجھے معاف رکھو - اب کل صبح دیکھا جاویگا -

داروغہ - نہین - حضور - ابھی کوئی اور نہین ملا - وہ تو سب فوراً ادھر اُدھر ہو گئے - مگر آدمی اُنکی گرفتاری کو روانہ ہو گئے ہین - ایک پالکی ملی - اور اٹھارہ کہار گرفتار ہوے ہین - نہین معلوم اسکی کیا ضرورت تھی - مین نے اُن سب کو حراست مین کر لیا ہی -

سیرل کو پانی کی ضرورت خوب معلوم تھی - سیتا پر ایک نظر ڈالی جو پلنگ کے پائنتی بیٹھی تھی - اور منھ چھپائے تھی - بہت ہی خوشی ہوئی کہ اِس بیچاری کی جان بچ گئی - مگر - ڈاکوون نے بھی کیسی جرأت کی تھی - تھانہ دور تھا - جب تک وہان اطلاع پہونچتی یہان ڈاکو اپنا کام کر چکے ہوتے - ایلا بپھارہ لیکر آئی - اِس بپھارے سے درد تو ضرور کم ہوگیا خون بھی بند ہوگیا -

ایک ہوشیار پُرانا جراح آیا - اور زخم مین ایک ٹانکا لگایا - اور بہت ہی نرم بندش کردی - اِس دوا اور درمان سے مسٹر سیرل کو بہت ہی تسکین ہوئی - اور نیند آگئی - دونون عورتین پلنگ کے پاس بیٹھی تھین اور باری باری پنکھا جھلتی جاتی تھین - ہمراہ کے ملازمین باہر بیٹھے آہستہ آہستہ باتین کرتے جاتے تھے -

---

باب چہاردہم

خیمے لد گئے

دن چڑھے سیرل صاحب کی آنکھ کھلی - ناتوانی بڑھ گئی تھی - پہلے تو اُنکو یہ بھی خبر نہ تھی کہ ہم کہان ہین - مگر پھر شب کے واقعات پیش نظر ہوگئے

کوئی اُنکے پاس نہ تھا - دو اردلی والے قریب ضرور تھے - مگر وہ بھی غافل سو رہے تھے - گھر مین بھی کسی کی آواز نہ سُن پڑتی تھی - البتہ کوئی خوش گلوئی سے کچھ آہستہ آہستہ گا رہا تھا - اور - یہ وہی آواز تھی جو کل رات سُنی تھی - یہ کون تھا - سیتا تھی جو صبح کو بھجن گا رہی تھی - اور ایلیا اور نرانڈر پوجا کر رہے تھے - شکر کرتے تھے کہ رات خدا نے جان - اور آبرو بچالی -

اِسکے بعد ان لوگونکو یہ فکر پڑی کہ سیرل صاحب کے واسطے کیا کرنا چاہیئے - ؟ کیا ایسی بات کرین جو صاحب کے پسند ہو ؟ نہین معلوم غسل کر چکے کہ نہین ؟ اور کیا کھائینگے ؟ کون سا کھانا اُنکو مرغوب ہی ؟ اِتنے مین صاحب نے اپنے اردلی گلاب سنگھ کو جگایا - اسکے چہرے پر بڑی سی داڑھی تھی - اُسنے آکر صاحب کو اُٹھا کر سنبھالا - لوٹا اور طشت ایک خادمہ نے پہلے ہی سے لا رکھا تھا - صاحب کا ہاتھ منھہ دُھلایا - اور زخم کی کیفیت دریافت کی - اِسوقت صاحب کی طبیعت شگفتہ تھی - اردلی کے سہارے باہر کے برآمدے مین جا کر بیٹھے - صحن صاف کیا گیا تھا - مکان کی زمین پہ تازی سفیدی پھیری گئی تھی - مسند اور تکیہ کے غلاف بدل دیئے گئے تھے - اور صاحب مسند ہی پہ بیٹھے - سارا گھر صاف و شفاف نہایت خوشنما تھا - اور نسیم سحر کے جھونکے روح کو تازہ کرتے تھے - نرانڈر نے اپنے معزز مہمان کو مسند پہ متمکن دیکھا - از بس خوش ہوا

اور مراتب تعظیم ادا کیے۔ پہلے تو دل پر کچھ ایسا اثر تھا کہ زبان سے کچھ کہنا دشوار تھا۔ مگر کوشش کر کے گرفتہ آواز سے۔ یون کہنے لگا۔

نرا اندر۔ جو کچھ ہمارے پاس ہی۔ وہ حضور پر نثار ہی۔ حضور نے ہمارے اوپر احسان کیا۔ ہماری عزت آبرو۔ جان و مال بچایا۔ ہمارے واسطے اپنا خون بہایا۔ ہم کس زبان سے حضور کا شکریہ ادا کرین۔ تا دم مرگ ہم لوگ اس بار احسان سے سبکدوش نہین ہو سکتے۔

مسٹر سیرل۔ جانے بھی دو۔ سچ پوچھو تو یہ میرا فرض منصبی تھا۔ ایک کام میرا تھا وہ نہ ہوا۔ اور پولیس کے سرانجام کیے بھی وہ کام پورا نہ ہوا ہو گا۔ کیا کہون۔ عزرائیل پانڈے میرے پنجے سے بچ نکلا۔

نرا اندر۔ ہان۔ حضور۔ مگر اب یقین ہی کہ برسون اسکی خبر نہ ملے۔ مگر بڑا ہی بدذات برہمن ہی۔ جب برہمن شرارت پر آتے ہین۔ تو سب سے زیادہ شریر ہوتے ہین۔ وہ ظالم تو سیتا کو لے ہی گیا ہوتا۔ مگر حضور تشریف لائے۔ اور وہ بچ گئی۔

مسٹر سیرل۔ ہان۔ تو تمکو یہ خبر معلوم ہی۔

نرا اندر۔ جی ہان حضور۔ مجھے خوب معلوم ہی۔ نہین تو پالکی اور کہار کیون لائے تھے۔ ایک ڈاکو مرنے سے پیشتر سارا حال کہہ سنایا تھا۔ حضور تو اسوقت زخمی ہو چکے تھے۔

مسٹر سیرل۔ تو جب تمکو اتنا حال معلوم ہی تو تم اُس مرزائی کے جیب مین سے جو کل مین پہنے تھا۔ ایک خط نکال لاؤ۔ بھلا تم تبلا سکتے ہو کہ یہ خط کس نے لکھا ہی۔

ترانڈر۔ (خط پڑھ کر) جی ہان۔ یہ خط ضرور بلدیو نے لکھا ہی جسکی جان سیتا نے حضور کی عدالت سے بچائی تھی۔ بس۔ اور کسی پر خیال ہی نہین جمتا۔

مسٹر سیرل۔ شاید۔ دیکھون داروغہ اس بارے مین کیا کہتے ہین۔ لو۔ داروغہ آبھی گئے۔ آؤ۔ عباس علی۔ کہو کیا خبر ہی۔

اس کہن سال افسر پولیس نے نہایت مودب ہو کر بہت افسردگی کے ساتھ اپنی تلوار صاحب کے قدمون کے سامنے رکھدی۔

داروغہ۔ (آبدیدہ ہو کر) حضور۔ مین اب اس تلوار کو نہین چھو سکتا۔ اب حضور ہی اپنے ہاتھ سے مجھے پھر عنایت فرماوین۔ تو البتہ!۔ مجھے کل رات حضور کے ساتھ ہونا چاہیئے تھا میرے آقائے نعمت مجروح ہوئے اور مین غیر حاضر!۔ میرے واسطے بڑی ہی غیرت کی بات ہی!۔

مسٹر سیرل۔ ایسا خیال نہ کرو۔ سچ پوچھو۔ تو مجھی سے غلطی ہوئی کہ مین نے تمکو نہین بلایا۔ تم ہوتے تو ضرور مجھسے اچھا انتظام کرتے۔ اور عزرائیل پانڈے بچنے نہ پاتا۔ لو تم تلوار اُٹھا لو۔ تم ہمیشہ عزت کے ساتھ

اس تلوار کو اپنے پاس رکھو گے۔ اور تم بڑے ہی کارگزار ہو۔

داروغہ۔ (تلوار اٹھا کر) مین کس زبان سے حضور ایسے غریب پرور اور رحیم المزاج حاکم کا شکریہ ادا کرون۔ مگر۔ حضور نے خوب کیا۔ مجھے نہین طلب فرمایا۔ عزرائیل پانڈے کے گوبندے موجود تھے۔ اسکو حال معلوم ہوجاتا۔ حضور تو بھیس بدلکر تشریف لائے تھے۔ اسوجہ سے لوگون نے نہین پہچانا۔ ایک ڈاکو جو گرفتار ہوا۔ وہ بیان کرتا تھا۔ کہ حضور کو لوگون نے دیکھا تھا۔ مگر پہچانا نہین تھا۔ اُن لوگون نے جانا کہ حضور نزاندر کے یہان کہین باہر سے مہمان آئے ہین۔

مسٹر سیرل۔ اور ڈکیتی آئی کہان سے تھی۔

داروغہ۔ جان پور سے۔ یہ موضع نواب دل خان بہادر کا ہی۔ تھوڑے زمانے سے لوگ آس پاس کے جنگل مین اپنے سرغنہ کے منتظر ادھر اُدھر پھرا کرتے تھے۔

مسٹر سیرل۔ نواب کی نسبت تو مجھے خود ہی طرح طرح کے شکوک ہین۔ انکے حالات پر توجہ درکار ہی۔

داروغہ۔ جب حضور مین کچھ توانائی آجائیگی۔ تو مین لوگونکو حاضر کرونگا۔ اور حضور بیانات سنینگے۔ ابھی تو حضور آرام فرماوین۔ (نزاندر سے) کوئی علحدہ کمرہ سرکار کے واسطے تجویز کرو۔ جب تک خیمہ اور لشکر سب

آہی جائیگا۔ سب سامان مین نے منگوایا ہی۔

نراندر۔ میرا تمام مکان سرکار کا ہی۔ اور سرکار اس بات کو خوب جانتے ہین ہان۔ علٰحدہ کمرہ بھی موجود ہی۔ کوٹھے والا کمرہ مین خالی کیے دیتا ہون۔

اتنے مین وامو بھٹ کسی طبیب کو لے آئے۔ اُنھون نے صاحب کی نبض دیکھی اور کہا کہ صاحب کو حرارت ہی۔ اور تجویز کیا کہ زخم کی بندش مین خود کرونگا۔ اور ایک نسخہ تجویز کیا۔ مسکن اور مفرح قلب۔ اور کہنے لگے کہ مین پھر جلد آؤنگا۔ مگر۔ یہانسے صاحب کو اُٹھا لیجانا چاہیئے۔ زیادہ ہوادار جگہہ پر رہنے مین نقصان ہی۔ نراندر نے واپس آکر عرض کیا کہ کوٹھے پر جو کمرہ ہی وہ حضور کے واسطے تیار ہی۔ وامو بھٹ اور نراندر کی اعانت سے صاحب کوٹھے پر تشریف لیگئے۔ سیتا۔ اور۔ ایلا وہان کچھ دیر پیشتر ہی سے موجود تھین۔ زمین پر قالین کا فرش بچھا تھا۔ اور پلنگ پر بہت ہی صاف چادر لگا لی تھی۔ تکیے بہت سے رکھائے تھے۔ بہت ہی آسایش کا بستر بنایا گیا تھا۔ بستر پر استراحت سے صاحب کو بہت تسکین ہوئی۔ سوچنے لگے۔ کہ یہ لوگ کیسے مہمان نواز۔ اور فرمانبردار ہین۔ سیتا اسوقت کہین چلی گئی تھی۔ ایلا فوراً پھر حاضر ہوئی۔ ایک پلیٹ مین کچھ بند تھا۔ اور نقرہ پیالی مین املی کی چٹنی تھی۔

ایلا۔ حضور ہم لوگ گنوار ہین۔ ہماری خطا معاف کیجیگا۔ ہم لوگ حضور کے لائق کھانا پکانا۔ کیا جانین۔ یہ بہت ہی سادی غذا ہی۔ سیتا نے

حضور کے واسطے کھچڑی پکائی ہی۔حضور ضرور نوش فرماوین۔اور ایک چمچہ ہمارے یہان ٹپہ اٹھا۔وہ بھی لیتی آئی ہون۔ہملوگ جانتے ہین کہ حضور اُنگلیون سے کھانا نہین کھاتے۔

سیرل صاحب اِس گفتگو سے بہت ہی خوش ہوے۔چٹنی اور کھچڑی بہت ہی ذوق سے نوش فرمائی۔عجیب ذائقہ تھا۔ایلا اصرار کرتی جاتی تھی کہ کچھ اور کھا لیجیے۔مگر سب کھچڑی تو وہ نہین کھا سکے۔

مسٹر سیرل۔سیتا مجھے دیکھنے آویگی۔شاید حکیم کے آنے پر اُسکو میرے زخم کی بندش کے واسطے آنا پڑے۔

ایلا۔دیکھئے حضور۔اگر حکیم صاحب نے منع نہ کیا۔تو ہم دونون مل کر زخم کی بندش کرینگے۔مگر۔سیتا تو حضور مین حاضر ہی ہوگی۔(رو کر) حضور کا ہمپر کیسا کچھ احسان ہی۔حضور نے اُسکی جان بچائی۔

اِتنے مین حکیم صاحب آئے۔اور زخم کھولا۔مگر عورتون کو زخم کی بندش کی اجازت نہین دی۔کہنے لگے کہ عورتون کی طہارت معتبر نہین ہوتی۔اور وہ لوگ یہ کام کیا جانین۔حکیم صاحب نے خود ہی زخم کھولا۔صاف کیا۔اور چند اجزا کی پُلٹس بنا کر بندش کردی۔اور اِس سے مسٹر سیرل کو بہت تسکین ہوئی۔اور دوا جو پلائی گئی۔اُس سے تشنگی بھی رفع ہوئی بخار مین تخفیف ہوئی۔اور مریض کو میٹھی نیند آگئی۔اور صاحب کئی گھنٹے تک

سو یا کیے - ایک مرتبہ صاحب کو خیال آیا کہ جیسے سیتا اپنے لڑکے کو گود مین لیے آئی ہی - اور مجھپر جھک کر تھوڑی دیر رویا کی - اور پھر چپ چاپ لوٹ گئی - شاید صاحب نے خواب دیکھا ہو مگر اتنی بات اُنکو ضرور خوب یاد تھی - شاید پھر آوے -

اور واقعی وہ آئی - صاحب تو غنودگی مین تھے - مگر اُنھون نے دیکھا کہ وہ آئی - اور صاحب کو سوتا سمجھکر اُنپر ایک نظر ڈالی - اور آہ سرد بھری ہاے یہ نگاہ - اور یہ آہ سرد - کسی کے دل کے ساتھ کیا کام کر گئی ہوگی - کہان کے حکیم اور کیسے طبیب - کسی مریض کا علاج کسی اور ہی طبیب کے سپرد کردو -

مسٹر سیبرل - مین سوتا نہین ہون - تم خوف مت کرو - آؤ میرے پاس بیٹھو - کچھ باتین کرو -

سیتا - نہین مین خوف نہین کرتی - مگر آپ باتین نہ کیجیے - حکیم نے منع کیا ہی - مین کل پھر آؤنگی - مین اپنے لڑکے کو لا کر آپ کو دکھلاتی - وہی تو میرے واسطے جو کچھ ہی وہ ہی - وہ بھی آپ سے نہین ڈریگا -

مسٹر سیبرل - تو اُسکو ابھی کیون نہین لاتی ہو ؟ -

سیتا - نہین - ابھی آپ خاموش رہین - زیادہ باتین نہ کیجیے (چلی گئی) -

مسٹر سیبرل - (دل ہی دل مین) عجیب عورت ہی - اور کیسی حسین - مہ جبین -

صاحب پھر سو گئے - اور سیتا کی نسبت طرح طرح کے خواب دیکھنے لگے - شام کو مہربان ایلا پھر آئی - کھانا لائی - مگر صاحب نے خوب نہین کھایا - نرائن راو رپہ وہت آکر حاضر رہے باتین کرتے رہے - دو تین آدمی اور آئے - حکیم صاحب آئے - دوا پلائی - غرض تنہائی نہین رہی - رات کو صاحب نے پھر خواب نوشین کے خوب ہی لطف اٹھائے - جب بیدار ہوے - تو اپنے مین قوت پائی - تاہم ضعف تھا - بہت خون تو ضائع ہوا تھا - رات بھر اردلی پہرے پر رہی - اور اسوقت گلاب سنگھ پہرے پر کھڑکی مین بیٹھا تھا - صاحب نے نوکر کو آواز دی -

گلاب سنگھ - حضور کو حکیم صاحب نے غسل فرمانے کو کہا ہی - سب سامان تیار ہی - اب حضور اٹھین اور نہا ڈالین - کچھ کپڑے بھی مین نے تیار کر لیے ہین - حضور کو کوئی تکلیف نہ ہوگی -

صاحب اردلی کی مدد سے اٹھے - اُس غسل کا اور سکھ کے آہنی پنجے سے مالش کا کیا لطف بیان ہو - سیبرل صاحب بھی خاموش بیٹھے رہے - کہ جسطرح اُسکا جی چاہے غسل دے - گرم پانی کے غسل سے ہر لمحہ درد و کلفت دور ہوتی جاتی تھی - اور بعد غسل ایک سفید چادر اوڑھ لی - اسکے بعد صاحب کو

ایک کرتہ اور اُسپر سے صدری پنہائی گئی - جس ہاتھ مین زخم تھا اُسطرف کی آستین کاٹ دی گئی تھی - اور بستر پر پھر پہونچا دیے گئے تھے - ابکی مرتبہ تو صاحب کو ایسی راحت کی نیند آئی کہ شاید ہی کبھی آئی ہو -

دوپہر کو پھر بیدار ہوے - کھانا تناول فرمایا -

ایلا - سیتا حضور کے پاس تھوڑی دیر مین حاضر ہوگی - حکیم نے کہا ہے کہ حضور باتین بہت کم کرین - اور کام کرنے کی تو بالکل ہی ممانعت ہے - اگر حضور حکم دینگے تو وہ حضور کے پاس بیٹھکر کچھ گاتی رہیگی -

صاحب کسی کی آمد کے منتظر رہے -

سیتا اپنے لڑکے کو گود مین لیے آن موجود ہوئی - سیرل صاحب نے دیکھا کہ لڑکے کی صورت مین بہت ہی تغیر ہوگیا ہے - اُسکی آنکھین بڑی بڑی ہوگئی تھین - چہرہ زرد اور ستا ہوا ہوگیا تھا - گردن - اور - اعضا پر جھُریان پڑ گئی تھین - تنفس تھا - پھیلے پھیلے دیدون کو دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ سر مین کچھ درد ہے -

سیتا - مین اسکو حضور کے پاس لائی ہون - حضور دیکھین - اور صاحب لوگ سب کچھ جانتے ہین - آپ ہی اِسکے واسطے کوئی تدبیر کیجیے - تو کیجیے اور کسی کے ہان کی بات نہین ہے -

سیرل نے لڑکے کی طرف اپنا بایان ہاتھ پھیلایا - اور وہ فوراً اُن کی

طرف جھک پڑا۔ اور اُنکے پاس پلنگ پر جا کر بیٹھ رہا۔ اور صاحب کے چہرے پر عجیب ذہانت سے نظر ڈالتا تھا۔

سیتا۔ صاحب دیکھیے۔ یہ آپ سے بالکل نہین ڈرتا۔ اور نہ مین ڈرتی ہون۔ یہ عجیب بات ہی۔ ـــــــ

مسٹر سیرل۔ کیون۔ میرے پاس سب ہی لڑکے بے خوف چلے آتے ہین۔

سیتا۔ ہان۔ مین اب سمجھی۔ اسکی وجہ یہی ہی کہ آپ ایسے نیک آدمی ہین۔ بچے تو جلد پہچان لیتے ہین کہ ہمارے ساتھ کون محبت کرتا ہی۔ اور کیا مین بھی کوئی بچہ ہون۔ مین بھی آپ سے نہین ڈرتی۔ کبھی نہین ڈری۔ یہ عجیب بات ہی۔ اب بھی نہین ڈرتی۔ آپ انگریز ہین۔ سب ہی آپ سے ڈرتے ہین۔ مگر مین نہین ڈرتی۔

مسٹر سیرل۔ مین تو یہ چاہتا ہون کہ لوگ مجھسے محبت کرین۔ مین نہین چاہتا کہ لوگ مجھسے ڈرین۔

سیتا۔ بہت ایسے ہین جو آپ سے محبت بھی کرتے ہین۔ مگر اُس محبت مین خوف بھی شامل ہی۔ اور ہم لوگون کو خوف نہین ہی۔ نہ داداجی۔ نہ ایلا پھوا۔ نہ لڑکا۔ نہ مین۔ کوئی آپ سے نہین ڈرتا۔ بس۔ ہلوگونکو تو آپ سے ایسی محبت ہی کہ آپ کی پرستش کرتے ہین۔ جیسے دیوتا کی

پرستش کیجاتی ہی۔

مسٹر سیرل۔ نہین بائی جی۔ یہ کیا کہتی ہو۔ ہم لوگ آدمی کی پرستش خدا کیطرح کرنا گناہ سمجھتے ہین۔ محبت مین سب یکسان ہین۔ اور سبکی محبت ہوتی ہی۔ خدا کے ساتھ محبت کرنے مین سب یکسان ہین۔ خداہی نے رات میری جان بچائی۔ کیا مین اسکا شکرگذار نہین ہون۔ اگرچہ بلدیو نے تمھاری جان بچائی۔ مگر تم اسکی پرستش نہین کرتی ہو۔

سیتا۔ نہین۔ اسنے میری جان نہین بچائی۔ مگر مین اُسکی مشکور ہون۔ مگر آپ کی تو بات ہی اور ہی۔ اسنے اپنی جان کو ہمارے واسطے خطرے مین نہین ڈالا۔ مگر۔ آپ نے بلاتامل ہماری حفاظت پر ہمت کی۔ آپ تو ہمارے واسطے دیوتا کے اوتار ہین۔ ہمکو آپ سے محبت بھی ہی اور ہم آپ کی پرستش بھی کرتے ہین۔ دیکھیے۔ بچے تک آپ پر شیدا ہین۔ اور یہ تو سچ تھا۔ کیونکہ لڑکا سیرل صاحب کے پاس دبکا بیٹھا تھا۔ اور اپنی بڑی بڑی آنکھون سے اُنکو نگاہ محبت سے دیکھ رہا تھا۔ کبھی محبت سے اُنکے چہرے پر۔ یا داڑھی پر ہاتھ پھیرتا تھا۔ اور صاحب اُسکو منع نہین کرتے تھے۔ صاحبنے اور باتین شروع کین۔

مسٹر سیرل۔ دیکھو وہان ایک کتاب رکھی ہی۔ اُٹھا لاؤ۔ سب کہتے ہین کہ تم لکھ پڑھ لیتی ہو۔ مجھے دو کتے پڑھکر سناؤ۔

سیتا۔ یہ سنسکرت زبان مین ہی۔ آپ کاہے کو سمجھینگے۔ مگر

پڑھتی جاؤنگی - اور آپ کو سمجھاتی بھی جاؤنگی -

سیرل - مین تھوڑی بہت سنسکرت سمجھ لیتا ہون - مین نے یہ زبان ولایت مین پڑھی تھی - اور اب بھی پڑھا کرتا ہون - وہ کون کتاب ہے ؟ -

سیتا - شاوتری - یہ مہابھارت کا ایک حصہ ہے - آپ جانتے ہین -

سیرل - ہان - مین جانتا ہون - آپ پڑھیئے - مین سنتا جاتا ہون

سیتا آہستہ آہستہ خوش آوازی سے کتاب پڑھنے لگی - مگر - ایسے پڑھنے والے کی زبانی یہ اشلوک کبھی نہین سُنے تھے - کیسے خوش آیند سرون مین - کیسے لہجے مین سیتا کتاب پڑھ رہی تھی -

مسٹر سیرل نے اگر کبھی اس کتاب کو سنا بھی تھا - تو پنڈتون سے - اسوقت کے پڑھنے والے نے تو ستم ہی کر دیا تھا - پڑھتے پڑھتے سیتا پر عجیب عالم طاری ہوگیا - جہان جیسا مضمون ہوتا تھا - ویسے ہی اُسکا لہجہ بدلتا جاتا تھا - یہ تو کہین ذکر آچکا ہے کہ شاوتری کے شوہر کی موت آگئی ہے - سب لوگ جنگل مین ہین - اور علامات موت اپنے مین پاکر شوہر زور سے کہتا ہے -

"پیاری - اب مین نہین ٹھہر سکتا" اور اسوقت ________

مسٹر سیرل - چلو - پڑھتی جاؤ - آگے چلکر بہت ہی خوب مضمون ہے - نہین مجھے کتاب دیدو - مین پڑھتا جاؤن - مگر میرے ٹوٹے پھوٹے لہجے پر

ہنسنا نہیں۔

سیتا۔ (کتاب حوالہ کرکے۔ متحیر ہوکر) مین ضرور سنونگی۔

سیرل برنڈن نے سمجھ کر پڑھنا شروع کیا۔ جو اشعار پڑھ رہے تھے وہ کالج مین یاد کیے تھے۔ بر زبان یاد تھے۔ اور ہندوستان پہونچکر زبان کا چڑھاؤ اُتار صاحب نے خوب سیکھ لیا تھا۔ تلفظ بھی درست تھا۔ موت کا دیوتا یاما آتا ہی۔ کیسی مہیب آمد ہی۔ شاد تری کے شوہر کی جان لیکر جاتا ہی مگر شاد تری کو ذرا ہراس نہین ہی۔

سیتا۔ (آبدیدہ ہوکر) ہان وہ ساتھ گئی۔ استری اپنے شوہر کے ساتھ گئی۔ موت مین بھی نہین ساتھ چھوڑا۔ مین بھی اُسکا ساتھ نہ چھوڑتی مگر۔ کیا کرون۔ سامنے لڑکا موجود ہی۔ نہین تو مجھپر بھی یہی فرض تھا۔

مسٹر سیرل۔ تو تم فرض سمجھکر جاتین۔ محبت سے نہ جاتین۔

سیتا۔ وہ ایک ہی بات ہی۔ بغیر محبت کے فرض کیسے ادا ہو سکتا ہی مگر۔ اب آپ نہ پڑھیے۔ دیکھیے۔ آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ مین کتاب ختم کرونگی۔ آگے اور بھی دلچسپ مضمون ہی۔ آپ کے دل پر رنج والم کا خیال چھوڑنا ٹھیک نہین۔ یہ میرے ہی دل کے واسطے کافی ہی۔

(پڑھنے لگی)

جب کتاب ختم ہو گئی:۔

مسٹر سیرل - مجھے کچھ اپنا گانا سناؤ - مین تمھاری خوش گلوئی سننا چاہتا ہون - مجھے سنسکرت کے اشعار بھلے نہین معلوم ہوتے -

سیتا - مین گاؤنگی - مجھے بہت گیت تو یاد نہین - بھجن یاد ہین - ایک مرتبہ کوئی شخص گا رہا تھا - مین نے سنا - اور واسو بھٹ سے کہا - مجھے بھی یہ گیت یاد کرادو - آپ سنینگے ؟

یہ کہکر اُٹھی - اور طنبورہ اُٹھا لائی - سُر ملایا - اور ایک ہندی ترانا گایا -

سیتا - بس اب نہ گاؤنگی - اگر آپ سنینگے - تو پھر کسی وقت اِس گیت کو پورا کرونگی - للو - اب آؤ چلین - لڑکے نے مان کی طرف ہاتھ پھیلا دیئے مگر وہ مسٹر سیرل صاحب کی طرف دیکھتا رہا - اُنھون نے اُسکے چہرے کا ایک بوسہ لیا - اور کہا -

مسٹر سیرل - (لڑکے سے) جاؤ اپنی مان کے پاس جاؤ - (سیتا سے) یہ لڑکا تو بہت ہی پیارا ہی - اسکی طرف سے کچھ اندیشہ نہ کرو -

سیتا - ہاے - یہ تو بڑا ہی شریر تھا - نہین معلوم اب کیا ہو گیا ہی جب ہملوگ مقدمے مین گئے ہین - تب تو یہ ہنگامہ مچایا کرتا تھا - ہمکو خیال نا چاہیئے تھا -

مسٹر سیرل - کیون -

سیتا۔ اُس برہمن کی نظر بد سے مجھے خوف تھا۔ مگر۔ خیر۔ خدا مالک ہی۔ خدا نے اپنا بڑا رحم کیا ہی۔ یون ہی تین روز گذرے۔ اب تو باہمی بے تکلفی ایسی بڑھ گئی تھی۔ کہ سیتا کی جھیپ بالکل ہی مٹ گئی تھی۔ روز بروز نئی نئی کتابین پڑھی جاتی تھین۔ مضامین پر بحث ہوتی تھی۔ کہین "میگھادت" کے اشعار پر مکالمہ ہوتا تھا۔ کہین ڈرامے پڑھے جاتے تھے۔ عجیب لطف کی گفتگو رہا کرتی تھی۔ وامون بھٹ آکر بحث کا فیصلہ کرتے تھے سیتا۔ اور برہمن۔ دونون مسٹر سیرل کی سنسکرت کی زباندانی پر متعجب تھے۔ ایلا کہا کرتی تھی کہ خدا نے میری پیرانہ سالی مین مجھے آپ کا سا ایک بیٹا دیا ہی اور آپ کو چاہیئے کہ آپ میرا کہنا مانا کیجیے۔ میری اطاعت کیجیے۔ اور مسٹر سیرل واقعی اطاعت کرنے لگے۔

جو کچھ ایلا کہتی وہ کھا لیتے۔ ایلا کے اشفاق کا لطف اُنکو ویسا ہی تھا جیسے نراندر۔ اور وامو بھٹ کے عاقلانہ مکالمات کا تھا۔ صاحب نراندر اور وامو بھٹ کے ساتھ شطرنج کھیلا کرتے تھے۔ اور خوب خوب بازیان جیتتے تھے۔ مہاجن کے یہان کے اور آنے جانے والے معززین حاضر دربار رہا کرتے تھے۔ اور کبھی تنہا بیٹھنے نہین پاتے تھے۔ یہ اور بات تھی کہ صاحب خود ہی کچھ دیر تنہائی کا انتظام کر لیتے۔ خیمے اور ملازمین آ گئے تھے۔ مگر۔ صاحب کو نوکرون کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اور چونکہ وہ لوگ

مسلمان تھے - اس وجہ سے اُنکو گھر مین بلاتے تکلف ہوتا تھا - خیمے مین جانے کی حکیم صاحب اجازت ہی نہین دیتے تھے - حرارت ابھی بالکل دفع نہین ہوئی تھی اور سیرل صاحب کو معلوم تھا کہ بخار موجود ہی - داہنے ہاتھ سے کچھ لکھنا دشوار تھا - یہ ضرور تھا کہ بابا صاحب سررشتہ دار بُلا آتے تھے - اور ضروری مقدمات کے متعلق ضروری احکام بھی صادر ہوتے تھے - مگر پورا کام نہین ہوتا تھا - رائسٹن صاحب تو نور پور سے جا چکے تھے - مسٹر سیرل نے چند سطرین مسٹر نوبل کے نام لکھدی تھین - "کہ میرے ایک ہلکا سا زخم لگا تھا جواب رو بصحت ہی - بعد چند روز مین اپنا کام شروع کر دونگا"

ایک ہفتہ بھی نہین گذرا تھا کہ مہاجن کے یہان کے مقام کا اختتام ہوا - باوجودیکہ نراندر نے منت و سماجت کی - ایلا نے ممانعت کی - سیتا نے رنج و ملال ظاہر کیا - مگر صاحب نے کہا کہ اب مجھے اپنا کام کرنا چاہیئے - حکیم صاحب نے کہدیا کہ زخم کی حالت اب قابل اطمینان ہی - اور بہت جلد صحت ہو جاویگی - صاحب اپنے خیمے مین اُٹھ گئے - مگر یہ جانا - دراصل جانا نہ تھا - شاہ گنج مین بہت کام تھے - سال قریب الاختتام تھا - اور زمیندار اور کاشتکار سالانہ بندوبست کے واسطے حاضر تھے - اور صاحب نے حکم دیا تھا - کہ جب ہم پڑاؤ پر آجاوینگے تو وہان حاضر ہونا - چلتے وقت مسٹر سیرل نے لوگون سے کہدیا تھا کہ جی چاہے کسی دن ہمارے

یہان خیمے مین آنا۔ مگر۔ سیتا کا غم و الم بھلا اِس سے کہان رفع ہوتا جب صاحب جانے لگے۔ تو وہ دروازے کے پاس کھڑی رو رہی تھی ؎

جاتے ہوے کہتے ہو قیامت کو ملینگے
کیا خوب قیامت کا ہی گویا کوئی دن اور

صاحب نے۔ کچھ الوداعی کلمات کہے۔ مگر۔ کون سنتا تھا۔ جب صاحب زینے اُترنے لگے تو سیتا نے دل مین کہا۔ کہ "وہ مجھے بھول ہی جائینگے۔ اور مین۔ مین تو اب نہین بھول سکتی" خیمے مین قیام سے صاحب کو تکلیف ہوئی زخم کی حالت خراب ہوگئی۔ رات کی سردی مضر ہوئی۔ اور حکیم نے کہا کہ خیمے کو چھوڑکر پھر مکان مین اُٹھ جائیے۔ مگر۔ یہ بھلا کہان ممکن تھا۔ مسٹر سیرل کو یاد آتا تھا۔ کہ مہاجن کے یہان کیسی مدارات ہوئی۔ کیسے مستعد اور مہربان لوگ تھے اب سیتا کا پیارا گانا کاہے کو سنینگے۔ ایک مرتبہ اور سن لیتے۔ کیا خوب گاتی تھی۔ یہ تو جو کچھ ہوا یہ ایک خواب تھا۔ ع خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا دنیاوی زندگی نے اُس خواب راحت سے بیدار کر دیا۔ مگر۔ وہ خواب بھول نہین سکتا نرانذر کو حیرانی تھی۔ کہ اُس خوفناک رات کی یادگار مین صاحب بہادر کے کیا نذر کرون۔ یہ معلوم تھا کہ کوئی بیش قیمت چیز ہرگز قبول نہ ہوگی۔ اُس نے سررشتۂ دار سے مشورت کی۔ اُنھون نے صلاح دی۔ کہ ایک نقرۂ تھالی بنواؤ اور اُس پر اپنا۔ ایڈلے۔ اور سیتا کا نام ڈاکے کا وقت اور دن۔ اور تاریخ منقش کرو

ورلا کر نذر کرو۔ یہ نذر ضرور قبول ہوجائیگی۔ نرانذر نے فوراً ایک تھالی بنائی جسپر بہت ہی دستکاری کے ساتھ شکارگاہ خود ہی بنایا سیتا نے سب حروف لکھدیئے اور مہاجن نے نقش کیے۔ اورایک دن نرانذر صاحب کی فرودگاہ پر شام کو حاضر ہوکر اپنے بیجل حاضری کی معافی چاہی اور تھالی پیش کی۔

میرا خیال ہی۔ کہ سیرل صاحب کے دل پر اس دلی اظہار عقیدت کا بڑا اثر ہوا۔ جب اُنھون نے مہاجن سے تھالی لی۔ تو وہ کچھ بھی نہ کہہ سکے۔ اور سیتا نے ایک پھولون کا ہار بنا کر بھیجا۔ جب اُسکے لینے کو ہاتھ بڑھایا۔ تو زبان تک ایک آہ سرد آکر رہ گئی۔ مگر۔ ظاہر ہوگئی۔ اور کہنے لگے۔ "نرانذر مین تمھارے تحائف بہت احتیاط سے رکھونگا۔ تم لوگون کی محبت کا ذکر لوگون سے ولایت پہونچکر کرونگا۔ یہ تھالی۔ اور پھول۔ میرے پاس تم لوگون کی یادگار رہین۔ جب مین ولایت پہونچونگا تب میری والدہ صاحبہ تمھارے تحائف کی ویسی ہی قدر کرینگی۔ جیسی مین کرتا ہون"

اُس دن سیتا نے اپنی پھوپھی سے کہا تھا کہ شوالے مین جا کر لڑکے کے واسطے منت کرینگے۔ اور نرانذر بھی سیتا کے ساتھ گیا تھا۔ یہ سب ہی دیکھتے تھے کہ لڑکا روز بروز نحیف و نزار ہوتا جاتا تھا۔ مگر گھر والے بس ایک علاج جانتے تھے۔ اور وہ علاج کیا تھا۔ لڑکے کو دامو بھٹ کے یہان کے شوالے مین لیجا دین۔ نذر چڑھا دین۔ اور دیوتا سے دعاے خیر مانگین۔ اس رسم کے بعد

نر اندر۔ مسٹر سیرل کے واسطے مٹھائی لے گیا تھا۔ واپس آکر نر اندر نے جو کچھ گفتگو مسٹر سیرل سے ہوئی تھی بیان کی۔ اور کہنے لگا کہ " صاحب ہم لوگون کو کبھی نہ بھولینگے۔ اکیلے تو ہی ہین۔ ہملوگون کو ہمیشہ یاد رکھینگے۔ دیکھو۔ تعجب ہو کہ صاحب ابھی تک تنہا ہین "

جس طرف خیمے نصب تھے۔ نر اندر نے اُس طرف اشارہ کیا۔ اور لوگ اُدھر دیکھنے لگے۔ دیکھا کہ سیرل صاحب تنہا خیمے کے دروازے پہ بیٹھے ہین اور اُنکے پاس اُنکا کتا مف بیٹھا ہے۔ سیتا کی آنکھ سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے۔ اور دعاے خیر کرنے لگی۔ " خداوند عالم۔ اِس شخص کو صحیح وسلامت رکھنا۔ اپنی مان کے واسطے صحیح وسلامت رہے۔ اپنے چاہنے والونکے واسطے صحیح وسلامت رہے " دوسرے دن خبر آئی کہ کچھ ایسے ضروری کام درپیش آگئے کہ صاحب نے کوچ کردیا۔

دوسری صبح کو جب سیتا نے اپنے کوٹھے پہ سے دیکھا۔ تو دیکھا۔ کہ سفید خیمے لد گئے تھے۔

باب ۱۵ پانزدھم

تذبذب

شاہ گنج سے چلے جانے پہ مسٹر سیرل برنڈن کی دلی پریشانی نہ رفع ہوئی

یہ کیا بات تھی کہ وہ ہندو عورت کبھی خیال سے جُدا نہین ہوتی تھی۔ رات کو جب سوتے ہین۔ تو خواب مین وہی آتی ہی۔ دن کو جب کام کرنے بیٹھتے ہین۔ تو کام کے اور اُنکے درمیان مین وہ عورت حائل ہی۔ اُسکی زیبا صورت۔ اُسکی جادو بھری آنکھین ہر وقت پیش نظر ہین۔ خدایا! کیا ہونا ہی۔ یہ وارفتگی کیسی۔ آخر اُنکو اُس سے۔ اور اُسکو اُنسے۔ واسطہ ہی کیا تھا۔ کچھ ایسے اتفاقات اور حالات درپیش آئے تھے کہ دونون چندے یکجا رہے۔ پھر کیسے ممکن تھا کہ ایسی حسینہ وجمیلہ کا خیال دل سے دور ہو جاتا۔ وہ تو کچھ عجیب عورت تھی۔ ویسی عورت عمر بھر مین دیکھی کہان تھی۔ اب معلوم ہوا کہ سیتا سی عورت بھی اِس ملک مین پیدا ہوئی ہی۔ اِس سے پہلے یہ خبر نہ تھی۔ خدا خیر کرے۔

کہین نہ حضرت دل ہمسے تم دغا کرنا
ہمارے دوست پُرانے ہوا بتدا کے تم

جب غور کیا۔ تو اُس عورت کی فہم وادراک کو اپنے برابر۔ یا اپنے سے بہتر پایا۔ یاد ہی۔ جب مضامین پر بحث ہوتی تھی۔ تو اُسکی کیسی قابلیت ظاہر ہوتی تھی ہاے۔ کیا لطیف حجتین وہ کرتی تھین۔ جب مہابھارت کے مضامین کی تعریف وتوصیف مین اُسنے تکلف اور حجاب برطرف کیا ہی۔ کیسی بذلہ سنجی اور لطیفہ گوئی ہوا کرتی تھی۔ یہ باتین تو کسی طرح نہین بھولتین ——— لو۔ معلوم ہوتا ہی سیتا سامنے بیٹھی ہی۔ کتاب گود مین لیے ہی۔ اور اُنگلی کے اشارے سے کچھ دلچسپ اشعار کا

پتہ دے رہی ہی۔ مین بستر پہ لیٹا ہون۔ اور وہ میری طرف نظر اُٹھا کر دیکھتی جاتی ہی۔ وہ نگاہ قہر آلود۔ وہ نظر غلط انداز۔ دہن نیم باز۔ دُر دندان کچھ کچھ آشکار عارض مصفا کی وہ رنگت جسکو پہلے ہی دیکھتے حواس جاچکے تھے۔ وہ زلف بشکین و پر پیچ۔ جب کبھی جوڑے سے کھلکر کاکُل پریشان کی صورت دوش نازک پر آجاتی تھین۔ اُم انکا پیچ و خم۔ اور اُنپر جا بجا آفتاب کی کرنون کا پڑنا۔ ہائے وہ عالم جوانی۔ وہ حسن۔ وہ شکل۔ وہ صورت۔ بھلا مین کیسے بھول سکتا ہون۔ ایسی ایک تصویر ہر وقت آنکھون کے سامنے پھرا کرتی تھی۔ بس اسی خیالی تصویر سے دل بہلتا تھا۔ تنہا تو بیٹھتے تھے۔ مگر۔ ایسے محو تصور ہوتے تھے کہ تنہائی کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ کبھی کبھی دل مین کہتے تھے۔ کہ اگر مین کہین اُسکی تصویر کھینچ پاتا۔ تو اُسکی قیمت مین۔ اُسکے انعام مین۔ مین کیا کچھ نہ دیتا۔ مگر تصویر کہان بھی! البتہ دل پہ کچھ نقش سے ہوگئے ہین۔ اُنھین سے دل بہلتا ہی۔ اِس تصویر مین تصویر سے زیادہ لطف تھا۔

مگر اب بڑی مشکل ہی۔ مجھے اندیشہ ہی کہ ناظرین میری نسبت یہ گمان نکرین کہ مین سیرل برنڈن کو فرشتہ خصائل ثابت کرنا چاہتا ہون۔ نہین صاحب۔ جو خاصہ انسانی ہی۔ وہ بھی اُس سے مبرا نہ تھے۔ آخر اُنکے بھی کچھ خواہشات کچھ محسوسات ضرور رکھتے۔ اسمین شک نہین۔ کہ وہ بڑے رحیم المزاج۔ نیک خصال۔ مردانہ ہوشمند۔ اور ذی فہم شخص تھے۔ مگر یہ کون کہہ سکتا ہی۔ کہ اُنسے خطا ہو ہی نہین سکتی تھی۔

ان وقتوں سے وہ خود بھی خبردار تھے - اور بڑے نیک مزاج تھے - خدا سے ہمیشہ
دعا کرتے تھے - کہ جادہ مستقیم سے میرا قدم منحرف نہ ہو - مگر یہ موقع اُنکی زندگی
مین بہت ہی نازک درپیش تھا - ایسی نوبت کبھی نہین آئی تھی - کیا! ممکن تھا کہ
وہ عورت اُنپر فریفتہ ہو گئی ہو؟ اور اگر یہ سچ ہو - یا سچ ہو جاوے تو کیا وہ
اُنکے ساتھ آکر رہ نہین سکتی؟ وہ تو ایک بیوہ عورت تھی - اپنے خاندان مین
بالکل فضول - اور غیر ضروری دوسری شادی وہ کرنے سے رہی - مگر بس یہی نہ
کہ تادم مرگ بیکار - اور فضول زندہ رہے - یا تارک الدنیا ہو کر - بال کترواکر -
بد قطع بنکر - مندرون - مندر - اِدھر سے اُدھر بھٹکتی رہے - ہندوستان بھر
مین جاترا کرتی پھرے - کیسے ذلیل لباس مین - کیسی کیسی تکلیفون مین اپنی زندگی
بسر کرے - البتہ اگر میرے ساتھ آکر رہے - تو اُسکی زندگی بہت ہی مسرت مین
گذر سکتی ہے - اپنے خاندان - اور گھر بار سے اُسکو اب تعلق ہی کیا رہ گیا ہے - لڑکا
تھا - وہ بھی جان بحق تسلیم ہوا - اُس دن بابا صاحب کہتے تھے - کہ ہمارے
شادی گنج سے چلے آنے کے تھوڑے دنون بعد - وہ لڑکا اپنی مان کی گود سے دفعۃً
گر پڑا - اور اُسکی پیاری روح پرواز کر گئی - اس حادثے سے تو اُس بیچاری پر کوہ
الم ٹوٹ پڑا ہوگا - افسوس - وہ لڑکا تو اُسکا رشتۂ حیات تھا - اب دنیا مین اُسکی
محبت کا کوئی مستحق نہین رہا - البتہ اگر وہ میرے پاس چلی آوے - تو مین اُسکو
تسلی دے سکتا ہون - اُس شعلہ آتشبازی کو دیکھو - [illegible] لوگون نے جیسے پیدا کیا ہوا ہے

ازدواج سے دوامی استحکام ہوجاتا جیسے جیسے مسٹر سیرل ان باتون پر غور کرتے جاتے تھے اُنکی راے اس تجویز پر جمتی جاتی تھی - ٹھان لی - کہ سیتا کو خط لکھونگا اور اُسکو اپنے پاس اپنے ساتھ رہنے کے واسطے بلالونگا - میرا تو خیال ہی - کہ سیرل صاحب نے سمجھ لیا تھا - کہ وہ ضرور چلی آویگی - اُنکے اندازے مین سیتا کی وضع معمولی ہندو عورت سے کچھ زیادہ برتر نہ تھی - اُنھون نے یہ نہین خیال کیا کہ اس عورت مین کچھ خودداری - کچھ پاس عزت بھی ہی -

ایک دن رات کو تنہا بیٹھے تھے - اور شیطان وساوس سے اُنکو اپنے دام فریب مین مبتلا کر رکھا تھا - آپ نے سیتا کے نام ایک خط لکھ ڈالا - ایسے الفاظ لکھے کہ جنکی نسبت یقین تھا - کہ سیتا پڑھ کر بہت خوش ہوگی - اور - خفا نہ ہوگی - مگر - مین تعظیم کے ساتھ کہتا ہون - کہ جب اُنھون نے اُس خط کو مکرر پڑھا تو خط سے نفرت ہوگئی - اور سمجھ گئے - کہ یہ خیال بہت ہی بُرا ہی خدا سے دعا کرنے لگے کہ " خداوندا - مجھے شیطان کے دام سے رہا فرما دے - مین ڈوب رہا ہون - مجھے نکال لے " خط کو چاک کر ڈالا - اور جلا دیا -

خوب یاد ہوا - کہ جب کبھی سیتا سے گفتگو ہوئی تو اُسنے مجھے نیک دل اور نیک خصال یقین کیا ہی - کبھی کوئی آثار بدوضعی کے اُسکی بات چیت اُسکی گفتگو سے نہین پائے گئے - یہ تو ظاہر تھا کہ وہ کیسی بے تعلق اور بیگانہ زندگی بسر کرتی تھی - اُسکی حیثیت - اُسکے دادا کی عزت اور دولت - بھلا اُسکو

کسی خلاف عصمت اور عزت فعل کی کب اجازت دیگی۔ اگر اُنکی بیعزتی ہوئی۔ تو میری بھی بیعزتی ہوگی۔ مجھسے اعلیٰ لوگ مجھے کیا کہینگے۔ خلق خدا کیا کہیگی۔ اپنی بنی ہوئی بات بگاڑنا جنون سے بدتر ہی۔ اِسکے علاوہ مین خدا کا گنہگار ہونگا دیدہ و دانستہ گنہگار ہونگا۔ اور اِس سے خدا محفوظ رکھے۔ یہ سب خیالات مسٹر سیرل کے دماغ مین تھے کہ وہ اپنے آرام گاہ مین جا کر سو رہے۔ ایسی نیند آئی کہ بہت راتون مین ایسی نیند نہ آئی تھی۔ صبح کو بیدار ہوے۔ تو روح کو عجیب تازگی تھی۔

دن مین فرائض منصبی اس خوبی سے انجام دیے کہ بابا صاحب سررشتہ دار تعریف کرنے لگے۔ اور مبارکباد دی کہ اب بفضل خدا سے حضور کی طبیعت بالکل صحیح اور تندرست ہو گئی۔

سررشتہ دار۔ اب ماشاء اللہ حضور کی طبیعت درست ہی۔ اب ایک دن شاہ گنج تشریف لے چلیئے۔ وہان بہت سے کام باقی ہین۔ مین نے بہت سے کام حضور مین پیش نہین کیے تھے۔ طبیعت ہی حضور کی اس قابل نہ تھی۔ لیکن سب کام ضروری ہین۔ جنکی تکمیل ہونا چاہیئے۔ یہان اب کوئی کام باقی نہین رہا ہی۔

مسٹر سیرل۔ بہتر ہی۔ اب تو میرا ہاتھ بھی درست ہو گیا۔ جب چاہیے چلیئے۔ ہان۔ مجھے معلوم ہی کہ وہان بہت سے مقدمات کا تصفیہ کرنا ہی۔ تشخیص

مالگزاری مین بھی زیادہ تاخیر مناسب نہین - سب کامون کی طرف بہ عجلت متوجہ ہونا چاہیئے -

سررشتہ دار - تو مین لوگون کو مطلع کیے دیتا ہون - یہان کا جو کچھ کام ہی وہ کل ختم کر دیا جاوے - یہان سے شاہ گنج بیس میل ہی - ایک پڑاؤ راستے مین ہوگا - پرسون حضور تشریف لے چلینگے ؟ -

مسٹر سیرل - بیشک - مین بالکل تیار ہون - شاہ گنج مین نرائندر سے پھر ملاقات ہوگی - میری تو یہ خوشی تھی کہ مین آنسے کہتا - کہ عزرائیل پانڈے گرفتار ہوگیا - مگر پولیس کے بنائے اب تک کچھ نہین بنتا - مین تو جانتا ہون کہ وہ اس ملک سے اب چلا گیا - شاہ گنج مین زیادہ قیام کی ضرورت تو نہین معلوم ہوتی -

سررشتہ دار - نہین - حضور - بس صرف چند روز کا کام ہی -

شاید سیرل صاحب نے خیال کیا ہو کہ شاہ گنج جانا مصلحت نہین ہی - مگر کام کیسے رُک سکتا ہی - مہاجن سے ملنا ہوگا - اور سیتا کی بھی خیریت دریافت کرونگا - مگر خدا کا شکر ہی - کہ خواہشات نفسانی - خود بخود فرو ہوگئے - خدا نے بڑی مصیبت سے نجات دی - اور اپنا بڑا رحم فرمایا - اب اُن باتون کا وہم و خیال بھی باقی نہین رہا -

شاہ گنج مین سیتا بیچاری عجیب مصیبت مین تھی - ہم خوب جانتے ہین کہ وہی

ایک لڑکا اُسکا سرمایہ حیات تھا۔ بس یہی ایک بات تھی جس سے اسمین دلچسپی کی
ہو گئی ہین تھوڑا سا فاصلہ رہ جاتا تھا۔ اُسکی جان کے ساتھ یہ امید بھی منقطع
ہو گئی۔ کہ وہ اپنے باپ کا قائم مقام ہو گا۔ اُسکی جائداد۔ اور مال و متاع کا
مالک اور وارث ہو گا۔ اب تو جائداد موروثی رام داس کا حصہ ہو گئی۔ اُس
ظالم نے ذرا بھی تاخیر نہ کی۔ اور دعوے پیش کر دیا۔ جو کچھ جائداد ہے۔ جو کچھ نرائن داس
کے پاس اندوختہ ... وہ سب کا مستحق ہے۔ سیتا کو ایک قلیل گذارہ ملیگا
ممکن ہے۔ کہ سیتا کسی کو متبنے کرے۔ مگر اتنا موقع کہان۔ یہ تو دنون کی باتین ہین
اور بفرض محال۔ کسی کو متبنی بھی کر لیا۔ تو وہ بات کہان۔ وہ نور نظر کہان
ہاے۔ ایک مرتبہ کیسے اُسکی جان بچ گئی تھی۔ اور اُسی کی زندگی سے میری
زندگی تھی۔ اُسکے رنج بے درمان کا کہان تک تذکرہ کیا جاوے۔ جن لوگون
نے سب حالات پڑھے ہین۔ اُنکو اُسکے مصائب کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہی
مجھے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین۔ ناظرین خود سمجھ سکتے ہین۔ کہ اس عورت
کا دل کیسا ٹوٹا تھا۔ اور اُسکے صدمات کیسے تھے۔ روز کمرے کے برآمدے
پر جا کر بیٹھتی۔ کبھی کبھی روتی بھی تھی۔ اور اُس شیوالے کی طرف دیکھا کرتی تھی۔
جہان بچے کی زندگی کے واسطے دعا مانگی گئی تھی۔ مگر دعا نہ قبول ہوئی اور

اب وہ ... شیوالے ...

اب تو وہ ... بھی نہین ہین۔ نہ آمد کی خبر ہو۔

یلا کے تو ہوش و حواس بجا نہ تھے۔ اُسنے بہت کوشش کی کہ سیتا کی دلبستگی کا کچھ سامان امور خانہ داری مین کرے۔ اُسکی بہت سی ہمجولیان بلادی تھین۔ جو سب فوراً آئین۔ اُسکو گلے لگا کر روئین۔ اور بعد اُسکے ہر طرح اُسکی دلجوئی۔ اور تسلی مین مصروف رہین۔ مگر سب بے کار ہے۔ گرو بسشٹ سے کہا کہ تم وقتاً فوقتاً فہمائش کرتے رہو۔ نصیحت کرتے رہو۔ اور پروہت جی نے کوشش کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا۔ مقدس کتابون سے اخذ کرکے نصائح سنائے۔ صبر کی تلقین کی۔ دنیا کی بے ثباتی بیان کی۔ حیات جاودانی کی ترغیب دی۔ اور کہا کہ بس اُسی کے حاصل کرنے مین مستعد رہو۔ اُسکے پڑھنے کی کتابین پڑھ پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ ایکدن شیواتری سنا رہے تھے اور اُنکو یقین تھا کہ اُسکے سننے سے اُسکے مزاج مین بہت کچھ صبر و استقلال محسوس ہوگا۔ مگر سیتا نے اپنے ہاتھ سے کتاب بند کردی اور منع کردیا۔ کہ یہ کتاب نہ پڑھو۔ ہاے ”مجھے تو دو مرتبہ مرنا چاہیے تھا۔ ایک مرتبہ مجھے اُنکے ساتھ مر کر اپنا فرض ادا کرنا تھا۔ دوسری مرتبہ للّو کی محبت مین مجھے مرنا چاہیے تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ موت آتی ہی نہین۔ ہاے کسی طرح موت مجھ کو آجاتی۔ کیون آنے لگی وہ تو مجھ سے خفا تھی۔ آخر مین کیون زندہ ہون؟ میرے مرنے سے کسی کا حرج نہ تھا۔ اور تم لوگ مجھے یاد کرتے“

رفتہ رفتہ لوگون نے خیال کرنا شروع کیا۔ کہ اب اُسکو تسکین ہو چلی ہے

وہ اکثر رویا کرتی۔ اور ایلا سمجھتی تھی کہ یہ بڑی عمدہ بات ہی۔ اپنے دل مین ایلا کہنے لگی ”ابھی اِسکا دل بھاری ہی۔ رونے سے غبار خاطر ضرور دور ہو جاے گا۔ جب مین بیوہ ہوئی تھی۔ تو مین بھی سال بھر تک رویا کی تھی۔ مگر۔ پھر تسکین ہو گئی تھی۔ اور میرے کوئی لڑکا نہین تھا۔ بس یہی اولاد تھی۔ اگر یہ نہ ہوتی تو مین بھی ضرور مر جاتی“ راتون کو یہ مسن عورت سیتا کے پاس بیٹھی رہتی۔ پنکھا جھلا کرتی۔ اُسکا دل بہلاتی۔ اور اُسی کے پلنگ کے پاس پڑ رہتی۔ اکثر وہ سیتا کی زبان سے بچے کا نام اُس کے عالم خواب مین سُنتی۔ یہ سنکر ایلا بے قرار ہو کر اُٹھ بیٹھتی تھی۔ اور۔ اُسکو پھر دلاسا دے کر سلا دیتی تھی۔ مگر۔ ایک رات کو تو غضب ہی ہو گیا۔ کہان تو لڑکے کا نام سوتے مین سیتا کی زبان سے نکلتا تھا۔ کہان آج اُس انگریز کا نام جسنے سب کی جان بچائی تھی اُسکے لبون پہ جاری ہی۔ کس پیار سے اُسکا نام لے رہی ہی۔ ایلا نے غور سے دیکھا تو سیتا کو متبسم پایا۔ وہ صورت کی محزونیت کم ہو گئی ہی۔ چہرے پہ بجاے زردی کے سرخی آگئی۔ لبون پر بھی بجاے سفیدی کے سرخی آگئی۔ ہونٹھون کی خشکی کافور ہو گئی۔ بند آنکھون سے ایک آنسو بھی روان ہو گیا۔ سینہ دھڑکتا تھا۔ ایک آہ سرد بھی کھینچی۔ مگر۔ یہ آہ درد کی آہ نہ تھی۔ پہلے تو ایلا نے جانا کہ اُس شخص کا کتنا بڑا احسان ہی۔ اور شکر گذاری کے خیالات کے اثر سے سوتے مین

اُنکا نام سیتا کی زبان سے نکلجاتا ہی۔ مگر۔ اب تو ہر رات کو وہی خواب دیکھ پڑتے ہین۔ یہ بڑی مصیبت ہوئی۔ یہ بھی جرأت نہ ہوتی تھی کہ سیتا سے اُسکے خواب کی کیفیت بیان کر دے۔ اور ایلا۔ یہ بھی دیکھتی جاتی تھی کہ دن بھر سیتا اُس کھڑکی سے الگ نہ ہوتی تھی۔ جہان سے بیٹھے بیٹھے۔ وہ اُس مقام کو دیکھا کرتی تھی جہان کبھی سفید خیمے نصب تھے۔ اگر کہین وہ لوگ پھر آوین تو پھر کیا ہو ؟۔

ایک دن سیتا حسب معمول کھڑکی سے جاکر دیکھتی ہی تو واقعی خیمے نصب کیے جارہے تھے۔ ایلا۔ پاس ہی کھڑی تھی۔ کس بے ساختگی سے سیتا نے چلا کر کہا "پھوا !۔ دیکھو خیمے پھر کھڑے ہو رہے ہین۔ اب تو وہ آوینگے" اُسکے چہرے پر عجیب رونق۔ اُسکی آنکھوں مین عجیب چمک آگئی تھی۔ جسکا مہینون سے پتہ نہین تھا۔ ایلا تو یہ کیفیت دیکھکر حیران ہوگئی۔ اُنکے آنے کی خوشی اسکو کیون ہوئی۔ کہین خواب کے راز صحیح تو نہین ہین۔ ہاے جس شخص کی ہملوگ اتنی توقیر کرتے تھے وہ میری لڑکی کے دل مین کہان آن بسا ہی !۔ یہ تو ضرور تھا کہ لڑکے کا صدمہ بہت ہی جانگزا تھا جسکے بُرے انجام کا ہر وقت احتمال تھا۔ مگر۔ یہ نیا تردد تو بہت ہی بیڈھب تھا۔ اسکے نتائج بہت بُرے نظر آتے تھے۔ پھر بھی وہ بیچاری دیکھتی جاتی تھی۔ کہ آگے کیا دیکھون ۔۔ اور کیا سنون ۔۔

مسٹر سیرل کے آنے کے دوسرے دن نرانذر انکے سلام کو گیا۔ بڑی
دیر تک باتیں رہیں۔ مہاجن نے بچے کی وفات کے واقعات بیان کیے۔
کیسی کیسی کوشش علاج میں کی گئی۔ مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ لڑکے کی ماں کے
رنج وغم کی حالت بیان کی۔

نرانذر۔ میں جانتا ہوں۔ اگر حضور اپنی طبیعت کا حال لکھ بھیجیے
اور لکھ بھیجیے کہ اب زخم بالکل اچھا ہو گیا۔ تو سیتا کو بہت خوشی ہوتی
اور اسکے خیالات کچھ تو بدلتے۔ کل جب سے اسنے سنا ہے کہ اب حضور
بخیریت [illegible] بجز اسکے حواس ٹھکانے ہیں۔ کیا حضور اسکو دیکھنے
تشریف نہ لاوینگے؟ حضور جانتے ہیں۔ کہ اسکو اور اسکی پھوپھی کو میں
یہاں نہیں بھیج سکتا۔ اور مجھے یقین ہے کہ حضور کے کلمات تشفی آمیز کا
جو اثر اسپر ہوگا۔ اسکے مقابلے میں ہمارے پند و نصائح سب بیکار رہینگے۔

مسٹر سیرل۔ شاید قبل جانے کے میں ایک مرتبہ آؤں۔ مگر
ابھی تو میں یہاں کئی دن ٹھہر کر کام کرونگا۔ اور سیتا یہ سنکر خوش ہوگی کہ
میں کام کر سکتا ہوں۔ میں اسکا خیر طلب ہوں۔ اور مجھے بیچارے للو کے
مرنے کا سخت صدمہ ہے۔ کہدینا کہ نہ میں للو کو بھولا ہوں نہ خود اسکو۔
اسکے اور [illegible] سے کہدینا کہ میرے واسطے کچھ مٹھائی۔ اور کچھ اچار
بناکر بھیجدیں۔

نراندر نے واپس آکر کمشنر صاحب کی عنایت آمیز گفتگو کا حال بیان کیا - اور جو کچھ صاحب نے پیغام کہا تھا - وہ بھی کہدیا - سیتا کا دل یہ حال سنکر باغ باغ ہو گیا - ایلا پھر اکے ساتھ ملکر وہ سب کھانے تیار کرنا شروع کیے جو سیرل صاحب کو انکے یہان کے زمانہ قیام مین مرغوب ہوے تھے - سیتا نے پھولون کے ہار بنائے - اور ایلا سے کہا کہ تم خود اپنے ہاتھ سے صاحب کے گلے مین یہ ہار پہنا دینا - ایک دن شام کو جب ایلا نے دیکھا کہ تنہائی کا موقع ہے تو خود سب چیزین لیکر پڑاو پہ گئی -

اِس موقع پہ ایلا تنہا گئی - سیتا کو ساتھ لے جانا کسی قدر نازیبا تھا - دامو بھٹ کو بھی اُسنے ساتھ نہین لیا - مسٹر سیرل سے اُسکو کچھ خوف تو تھا نہین - اسی وجہ سے نہ اُسنے پروہت کو ساتھ لیا - نہ اپنے بھائی کو اور یہ بات بھی تھی کہ سیتا کے متعلق کچھ ایسی باتین تھین - جنکو وہی خوب جانتی تھی - اور آج اُن باتون کو صاف کرلینا تھا - ایلا تنہا لشکر مین گئی - جو چیزین کھانے کی لے گئی تھی اُنکو صاحب کے ملازمین کے حوالہ کیا - جب نوکر چلے گئے تو ایلا نے صاحب سے کہا -

ایلا - کوئی قریب تو نہین ہے - مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے - اور جو کچھ مجھے کہنا ہے وہ صرف میرے اور آپ کے درمیان کی بات ہے -

سیرل صاحب کو یہ گفتگو سنکر حیرت ہو گئی اُٹھکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے مگر کوئی خیمے کے قریب نہ تھا۔ اردلی کے مقررہ آدمی خیمے سے باہر کچھ فاصلے پر بیٹھے تھے۔ اور مہاجن کے اُن آدمیون سے جو ایلا کے ساتھ آئے تھے باتین کر رہے تھے۔ ڈکیتی کا دلچسپ قصہ چھڑا ہوا تھا۔

مسٹر سیرل۔ نہین کوئی قریب نہین ہی۔ جو کچھ تمھین کہنا ہی۔ بے تکلف کہو۔

ایلا جہان کھڑی تھی وہانسے صاحب کی کرسی کے قریب آکر بیٹھ گئی اور زیادہ متوجہ کرنے کیغرض سے صاحب کے شانے پر ہاتھ رکھدیا۔ ایلا کی عادت زیادہ بات چیت مین خوشامد۔ اور چاپلوسی کی نہ تھی جو کچھ کہتی مختصر۔ اور صاف صاف کہدیتی تھی۔

ایلا۔ آپ ہمارے بڑے بُرے وقت آڑے آئے۔ آپ نے مہربانی سے ہماری جان۔ مال۔ آبرو بچائی۔ آپنے ہمارے واسطے اپنا خون بہایا۔ اگر کوئی ہمارا اپنا عزیز ہوتا تو اتنا نہ کرتا۔ اور آپ کی اس مہربانی کا ہم شب و روز شکریہ ادا کرتے ہین۔ آپ کے واسطے دعا کرتے ہین۔ اور خدا آپ کو صحیح و سلامت اور با اقبال رکھے گا۔ ہملوگ سیدھے لوگ ہین۔ جب حضور کے زخم لگا ہی۔ تو حضور ہمارے بچے کی طرح ہمارے گھر مین رہے۔ سب آپ کی خدمت مین بدل و جان مستعد رہے

کسی نے آپ سے پردہ نہین کیا - ہم لوگ اپنی جان بھی آپ پر تصدق کر دیتے اور ہمکو آپ سے کچھ دریغ نہ تھا - سیتا - اور مین آپ کے پاس ہر وقت حاضر رہتی - وہ آپ کو قصے پڑھ کر سناتی تھی - اور ——— (اس موقع پر ایلا کی آواز بالکل گرفتہ ہو گئی اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی)

مسٹر سیرل - ہان - ایلا پھو! - جو کچھ تمنے کہا سب سچ ہی - جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہی اُسکا مین عمر بھر احسانمند ہون - اور تم لوگونکی مہربانی مین کبھی نہین بھول سکتا - مگر تم رؤ نہین -

ایلا - (آنسو پونچھکر) نہین - رونے سے کیا فائدہ - بیشک آپ تو کبھی نہین بھولینگے - مگر - سیتا بھول جاے - اُسنے آپ کو نہ دیکھا ہوتا تو بہت اچھا ہوتا -

مسٹر سیرل - (با خاطر پریشان) کیون ؟ -

ایلا - کیون ! - اس وجہ سے کہ اُسکا جی آپ کے اوپر آگیا ہی - اُسکو آپ سے محبت ہو گئی ہی - رات کو وہ آپ ہی کو خواب مین دیکھتی ہی - آپ ہی کا نام عالم خواب مین اُسکی زبان پر جاری رہتا ہی - اور مین کیا کہون کہ کیسے کیسے کلمات محبت اُسکی زبان سے نکلجاتے ہین - اُسکو اپنی کیفیت نہین معلوم ہی - دن بھر وہ چپ رہتی ہی - مگر - مین تو جانتی ہون کہ اُسکے دل مین کیا ہی - اور اُسپر کیا گذر رہی ہی - جب سے آپ آئے ہین - وہ بہت ہی بے چین ہی -

بے قرار ہی۔ لڑکے کا غم بھی بھولگئی ہی۔ دن بھر مین مجھسے بیس مرتبہ پوچھتی ہی۔ کہ آپ کیسے ہین۔ آپ کیا کرتے ہین۔ آپ کا زخم اچھا ہوگیا۔ جواب دیتے دیتے مجھے غصہ آجاتا ہی۔ آخر۔ آپ سے اُس سے مطلب ہی کیا۔ یہ بہت ہی بیجا بات ہی۔ کہ وہ ہر وقت آپ ہی کے دھیان مین رہے۔ فرمایئے تو (صاحب کا ہاتھ پکڑ کر) آپ نے اُسکو خراب کرڈالا؟۔ میری بچی کی آبرو آپ نے لے لی؟ اگر آپ نے ایسا کیا ہی۔ تو خیر کچھ کہئے نہین۔ اور اُسکو لیجایئے جو چاہیئے کیجیئے۔ ہمارے حساب تو وہ مرگئی۔ رسوائی جو ہوئی وہ آپ کی بدولت ہوئی۔ ہماری کیا خطا ہی۔ ہملوگون نے آپ پہ جان نثار کردی۔ آپ کو ایسا مناسب نہین تھا۔ ہمارے اوپر آپ نے یہ آفت کی۔۔ یہ آفت نہ میرے اُٹھائے اُٹھتی ہی نہ نرا اندر کے۔ ہملوگ مرجاتے تو اچھا تھا۔

مسٹر سیرل نے یہ سب افسانہ سنکر سکوت اختیار کیا اور سخت متعجب ہوے۔

مسٹر سیرل۔ مین بے قصور ہون۔ اور وہ بھی بے قصور ہی۔ خدا کے سامنے وہ اُس الزام سے پاک ہی جو تم اُسپر عائد کرتی ہو۔

ایلا۔ تو پھر خدا کی۔ اور اپنی ماں کی قسم کھایئے۔ کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہین یہ سب سچ ہی۔ بس۔ آپ قسم کھالیجیے۔ اور مین راضی برضا یہان سے چلی جاؤن۔ (آنکھون سے جوے اشک جاری تھے)

مسٹر سیرل ۔ خدا کے سامنے ۔ اپنی ماں کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ جو کچھ مین نے کہا ہی وہی سچ ہی ۔

ایلا بس ۔ اب میری جان مین جان آئی ۔ اور آپ کی احسامند ہون میرے شک کو معاف فرمائیے ۔ وہ حسین ہی ۔ اور آپ دونون جوان ہین اب آپ ہمارے حال پر ہماری خاطر سے اور سب سے زیادہ سیتا کی خاطر سے ایک احسان کیجیے ۔ اب آپ یہان سے تشریف لیجائیے جسقدر جلد بن پڑے اپنا کام ختم کیجیے ۔ اور یہان زیادہ نہ ٹھہریے ۔ یہان سے دور چلے جائیے ۔ یہ سمجھیے کہ نہ ہملوگ آپ کو جانتے ہین نہ آپ ہمکو جیسے ہر یداس کے قتل کے واقعے کے پیشتر ہم اجنبی تھے ۔ نہ وہ واقعہ ہوتا ۔ نہ ہم آپ کو جانتے ۔ اگلی سال یہان پھر نہ لوٹیے گا ۔ جب تک بن پڑے یہان نہ آئیے گا ۔ کسی کو اپنی جگہ اور بھیجد تیجیے گا ۔ نہ ہماری خبر لیجیے ۔ نہ ہمکو خط لکھیے ۔ ہم اپنے اُسی پُرانے رستے چلینگے ۔ اُسیطرح جیئنگے ۔ کچھ دن مین سیتا ۔ بھول ہی جائیگی ۔ اور نہ بھولے گی ۔ تو مرجائیگی ۔ بتلائیے ۔ آپ میرا کہنا مانینگے ۔

مسٹر سیرل ۔ مین مانونگا ۔ تمنے خوب کیا ۔ مجھسے کہدیا ۔ میری جان بھی جائے تو مجھے گوارا نہین کہ تمھاری کوئی بے آبروئی ہو ۔ جاؤ ۔ اور تم میرے قول پہ اعتبار کرو ۔

ایلا۔ مجھے سرکار کی بات کا اعتبار ہی۔ میری گستاخی معاف کیجیے گا۔ مین بڈھی ہوئی۔ اور میری عقل جاتی رہی۔ نہین معلوم۔ کیا کیا بک گئی ہون مین سیتا سے کہدونگی کہ آپ نے مٹھائی لے لی۔ اور اس بات سے وہ خوش ہوجائیگی۔

(اپنے ہاتھ صاحب کے سر پر رکھکر) اور اب حضور ایک بڈھی عورت کی دعا قبول کیجیے۔ میرا آشرباد لیجیے۔ مین نے آپ کو اپنے بیٹے سے زیادہ عزیز رکھا ہی۔ مین ہر دم آپ کی دعاگو ہون۔ جیسے مان اپنے بچے کو دعا دیتی ہی۔ اب مین خوش خوش گھر جاتی ہون۔ ہمکو بھولیے گا نہین!۔

مسٹر سیرل کچھ نہ کہ سکے۔ اس عورت کی باتون سے اُنکے دل پر عجیب اثر ہوا۔ اور اُنکے آنسو جاری ہوگئے۔ جب اُس عورت نے اپنے ہاتھ اُنکے سر پر سے اُٹھائے۔ تو اُنھون نے کہا۔

مسٹر سیرل۔ خدا کرے تم سب خوش رہو۔ اور اب میرے پاس سے چلی جاؤ۔ (چلی گئی)

سیتا نے سنا کہ میرا تحفہ محقرہ قبول ہوا۔ بہت ہی خوش ہوئی۔ جا کر کوٹھے پر تنہا بیٹھتی اور پڑاؤ کی سیر دیکھا کرتی۔ کیسی چہل پہل وہان رہتی تھی۔ وہین تو اُسکا دل بھی رکھا ہوا تھا۔ ایلا کے جانے کے چوتھے دن کوٹھے پر تلسی کی تپیان مٹھا کر دوارے مین چڑھانے کو لینے گئی تو

دیکھا کہ وہ سفید خیمے پھر باغ مین نہین ہین۔

باب شانزدھم

ایلا کی صلاح

اگر شاہ گنج سے پہلی واپسی پہ مسٹر سیرل برنڈن کو پریشانی ہوئی تھی۔ تو ایکی مرتبہ ایلا سے ملنے کے بعد۔ کیسے کہا جا سکتا تھا کہ اُس پریشانی مین کچھ کمی ہوگئی تھی۔ یا ایکی مرتبہ اُنکے حواس بجا رہ گئے تھے۔ ممکن ہوتا تو وہ صبح ہی کو اپنے ضلع کی دوسری حد پہ چلے جاتے۔ مگر یہ کیسے ممکن تھا۔ تین دن تک اور اُنکو قیام کرنا پڑا۔

سررشتہ دار کو پھر تردد ہوا۔ اسمقام کی آب وہوا پھر صاحب بہادر کے موافق مزاج نہین رہی۔ اور تبدیل آب وہوا کے واسطے کسی دوسرے مقام پہ چلنا مناسب ہوگا۔ صاحب نے فرمایا کہ یہان سے اب کوچ کردینا چاہیئے۔ بابا صاحب نے یہ صلاح دی کہ حضور نورپور تشریف لے چلین۔ اور وہان ڈاکٹر صاحب سے اپنی صحت کے بارے مین مشورت کرین۔ مگر اس صلاح پر کوئی توجہ نہین ہوئی۔ فرمایا۔ کہ چند روز کے بعد طبیعت خود ہی رو بہ اصلاح ہو جاویگی۔ البتہ اگر جب بھی کچھ فائدہ نہوا۔

تو نور پور چلکر ڈاکٹری معالجہ کرنا چاہیئے۔ سیرل صاحب کو معلوم ہو گیا کہ موجودہ مصیبت کی برداشت مجھسے زیادہ مدت تک نہین ہو سکتی۔ اسمین تو شک ہی نہ تھا کہ وہ ہندو عورت میری عاشق زار ہی۔ اور سخت مصیبت مین مبتلا ہی۔ بار بار طرح طرح کے خیالات گذرتے تھے۔ سیتا کے قبضے مین لانے کے افکار۔ وتدابیر متصور ہوتے تھے۔ اُسکے ساتھ اپنی عمر گذران دینے کی آرزو ہوتی تھی۔ اور راتون کو تو صبح تک لانا آفت ہو جاتا تھا۔ لیکن ابھی تک اُنکی نیک نیتی پر ان خیالات کا اثر ایسا نہین پڑا تھا۔ کہ اُسمین کچھ فرق آتا۔ اور۔ اُنھون نے دیکھا کہ استقلال کے قائم رکھنے مین کیسی کیسی دشواری۔ اور۔ دقت پیش آتی ہی۔ کیا کرون۔ نوکری چھوڑکر چلا جاؤن؟۔ یہی ایک تدبیر باقی ہی۔ مگر کیا نوکری چھوڑکر چلے جانے سے یہ حالت دور ہو جائیگی؟۔ ہرگز نہین۔ اور جیسا کہ ہم واقف ہین۔ بہت سے وجوہ ایسے تھے۔ جنسے ترک ملازمت ایک نہایت بیموقع اور نامناسب فعل ہوتا۔ لاؤ تھوڑے دن کے واسطے کہین اِدھر اُدھر چلے جائین۔ شاید دل بہل جائے۔ یہی سوچے۔ اور چل کھڑے ہوے۔ مگر کہن سال سررشتہ دار کا اطمینان کسیطرح نہین ہوتا تھا۔ دیکھیے ابکی مرتبہ صاحب نے دفعتًہ پھر کوچ بول دیا۔ پہلے سے کچھ ذکر بھی نہین کیا۔ صدہا زمیندار ابھی بندوبست کے منتظر مقیم ہین۔ مین بھی جانتا ہون اور خود صاحب

بھی بخوبی واقف ہین۔مگر۔اب دوسرے مقام پر بڑے کام درپیش ہین۔اگر
طبیعت ہی ناساز تھی۔تو فورپور چلے جاتے۔علاج کرتے اچھے ہوجاتے۔
نہین صاحب۔کچھ اور ہی بات ہی۔مجھے نہ معلوم ہو۔نہین سہی۔مگر کوئی
بات ہی ضرور۔یہ بیقراری کیسی۔یہ اضطراب کیسا۔ابکی مرتبہ تو یہ خداوند نعمت
نے عجیب انداز اختیار کیا ہی۔یہ طرز کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔یون دفعتہً شاہ گنج
سے چل دینا۔نہین معلوم ولایت سے کسی مصیبت کی خبر آئی ہی۔کیونکہ سرشتہ دار
اپنے آقا کے خانگی معاملات سے سن عن آگاہ تھے۔مگر اسکا بھی تو صاحب نے
کوئی تذکرہ نہین کیا تھا۔ولایت سے خط تو ہر ڈاک مین برابر آتے رہے۔
مگر۔مجھے کچھ حال ہی نہین معلوم ہوا۔سمجھ مین نہین آتا کہ معاملہ کیا ہی؟۔
بابا صاحب سررشتہ دار یون ہی بیٹھے سوچ رہے تھے۔کہ ایک خیال
گذرا۔اور اس خیال کے گذرتے ہی اُنکا چہرہ سرخ ہوگیا۔جب ایلا صاحب سے
رخصت ہوکر جاتی تھی۔تو سررشتہ دار کو راہ مین ملی تھی۔اور اُنھون نے چند
کلمات مہربانی کے اُس سے کہے تھے۔اور یہ بھی دیکھا تھا کہ روتے روتے
اُسکی آنکھین سوجی ہوئی تھین۔اور وہ بہت ہی بدحواس تھی۔آخر وہ کس
مطلب سے آئی تھی۔کہین حضور نے سیتا کے ساتھ کوئی بے عنوانی تو نہین کی؟
سررشتہ دار صاحب کو ہندوستان کی عورت کی عصمت پر کچھ ایسا اعتماد نہ تھا۔
اور سیتا سی حسین عورت سے تو وہ بالکل ہی بدگمان ہوسکتے تھے۔وہ عورت

بھی بیہودہ ہے۔ یہ لوگ دین دھرم کی باتین کیا جانین۔ مگر نہین۔ ہمارے حضور تو فرشتہ خصائل ہین۔ بھلا وہ کوئی بات خلاف وضع کیسے کرسکتے تھے۔ وہ نزاندر کے مہمان رہے۔ وہان سبنے اُنکی خدمت کی۔ سب بدل وجان اُنکی آسائش اور مدارات مین مصروف رہے۔ بھلا۔ انسے اُن لوگون کے ساتھ خطا ہوسکتی تھی۔ یہ سوچکر سررشتہ دار خود اپنے اِس خیال سے بیزار ہوگئے اور اپنے اوپر خفا ہوے۔ کہ مجھے ایسا وہم بھی کیون ہوا۔ مگر۔ پھر بھی اس وہم کا اثر باقی ہی رہ گیا۔ اور اُنھون نے دل مین ٹھان لی۔ کہ اپنے آقا کی عزت اور آبرو کی ویسی ہی نگہداشت کرینگے۔ جیسے اپنی عزت کی۔

شاہ گنج مین بہت تاریک دن بسر ہوتے تھے۔ ایلا نے جو گفتگو صاحب سے کی تھی اُسکا ذکر کسی سے نہین کیا تھا۔ مگر وہ غور سے سیتا کے حرکات و سکنات دیکھتی جاتی تھی۔ اور اُسکی حالت دیکھکر بہت ہی پریشان تھی۔ جب سے لشکر چلا گیا۔ سیتا بہت ہی رنجور۔ اور محزون رہتی تھی۔ کسی بات مین اُسکا جی نہ لگتا تھا۔ جو کام گھر کا دیا جاتا۔ وہ بہت ہی بیدلی سے کرتی۔ کسی بات مین اُسکو دلچسپی ہی نہ تھی۔ ـــ

کھوگئی ایسی طریق عشق مین	خود نہین معلوم مین کیا ہوگئی
دیدیا دل یار کو مٹی کے مول	مفت اُس یوسف پہ شیدا ہوگئی
اپنے دوست کی مین شوقِ دید مین	مردم چشم زلیخا ہوگئی

وہ خوش آوازی - وہ ترانہ سنجی - بالکل مفقود ہوگئی - جب دیکھو چشم پُرنم - کتابین بالائے طاق - سب مشغلے برطرف - نراندر بھی اُسکا دل کسی طرح نہین بہلا سکتا تھا - شطرنج بازی مین بھی آپ اُسکو کچھ اطمینان نہ تھا - اگر شطرنج کھیلنے بیٹھتی - تو ایسی بھونڈی چالین چلتی - کہ بازی ہی غلط ہوجاتی - بیٹھی یہان ہی - دھیان نہین معلوم کہان ہی -

بارہا صلاح دی کہ تبنیت کا معاملہ صاف کرڈالو - ایلا اور نراندر اکثر اس ذکر کو سیتا سے چھیڑتے تھے - نراندر نے سیتا کے لڑکے کو متبنیٰ کیا تھا - وہ بھی نہ رہا - اب تو دور کے رشتے کے لڑکے ملتے تھے - انتخاب دشوار تھا - نراندر نے کہا کہ سیتا کسی کو نامزد کردے مگر اُسنے جواب دیا کہ مجھ سے کیا مطلب - مین ان معاملات مین نہین پڑنا چاہتی - میرا ہی لڑکا نہ رہا - مین اب کسی کے لڑکے کو پیار نہین کرسکتی ہون - یا تو یہ معاملہ یون ہی تن بتقدیر چھوڑ دو - یا جو لوگون کے جی مین آوے وہ کرین -

ناحق وامو بھٹ پوجاری اس معاملے مین سیتا کو توجہ دلاتے تھے - اُسکو ان باتون کی مطلق پروا نہ تھی - وہ ایک نہ سماعت کرتی تھی - نراندر اور پوجاری ان باتون پر سخت حیران تھے - بس یہی کہتے تھے - کہ لڑکے کے مرنے سے سیتا کے دل پر ایسا اثر ہوا ہی - کہ اب اُسکے ہوش بجا نہین ہین - یہی رائے قرار پائی کہ تھوڑے دن تامل کرو - شائد اُسکی طبیعت خود ہی

سنبھل جاوے۔ پروہت نے یہ بھی صلاح دی کہ کاشی جی کا جاترا کیا جاوے
اور وہان کچھ ایسا پوجا پاٹ کیا جاوے جس سے اسکا دل ٹھکانے ہو۔ شاید
تبدیل مقام ہی سے کچھ فائدہ ہو۔ اگر ایلا کہین سچا حال بیان کر دیتی تو یہ
سب شکوک رفع ہو جاتے۔ مگر وہ کیون کہتی۔ اُسکو اسقدر اطمینان کافی
تھا کہ مسٹر سیرل برنڈن چلے گئے۔ اور اگلی سال تو وہ شاہ گنج نہین آتے۔

ایلا کی یہ امید پوری نہین ہوئی۔ بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ مسٹر سیرل
اپنے فرائض منصبی فروگذاشت کرتے۔ یا اپنے کاروبار کے سرانجام مین
غفلت کرتے۔ اُنکو شاہ گنج سے گئے ہوے ایک مہینہ گذرا تھا۔ سررشتہ دار
نے خوب غور سے دیکھا کہ اس مدت مین صاحب سے اور ایلا جی کے یہان
کوئی نامہ و پیام نہین ہوا۔ اُنکو اطمینان ہو گیا کہ ہمارے خاندان کی عزت
ہر طرح محفوظ ہین۔ پھر واپسی کی تجویز پیش کی۔ اور صاحب نے بخوشی منظور کیا۔

ایک دن صبح کو سیتا تلسی کی پتی لینے کے واسطے گئی۔ تو دیکھا کہ خیمے
پھر نصب ہو رہے ہین۔ اسکی تو امید ہی اُسکو نہ تھی۔ کوئی بھی تو نہین کہتا
تھا کہ اب یہ خیمے پھر واپس آوینگے۔ جس سے پوچھتی تھی۔ وہ یہی کہتا تھا کہ
کمشنر صاحب اب بڑی دور نکل گئے ہین۔ اور اگلی سال بھر یہان واپس نہ
آوینگے۔ نراندر بھی کہتے تھے کہ ہم کمشنر صاحب کے پاس جائینگے۔ اور
اُنسے تنبیت کے معاملے مین صلاح لینگے۔ ان خیمونکو دیکھا جو آتا رہتا

سیتا کے چہرے پہ نمایاں ہو گئے۔ وہ بھلا ایلا کی آنکھ سے کہاں چھپ سکتے تھے۔ دوڑی ہوئی کوٹھے پر سے آئی اور۔ ایلا سے کہنے لگی۔

سیتا۔ آؤ دیکھو! آؤ دیکھو! آج لشکر پھر آیا ہی۔ (چہرہ مارے خوشی کے شگفتہ ہی)۔

ایلا کے دل مین جن باتون کا شک تھا وہ اب درجۂ یقین کو پہونچ گیا مگر۔ اب کیا ہو سکتا تھا۔ اب باربار تو یہ مجال نہ تھی کہ مسٹر ہڈن سے کہے کہ آپ چلے جایئے۔ بس اب تو اُنکے اقرار پہ بھروسا تھا۔ اور اُنکے اقرار پہ اُسکو اعتماد تھا۔ کئی دن گذرے مگر صاحب نے مہاجن کے یہان کوئی خبر۔ کوئی نامہ سلام نہین بھیجا۔ البتہ ایک دن سب کی خیریت دریافت کی تھی۔ بس۔ اس بات سے ایلا کو بہت اطمینان تھا۔ اس موقع پر ایلا کو کچھ مراسم مذہبی ادا کرنے کے واسطے مندر مین جانے کی ضرورت پڑی اور اُسنے حسب دستور سیتا کو ساتھ لے جانے مین کچھ مضائقہ نہین دیکھا۔

مندر اُس باغ کے قریب ہی تھا جہان صاحب کا پڑاؤ تھا۔ کسی نے اس بلند زمین کو ایسی عمارت کیو اسطے پسند کرکے یہان مندر بنوایا تھا۔ کیسا خوشنما اور مرتفع موقع تھا۔ اس عمارت کے قریب ہی ایک باغ نصب کیا گیا تھا جسمین آم۔ اور املی کے سرسبز و شاداب درخت تھے۔ انھین درختون کے سائے مین انگریزی حکام کے خیمے استادہ ہوتے تھے اس ٹیلے پر سے نیچے کی

اراضی جسمین سرسبز زراعت تھی۔ بہت ہی خوشنما نظر آتی تھی۔ عجیب بہار
منظر تھا۔ نگاہ جاکر دور کے پہاڑون پہ ٹھہرتی تھی۔ اور اُن پہاڑون پہ
آفتاب کی ضیاء سے دن بھر نگارنگ سین اشجار پہ دکھلائی پڑتے تھے
چاہے کوئی پوجا ہو یا نہ ہو۔ مگر سیتا کو اس مندر کا صحن اور چبوترہ دیکھنا۔
یہان بیٹھنا۔ یہان آکر رامو کھیٹ پہ جاری سے پڑھنا۔ بہت ہی پسند تھا
اور یہان آنے مین اسکو بڑی تفریح ہوتی تھی۔ کہان اس عمارت کا کھلا
کھلا میدان۔ تازی ہوا۔ اور دلکش حد نگاہ۔ اور کہان قصبے کا تنگ اور
محصور مکان۔ اور موجودہ موقع پہ تو یہان آنے کی خوشی ہمیشہ سے زیادہ تھی
سیتا۔ اور ایلا۔ وہان سویرے ہی پہونچ گئین۔ اور شام تک ٹھہرنے
کا ارادہ تھا۔ پوجا کر چکی تھین۔ اور دیبی جی کے سامنے۔ نذر بھینٹ چڑھا
چکی تھین۔ اور اب چبوترے پہ بیٹھی سیر دیکھ رہی تھین۔ سامنے کچہری تھی۔
ذرا دور نگاہ اٹھا کر دیکھو۔ تو کھیت لہلہا رہے ہین۔ اور لوگ بھی آتے اور
یہان سے سیر دیکھتے۔ اور چلے جاتے۔ کھانے کا سامان۔ دونون ساتھ
لیتی آئی تھین۔ سامنے ہی تو سیول صاحب کی کچہری تھی۔ لوگون کی بھیڑ
اور مجمع قابل دید تھا۔ ادھر اُدھر سائل عرضیان لیے پھر رہے ہین۔ کوئی
عرضی لکھوا تا ہی۔ چپراسی۔ اور رنگ دار وردیان پہنے پھر رہے ہین۔ اہل
مقدمہ۔ گروہ کے گروہ درختون کے نیچے بیٹھے ہین۔ اہل قلم۔ اپنے کام

ہین مصروف ہین۔ ساتھ ہین صاحب کے گھوڑے۔ اردلی کے سوارون کے گھوڑے۔ اونٹ۔ اور ایک ہاتھی بھی ہی۔ سیتیا کو یہ تماشا دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ پہلے کبھی اِسقدر قریب سے کچہری نہین دیکھی تھی۔

لوگونکو کیا معلوم تھا کہ سیرل برنڈن صاحب اِسوقت کہان بیٹھے تھے۔ مگر سیتیا کو یاد آگیا۔ وہین اجلاس والے بڑے خیمے مین بیٹھے ہونگے جہان مقدمے مین گواہی دینے گئی تھی۔ سال بھر کے قریب اُس واقعہ کو ہونے آیا تھا۔ مگر اُسکی یاد ہین ابھی کل کی بات معلوم ہوتی تھی۔ دن ڈھلگیا اور خیمے کے قریب ایک درخت کے نیچے سایہ آگیا۔ لوگون نے وہان فرش بچھایا۔ اور ایک کرسی لاکر رکھدی۔ کچھ لوگ فرش پر آکر بیٹھے اور کچھ لوگ فرش کے قریب اِدھر اُدھر باتین کرنے لگے۔

اِتنے مین صاحب خیمے سے برآمد ہوے۔ سررشتہ دار اور منشی ساتھ ہین۔ لوگ سلام کے واسطے جھکے۔ سب کے سلام کا جواب بہ خندہ پیشانی دیتے ہوے کرسی پر آکر متمکن ہوے۔ اور شام کا کام شروع ہوا۔ کبھی تو سیتیا صاحب کو صاف دیکھتی تھی۔ کبھی لوگ آکر آڑ کر لیتے تھے۔ مگر اتنا تو اُسنے ضرور دیکھ لیا۔ اور اپنی تسکین کرلی۔ کہ اب وہ تندرست ہین۔ جو زردی چہرے پر تھی۔ وہ مبدل بسرخی ہوگئی ہے۔ اور جس ہاتھ مین زخم لگا تھا۔ اُس سے اب بخوبی کام کرلیتے ہین سوچنے

لگی تھی۔ دیکھیو نہی نتے پھر بھی بات چیت کی نوبت آتی ہی ہے۔ ایک ہی بات مجھسے پوچھ لیتے۔ اتنا پوچھ لیتے کہ تم اچھی ہو۔ بس اتنی ہی تمنا ہی اتنا ہی کافی تھا۔ جب گھر پر تھے۔ تو ہم دونوں یکجا تھے۔ کچھ فاصلہ نہ تھا۔ یہان تو وہ کچہری مین بیٹھے اپنا کام کر رہے ہین۔ مجھے کیون یاد کرنے لگے۔ میرا خیال تو یہ ہی کہ اگر سیتا بھی خیالات لیکر گھر واپس جاتی تو غنیمت ہوتا۔ تھوڑے ہی دن مین یہ سب باتین بھول جاتی۔ اور اطمینان ہو جاتا۔ اُسکو یقین ہو جاتا کہ میرے اور صاحب کے درمیان سمندر حائل ہی جسکو عبور کرنا دشوار ہی۔ مگر ایسا بھلا کہان ممکن تھا۔

مسٹر سیرل کے اجلاس کی سوال خوانی عجیب طریقی کی تھی۔ جب آپ پہلے حاکم ضلع ہوے تھے تو کچھ واقعات ایسے ہوے تھے۔ جنسے آپ کو یہ شک ہوا تھا۔ کہ ہمراہ کے ملازمین سائلونکو عرضیان پیش کرنےمین انواع انواع کی زحمت دیتے ہین۔ نذرانے لیتے ہین۔ نہین تو مایوس کر دیتے ہین۔ اس کارروائی کے انسداد کی آپنے یہ تدبیر کی تھی۔ کہ خیمے کے قریب ایک صندوق رکھوا دیا تھا۔ اسمین سائل اپنی درخواستین ڈال دیتے تھے۔ کسی ملازم کو اس بکس کے قریب جانے کا حکم نہین تھا۔ بکس مقفل رہتا تھا۔ اور اسمین ایک رخنہ کٹا ہوا تھا جسکے راستے عرضیان صندوق مین چھوڑ سکتے تھے۔ شام کو صاحب خیمے سے باہر تشریف لا کر رونق افروز ہوتے تھے۔ صندوق کا قفل

خود ہی کھولتے تھے۔ پھر یہ عرضیاں نکالکر پڑھتے جاتے تھے۔ عرضی پڑھنے سے پیشتر سائل کا نام پڑھکر اسکی پکار ہوتی تھی۔ جب وہ آلیتا۔ تو صاحب کو درخواست سنائی جاتی۔ اور بعد سماعت حکم مناسب صادر ہوتا۔

ابلا کو تو زیادہ ذوق مذہبی مراسم سے تھا۔ برہمنوں کا اکٹھا ہونا۔ اُن کا اشلوک پڑھنا۔ یہ ہی ایک ایسی بات تھی کہ جس سے اُسکو خاص دلچسپی تھی۔ مگر اسوقت نہین معلوم کیا جی مین آئی۔ کچہری کا تماشا دیکھنے کو جی چاہا۔ یا سیرل صاحب کو دیکھنے کا شوق دل مین سمایا۔ کہ چبوترے پر سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور سیتا سے کہنے لگی۔

ایلا۔ تم یہین بیٹھی رہو۔ مین جاکر دیکھون تو کہ وہان کیا ہو رہا ہے۔ ایک بڈھی عورت کو کون پوچھیگا۔ کہ کہان آئی ہے۔ مین جاتی ہون۔ کہ دیکھون رام داس کی عرضی پر کیا حکم ہوتا ہے۔ آج وہ گوکلپور کی زمین کے واسطے درخواست دیگا۔ مجھے دیر نہ ہوگی۔ لوٹ آؤن۔ تو پھر گھر چلونگی۔ تمھارے دادا کو مقدمہ مین صاحب کا حکم سنکر بڑی خوشی ہوگی۔

یہ کہکر ایلا چلی گئی۔ سیتا کے دل مین حسرت ہی رہ گئی۔ کہ مین بھی جاتی۔ اُسنے دیکھا کہ ایلا اجلاس تک پہونچی۔ اور مجمع مین شامل ہوکر اسکی نظر سے پنہان ہوگئی۔

ایلا کی تمنا پوری ہوئی۔ اُسنے سنا کہ رام داس کی درخواست پر

صاحب نے حاکم پرگنہ سے کیفیت طلب ہونے کا حکم دیا" جی مین آیا۔ کہ واپس چلون۔ مگر۔ پھر یہ شوق ہوا کہ دیکھون اور درخواستون پر کیا حکم ہوتا ہی اور دیکھون کہ میرا بیٹا کس طرح کام کرتا ہی۔ مسٹر سیرل کو واقعی وہ اپنا بیٹا سمجھتی تھی۔ کس رحم۔ اور عدل کے ساتھ سیرل صاحب لوگونکے سوال سنتے تھے۔ اور جواب دیتے تھے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس چلی۔ کچھ قدم گئی ہوگی۔ کہ ایک چپراسی سرخ وردی پہنے جسکو وہ پہچانتی تھی اُسکے پاس آیا۔ اور نہایت ادب سے کہا۔

چپراسی۔ صاحب کا حکم ہی کہ ابھی آپ ٹھہریے۔ کچہری برخاست ہونے تو حضور آپ سے ملینگے۔ اور آپ سے کچھ کہینگے۔

ایلا سوچنے لگی۔ کہ صاحب نے مجھے کیسے دیکھ لیا؟۔ کیا کہینگے؟ مجھے جانے مین دیر ہوئی سیتا کیا کہے گی؟۔ مین ناحق آئی۔ مگر چار ناچار ٹھہرنا ہی پڑا۔ اور دیکھا کی۔ کہ رفتہ رفتہ کچہری سے لوگ جانے لگے۔ عملے کے لوگ رخصت ہوگئے۔ اور صاحب اُٹھکر اپنے خیمے مین آئے۔ چپراسی ایلا کے پاس تو بیٹھا ہی تھا۔ کہنے لگا۔ "اب چلیے" ایلا اُسکے ساتھ ہولی۔ دل دھڑدھڑ کر رہا تھا کہ دیکھیے صاحب کیا کہتے ہین۔

خیمے مین صاحب تنہا پلنگ پر بیٹھے تھے۔ جب ایلا گئی تو اُٹھ کھڑے ہوے اور مہربانی سے اُسکا ہاتھ پکڑکر پلنگ پر بٹھایا۔ خیمے مین کسی قدر تاریکی تھی جیسے

صاحب اُسکا چہرہ بخوبی نہین دیکھ سکتے تھے۔ نہ ایلا نے صاحب کو بخوبی دیکھا مگر صاحب کی آواز سے ایلا نے پہچان لیا۔ کہ پریشانی متر شح ہی۔ وہ اسوقت یہانسے نجات پانے کے صلے مین کیا کچھ نذر ے ڈالتی۔ دیکھون کیا کہتے ہین؟۔ مگر اُسکو دیر تک انتظار نہین کرنا پڑا۔

مسٹر سیرل۔ ایلا بچوا۔ مین نے آپ کو بُلایا ہی۔ کہ آپ میرا ایک پیغام اپنے بھائی سے کہدیجیے۔ مین ابھی اس پیغام کے بھیجنے مین دو ایک دن صبر کرتا مگر مین نے تمکو مجمع مین دیکھ لیا۔ اور سمجھا کہ اب تاخیر بے کار ہی۔ مین نے بہت کوشش کی کہ مین سیتا کو بھول جاؤن۔ خیر بھولتا تو مین کیسے۔ مگر مین نے چاہا تھا۔ کہ مین سمجھ لون۔ کہ سیتا سے مجھ سے کوئی واسطہ نہین۔ مگر افسوس ہی کہ یہ بات مجھے اپنے امکان سے بالکل باہر معلوم ہوئی۔ مین اُسپر بدل و جان عاشق ہون۔ اور بغیر اُسکے میری زندگی دشوار ہی۔ مین چاہتا ہون کہ آپ اپنے بھائی سے کہیے۔ کہ اگر آپ کے مذہب مین کسیطرح درست ہو۔ اور سیتا بھی رضا مند ہو۔ تو مین اُسکے ساتھ دستور کے موافق شادی کر لون۔ اگر یہ شادی نہین ممکن ہی تو مجھے بلا تکلف جواب دیدیا جاوے۔ تاکہ مین فوراً یہان سے چلا جاؤن۔ اور پھر عمر بھر یہان نہ آؤنگا۔ مجھے کسی طرح آپ لوگون کی بیعزتی منظور نہین ہی۔ اور مین آپ کی اسقدر توقیر کرتا ہون اور سیتا سے مجھے ایسی محبت ہی کہ مین اُسکو اپنی بیوی بنانے پر تیار ہون۔

آپ نے میری بات سمجھ لی نہ ؟ -

یہ کہنا ہی مشکل تھا کہ ایلا نے یہ ساری تقریر سنی بھی یا نہین - اُس نے کئی بار سیتا کا نام سنا تھا - شادی کا لفظ سنا تھا - اور حیران مسٹر سیرل کا مُنھ تکتی تھی - جب صاحب نے پوچھا کہ تمنے میری بات سمجھ لی ؛ تو دہ بیدم مُنھ کے بھل زمین پر گر پڑی - سانس لینا دشوار تھا - مگر گر کر وہ بیہوش نہین ہوئی - اُٹھ بیٹھی - اور اپنے چہرے پر اپنے ہاتھ پھیرنے لگی - اور کچھ سوچنے لگی -

مسٹر سیرل - (ایلا کا ہاتھ پکڑ کر) تمنے میری بات نہین سنی - مین نے جو کچھ کہا ہے وہ تم نہین سمجھین - ایک ذراسی بات ہے - اسکو سمجھ لو - مین کہتا ہون - کہ اگر تم اور نراندر راضی ہو - تو مین سیتا کے ساتھ شادی کر لون -

ایلا - مین کچھ نہین جانتی - نہ مین کچھ کہ سکتی ہون - آپ خود ہی میرے بھائی کو بُلا کر جو کچھ کہنا ہو اُنسے کہیے - ابھی کہیئے - (کھڑی ہو کر) نہین تو ایک بات کیجیے - آپ راموہن کو جانتے ہین - وہ ہمارے بہت بزرگ ہین - اس بارے مین وہ کچھ کہ سکتے ہین - آپ اُنھین سے کہیئے - جیسے نراندر سے کہنا - ویسے اُنسے کہنا - آیئے - ابھی میرے ساتھ آیئے -

اس پریشانی مین اُسکو سیتا کا خیال ہی نہ رہا - اور صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اُنکو خیمے کے باہر لائی -

مندر پڑاؤ کے قریب ہی تو تھا۔ اسوقت صحن مین کوئی تھا بھی نہین۔ سب پوجاری چلے جاچکے تھے۔ ایلا نے مسٹر سیرل کو ایک جگہ ٹھہرا دیا اور ایک لمحہ مین جا کر واموبھٹ کو اپنے ساتھ لائی۔

ایلا۔ لے اب جو کچھ کہنا ہو۔ انسے کہیئے۔ یہ ہماری بھلائی کے ساتھی ہین۔ اور ہمکو انکی بات پہ پورا بھروسا ہی۔

پر وہت سخت پریشانی مین ایک دوسرے کا منھ دیکھتا تھا۔ دفعۃً اُسکے دل مین کچھ سیتا کا خیال آیا۔ اور مسٹر سیرل برنڈن نے کہنا شروع کیا۔

مسٹر سیرل۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا ایلا سے کہنا تھا۔ وہی اب بھی کہتا ہون۔ ان لوگونکو تمھارے قول پہ اطمینان ہی۔ اور میری اور اُنکی آبرو تمھارے ہاتھ ہی۔ اگر یہ بات ممکن ہو تو ویسا کہو۔ نہ ممکن ہو۔ تو مجھسے کہدو کہ مین یہانسے چلا جاؤن۔ اور پھر کبھی نہ آؤنگا۔

سیتا پروہت جی کی کوٹھری مین بیٹھی دیکھ رہی تھی۔ شفق کا تماشا۔ شام کی آمد۔ کی بہار دیکھکر ایلا کی واپسی کی منتظر تھی۔ تعجب تھا کہ ابھی تک کیون نہین واپس آئی۔ شاید مسٹر سیرل نے اُسکو میرے پاس کچھ پیغام بھیجنے کے واسطے روک لیا ہو۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ وہ آئی۔ اور گرو جی کو بلا کر لے گئی۔ اور سُنا کہ پاس کچھ آدمی باتین کر رہے تھے۔ چل کھڑی ہوئی

کہ پھولوں کے پیچھے کو سامنے ایک گھر چلون۔ دیکھا کہ تین آدمی کچھ باتین کر رہے ہین وہ
اُنکے قریب پہونچگئی۔ بالکل ہی قریب پہونچ گئی۔ اور مسٹر سیرل کے یہ الفاظ
اُسنے اپنے کانون سے سُنے۔ "وہ مین یہانسے چلاجاؤن۔ اور پھر کبھی نہ آؤنگا"
سیتا کو خبر بھی نہ رہی کہ مین کیا کرتی ہون۔ اُس حسرت آلود لہجے
مین جب وہ الفاظ اُسکے کان تک پہونچے۔ تو اُسکو اُن باتون کا یقین
ہوگیا۔ پھر تاب کہان۔ آگے بڑھ کر سیرل کے قدمون پہ گر پڑی۔ اور لپٹ کر
کہنے لگی۔ "وہ اور کیا مجھے چھوڑ جاؤگے۔ مجھے چھوڑ ہی جاؤگے۔!"
مسٹر سیرل۔ (سیتا کو اُٹھا کر اور اپنے دل سے لگا کر) نہین سیتا۔
اگر یہ لوگ تمکو مجھے دیدینگے۔ تو مین تمھین بیاہ لونگا۔ تم میری بیوی ہوگی
اور جہان مین جاؤنگا۔ تم میرے ساتھ ہوگی۔ تم بھی انکے سامنے کہدو ورنہ
مجھے جانے دو۔ پھر مین کبھی نہ آؤنگا۔
اس پیار سے تو سیتا بالکل ہی بے خود۔ اور بیتاب ہوگئی تھی۔
مُنھ سے بات نکلنی دشوار تھی۔ زبان تالو سے چپک گئی تھی۔ مگر سوچی
کہ میرا خواب سچا تھا۔ وہ بھی تو مجھپر فدا ہی۔ اگر اس حالت مین جب مسٹر
سیرل کے دونون بازو اُسکے گرد تھے۔ اور اُسکا سر اُنکے سینہ پر تھا۔
اُسکو موت بھی آجاتی تو وہ اس موت سے بھی خوش ہوتی۔
پروہت۔ اور ایلا۔ (متفق اللفظ ہوکر) بولو سیتا۔ تم کیا چاہتی ہو۔

سیتا - (بہزار مشکل) اگر تم مجھے اُنکو دیدو - تو مین اُنکے ساتھ جاؤنگی -
ہان - مین ضرور چلی جاؤنگی -

سیتا سیرل صاحب سے الگ ہوکر - ایلا کی گردن مین باہین ڈالدین اور زار زار رونے لگی -

ایلا - سیتا کو گھرے گئی -

پروہت - (مسٹر سیرل سے) اب حضور تشریف لے جائین اَب اِسوقت ہملوگ کچھ نہین عرض نہین کرسکتے - آج رات کو مین نرا ندر کے پاس جاؤنگا - اور اُنسے صلاح کرونگا - اور - اور - (کسی قدر تامل کے ساتھ) اگر میرا کوئی خط آپ کو ملے - تو پھر آپ یہان سے چلے جائیگا - حضور کو اُنکی اور اپنی عزت پر لحاظ رکھنا چاہیئے -

---

باب ہفتدہم

مین اُسکو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھونگا

دوسرے دن سررشتہ دار نے صاحب کے پاس کہلا بھیجا کہ مجھے کچھ ضروری امور حضور مین عرض کرنا ہین - اور صاحب نے حکم دیا تھا کہ اُنکو فوراً بلا لو - سررشتہ دار نے کل شام کو پھر دیکھا تھا کہ ایلا صاحب کے خیمے مین گئی اور

اُنھون نے ارادہ کرلیا تھا کہ ان باتون سے ممانعت کرونگا۔ ادھر صاحب نے قصد کرلیا تھا کہ اپنے ارادے سے اپنے رفیق کو اطلاع دیکر اُنکی صلاح لونگا۔ جیسے ہی سررشتہ دار آکر بیٹھے تھے کہ صاحب نے ذکر شروع کر دیا۔

مسٹر سیرل۔ سررشتہ دار صاحب۔ مین نے ایک معاملے مین آپ سے صلاح نہین لی۔ یہ معاملہ ایسا نازک تھا کہ اسمین دوسرے کی صلاح بیکار ہوتی ہی۔ اور انسان راضی برضا۔ تن بہ تقدیر۔ جو کچھ جی مین آتا ہی۔ کر گذرتا ہی۔ مین نے چاہا تھا کہ مین سیتا کا خیال اپنے دل سے نکال ڈالون۔ مگر کسی طرح ممکن نہ ہوا۔ مجبوراً کل مین نے اُسکے اعزا سے درخواست کی ہی۔ کہ میرے ساتھ اُسکی شادی کر دین۔

سررشتہ دار۔ یہ کب حضور۔

مسٹر سیرل۔ کل شام کو۔ مین نے بھیڑ مین ایلا کو دیکھا۔ اُسکو بُلا کر مین نے اُس سے سیتا کو مانگا۔ وہ مجھے مندر مین اپنے گرو کے پاس لیگئی۔ وہان سیتا بھی تھی۔ اُس سے بھی مین نے کہدیا۔

سررشتہ دار۔ شکر خدا کا۔ بڑی خیریت ہوئی۔ خلائق کی زبان سے آپ کی آمد و رفت پر نہین معلوم کیا کچھ نکلتا تھا۔ حضور کو کیا جواب ملا۔

مسٹر سیرل۔ ابھی تک تو کوئی جواب نہین ملا۔ گرو نے کہا تھا کہ مین بہت جلد جواب لکھ بھیجونگا۔ شاید۔ وہ آدمی جو آرہا ہی۔ وہین سے آتا ہو۔

واقعی یہ سچ تھا۔ دونون نے ملکر خط پڑھا۔ سنسکرت مین چند سطرین لکھی تھین ؎ مین اور نراندر آج مندر مین رات کو یکجا ہونگے۔ آپ وہین تشریف لائیے۔ اور سررشتہ دار صاحب کو ساتھ لیتے آئیگا"

سررشتۂ دار۔ مین ہر وقت حضور کا فرمانبردار ہون۔ اِس موقع پر۔ اور ہمیشہ۔

مسٹر سیرل۔ (دل مین) چلو۔ آج کچھ نہ کچھ فیصلہ تو ہو جائیگا۔ یا اِسطرف یا اُسطرف۔

شام کو سب آدمی گرو جی کی کوٹھری مین یکجا ہوے۔ بالکل اندھیرا تھا۔ البتہ طاق مین ایک چراغ جل رہا تھا۔ سیرل صاحب کے واسطے ایک قالین بچھا کر تکیہ لگا دیا گیا تھا۔ جب صاحب آئے۔ تو اُنھون نے جوتہ باہر ہی اُتار ڈالا تھا۔ برہمنون کو سلام کیا۔ اور بیٹھ گئے۔ پہلے وامو بھٹ نے گفتگو شروع کی۔

وامو بھٹ۔ جو کچھ حضور نے فرمایا تھا۔ وہ مین نے نراندر مہراج سے کہدیا۔ اور ایلا نے بھی اُنکو سارا حال بتلا دیا۔ اور سیتا سے جو کچھ حضور نے کہا تھا۔ وہ بھی کہدیا ہی۔ اب نراندر کی خواہش ہی۔ کہ مین سب باتین حضور ہی کی زبان سے سنون۔

سیرل صاحب نے بلا تکلف سب حال کہدیا۔ جو کچھ ابتدا سے انتہا تک

حالات گذرے تھے وہ سب صاف صاف بیان کر دیئے۔ اُنھون نے
کہا کہ کیسے اُنھون نے سیتا کو دیکھا۔ کیسے اُنکے دل مین اُسکا عشق پیدا
ہوا۔ جو کسی فکر سے نہ دور ہوا۔ اور کہا کہ آخر مرتبہ جب مین شاہ گنج سے گیا ہون
تو مین نے ارادہ کر لیا تھا کہ مین کوشش کرونگا۔ کہ آبرو کے ساتھ سیتا کو بیاہ لون

مسٹر سیرل۔ اب آپ لوگ سیتا کے بزرگ ہین۔ آپ جواب دیجیے۔
اگر یہ بات ممکن نہ ہو۔ تو خیر۔ مین چلا جاؤنگا۔ اور مجبور رہ جاؤنگا۔ اور سیتا
بھی مجبور رہ جاویگی۔

نرائندر۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہی۔ وہ خوب سوچ سمجھ لیا ہی۔ اور اُسکے نتیجے پہ
غور کر لیا ہی۔ اسمین کچھ فرق تو نہ ہوگا۔

سیرل۔ جو کچھ مین نے کہا ہی۔ اپنی خوشی سے کہا ہی۔ کسی کے دباؤ سے
نہین کہا ہی۔ مجھے اختیار ہی۔ کہ مین جو فعل چاہون اپنی عزت و توقیر کا لحاظ
کر کے کرون۔ جو کچھ مین نے کہا ہی۔ اسمین فرق نہ ہوگا۔ ہماری قوم کے
بہت سے آدمیون نے یہ بات کی ہی۔ ویسے ہی مین بھی کرنا چاہتا ہون۔ اگر
اپنی اولاد کی بھلائی چاہتے ہو۔ تو میرے اوپر اعتبار کرو۔

نرائندر۔ مجھے آپ پر اعتبار ہی۔ آپ کی وضعداری ثابت ہو گئی۔
اب آپ لوگ سنین (سب کی طرف متوجہ ہو کر) جو کچھ مین کہون وہ سنیئے
اور بتلایئے کہ مین سیتا کو صاحب کو دے سکتا ہون۔ آپ ہی لوگ اسکا

فیصلہ کردیجیے۔ آپ لوگ برہمن ہین۔ اور دھرم کی بات مجھسے بہتر آپ جانتے ہین۔

بہت دن ہوے سینکڑون برس گذرے۔ جب بیجانگر کے ہندو راجہ دکن پہ حکمران تھے۔ اور گلبرگے پر مسلمانون کی حکومت تھی۔ تو ہماری قوم کی ایک لڑکی کے واسطے ایک بڑی بھاری لڑائی ہوئی۔ وہ لڑکی بڑی حسین تھی اور سیتا کی طرح بہت پڑھی لکھی تھی۔ بیجانگر کا راجہ چاہتا تھا کہ مدہگل سے اُس لڑکی کو بھگا لیجاے۔ مدہگل مین وہ لڑکی رہتی تھی۔ اور وہان مسلمانون کی عملداری تھی۔ راجہ نے اُس لڑکی کی گرفتاری کے واسطے سوار بھیجے۔ اور مسلمان مانع ہوے۔ لڑائی ہوئی۔ اور مسلمان جیت گئے۔ مسلمان بادشاہ نے اُس لڑکی کو بلوا بھیجا۔ اور اپنے بیٹے کے ساتھ جو اُسپر عاشق ہو گیا تھا بیاہ دیا۔ اُسکے اولاد ہوئی۔ اور بیدر کے ملک کے تخت حکومت پر بیٹھی۔ ہم سرکار اُسی گھرانے کے ہین۔ اور اس واقعہ سے ہماری برادری مین کوئی دوش نہین لگایا گیا۔ اب یہ پچھم دیس کے راجہ ہماری لڑکی مانگتے ہین۔ ہم سیتا کو نذر کرنے پر تیار ہین۔ ہم شودر ہین۔ اور ہمارے یہان دوسری شادی منع نہین ہی۔ مگر آپ لوگ ہمسے زیادہ اور بہتر ان باتون کو جانتے ہین۔ اگر کوئی بات آپکی سمجھ مین آوے تو بتلا دیجیے۔ ابھی سویرا ہی۔

بڑی دیر تک دونون پنچون مین مباحثہ رہا۔ دونون بڑے شاطر تھے۔

یہ تو ضرور تھا کہ شودر عورت دوسری شادی کرے۔ مذہب مین یہ بات جائز تھی۔ مگر بحث یہ تھی کہ انگریز کے ساتھ شادی ممکن تھی۔ یا نہین۔ اسکا کوئی مسئلہ نہین لکھا تھا۔ اگر عورت اپنا مذہب۔ اپنا دھرم قائم رکھے تو شادی مین کوئی مضائقہ نہین تھا۔ اور اگر وہ عورت اپنا مذہب تبدیل کردے۔ تو پھر وہ ہندو نہ رہی۔ اور ہندو مذہب کے احکام کا اُسپر کچھ اثر نہین رہتا ہی۔

سیرل برنڈن صاحب نے بیان کیا۔ کہ اپنے مذہب کے دستور کے موافق تو شادی ہم اُسوقت کرسکتے ہین۔ جب عورت بھی ہماری ہم مذہب ہو۔ اور جب کبھی وہ ہمارے مذہب مین آویگی۔ تو اُس دستور کے موافق شادی ہو جاویگی۔ اگر وہ اپنے مذہب مین رہنا پسند کرتی ہی۔ تو ہمکو اُسپر اعتراض نہین نہ ہم مانع ہین۔ جو لڑکے ہونگے۔ وہ تو عیسائی ضرور ہونگے۔ کیونکہ وہ ہندو ہو ہی نہین سکتے۔ اگر انگریزون نے سیتا کی عزت اور توقیر کی تو وہ اُنسے ملیگی۔ نہین تو کچھ ضرورت نہین۔ وہ ہمارے ساتھ خوش خوش زندگی بسر کرے گی۔

نراندر۔ اور پروہت جی۔ اُس رات کو بہت ہی خوش تھے۔ ایسی خوشی اُنکو مدت سے نہین نصیب ہوئی تھی۔ اور سررشتہ دار صاحب بھی بہت مسرور تھے۔ بس۔ یہ سوچ تھا کہ نہین معلوم انگریزون مین صاحب عالی خاندان ہین کہ نہین۔ نہین معلوم اِس سوچ سے کیا فائدہ تھا! مگر۔ اُنکے آقا نے

اِس معاملے مین بھی اُنکا اطمینان کردیا تھا۔

یہ طے پایا تھا کہ جسقدر جلد اس تقریب سے فراغت کردیجاے۔ اُتنا ہی مناسب ہی۔ دامو بھٹ نے پترے مین بچار کیا تھا۔ اور حکم لگایا تھا۔ کہ اِس ہفتہ مین ایک تاریخ شودر قوم کی بیوہ کی شادی کے واسطے نہایت مبارک ہوگی۔ اور سب مراسم نرانذر کے مکان پر ادا کرکے بھونری شیوالے مین گھمانا بہتر ہوگا۔

مسٹر سیرل برنڈن نے بہت تمنا ظاہر کی کہ قبل شادی کے مجھے سیتا سے ملنے کا موقع دیا جاوے۔ مگر نرانذر نے اِس بات سے نہایت ملائمت کے ساتھ انکار کردیا۔

نرانذر۔ اب اپنی بیوی کو عزت اور آبرو کے ساتھ لیجائیے۔ شادی کے بعد وہ آپ کی ہوجاویگی اور ہمسے اُس سے کچھ واسطہ نہ رہیگا۔ ہم خوشی سے اُسکو آپ کی خدمت کے واسطے دیتے ہین۔ اور ہمکو یقین ہی کہ آپ اُسکی آرام و آسائش کی پوری خبر رکھینگے۔

سیرل صاحب نے کچھ دنون کے واسطے پھر کوچ کردیا۔ مگر اِبکی مرتبہ تو سیتا کو معلوم تھا کہ وہ کب واپس آوینگے۔ ایسا وقت بھی قریب ہی۔ کہ "مین اِس سفر و قیام مین ساتھ رہونگی"۔ اب تو اُسکا سارا جی اُس شخص مین لگا تھا۔ جس نے اُسکو اپنے ساتھ بیاہ لینا قبول کیا ہی۔ اور اُسکو اُسکے گھر سے نکالکر اپنی بیوی بنانا منظور کیا تھا۔ دل ہی دل مین بہت خوش تھی۔

مارے خوشی کے بات نہین کیجاتی تھی - اکثر اپنے دادا کو متفکر اور آبدیدہ دیکھتی تھی - تو کہتی تھی - کہ مین آپ سے زیادہ مدت تک الگ نہ رہا کرونگی - بہت دلجوئی کرتی تھی -

ایلا پھوا کی حالت البتہ بہت زار تھی - سوچتی تھی کہ سیتا میرے بیٹے کو بیاہی جاویگی - کس بیٹے کو ؟ جسکو اُسنے اپنے دل مین متبنے کیا تھا - اور اُسکو متبنی کرکے ضلع بھر کی شہزادی خود بنگئی تھی - سیتا کو مین نے کس نازو نعم سے پالا ہی - اچھا کچھ خوف کی بات نہین ہی - ہرداس سے اُسکو بالکل محبت نہ تھی - مگر مسٹر سیرل سے اُسکو بہت محبت ہی - سیتا کو بھی کچھ خوف نہ تھا - اُسکو تو بڑا اشتیاق تھا - جان ہی پہ بنگئی تھی - رات دن اُسکا خواب و خور حرام تھا - بڑی خیریت ہوئی نہین تو بیچاری کی جان ہی جاتی - اور اسمین بھی شک نہ تھا - کہ سیرل اُسپر شیدا ہی - اور اُسکے ساتھ اُسکو بہت محبت ہی اب تو سیتا - اُسکی شادی تری ہوجاویگی - محبت کی شادی تری ہوگی - زبردستی کی نہین - تا دم زیست وہ اُسکی جورو رہیگی - اور اُسکے ساتھ رہیگی - اب تو بیوگی کے سنسان زندگی سے اُسکو چھٹکارا ہوگا - اب تو تنہائی کی راتین اور اضطرابکے دن دور ہوے -

یہ تو ضرور ہی کہ اُسکو بہت مایوسی بھی تھی - مگر نہین اس بات کی اُمید بھی بہت تھی - کہ لگے دن اُسکے اچھے آوینگے - بہت اچھے دن

آوینگے۔ اُسکی ہمجولیان بھلا کیا سمجھ سکتی تھین۔ اور کمشنر صاحب کو کیا خبر تھی۔ کہ وہ دیس کی ایسی حسینہ و جمیلہ لڑکی بیاہ پاوینگے۔

خدا خدا کرکے وہ روز سعید آگیا۔ اور ایلا نے اُس دن کے واسطے کیا کیا سامان اور اہتمام نہین کیے تھے۔ اسکی کہانتک تفصیل ہوسکتی ہو کہ کتنی خیرات برہمنون مین تقسیم ہوئی۔ کیسی مہمانداری ہوئی۔ کیسی داد و دہش ہوئی۔ سیتا کو کیسا بھاری جہیز دیا گیا۔ کہ جسکا لے جانا دشوار تھا۔ ایکی مرتبہ کیسے کیسے خوبصورت زیور اُسکے واسطے بنائے گئے تھے۔ ہنود کی شادی کے مراسم مجھے یقین ہو کہ ناظرین کو پڑھکر کچھ دلچسپی نہوگی اسوجہ سے اُنکا تذکرہ فضول سمجھا گیا۔ جو کچھ سامان ممکن ہوسکتا تھا وہ سب کیا گیا تھا۔ یہ سچ ہو کہ رام داس۔ اور بعض لوگ اِس تقریب مین شریک نہین ہوسکے تھے۔ مگر بہت سے ارباب برادری نرانڈر کے یہان مہمان آئے تھے۔ اور جس شادی کو برہمنون نے جائز کردیا تھا۔ اُسکو کون روک سکتا تھا۔

سیتا کی خاطر سے سیرل صاحب نے اپنے اوپر سب مراسم گوارا کیے تھے۔ سرخ پگڑی اُنکے سر پر باندھی گئی تھی۔ اور سُرخ جامہ زیب بدن تھا۔ ۔ ۔ باجا سرپرستہ دار اُنکی طرف سے گھر پہنچ گئے تھے۔ برات شیوالے روانہ ہوئی۔ مشعلین روشن آتش بازی چھوٹتی ہوئی۔ ایک پالکی مین مسٹر سیرل۔ نوشاہ صاحب سوار دوسری پالکی مین۔ دولہن ہمراہ۔ شیوالے مین تین مرتبہ بھنوری گھمائی گئی

لیجیے۔ شادی ہوگئی۔ مبارک۔ جب سب مہمان۔ اور تماشائی۔ شیوالے سے چلے گئے۔ تو صاحب۔ پالکی کے پاس گئے۔ جہان نراندر۔ اور۔ ایلا بھی بیٹھی تھی۔

نراندر۔ لیجیے۔ تقریب ختم ہوگئی۔ اب خدا ہی آپ دونون کو جدا کر سکتا ہی۔ جائیے۔ اور۔ اب اُسکو لے جائیے۔ اور نظر عنایت رکھیگا۔

مسٹر سیرل۔ مین اُسکی بڑی خاطر کرونگا۔ تھوڑے دنون مین وہ خود آکر تمسے بیان کرے گی۔ اب آپ اور ایلا۔ دونون ملکر اُسکا ہاتھ میرے ہاتھ مین دیدیجیے تاکہ مین سمجھون کہ آپ نے واقعی اُسکو مجھے دیدیا ہی۔ بس۔ آپ کی اِستقدر عنایت درکار ہی۔ مین اُسکو اپنی جان کے ساتھ رکھونگا۔ آپ کچھ خوف نہ کیجیے۔ سیتا۔ اب تم تیار رہو۔

سیتا بھلا کیا جواب دے سکتی تھی۔ مسٹر سیرل نے پالکی کے پٹ بند کردیے۔ کہارون کو بُلایا۔ وہ لوگ پالکی اُٹھا کرلے چلے۔ اور سیرل صاحب پالکی کے ساتھ پیدل جاتے تھے۔

چہ مبارک سحرے بود۔ چہ فرخندہ شبے
آن شبِ قدر کہ این تازہ براتم دادند

باب ہیز دھم

نوابصاحب کا استغاثہ

یقیناً کسی قدر خوف کے ساتھ مسٹر سیرل ہمنڈن نے اپنے دوست مسٹر مانسٹن کو یہ خط لکھا۔ زندگی مین جب دفعتہً کوئی تازہ تغیر ہو جاتا ہی۔ تو اپنے آپ کو اُسپر مطمئین کر لینا زیادہ آسان ہوتا ہی۔ مگر احباب کو سمجھانا سخت دشوار ہی۔ علی الخصوص ایسی حالت مین جب دنیا کے خیال مین کوئی غیر معمولی فعل سرزد ہوتا ہی۔ چاہے وہ کیسی ہی نیک نیتی۔ اور غور و فکر کے نتیجے مین کیون نہ سرزد ہوا ہو۔ مگر عامہ خلائق کو اُسکی راستی پر یقین دلانا بڑا ہی مشکل کام ہو جاتا ہی ارباب زمانہ جنمین دوست بھی شامل ہین۔ بلا کسی لحاظ کے اصلی واقعات سے قطع نظر کر کے۔ اور اصلی واقعات اور کافی وجوہات پہ توجہ کیے بغیر۔ غلط نتائج کے اخذ کر لینے پر آمادہ و تیار ہو جاتے ہین۔ اُنکو اصل بات سمجھا دینا اور اُسپر مطمئن کر دینا بالکل غیر ممکن ہوتا ہی۔ اور مسٹر سیرل ہمنڈن کا موجودہ واقعہ ایک اسی قسم کا واقعہ تھا۔ اُنھون نے سمجھ لیا۔ اور سچ سمجھے تھے۔ کہ زبان خلائق اب نکتہ چینی مین بخوبی مصروف ہو گئی ہوگی۔

بس۔ اسی خیال مین اُنھون نے اس سے پیشتر کہ عام لوگون کا فرمان

اِس بارے میں مشرف صدور پاوے۔ خود ہی اپنے دوست کو اطلاعًا ایک خط لکھا جسپر ناظرین توجہ فرماویں۔

خط

از مقام دورہ
۱۰۔ نومبر ۱۸۵۸ع

مائی ڈیر ہاسٹن۔ آپ ضرور مستحق ہیں کہ آپ میرے ہی الفاظ میں ایک واقعے کے حالات سُنیں۔ اِس سے پیشتر کے زمانے کے لوگ کچھ حاشیے لگا کر کچھ مبالغہ۔ اور کچھ کمی و کاست کے بعد۔ جسکا مجھے کامل یقین ہے۔ اور جس سے میں خبردار رہوں۔ آپ کے کانوں تک اِس بات کو پہونچا دیں۔ آپ نرائن داس کی پوتی سیتا کو نہ بھولے ہونگے۔ اور آپ کو وہ مکالمہ بھی یاد ہوگا جو سماعت مقدمہ کے بعد میرے اور آپ کے درمیان ہوا تھا۔ میں نہیں چاہتا کہ میں آپکے اُن خیالات کو جو آپ نے اِس معاملے میں ظاہر کئے تھے۔ اپنے موجودہ فعل کا موید سمجھوں۔ اور نہ اُنکو اپنے موجودہ فعل کے واسطے وجہ بناؤں نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اپنی آزادرائے سے۔ اپنی خالص محبت سے میں نے کل اُس عورت کے ساتھ اُسی کے مذہب و ملت کے دستور۔ اور۔ رواج کے مطابق شادی کرلی۔ اِس شادی کو اُسکے مذہب میں گندھارب کہتے ہیں۔ اور میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ امید وہ میری زوجہ ہونیکا حق بھی

اگر کسی وقت مین وہ اپنی خوشی سے مذہب عیسوی اختیار کریگی۔ تو اُسکے ساتھ اُس مذہب کے مراسم مناکحت ادا کر دیے جاوینگے۔ اور اب خواہ وہ کافر ہی کیون نہ ہو مگر اپنے مذہب کے اصول کے موافق میری زوجہ ہوگئی ہی۔ اور اُسکے مذہب مین عقد بیوگان ممنوع نہین ہی۔

مجھے امید ہی کہ آپ اپنی میم صاحبہ سے یہ حال بیان کر دینگے۔ اور مین اُنسے مبارکباد کا ملتجی۔ اور تہنیت کا منتظر رہونگا۔ اور اِس ترصد کی وجہ یہ ہی کہ مین اُنکو اُن معمولی عورتون سے۔ جنکو خواتین تو مین کبھی کہونگا نہین۔ فہم اور ادراک مین افضل اور بہتر سمجھتا ہون۔ جو عورتین بہت جلد زبان طعن و تشنیع سے اِس واقعے کے تذکرے مین مصروف ہوجاوینگی۔ آپ دونون صاحب پہلے ہی سے۔ قبل اسکے کہ اُسکی حقیقت حال سے واقف ہون۔ میری بیوی کے صفات مجھسے سُن لیجیے۔

اُسکی لیاقت سے جسقدر اتنی مدت مین مَین واقف ہوا ہون۔ امید ہی کہ رفتہ رفتہ اُس سے کہین زیادہ اُسکی خوبیون کا اظہار ہوگا۔ اُسکے حسن و جمال کی کیفیت تو آپ نے خود ہی کیسے نازک حالات مین ملاحظہ فرمالی ہی۔ آپ ہی فرمایئے۔ کہ اُسکا پایان کہان۔

جب مجھے آپ کی اور میم صاحبہ کی تشریف آوری کی خبر معلوم ہوجاویگی تو مین فوراً پورا آؤنگا۔ کیا لکھون۔ کہ بیچارے مسٹر گرانٹ کتنا کام باقی چھوڑ گئے

ایک دن بھی سرانجام کار سے غافل ہونا سخت ہرج کرنا ہی۔

قبل تعطیل کے مجھے سب کامون سے فراغت کرلینا لازم ہی۔ ممکن ہوا تو بڑے دن کی تعطیل سے قبل آپ سے ملونگا۔ اوراس مدت مین شاید سیتا کے واسطے بنگلہ تیار ہو جاوے۔ مجھے یقین ہی کہ آپ کلکتے مین زیادہ قیام نکرینگے۔ اپنے مقام سے مجھے ضرور اطلاع دیجیے گا۔ مسٹر مانسٹن سے میرا سلام کہئے گا۔ اور اگر درجہ پذیرائی تک پہونچے۔ تو اُنکی ہمشیرہ سے بھی میرا سلام کہیے گا۔

آپ کا سچا دوست

سیرل براڈن

یہ خط تو راستے ہی مین تھا۔ مگر اس خط کے مضمون پر پورنپور مین پہلے ہی سے تذکرے چھڑے ہوے تھے۔ سب سے پہلے تو یہ خبر نوابصاحب فتحپور کو پہونچی۔ کیونکہ آپ نے یہ انتظام کر رکھا تھا کہ صاحب کے عملے مین کسی شخص کو کچھ رشوت دیکر یہ طے کرلیا تھا۔ کہ وہ کمشنر صاحب کی نقل و حرکت کی روزانہ اطلاع آپکو دیتا رہے۔ اور اُنکے حالات تحریر کرتا رہے۔

یہ رپورٹ جو نوابصاحب کو بھیجا جاتا تھا۔ اسکا طرز تحریر بالکل ایک اخبار سا تھا۔ اور اسمین ہرروز ہوتا تھا۔

"آج کمشنر صاحب دن چڑھے بیدار ہوے۔ اور شکار کو تشریف لے گئے سرکار نے۔ با صاحب سررشتہ دار کو طلب فرمایا۔ اور رنج کا کچھ کام کرتے رہے۔

دس بجے صاحب بہادر نے کچھری مین اجلاس فرمایا۔ اور پانچ بجے کچھری برخاست کرکے صحن مین تشریف فرما ہو کر عرائض اور درخواستونکی سماعت فرمائی اور احکامات صادر کیے۔ اسکے بعد کھانے پر تشریف لے گئے۔" اور اسیطرح کی سب باتین درج ہوتی تھین۔ ان تحریرات مین کبھی کبھی اختلاف واقعات بھی درج ہوتا تھا۔ نوابصاحب خط سنتے سنتے کبھی تھک جاتے تھے۔ مگر اخبار نویس اور اخبار خوان۔ تحریر اور تقریر مین ایک لفظ بھی فروگذاشت نہین کرتے تھے اور ہر روزنامچہ از ابتدا تا انتہا نہایت غور سے پڑھا اور سنایا جایا جاتا تھا۔

سیرل صاحب کی شادی کے دن تو نامہ نگار صاحب کو نہایت ہی دلچسپ مضمون ہاتھ آیا تھا اسدن آپنے روزنامچہ یا اخبار نہین لکھا۔ بلکہ ایک خاص عرضی نوابصاحب کی خدمت مین روانہ کی۔ اور خاص آدمی کے ہاتھ خدمت ہمایون مین روانہ کی۔

لفافے پہ تحریر تھا۔ "جناب منشی صاحب منشی سید علی صاحب۔ اس عریضہ کو حضور نوابصاحب کو تخلیے مین سنا دین۔ عرضی درج ذیل ہے۔

عالی مرتبت والا منزلت غریب پرور عدل گستر جناب نواب اخان بہادر دام اللہ اقبالہ۔

بعد اداے مراتب عبودیت بموقف عرض میرساند۔ ایک عجیب حادثہ جانکاہ واقع ہوا۔ غضب ہوگیا۔ مجھے تو عرض کرتے ہوئے شرم و حجاب مانع ہے

انگریزونکی عزت و توقیر تو خاک مین ملگئی۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ مسلمانون کا دامن ایسے الزام سے پاک و صاف ہی۔ یہ خبر سُنکر حضور کو حیرت ہو جاویگی۔ آنکھین کھلجاوینگی۔ مظلومون کی فریاد سُنکر حضور کے کان بھر جاوینگے۔ اور حضور کا بحر غیظ و غضب جوش زن ہو جاویگا۔ جب حضور اصل واقعے کو سنینگے۔

خداوند نعمت۔ شاہ گنج کے مہاجن نراندر سے بخوبی واقف اور آگاہ ہین۔ اُسکے ایک پوتی تھی۔ جسکا نام سیتا تھا بہت حسین اور لائق اور پڑھی لکھی تھی۔ اُسکے حسن کی تعریف تو شاذ ہی کسی شاعر سے ہو سکے۔ عقیدتمند کی تو کیا مجال ہی کہ اُس مضمون پہ ایک حرف لکھ سکے۔ اور لکھنے کی کوشش بھی کرون۔ تو مجبور اور عاجز رہون۔ پہلے جو کچھ تعلقات رہے ہون اُنکا عالم و دانا تو خدا ہی ہی۔ کل رات کو پڑاؤ کے قریب شیوالے مین ایک پوجا تھا۔ وہان سیرل برڈن صاحب تشریف لے گئے۔ اور زبردستی اُس حسین عورت کو اپنے ساتھ لے کر چلدیے۔ نراندر۔ اور اُسکی بہن۔ باچشم خون فشان۔ سینہ کوبان۔ و دل نالان۔ اُنکے ساتھ دوڑے جاتے تھے۔ مگر۔ بالکل لاحاصل جو بُرا کام ہوتا تھا وہ تو ہو ہی چکا تھا۔ شاہ گنج مین بہت ہی جوش و خروش ہی اور مہاجن کی زار حالت پہ سب کو ترس آتا ہی۔ جتنے سنار ہین سب جمعیت بہم ہین۔ اور داد خواہ ہین مگر غریبون کی فریاد کون سنتا ہی۔

که از چنگال گرگم در ربودے
چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

زیادہ کیا عرض کرون۔ فقط

نوابصاحب۔ (کانون پر ہاتھ رکھکر) لاحول ولا قوۃ۔ توبہ۔ توبہ بس اب نہ پڑھئے۔ خط کو ختم کیجیے۔ ذرا ان انگریزونکی مکاری اور دغابازی تو دیکھیے۔ سب جانتے تھے کہ برنڈنصاحب فرشتہ خصائل ہین۔ پاکبازی مین یوسف ثانی ہین۔ ہندو تو اُنکو دیوتا کا اوتار سمجھتے تھے۔ چور کی ڈاڑھی مین تنکا۔ اب معلوم ہوا۔ اب تو آپ نے دیکھ لیا کہ کیسا غضب ہو گیا۔ توبہ۔ توبہ۔ اب اِن لوگونکو میرے پاس بلوائیے۔ اور مین انشاءاللہ کلکتے جاکر اِن لوگون کی طرف سے دادخواہی کرونگا۔ (سینے پر ہاتھ مارکر) مین اِن مظلومون کی مدد کرونگا۔ برنڈن سے تو مجھے نفرت ہوگئی۔ کیا آپ نہین دیکھتے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنی عدالت سے میری جائداد پر۔ میرے علاقے پر۔ ڈگری اور قرقی جاری کیا کرتا ہی۔ مجھے تو فقیر ہی بنانے کی فکر مین رہتا ہی۔ انشاءاللہ۔ ابکی ہی تو مجھے موقع ہاتھ آیا ہی۔ وہ بھی کیا یاد کرینگے۔ انصاف ہوگا۔ دیکھو تو مین انکے ہمقومون سے پہلے اِنکا پردہ کھولتا ہون۔ اِنکی مکاری بیان کرتا ہون۔

ہان۔ میںصاحب۔ پہلے تو مین برگیڈیر صاحب سے اِس واقعے کو جاکر

بیان کرتا ہون۔ کہ دیجیے۔ کہ ہمراہ کے لوگ تیار ہون۔ اور خاصے کی پالکی نکالی جاوے۔ اُنکو بھی تو حقیقت معلوم ہو جاوے۔ کہ اِس ملنے مین مین کون ہون۔

منشی صاحب فرش کے کنارے مودب دوزانو بیٹھے تھے۔ عرض کرنے لگے۔

منشی صاحب۔ خداوند۔ مجھے خوف ہی ——

نوابصاحب۔ (موچھو نپر تاؤ دیکر) خوف۔ خوف کاہے کا۔ خوف کا ذکر مجھسے نہ کیجیے۔

منشی صاحب۔ (ادب سے) خدا نہ کرے۔ مگر حضور پالکی مین کیسے تشریف لے جاوینگے۔ کہار اپنے گھر چلے گئے۔ اور کہہ گئے ہین۔ کہ جبتک باقی مزدوری نہ ملجائیگی ہم کام ہی نہ کرینگے۔

نوابصاحب۔ (آہ سرد بھر کر) ہان۔ یہ بھی سچ ہی۔ اچھا پھر ہاتھی منگوائیے۔

منشی صاحب۔ معاف فرمائیے۔ خداوند۔ مین نے سُنا کہ کل فیلبان کہتا تھا کہ ہاتھی کی پیٹھ پر مین ہودہ نہ کسونگا۔ اسقدر لاغر ہو گیا ہی کہ بھیڑ سے بدتر ہی۔ اور وہ کہتا تھا۔ کہ نورپور مین مین ہاتھی نہ ہانکونگا۔ سب لڑکے وہان ہاتھی کو دیکھکر تالیان بجاوینگے۔ اور آوازے کسینگے۔

نوابصاحب۔ (غصہ ہوکر۔ اور ہزارون مغلظات سناکر) اُسکی اتنی مجال ہوئی!۔ اُسنے یہ کہا؟ سُنا آپ نے۔کہد یجیے۔کہ ہاتھی فوراً تیار کرلاوے نہین مارے کوڑون کے بدن پر چرسا نہ باقی رہے گا۔جائیے۔اور حکم دیجیے۔آج مجھے ایسی باتین پسند نہین ہین۔آپ نہین دیکھتے کہ مین دادخواہی کے واسطے انشاءاللہ جارہا ہون۔

منشی صاحب۔ (دست بستہ استادہ ہوکر) تابعدار کی گستاخی معاف فرمائی جاوے۔مگر۔ دعاگو کی راے ہی۔

نوابصاحب۔ (خفا ہوکر) کیا راے ہی۔آپ کی راے سے مجھے مطلب۔

منشی صاحب۔ جان بخشی ہو تو مین عرض کردن۔برگیڈیر صاحب حضور سے یہ بات سنکر بالکل خوش نہ ہونگے حضور کو انگریزون کے افعال و حرکات سے کیا بحث اُنکو جھک مارنے دیجیے۔

نوابصاحب۔ (بہت ہی خفا ہوکر) مین اُنکی بدافعالی اُنکے حلق کے نیچے اُتار دونگا۔ دیکھئے تو۔مین ان کا فرونکو کیسی سزا دیتا ہون۔جائیے میر صاحب آدمیون سے کہیے تیار رہو رہین۔مین فوراً جاؤنگا۔

منشی صاحب۔ مگر حضور سب نوکر کہتے تھے کہ بے سب تنخواہ پلکے ہم ایک قدم تو ہلینگے نہین۔

نوابصاحب - ہان - یہ بات ہی - جائیے کہدیجیے - کہ نور پور پہونچکر تمکو پیٹ بھر مٹھائی کھلوادیجائیگی - بس یہی طمع دیجیے - ہا - بیچارے - بڑی تکلیف مین ہین -

کمبخت ڈگریونکی بدولت اب کچھ اور قرض بھی نہین ملتا - عزرائیل پانڈی بھی نہین ہی کہ جو شریک حال ہوتا - نہین معلوم وہ کہان چلا گیا ؟ - اب تک تو اُسکو واپس آنا چاہیئے تھا - انگریزیہ غائب - انگریزیہ غائب نہین معلوم اِس کہنے سے اُسکا کیا مطلب تھا - افسوس - اگر کہین انگریزیہ غائب ہو جاتے - تو مین اِن مہاجنون کا قرضہ خوب بھگتا دیتا -

باوجود اِن تمام زحمتون کے نوابصاحب تیار ہی ہوگئے - زرد گرنٹ کا لباس زیب تن فرماکر رومال اوڑھکر تیار ہو بیٹھے - جب ہاتھی پر سوار ہوے تو دیکھتے کیا ہین - کہ چوبدارون کے پاس عصا ندارد - نوابصاحب کے چوبدار کے پاس اور عصا نہ ہو - کسقدر ذلت کی بات ہی -

نوابصاحب - تم لوگون کے پاس عصا نہین ہی - جاؤ لے آؤ -

ایک چوبدار - (گستاخی کے ساتھ) نوابصاحب - وہ تو بنیئے کے یہان مین نے گرو کردیا - حضور کے یہان تو کھانے پینے کو موجود ہی - میرے بال بچے کیون نہ بھوکھون مرین -

نوابصاحب - (اس گستاخی پر مطلق اعتنا نہ کرکے) جاؤ - دونون

آدمی دوڑ جاؤ - کرنیل صاحب سے ہمارا سلام کہنا - اور کہنا کہ ہم آپ کے پاس ایک بہت ضروری کام کے واسطے حاضر ہوے ہین -

نورپور کچھ زیادہ فاصلے پر نہین تھا - قبل دوپہر کے برگیڈیر صاحب سے اطلاع کی گئی کہ نوابصاحب کی سواری آرہی ہی - اسوقت اُنکے پاس اُنکے سکرٹری کپتان ہل ضروری کارروزانہ اُنکے حضور مین پیش کررہے تھے - اُنسے برگیڈیر صاحب فرمانے لگے -

برگیڈیر - آخر اُنکا اسوقت کیا کام ہی - مجھے اُنکی خوشامد کی باتون سے سخت نفرت ہی - اور مجھے شک ہی کہ اُنکو بھی مجھسے نفرت ہی - مگر - مین کیون بے اعتنائی کرون - مسٹر ہل تم ٹھہرے رہو - اور نوابصاحب کی باتین بھی سُن لو -

اتنے مین نوابصاحب تشریف لائے - آگے آگے نقیب صدا لگاتا جاتا تھا - اور نوابصاحب کے خطابات پکارتا جاتا تھا - نوابصاحب کا استقبال اخلاق سے کیا گیا - اور برگیڈیر صاحب نے آغاز کلام کیا - نوابصاحب کو کرسی پر کسی پہلو چین نہین آتا تھا -

برگیڈیر - نوابصاحب - آپکو مجھسے کچھ کہنا تھا - کوئی ضروری بات کہنا ہی فرمائیے - مین آپکے واسطے کیا کرسکتا ہون -

نوابصاحب نے پہلے مسٹر ہل کیطرف دیکھا - اور پھر برگیڈیر صاحب کی

کرنیل - (بدمزاجی کے ساتھ) آخر - نوابصاحب آپکا مطلب کیا ہی - آخر مسٹر برنڈن کا کیا ذکر آپ کرتے تھے - خبردار - ایسی بات نہ کہیئے گا - جو کسی انگریز کے سُننے نہ سنی جاے - جو کچھ کہیئے سمجھ بوجھ کر کہیئے - اور ادب کے حد سے باہر نہ جائیے گا -

نوابصاحب - معاذاللہ حضور کچھ مجھے عرض کرنا ہی - وہ بڑے رنج کی بات ہی - حضور سینگے تو حضور کو بھی رنج ہوگا - نراندر کی پوتی کو مسٹر برنڈن لے بھاگے - نراندر شاہ گنج کا مہاجن ہی - اور بہت ہی آبرو دار آدمی ہی - نراندر نے چاہا - کہ اُسکو بچالے - مگر کمشنر صاحب کے لشکر سے مار کر نکالدیا گیا - اب دیس بھر کے آدمی اُس مصیبت رسیدہ کے حال پر متاسف ہین -

کپتان ہل - یہ بالکل غلط ہی - مین سیرل برنڈن کے حالات سے اسطرح واقف ہون جیسے کوئی اپنے بھائی کے حالات سے واقف ہو - آپ نے جو کچھ سنا وہ بالکل جھوٹھ ہی - نوابصاحب - آپ تو اُنکی دوستی کا دم بھرتے ہین - آپ نے ایک لمحے کے واسطے بھی اس بات کو کیسے یقین کیا -

نوابصاحب - نہین صاحب یہ جھوٹھ نہین ہی - مجھے جھوٹھ اور سچ مین خدا کی عنایت سے تمیز باقی ہی - اور جو کچھ مین نے عرض کیا ہی اسکی تصدیق بہت جلد ہو جاویگی - اگر حضور کل یہان کے مہاجنون سے دریافت کرینگے تو سب حال معلوم ہو جائیگا - غضب ہو گیا - بڑی خراب بات ہوئی - انگریزون کے

یہان ایسی بدعت کا کچھ انصاف نہین ہے - اگلے زمانے مین تو اسکا انسداد اور تدارک ہوتا تھا - اب ——

برگیڈیر - بس خاموش رہیے - آپ [illegible] لیجیے - کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہین - یہ ادب اور تہذیب [illegible] بس - اب قبل اسکے کہ مین آپکو اپنے گھر سے باہر نکال دینے کا حکم دون - آپ یہان سے چلے جایئے - بس آپ چلدیجیے - (برگیڈیر صاحب اُٹھ کھڑے ہوے -)

دل خان اُٹھ کھڑے ہوے - اور دونون حاکمونپر عجیب وحشت سے نظر ڈالنے لگے اور نوابصاحب (دبے دانتون) جب انگریز مفقود ہو جاوینگے جب انگریز غائب ہو جاوینگے تب مین اس گستاخی کا بدلہ لونگا - (زور سے) کرنیل صاحب خفا نہ ہوجیے - اور اپنے نیازمند کی صاف گوئی کو معاف فرمایئے - مین نے مناسب سمجھا کہ قبل اس سے کہ لوگ جھوٹھ سچ ملا کر آپ سے ذکر کرین - مین خود ہی اس بات کو چلکر آپ سے عرض کردون مین خاص اس غرض سے حاضر ہوا -

برگیڈیر - اسکی کچھ پروا نہین کہ آپ کیا سمجھے - آپکو کوئی وجہ نہین تھی کہ آپ ایسی فضول بات مجھ سے آکر کہیے - آپ ابھی چلے جایئے -

دل خان چلے گئے - اور ہاتھی کے گھنٹے کی آواز بستی کیطرف سے آرہی تھی - انکے جانے کے بعد برگیڈیر صاحب - اپنے دوست سے کہنے لگے -

ہرگیپاٹر۔ یہ بات تو مین بہ آسانی سمجھ گئی۔ ہ۔ برہٹرا۔ ایسے نیک آدمی سے
ایسی حرکت سرزد ہوا اور بھی جابرانہ
کیپٹن ... اس بات کو یقین کر سکتا ہون۔ ... تسلیم کرونگا۔ کہ مین
شک نہین۔ کہ برنڈن صاحب۔ انسانیت سے برتر نہین۔ مگر یہ کہ اُنسے کوئی
فعل ... بیہودگی کا سرزد ہو۔ مین ہرگز یقین نہین کر سکتا۔
مین نے اُس عو... کیفیت ... حسین ہے۔ وہ یہان ڈکیتی کے مقدمہ مین گواہی دینے
آئی تھی۔ اور مسٹر ہالسٹن اُسکے حسن کی ایسی تعریف کرتے تھے۔ کہ اگر کہین
اُنکی بیوی سن لیتی تو اسقدر تعریف سننے کی شاید ہی روادار ہوتی۔ اور جب
برنڈن زخمی ہوے ہین۔ تو وہ عورت اُنکی تیمارداری مین مصروف رہی۔
ہرگیپاٹر۔ ہان۔ تو یہ بات ہے۔ کہین یہ واقعات تو اب سچ ہی نہ ہو
اور برنڈن اس عورت کو لیکر واقعی چلتے نہ ہوے ہون۔ مگر ان نوجوانون کی
حماقتون کا ہم کیا انسداد کر سکتے ہین۔ بس۔ اب مین یہ چاہتا ہون۔ کہ وہ
اپنی اِس بے راہ روی کے بُرے نتائج نہ اُٹھاوین۔ مجھے تو ہمیشہ اُنسے
محبت رہی۔ اور رہی۔ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ اور سویلین انگریزون کی طرح
اُن مین خود پسندی اور نخوت نہین ہے۔ حالانکہ وہ آنریبل سیرل ہین۔
مسٹر ہل۔ ہر رگ و پے مین اُنکی عزت اور توقیر ہے۔ مجھے تو یہ بات کسی طرح
یقین نہین آتی۔ لوگ اب اِس افواہ کو مشتہر کرنے لگے ہین۔ اور دیکھیے گا۔ کہ

میم صاحبان اِس خبر کو سنتے ہی کیسی کیسی طعن و تشنیع شروع کرتی ہین اُن کو تو غیبت کے واسطے ایک نیا مضمون ہاتھ آویگا۔

برگیڈیر۔ اچھا۔ تو اب اُن سب کا غذات کو پڑھ ڈالیے۔ اجوٹنٹ جنرل کا وہ خط آپ کے پاس ہی۔ مجھے اُٹھا دیجیے۔ (یہ لوگ اپنے کام مین مصروف ہوگئے)

کپتان ہل کی پیشین گوئی صحیح تھی۔ مسز اسمتھ کی آیا بازار پان خریدنے گئی تھی۔ اُسنے بازار مین یہ افواہ سنی۔ اور واپس آکر میم صاحب سے بیان کیا تنبولن۔ منہارن۔ درزن۔ سُنارن۔ سب ہی عورتین تو اُس واقعے کا ذکر کر رہی تھین۔ اور سُنارن تو روتی بھی تھی کہ۔ نراندر ایسے عزت دار ہم قوم پر یہ آفت آئی۔ جو کچھ نوابصاحب کہہ گئے تھے۔ اُسپر لوگون نے اپنی اپنی خاطر خواہ حاشیے چڑھائے تھے۔ اور اب تو یہ خبر نہایت ہی خوفناک واقعے کے طرز و صورت مین زبان زد ہو گئی تھی۔

مسز اسمتھ بڑی جفاکش تھین۔ کپتان اسمتھ نے آگرہ بنک سے تین لڑکونکو ولایت بھیجنے کے واسطے روپیہ قرض لیا تھا۔ اور۔ وہ جا چکے تھے۔ اور تازہ ولادت مین تھوڑا وقفہ تھا۔ اِسوجہ سے میم صاحبہ اِس وقت بالکل خالی تھین۔ بھلا مسز اسمتھ تنہا بیٹھی رہتین۔ اور اپنے ہی خیالات مین محو رہتین۔ یا مسٹر اسمتھ سے اُنکی دلچسپی ممکن تھی۔ جو محنت کے ساتھ

بڑے بڑے فارسی - اور - ہندی لغات مین مصروف رہتے تھے - یا ایک
پنڈت سے جو ہر وقت ناس لیا کرتے تھے - اور ناک مین باتین کرتے تھے -
پریم ساگر - اور بیتال پچیسی کا درس لیا کرتے تھے - اسمتھ صاحب کا ارادہ تھا
کہ زباندانی کے امتحان مین کامیابی حاصل کرکے کوئی سیول - یا پولٹیکل -
اعلی عہدہ لین - اسوجہ سے وہ زوجہ شریفہ کے مشاغل سے بے خبر رہتے تھے
اور وہ نیک بخت بھی اُنکے حرکات کی طرف کچھ زیادہ متوجہ اور ملتفت نہ
ہوتی تھین -

مین لکھ چکا ہون کہ میم صاحبہ بڑی جفاکش تھین - مگر یہ جفاکشی بھی
ایک خاص قسم کی تھی - سینے پرونے کی تکلیف آپ نے کبھی گوارا نہین فرمائی
تھی - پڑھنے لکھنے کا بھی کچھ شوق نہ تھا - فرماتی تھین کہ کتبخانے کی ناولین بالکل
پُرانی ہین - اور گانا - بجانا - اگر کبھی کچھ معلوم بھی تھا تو اُسکو بھلا دیا تھا - اور
کہتی تھین "کیا کہون - لڑکون کے مارے مشق دشوار ہے" بہرحال اِس قسم
کے اوصاف - اور دلچسپی کے مشاغل سے آپ کی طبیعت بالکل مبرا - و معرا
واقع ہوئی تھی - اور آپ کا شغل کیا رہ گیا تھا - ؟ ہمسائے کے معاملات پر
غور فرمایا کرتی تھین - اور اسمین آپ کو مہارت کامل تھی - اور اسی مین جی
بہلتا تھا - اور تفریح ہوتی تھی - یہ سچ ہے کہ نور پور ایسے ویران مقام مین غیبت
اور تہمت کا کافی مصالحہ - اور مضامین کہان میسر - بھلا - یہان وہ بات کہان

جو پہاڑون پر مضامین ملتے تھے - مگر خبر یہی کیا کم تفریح تھی - کہ اس گھر مین لچھو چپڑ کے یہان سے گوشت اچھا آتا ہی - آج کسنے نئی ٹوپی بدلی - ٹوپی بدلنے کو اصطلاح مین جائزہ دینا کہا جاتا تھا - آج کس کے یہان - نئی ساخت کے ڈریس - باڈی - کس نے ولایت سے بھیجے ہین - اور کل کپتان جونس اپنی بیوی سے کیون لڑے - کہ آج تک طلاق نہین ہوا - آخر مسٹر براؤن نے اپنے خانسامان کو کیون نکالدیا - اس گھر کی یہ بڑی بری عادت ہی - کہ روز نیا نوکر بدلتے ہین - آج کسکے یہان کیا پکا ہی - اُنکے یہان تو آج ایک کیک بنوایا گیا ہی آج اُس گھر مین نوابصاحب کے یہانسے ڈالی آئی ہی - آخر یہ ڈالی کیون آئی ہی -

اب اِس سے زیادہ اِن خاتون کی تحقیق و تفتیش کے حالات بیان کرنا شائد ضروری نہین ہین - کیونکہ پھر اِس سلسلے مین زیادہ ناخوش آیند مقامات پر چلنا ہو گا - جو نفرت انگیز ہونگے - اور شاید ناظرین اِس تفریح کو گوارا بھی نہ کرین - بہرحال میم صاحبہ کا دامِ تحقیقات ہر کوچہ و ہر مقام پر پھیلا تھا - کیا ممکن تھا کہ کہین کی کوئی خبر آپ تک نہ پہونچتی اور اِس کام مین آپکی دو اسسٹنٹ بھی تھین - آپ کی مہترانی - اور آپ کی آیا - اِن اسسٹنٹون کی مستعدی اور کارگذاری کا کیا بیان ہو - وقتاً فوقتاً دلجوئی کے واسطے میم صاحبہ اِن لوگونکو کچھ انعام و اکرام بھی دیتی تھین - اور یہ لوگ اختراع - اور ایجاد کی پوری

قابلیت سرانجام کار مفوضہ مین ظاہر کرتی تھین۔ مصالحہ کبھی چکتا ہی نہین تھا۔ ابکی مرتبہ تو کیا ہی معقول مضمون ہاتھ آیا تھا۔ عجیب حالات تھے۔ تشریح۔ اور حاشیہ بندی کا کیسا عمدہ موقع۔ پاس ہی ایک بنگلہ تھا جسمین مسز ہوم رہتی تھین اور اس بنگلے سے وہان جانے کو ایک پرایوٹ راستہ بھی تھا۔ مسز اسمتھ فوراً اٹھ کھڑی ہوئین۔ چھتری لی۔ اور دوڑی ہوئی اُس بنگلے مین گئین۔ مس لیوسی آج پہاڑ پر گئی تھین۔ اور۔ وہان ایوننگ پارٹی ہونے والی تھی۔ چلو۔ وہ بھی ہارج تھین۔ ڈاکٹر صاحب کچہری گئے تھے۔ اور مسز ہوم تنہا بیٹھی تھین۔ یہ موقع بھی غنیمت تھا۔

مسز ہوم بیچاری مسہری پر چپ چاپ لیٹی ہوئی تھین۔ اور مسز اسمتھ بے تحاشا خوابگاہ مین چلی گئین اور فرمانے لگین۔

مسز اسمتھ۔ مائی ڈیر۔ آج ایک عجیب قصہ سناؤنگی۔ اور سچا قصہ۔ لے آدمی بھیجکر میریا۔ (مسز جونس) کو بھی جلد بلوا لو۔ جب اُنکے آئےمین ایک لفظ تو کہونگی نہین۔ مگر۔

یہ کیسے ممکن تھا کہ میم صاحبہ اتنی دیر تک ضبط کرتین وہ فوراً ہی سب قصہ کہکر دوسری میم صاحبہ کو غریق بحر تحیر کر چکی تھین۔ اور مسز جونس کے آنے پر اُس قصے کے اعادہ کرنے کی مسرت اور خوشی آپ کو پھر حاصل ہوئی۔ قند مکرر کا مزہ آگیا۔ اب اس بات پر تو پردہ ہی ڈالدیجیے۔ کہ ان خواتین نے

اِس معاملے مین کیا مکالمہ کیا - نہ اُنکے الفاظ ہم سُن سکے ہین - نہ لکھینگے - ہان اتنا مُنا ہی - کہ مسز ہوم سکیان لے کر آنکھون سے آنسو پونچھتی جاتی تھین اور فرماتی تھین -

مسز ہوم - بڑے شرم کی بات ہی - بڑی بُری بات ہوئی - مین تو جانتی تھی کہ اُسکا دل لیوسی پر آیا ہوا ہی - اُس دن ناچ کی صحبت یاد کرو پردہ پڑا ہی - زیادہ باتین بنائی بھی نہین پڑتین - بس اب مجبور ہو کر مین اِس بات ہی کو تمام کرتا ہون -

مگر اسمین شک نہین - کہ نوابصاحب کی پیغام رسانی - اور سفارت کا نتیجہ یہ ہوا - کہ خواتین کا ایک گروہ سیرل ہنڈن کی مخالفت پر مستعد ہو گیا - اور یہ بات قطعی طور پر قرار دیدی گئی - کہ مسٹر سیرل سوسائٹی - سے خارج کیے جاوین - مردون مین میری راے مین اِس بات کا کچھ زیادہ چرچا نہ تھا - نہ اُن لوگونکو اِسکی کچھ پروا تھی - البتہ پادری صاحب نے - اور مسٹر ہل نے بہت ہی دلجمعی اور مسرت کے ساتھ یہ خبر دریافت کی تھی - کہ واقعی سیتا مسٹر ہنڈن کے ساتھ ہی - اور عمارت مین کچھ اضافہ ہونا تجویز کیا جاتا ہی - اِس بات کا فیصلہ مسٹر مانسٹن کی واپسی پر اُٹھا رکھا گیا تھا - کہ سب لوگ اب مسٹر سیرل سے کیا برتاو کرین - اِس باب مین لوگ مسز اسمتھ کی تقلید مین اِس واقعے پر بڑے زور شور سے ناراضی کے ساتھ راے زنی کرتے تھے -

مسز ہوم نے مسز اسمتھ سے کہا وہ بھلا دو اب ہم لوگون کو اپنا کیا منھ دکھلا سکتے ہین۔ مسز اسمتھ۔ اور مسز جونس نے متفق اللفظ ہو کر کہا وہ اب بھلا کیا منھ دکھلا سکتے ہین؟

یہ تینون خواتین نور پور مین مسز گرنڈی[لہ] کی قائم مقام تھین۔

باب نوزدہم

انجام نیکی

افغانستان کی لڑائی کے اختتام پر بنگال کی دیسی فوج مین عام ناراضی پھیلی ہوئی تھی۔ درہ خیبر کے قتل عام کا واقعہ بہت بُرائی کے ساتھ یاد کیا جاتا تھا۔ اودھ اور بہار کے لوگون مین سرکار انگریزی اس زک اور شکست کی ذمہ دار سمجھی جاتی تھی جو کابل مین ہوئی تھی۔ اور جسمین ہزارہا آدمی مقتول ہوے تھے۔ اور ہزارہا خاندان برباد اور ویران ہو گئے تھے۔ حالانکہ طبقہ ملازمین پر علی العموم اس خیال کا اثر ایسا نہین تھا۔ جو باعث شکایت یا بغاوت ہوتا۔ مگر ایک دوسرا خیال تھا جو لوگون کے دماغ مین جا بسا تھا۔ اور جو

نوٹ لہ مسز گرنڈی۔ اصطلاحاً اُن بیبیون کا نام ہے جو غیبت اور طعنہ زنی کی سرپرست ہین۔ گویا وہ غیبت کی والدہ ماجدہ ہوئین۔

بہت اہم تھا۔ اور انگریزی عملداری کی افزونی کے ساتھ اس خیال کی افزونی
بھی ہوتی جاتی تھی۔ اور جیسے جیسے زمانہ گذرتا تھا۔ اس خیال کو پختگی ہوتی
تھی۔ سوائے چند مستثنیات کے علی العموم بنگال کے سپاہی ہندوستان ہی
مین مامور ہوا کرتے تھے۔ اور زیادہ تر اُنکی تعیناتی اُنھین صوبہ جات مین
ہوتی تھی جہان کے وہ متوطن ہوتے تھے۔ یہ سچ ہی کہ وہ افغانستان ویسی ہی
خوشی سے گئے تھے جیسے اکبر کے وقت مین راجپوت گئے تھے۔ اور
راجپوتون کے جانے کا قصہ لوگ بھولے نہین تھے۔ لیکن یہ خدمت شاذ ہی
لیگئی تھی۔ اور اُسکا معاوضہ فیاضی کے ساتھ دیا گیا تھا۔ اور پھر اسکے
اعادے کا خیال بھی نہین تھا۔ ملک سندھ ۱۸۴۳ء مین انگریزی عملداری
مین آیا۔ اور یہ تجویز ہوئی تھی کہ اس ملک کا محاصرہ۔ اور محافظت دیسی افواج
سے کیجاوے۔ پنجاب کی سرحد پر جو افواج مقیم تھی اُسکی تعیناتی کا حکم صادر
ہوا۔ چونسٹھ نمبر کی پلٹن نے دکن جانب کے اثنائے سفر مین تنخواہ جنگ کا
تقاضا کیا۔ اور آمادہ بغاوت ہوگئی۔ کرنیل نے تشفی کے واسطے اُنسے وعدہ
کرلیا۔ اور وہ لوگ سندھ پہونچے وہان پہونچکر وہ حقیقت حال سے آگاہ
کردیے گئے۔ اسپر ان لوگون نے پھر بغاوت کی۔ مگر لکھنؤ پہونچکر وہ لوگ
اپنی اس حرکت پہ نادم ہوے۔ اور بلوے کے صرف سرغناؤنکو سزا دیگئی
اسی قسم کا بلوہ نمبر چونتیس پلٹن مین جو سرحد پنجاب پر متعین تھی کچھ ایسی ہی

بحث پر ہوا تھا - اُن لوگون کے طبائع بھی کچھ اسی نداز پر آگئے تھے - چونکہ
ان لوگون مین دلی ناراضی - اور نفاق پھیل گیا تھا جس سے اُنکی وفاداری
اور اطاعت پر واپس آنے کی اُمید باقی نہین رہ گئی تھی - اسوجہ سے انکی رجمنٹ
کو میرٹھ جانے کا حکم ہوا - میرٹھ مین پریڈ پر دیسی سپاہیون - اور افسرون کی
وردیان اُتروالی گیئن - قصوروار - اور بے قصور کا مطلق لحاظ نہین کیا گیا
اور لوگون کی بہت ہی تحقیر کی گئی - اور ذلیل کیے گئے - اور موجودہ بغاوت سے
کہین زیادہ خوفناک بغاوت کا بیج بو دیا گیا -

اُس زمانے مین - اور اُسکے بعد بھی اس کارروائی پر نکتہ چینی - اور
اسکی مناسبت پر عیب جوئی کی گئی - مگر اُسوقت کے حکام نے اس بات کا
قطعی فیصلہ کر دیا تھا - کہ دیسی افواج کو چشم نمائی - اور اُنکی تہدید کی سخت
ضرورت تھی - اور اُن مین اطاعت کا مادہ بالکل باقی ہی نہین تھا - اس
وجہ سے یہ سختی بہت مناسب طور پر کی گئی ہے - اور اسمین شک نہین کہ یہ ا
چندے چونتیسوین پلٹن کا جو انجام ہوا تھا - اُسکا اثر خاطرخواہ ظاہر ہوا -
اس پلٹن کے لوگونکا کیا حشر ہوا ؟ - نہ کسی کو معلوم تھا - اور نہ کسیکو تفتیش
تھی - نہ اُن لوگون کی کچھ نگرانی ہوئی - نہ اُنکا پتہ لیا گیا - اور وہ لوگ
اُس آبادی مین جاکر شامل ہو گئے - جہان کے وہ باشندے تھے -

اُن لوگون مین سے ایک شخص کہ ہم جانتے ہین - یہ بڑا ہی چلتا ہوا

مفسد تھا۔ جو بارہ برس تک ہر جگہ پھرتا رہا۔ اور تخم عداوت جہان پہونچا وہان کے لوگون کے دلون مین بوتا رہا۔ اور اپنے اس حرکت مین اُسکو عجیب استقلال۔ اور سرگرمی تھی۔ یہ سرگرمی کسی عمدہ کام مین صرف ہوتی۔ تو خوب ہوتا۔

میرٹھ کے واقعے کے بعد عزرائیل پانڈے فوراً بند یلکھنڈ کے جنگلون مین مفرور ہو رہا۔ اُسکے بعد بند یلکھنڈ مین جو بلوہ ہوا اُسکا سرغنہ تھا۔ مگر قید سے بچ گیا تھا۔ سپاہیون مین اُسکی بڑی قدر تھی۔ اور سنسکرت اشلوک نہایت خوش آوازی سے پڑھتا تھا۔ وہ کالی جی کا پرستار تھا۔ اور اُسکی ڈکیتی کے واقعات کا اس قصہ مین تذکرہ ہو چکا ہے۔ یہ شخص پنجاب گیا تھا۔ جہان سنہ ۵۹-۱۸۵۸ء مین ویسا ہی مادہ بغاوت کا پایا جاتا تھا۔ جیسا سنہ ۱۸۴۲ء مین تھا۔ اور یہ رجحان بغاوت بمشکل۔ اور بدقت فرو کیا گیا تھا۔ یہان سے یہ شہر بشہر۔ فوج بہ فوج۔ پیغام رسانی۔ نامہ بری کرتا رہا۔ لوگونکو اشتعال اور جرأت دلاتا رہا۔

دہلی۔ انبالہ۔ میرٹھ۔ سب ہی جگہ پہونچا۔ اور دیکھا کہ لوگون کے دلون مین فتنہ و فساد کا کافی مادہ موجود ہے۔ یہ ضرور تھا کہ اس خیال کے متفق بہت لوگ تھے۔ مگر زیادہ تر لوگونکو پیسا ویش ہی تھا۔ اور کثرت کے ساتھ لوگ غیر متفق تھے۔ یہ نہین تھا کہ انبوہ جمع ہو گیا ہو۔ یا مستقل ارادے

قائم ہو گئے ہون -

لوگون مین بحث صرف یہ تھی کہ پنجاب مین مقررہ تنخواہ پہ کام کرین - یا اضافہ تنخواہ کے مدعی ہون - جب کبھی عزرائیل پانڈے متفقہ بغاوت کی صلاح دیتا تھا - تو تجربہ کار لوگ سر ہلاتے تھے - اور کہتے تھے - کہ ہمنے کمپنی بہادر کا نمک کھایا ہی - اور اُنکی ملازمت ہمکو پسند ہی - جہان تک بن پڑے گا ہم نمکحرامی نہین کرینگے - اُسکو دربار دہلی کی مہمل سازشون کی خبر رہا کرتی تھی - مگر اسکے گرد وپیش ان سازشون پہ کچھ دلچسپی نہین پائی جاتی تھی - اور رفتہ رفتہ پنجاب کے لوگون کا اشتعال طبع فرو ہو گیا - رجمنٹ پہ رجمنٹ حسب دستور تعیناتی پر آتی تھین - اور چلی جاتی تھین - اور چھیاسٹھ نمبر کی پلٹن کی وردی اُتروا لیے جانے - اور برطرفی کے بعد لوگون کے دلون سے مادہ بغاوت بالکل دور ہو گیا -

جب عزرائیل پانڈے نورپور سے مفرور ہوا - تو اُسنے اپنا پُرانا مشغلہ اختیار کیا - کیونکہ اُسنے سمجھ لیا تھا - کہ سپاہیون مین چھپا رہنا - دیس دیس پھرنے سے کہین اچھا ہی - وہ پھر دہلی اور میرٹھ اور دیگر مقامات پہ گیا اپنے قدیم دوستون کے خیالات سُننے - اور اُسکو بڑی خوشی ہوئی کہ فتنہ خوابیدہ ابکی مرتبہ خوب بیدار ہی - اور اُسنے سمجھ لیا - کہ جو آگ دھیمی دھیمی سُلگ رہی ہی - وہ ایک پھونک مین شعلہ زن ہو کر ملکون ملکون پھیل جاویگی -

اس حالت کو دیکھکر کیا اُسکو کچھ تعجب ہوا تھا۔؟ نہین !۔ ہرگز نہین !۔
جہان وہ جاتا تھا وہ دیکھتا تھا کہ اور لوگ اُس سے بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھ
فتنہ انگیزی مین مصروف ہین۔۔ یہ اور بات تھی کہ اُنکی غایت کچھ مختلف ہو۔
مگر طرز عمل۔ اور۔ ارادہ بالکل متفق تھا۔ اُسنے دیکھا کہ برہمن اپنے مذہب پہ
خراب اثر آنے کا خوف کرتے تھے۔ اور بغاوت کی جابجا ترغیب دیتے
پھرتے تھے۔۔ یہ بھی سنا کہ مسلمانون کے دلون مین بھی اشتعال پیدا ہو گیا ہی
اور وہ لوگ بدل درپے ہین۔ کہ موجودہ انگریزی حکومت کی بیخ کنی کرین۔
اور مسلمان بادشاہ کو تخت پر بٹھلا دین۔ اور اپنے مذہب کی اشاعت کرین۔
مگر ان باتون سے کچھ اُسکا مطلب حاصل نہین ہوتا تھا۔ برہمن چاہے جسقدر
وعظ کہتے پھرین مگر یہ کہان ممکن کہ وہ لوگونکو بیدار۔ اور آمادہ پیکار کر سکین۔
بفرض محال مسلمان شاہ دہلی کی سلطنت پھر قائم کر لین۔ تو اس سے تو ہندؤونکو
بجائے نفع کے نقصان ہی ہی۔۔ دونون مین اتفاق اول تو ممکن ہی نہین۔
اور اگر بفرض محال ہو بھی جاوے تو سوائے اسکے کہ ایک بے قاعدہ
انبوہ اپنے ہی ملک۔ اور اپنے ہی دیس کی غارتگری پر مستعد ہو۔ کوئی بہتر
نتیجہ نہین نکلتا۔ جتنے رفیق ہین۔ وہ نمک حلالی پہ آمادہ ہین۔ پھر اس حالت
مین اگر کوئی فتنہ برپا بھی کیا جاوے تو وہ فوراً درہم برہم کر کے فرو
کر دیا جائیگا۔ بس اب اگر کوئی تدبیر انگریزون کے اخراج کی باقی ہی تو وہ

یہ بھی کہ میرے ہم خیال متفقہ قوت سے کام کرین۔ پھر تو قطعی کامیابی ہے
اور یہ بات بھی تھی کہ ہر جگہ اُسکے ہم خیال اپنے کام مین مصروف تھے سیکڑون
نہین ہزارون۔ اس کوشش مین ہمہ تن مستعد تھے۔ بڑا گروہ ہوگیا تھا۔ کچھ
لوگ نمبر ۳۴ پلٹن کے تھے۔ کچھ آخر مین جو پلٹن بہ طرف کی گئی تھی یعنی نمبر ۶۶
پلٹن کے لوگ تھے۔ یہ لوگ ملازمت سے علٰحدہ ہونے کے بعد مفسدہ پردازی
پر تیار ہو گئے تھے۔ راجگان۔ و نوابان۔ کے کارندے۔ جوگی۔ بیراگی۔
بساطی۔ تماشے والے۔ مداری۔ سب طرح کے لوگوں کا ایک بڑا مجمع ہوگیا تھا
اسمین شک نہین تھا کہ پہلے رنج و شکایات لوگ بھول گئے تھے۔ مگر تازہ
ملال۔ اور اشتعال۔ زیادہ اثر کے ساتھ پیدا ہوگیا تھا۔ اور ہو رہا تھا۔

جب وہ مشرقی حصہ ملک مین پہونچا۔ تو یہان اُسنے دیکھا۔ کہ ناراضی
اور بیدلی کا طوفان بنگال پہ چھایا ہوا ہے۔ بس۔ ایک صدا کان مین آتی
تھی۔ "دو بیدھرمی" یہ صدا ہندوؤن ہی کی زبان سے نہین سُنی تھی۔ بلکہ
مسلمانون سے بھی۔ یہ ضرور تھا کہ ابھی تک کچھ ہو نہین گیا تھا۔ مگر جیسے
جیسے وہ قدم آگے بڑھاتا تھا۔ ہر قدم پہ اُسکو بُرے علامات دکھلائی پڑتے
تھے۔ دیندار۔ پوجاری۔ تاجر۔ اہل حرفہ۔ کاشتکار۔ سپاہی۔ سب ہی تو
بیدل۔ اور برخاستہ خاطر ہو رہے تھے۔ چلو۔ خوب ہی موقع ملا۔ اس سے
بہتر کوئی موقع ہاتھ ہی نہین آسکتا تھا۔ ہر فرقے کے ہندوؤن کو۔ اور تمام

مسلمانونکو مذہب مین فتور کا یکسان خوف و احتمال تھا۔ چاہے بہادر ہون چاہے بزدل۔ سب ہی پر اس خوف کا اثر تھا۔ اور اسی اثر سے بزدل بھی بہادری پر تیار تھے۔ انکی مرتبہ جو اشتعال طبع پایا جاتا تھا۔ یہ پہلے سے کہین زیادہ اور دیرپا تھا۔ تو اب تو وقت آگیا۔ کہ انگریز جو اس ظلم۔ اور اس بیدینی کے بانی ہین۔ ملک سے خارج کر دیے جاوین۔ اب تو سب یکدل ہوکر اس قوم کو نیست و نابود کر دین۔ ؟ جس سے انکا چھپا دشوار ہو جاوے ؟۔ نہین ابھی ٹھیک وقت تو نہین آیا ہی۔ مگر وقت قریب ہی۔ جب ۱۹۱۴ سمبت کی پیشین گوئی پوری ہو۔

جس پیشین گوئی کی راستی پر سبکو اعتبار تھا۔ اور جسکی تکمیل کا سب کو انتظار تھا۔ مین امید کرتا ہون۔ کہ ناظرین مجھے اس تذکرے سے معاف کرینگے۔ کیونکہ اصل قصے کے بیان سے کسی قدر انحراف ہو گیا ہی۔ مگر سالہائے ماسبق کے کچھ واقعات کا اسموقع پر خاکہ کھینچ دینا مجھے مناسب معلوم ہوا ہی۔ اور اس قدر بیان سے میرا منشاء یہ ہی کہ مین ناظرین کو اسوقت کے طبائع کی حالت اور اشتعال سے آگاہ کر دون۔ جسوقت سے موجودہ قصہ متعلق ہی۔ مین نے ان لوگون کے کارنامون کا مختصر حال بیان کر دیا ہی۔ جنکے تذکرات سے کتب سیر و تواریخ مملو ہین۔ اور جنکے تذکرات آئندہ مورخ ہندوستان کے نصف اپنی تصانیف مین کرتے رہینگے۔ مگر میرا قصہ

اس کتاب مین تواریخ نویسی کا ہرگز نہین ہی - مین نے کچھ لوگون کے حالات اور اطوار بیان کر دیے ہین - جنکا تذکرہ یا تو آچکا ہی - یا آگے آویگا -

باب بستم

عزرائیل پانڈے

کلکتہ کے قریب بارک پور مین نمبر ۳۴ پلٹن تعینات تھی - اور ۱۰ نومبر ۱۸۵۶ء کی رات کو لین مین لوگون نے مجلس مشورت قرار دی تھی - جیسا کہ پیشتر بیان ہو چکا ہی - اس پلٹن کے پہلے لوگ ۱۸۴۴ء مین مقام میرٹھ موقوف کر دیے گئے تھے - مگر اس نمبر کی رجمنٹ مین جو لوگ ملازم تھے اُنکے دلون پہ پہلے لوگون کے واقعات نقش تھے - عزرائیل پانڈے سے اُن لوگون مین سے اکثر سے ملاقات تھی - اور فوج کے اکثر لوگون سے اُس سے نامہ پیام رہا کرتا تھا - وہ اِن لوگون سے بارہا مل چکا تھا - اور اُسکو اطمینان تھا کہ یہ لوگ میری موجودہ تجویز مین شریک اور متفق الرائے ہین - وہ بڑی عجلت سے کلکتے پہونچا تھا - اور دوسری رجمنٹون سے لوگون کے نام بہت سے خطوط لے گیا تھا - جنکو لوگون نے توجہ اور دلچسپی سے پڑھا تھا - آج کی رات عزرائیل پانڈے کی رخصتی کی تقریب ادا ہونے والی تھی -

اور۔ یہ تجویز ہوئی تھی۔ کہ پانڈے جی۔ اپنی زبان فیض ترجمان سے جو پند و نصائح ارشاد فرمائینگے۔ اُنکو لوگ گوش ہوش سے سُن لین۔ ہندوستانی رجمنٹ کے واسطے جو لین بنائی جاتی ہو۔ وہ ایک موضع کے مشابہ ہوتی ہو۔ کوٹھریان اور مکانات سب ایک قطع اور ایک بلندی کے بنائے جاتے ہین۔ اور بیچ بیچ مکانات کے سلسلے کے وسیع راستے چھوڑ دیے جاتے ہین ایک لین مین بہت سی کوٹھریان بنی ہوتی ہین۔ اور ہر کوٹھری ایک دوسرے سے مٹی کی دیوار سے جدا کر دیجاتی ہو۔ یہ مکانات۔ چھپر۔ یا کھپریل۔ سے پاٹے جاتے ہین۔ ہر کمپنی کی لین الگ ہوتی ہو۔ اور ہر شخص کی کوٹھری علٰحدہ ہوتی ہو۔ یہ اور بات ہو کہ دو ہم قوم ایک ہی کوٹھری مین رہنا پسند کرین تو رہین۔ لین کے سامنے درخت نصب کیے جاتے ہین۔ جنسے سایہ رہتا ہو۔ اور آبادی کی رونق ہو جاتی ہو۔ دیسی حکام۔ اور افسرون کے مکانات عمدہ قسم کے ہوتے ہین۔ اور اکثر علٰحدہ احاطون مین بنائے جاتے ہین۔

اسی طرح سے اِس کمپنی کے ایک جمعدار کا مکان تھا۔ یہین مجمع قرار پایا تھا۔ اور اِس مکان مین منگل پانڈے۔ جو عزرائیل پانڈے کا بھتیجا اور جمعدار کا چچا زاد بھائی تھا۔ رہا کرتا تھا۔ منگل پانڈے بھی رجمنٹ مین سپاہی تھا۔ اُسنے اپنے افسر سے رخصت لے لی تھی۔ اور گانے بجانے۔ اور روشنی کی اجازت بھی حاصل کر لی تھی۔ ایسی اجازت کوئی غیر معمولی

بات نہ تھی - اجازت بھی ملگئی تھی - اور لوگون کو اس تقریب پر کچھ تعجب یا حیرت بھی نہ تھی -

عزرائیل پانڈے کتھا پڑھتے تھے - اور بڑی رات تک آپ خوش آوازی سے سنسکرت اشلوک پڑھا کیے ——— ایسے پابند مذہب اور دیندار آدمی بھی نظر سے کم گذرے - آپ کی اشاعت فیض سے ہندوستان مین دیکھیے کیا کیا نتائج نیک نہ پیدا ہون - سامعین رفتہ رفتہ رخصت ہو گئے - اور واقف حال لوگ بھلا کہان جاتے - جمعدار نے اُٹھکر دیکھ لیا - اور اپنا اطمینان کر لیا کہ کوئی غیر آدمی تو آس پاس نہین ہی - واپس آکر سب روشنی گل کر دی - صرف طاق مین ایک چراغ رہنے دیا - اگر باہر سے کوئی دیکھتا بھی - تو کوئی غیر معمولی روشنی - یا مجمع نہین سمجھ سکتا تھا - اسکے بعد جمعدار نے مکان کا دروازہ بند کر لیا - اور باتین کرنا شروع کین -

جمعدار - ہان بھائیو - اب جو چاہو - کہ چلو - عزرائیل پانڈے نے اب بتلائے - تمنے کیا سنا ہی - اور ہم لوگ کیا کرین - کیا چاہتے ہو - بھائیو - سب آدمی عزرائیل پانڈے کے قریب کھسک بیٹھو - روز روز انکو چلانا نہ پڑے -

بینی کشیدہ قامت - بلند بالا - خوشرو جوان - جیسے اودھ اور بہار کے اگلے زمانے کے چھتری ہوا کرتے تھے - اسموقع پر موجود تھے - یہ سب جوان

نمبر ۴۳ پلٹن ہی کے نہ تھے۔ بلکہ اور رجمنٹین بھی بارک پور مین تھین جنھون نے اپنے یہان سے صلاح ومشورت کے واسطے آدمی بھیجے تھے۔ عزرائیل پانڈے معلم الملکوت۔ بیچ مین اپنے میزبان کی چارپائی پہ رونق افروز بزم اتفاق تھے۔ فرق مبارک برہنہ۔ صرف ایک دھوتی باندھے تھے۔ ماتھے پر قشقہ کھچا ہوا۔ اور جسم پہ جابجا صندل سے ٹیکے لگا رکھے تھے۔ کاکل پریشان دوش مبارک پہ پڑے ہوے تھے۔ اور زمین پہ انکے گرد سب آدمی جمع تھے۔

چراغ کی اندھی روشنی چہرہ منور پہ پڑتی تھی جس سے آثار شجاعت و دلاوری ہویدا تھے۔ اور جتنے لوگ تھے۔ وہ تو اندھیرے مین تھے اور اپنے منھ لپیٹے ہوے تھے۔ بس۔ ان لوگون کی صرف آنکھین دکھلائی پڑتی تھین۔ اور وقتاً فوقتاً انکی نظر سے اشتعال مترشح ہوجاتا تھا۔ سب ہمہ تن گوش ہوگئے۔ اور عزرائیل پانڈے نے یون سلسلہ کلام آغاز کیا۔

عزرائیل پانڈے۔ بھائیو۔ تم سب لوگ مجھسے واقف ہو۔ نمبر ۳۴ پلٹن مین جو کام مین نے کیے ہین۔ وہ تم سب جانتے ہو۔ اور مجھے انکے پھر بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ وہان سے برخاست ہونے کے بعد مین بارہ برس تک کیا کرتا رہا۔ تم لوگون کو شاید نہ معلوم ہو۔ مگر نہین جب کبھی موقع ملا۔ مین نے انگریزی حکومت پہ بلاتامل ایک تازہ وار کیا

جہان کہین مین دیکھتا تھا کہ لوگون کی ہمت کمی کرتی ہی۔ اُنکو پس وپیش ہی۔
تو مین وعظ کہنا شروع کرتا تھا۔ اور سمجھاتا تھا۔ کہ قدیم زمانے کو بھولو نہین
مین نے لوگون کے ہاتھ جوڑے۔ قدم پکڑے۔ اور اُنسے کہتا رہا۔ کہ اپنی
عزت اور دھرم کا خیال رکھو۔ سب یکدل ہو جاؤ۔ اور دھرم بچاؤ۔ وہ دن قسمت
بہت دور نہین ہی۔ جسکا وعدہ ہم سے ہماری کالی جی نے کیا ہی۔ بھوکھا پیاسا
تھکا ماندہ۔ مین دیس مین پھرتا رہا۔ پھر مقدمہ قائم ہوا۔ اور مجھے پھانسی کا
حکم ہوا۔ مجھے کتے کی موت نجس اور پلید موت سے مار ڈالتے۔ مگر۔ تم
لوگون مین ایک آدمی بیٹھا ہی اُسکی بدولت میری جان بچی۔ میری جان بچانے
مین اُسنے اپنی جان کی پروا نہین کی۔ مین بیراگی بنا۔ جوگی بنا۔ کامارتھی۔
بنکر گنگا جی کا پانی کاندھے پر لادے۔ مندرون مین چڑھاتا پھرا۔ گوشائین
بنا۔ برہمن بنکر وید کی مقدس کتابین جا بجا پڑھتا پھرا۔ اور ملک کے ہر حصے
اور ہر بستی مین ہو آیا۔ میلون مین گیا۔ بازارون مین گیا۔ دیہات مین گیا۔
مندرون مین گیا۔ جاترا کیا۔ بڑے راجاؤن۔ اور نوابون کا معزز مہمان
رہا۔ اور سنو۔ بھائیو۔ جہان گیا وہان مین ایک صدا سُنی۔ ہر زبان پر یہی صدا
جاری ہی۔ "انگریزون سے ہماری جان بچاؤ"

بھلا۔ اس صدا کی کیا وجہ ہی۔ تم سنو۔ مین بیان کرتا ہون۔ یہان کون
ایسا ہی۔ جو۔ جب کسی پاک دریا مین نہانے گیا ہی۔ تو جہان اُسنے "جے گنگا ما

پکارا ہی - وہان دبجی کمپنی بہادر،، نہین کہا ہی - کیا ہمارے باپ دادا جب بڑی لڑائیون پہ جاتے تھے تو یہی صدا لگاتے تھے - یہی صدا لگا کر فتح پاتے تھے - مگر - اب تو وہ وقت ہی گذر گیا - جیسے لوگ کمپنی مین تھے ویسے اب نہین ہین - پہلے کے لوگ دیوتا اوتار ہوتے تھے - اب تو مہا اپرادہی ہوتے ہین - اب تو کمپنی چور ہو گئی ہی - انگریزون سے ہندوستان کا ٹھیکہ لے لیا ہی - اور جو کچھ ملتا ہی - ہمسے چھینے جھپٹے لیتے ہین - روئی نیل ریشم - سے جسکو ہملوگ کس محنت اور مشقت سے پیدا کرتے ہین - بڑے بڑے جہاز بھر کر کہان بھیجے جاتے ہین ؟ - ولایت کو ! - وہان سے بھی ہمارے واسطے کچھ آتا ہی ؟ - کچھ نہین ! جو کچھ آتا ہی - اگر ہم مین طاقت ہی - تو اُسکو سونے کے مول خریدین - نمک اور افیم پہ تو مغل بادشاہون نے کبھی محصول نہین لگایا تھا - جب کمپنی بادشاہ تھی - تب ہملوگ جان و پران سے اُسکے شریک تھے - اُسکے کام مین جان - اور - آبرو کو بھی دریغ نہین رکھتے تھے - لیکن اب اُنکا حال سنو -

تین برس ہوئے کہ مین نوربور گیا جو راجہ میرے حال پہ بڑے مہربان تھے وہ مر گئے - کسی کو اجازت نہ دیگئی - کہ اُس بیچارے کی کریا کرم کر دے - اُسکی روح اب نرک مین پھر رہی ہی - اسکے بعد انگریزون نے اُسکا راج ضبط کر لیا اُسکا مال و متاع سب چھین لیا - اُسکی بیوی کے کپڑے اور زیور

اُترو الیا۔ اور اُسکے ہاتھی گھوڑے مال اسباب سب نیلام کر
روپیہ ملا سب کمپنی نے لے لیا۔ اور سنو۔ اسی سال جھانسی کا راجہ مر
انگریزون کا دوست تھا۔ اور قلعہ پر اپنے جھنڈے کے ساتھ انگریزی
نشان نصب کیا تھا۔ مرتے وقت اپنا راج انگریزون کے سپرد کر گیا۔
اور کہہ گیا تھا۔ کہ جب میری اولاد ہوش سنبھالے تو اُنکو دے دینا۔ مگر۔
اُس بیچارے کا راج یہ لوگ خود ہضم کر گئے۔ پچھم مین ان لوگون نے
ستارا کا راج لے لیا۔ اور شیواجی کی اولاد کو فقیر بنا دیا۔ خیر۔ یہ سب تو
ملک گیری کی باتین تھین۔ دور دور کی باتین تھین۔ تمنے لوگون کی آہ و
فریاد وہی نہین سُنی۔ جس طرح مین نے سنی ہی۔ اس ذکر کو جانے دو۔

ملک گیری کی ہوس اب قریب آپہونچی ہی۔ اب تو یہ لوگ ہمارے
دیس تک آپہونچے۔ اودھ مین جہان ہزارہا برس ہمارے باپ دادا
آزادی سے رہتے تھے۔ اِن لوگون نے اپنی حکومت قائم کی ہی۔ اودھ
پر بھی فرنگیون نے جھانسی۔ اور۔ ناگپور کی طرح قبضہ کر لیا۔

کیا جو کچھ مین کہہ رہا ہون یہ جھوٹھ ہی۔ کیا اِسکا بدلہ نہ لیا جائے گا۔
(لوگون کی طرف ہاتھ پھیلا کر) چُپ ہو۔ اور سنتے جاؤ۔ وہ وقت اب
بہت قریب آگیا ہی۔ جب تم لوگ میرے ساتھ "جے کالی جی" پکار کر اپنے
ہاتھ انگریزون کے خون سے نہلاؤ گے۔ چُپ رہو بچہ۔ سنتے جاؤ۔ کیا تم

سمجھتے ہو کہ مین تمسے سب حال کہہ گیا۔ نہین۔ ابھی نہین کہا۔ راج سلطنت کے
معاملے سے تمکو کیا واسطہ۔ جن لوگونکا راج گیا۔ وہ روو ین۔ اس سے
نہ تو تمھاری تنخواہ مین ایک پیسے کی کمی ہوتی ہی۔ نہ تمھاری زمین کا ایک
قدم تمسے نکلتا ہی۔ انگریز بڑے چالاک ہین۔ ایسی بات نہ کرینگے۔ مگر کیا
ابھی کچھ حال کہنا باقی نہین ہی؟۔ ابھی دو دن کی بات ہی کہ مین نے اپنے
کانون سے لوگونکو دھرم سبھا مین کیا کہتے سنا ہی؟۔ ابھی مین کالی جی کی پوجا
آج کرنے گیا تھا۔ تو شیوالے مین برہمن کیا کہہ رہے تھے؟۔ وہ کہتے تھے
اور چھاتی پیٹ کر۔ رو کر کہتے تھے۔ ! کہ یہان اب نہ آؤ۔ بڑے لاٹ صاحب
نے حکم دیا ہی کہ سب ہندو عیسائی ہو جاوین۔ ولایت کی ملکہ کی یہی خوشی ہی
آج نہین تو کل مندر مین کالی مائی پر گورکت چڑھایا جاویگا!۔ بچہ وہ پرہت وہ
رو رہے ہین۔ اور رونے کی تو بات ہی ہی۔ اور ہم لوگ بھی کیون نہ گھبرائین
اتنی گفتگو کے بعد لوگون نے کہنا شروع کیا۔ "ہمنے سب حال سنا۔
اور جو کچھ تم کہتے ہو۔ سچ کہتے ہو"

عزرائیل پانڈے۔ ہان تو سنو بھائیو۔ ابھی اور حال سنو۔ تم سب حال
سمجھ گئے ہو اسوجہ سے یقین کرتے ہو۔ ہم سپاہیونکو یہ ہمیشہ یقین تھا کہ ہمکو
سمندر پار نہ اترنا پڑے گا۔ اب جس سے سنو وہ یہی کہتا ہی کہ دھرم بچ نہین سکتا
جب حکم آجاے۔ تب تم لوگونکو کالے پانی کا سفر درپیش ہی۔ تمھاری ذات

رات پر پانی پھر جائیگا۔تم۔ جتنے آدمی یہان بیٹھے ہو۔اور میری باتین سُن رہے ہو۔چاہو برہمن ہو۔چاہو راجپوت۔تم سب۔اور ہزارون آدمی اور جو فوج مین نوکر ہین۔تمکو سب کو جانا پڑے گا۔جانا پڑے گا۔اگر آج لاٹ صاحب کا حکم آجاے۔تو کل ہی تم سمندر پار اوتار دیے جاؤ۔اگر تم بچ بھی جاؤ۔شاید بچ بھی جاؤ۔تو تمھاری آل اور اولاد تو ہرگز نہین بچ سکتی۔جو آدمی نوکر ہوتا ہے۔اُس سے گنگاجی کی قسم لیجاتی ہے۔کہ اپنی ہی قوم کا خون بہاوے۔کیسی گاج پھٹ پڑی ہے۔بڑے غضب کی بات ہے۔مگر نہین تم جتنے۔بچے۔بوڑھے ہو۔یا تو حکم مانو۔نہین توپ پر اُڑا دیے جاؤ گے۔کیون چپ بیٹھے ہو۔کہان تک ظلم اُٹھاؤ گے۔اس حکم کو آئے چھ مہینے ہو چکے اور تمنے خبر بھی نہین لی۔آخر تمھاری عزت۔اور تمھارا دھرم کہان چلا گیا۔بولو۔بھائیو۔ارے مین برہمن چھتری سے کہہ رہا ہون۔یا ملچھ۔اور چمار سے کہہ رہا ہون۔ارے اب بھی نہین سمجھتے ہو۔ارے کل جب تم سمندر سے لوٹ کر آؤ گے تو تمھارے بال بچے تمکو گھر مین پاؤن رکھنے دینگے۔تمھاری گود مین تمھاری اولاد دیجائیگی۔ہرگز نہین۔ہرگز نہین۔مجال نہین۔ممکن نہین۔بس تمسے وہ بھی کہدینگے کہ تم چلے جاؤ۔تم بے دھرم ہو گئے۔اگر تم اُنکے دروازے پر مارے پیاس کے مرتے بھی ہو۔تمھارا دم بھی نکلتا ہو۔تو وہ تمکو ایک پیالہ پانی نہ دینگے۔وہ تمھاری صورت

نہ دیکھینگے۔ اور تمسے کہدینگے۔ کہ جاؤ تم بیدھرم ہو گئے۔ تمھارا مرجانا بہتر ہی۔ (منھ پونچھکر) چاہو۔ تم رہو۔ چاہو گاؤ۔ لیکن تم بھی برہمن ہو اور مین بھی برہمن ہون۔ تم سب جانتے ہو۔ کہ جو کچھ مین کہتا ہون۔ وہ سب سچ کہتا ہون مگر ابھی سُنے جاؤ۔ کیا جو کچھ مین کہہ رہا ہون یہ گڑھت ہی۔ نہین ہرگز نہین کیا مین تمکو بے جا خوف دلا رہا ہون۔ انگریز جو کچھ کرتے ہین۔ کھلے خزانے کرتے ہین۔ اور دیکھو۔ بچہ ہندو دھرم کے یہ کیسے دشمن ہو گئے ہین۔ اب یہ قانون نکالا گیا ہی۔ کہ ہندو بیوہ شادی کرلین۔ چاہے برہمن ہون۔ چاہے چھتری ہون۔ چاہے شودر ہون۔ ذرا سوچو تو کہ تمھاری کیا آبرو رہ جائیگی۔ اگر تمھاری بیوی دوسرا بیاہ کرلے۔ اب ستی کی پاک رسم دنیا سے اُٹھائی جاتی ہی۔ جس عورت کا جی چاہے رنڈی کی طرح مرد کرتی پھرے۔ کیسا پاپ ہو رہا ہی۔ کیسے کوکرم ہو رہے ہین۔ (آنکھین نکالکر۔ اور ہاتھ پھیلا کر) بچا ئیو۔ اب تمھاری بیویان۔ تمھاری مائین۔ تمھاری بہنین۔ رنڈیان بنائی جاوینگی۔ انگریزون کا یہی قانون ہی۔ خدا کا شکر ہی کہ میری عورت تو مدت ہوئی کہ مرگئی۔ اور مین اس بے دھرمی سے نہین ڈرتا ہون۔ ایک ایسا وقت تھا کہ برہمن اور چھتری ذراسے شک پر اپنی عورتون کے تلوار بھونک دیتے تھے۔ جب مین راجپوتانہ گیا ہون تو مین نے پُرانے لوگون کو ایسی باتین کہتے سنا ہی۔ ایسی باتین بھلا کہین بھول سکتی ہین۔ اور مین تمسے یہ سب باتین

کہتا - مگر تمسے کہنے سے کیا فائدہ نہ تم مین غیرت رہ گئی ہی - نہ تم مین عزت رہ گئی ہی - نہ تمکو آبرو کا خیال ہی - نہ تمھارا دھرم باقی ہی - نہ تم اپنی قوم مین ہو تم یہ باتین سنکر کیا کروگے - یہ باتین تو اُسی کو سنانا چاہیئے جواب تک اپنے دین اور دھرم کو بچائے ہین - کیون چپ ہو؟ کچھ کہو! -

حاضرین پر عجیب عالم تھا - کچھ تو رو رہے تھے - کچھ غصے مین دانت پیستے تھے - آہ سرد بھرتے تھے - اور ہانپتے تھے -

عزرائیل - بچہ - بس اب تھوڑی سی بات میری اور سن لو - اور یہ کلنگ کا ٹیکا کسکے کسکے ماتھے پر لگایا جاویگا - یہ جو نئی بندوقین تم لوگونکو دیگئی ہین - یہ کیا ہین - ارے - کیا تمھارے باپ دادا ہندوستان انگریزون کیواسطے فتح کر گئے تھے - اسکے فتح کرنے مین تو اُنھون نے اپنا خون بہایا ہی - ارے ہمارے ہزارون آدمی خیبر کی لڑائی مین کٹوا دیے گئے - ارے اُنکے خون ناحق کا بدلہ ملنا چاہیئے - کہ نہین - اُنکے پاس تو وہی پرانی بندوقین تھین - پہلے جو کارتوس ہمکو دیے جاتے تھے - اُن مین گائے اور سور کی چربی نہین ہوتی تھی - جو اسلحہ ہمکو دیے گئے تھے - اُن مین معمولی کارتوس استعمال ہوتے تھے - ہم ایسی گولی لگاتے تھے کہ دشمن ہمارے مقابلہ پر ٹھہر ہی نہین سکتا تھا - اب فرنگیون نے ایسی بندوقین تقسیم کی ہین - جنکے کارتوسون مین گائے - اور سور کی چربی ہوگی - مین تمسے بتلاتا ہون - کہ بڑی بیجا بات ہی - بڑی آفت ہی

اب ہندوستان مین کون ملک فتح کرنے کو باقی رہ گیا ہی۔ ہم اودھ اور بہار کے باشندون نے سکھون تک کا ملک تو فتح کر دیا۔ بھائیو۔ دیکھو۔ سکھ۔ اور گورکھے۔ جو چربی کی کچھ پروا نہین کرتے۔ ہزارون تمپر چڑھا دیے جاوینگے یا تومتکو توپ پر دھر کر اڑا دینگے۔ نہین تم گھر کے بھیتر بھاگ جا کر عورتون کی طرح منھ بند کر کے روؤ گے۔ تو اس سے بندوق۔ اور ہتھیار بدلنے کی ضرورت نہین۔ سیدھے پادری صاحب کے پاس چلے جاؤ۔ اور عیسائی ہو جاؤ۔ کارتوس دانتون سے کیون نوچو۔ تم بیچارون کی مصیبت کا حال کیا بیان کرون۔ گنگا کا پانی چک جاے گا۔ اور تمھارے پاپ دھوئے نہ جاسکینگے نہ تمھاری ذات کا کچھ ٹھکانا رہیگا۔ نہ تمھارا مذہب برقرار رہیگا۔ جیسے گورے اکٹھا بٹھا لکر کھلائے جاتے ہین۔ ویسے تم بھی ایک ساتھ کھانا پاؤ گے۔ پھر۔ اور فرنگی تمھارا کھانا پکا دینگے۔ اور گاے۔ اور سور کی چربی تمکو خوب کھلائی جائیگی۔ یہ حکم تو جیلخانے مین ہوئی ہی۔ اور تم جیلخانے سے بدتر رکھے جاؤ گے۔ گویا تم بھی قیدی ہو گے۔ اِن انگریزون نے ملک کو زنجیرونسے جکڑ لیا ہی۔

دہلی مین لوہے کی سڑک بنائی گئی ہی۔ لوہے کے تار لگائے گئے ہین اور یہ تار اور سڑک پشاور تک برابر چلی جائیگی۔ جب اٹک تک پہونچ جاویگی۔ تب تمھاری باری آویگی۔ تم ہندو ہو۔ اور تمنے ہندوؤنکا دھرم

بچا یا ہی- مگر اب تمھاری خیر نہین ہی- تم انگریز کر ڈالے جاؤ گے-

بھائیو- روؤ نہین- چلاؤ نہین- رونے- چلانے سے کیا فائدہ- بس- اب اُٹھو اپنی ذات اور دھرم- اپنی آبرو- بچاؤ- اُٹھو- اور قتل کرو- مار ڈالو- میری طرح بنجاؤ- مین نے آج کالی جی سے قسم کھائی ہی- کہ انگریزونکو- اُنکی عورتون کو- اُنکے بچون کو کسی کو زندہ نہ چھوڑونگا- اور اُنکا خون مائی جی کی بھینٹ چڑھاؤنگا- مین اُنکا بہت خون چڑھاؤنگا- اور اُنکا خون بہت میٹھا ہوگا- وہ لوگ تو کالی جی کے سخت دشمن ہین- (پھر اشتعال دیکر- اور شرم انگیز لہجے مین) مین تمھارے دل کا حال جانتا ہون- اور سمجھتا ہون کہ تم کیا کہو گے- لیکن مین تمسے ایک بات کہتا ہون اگر تم مرد ہو- اور ذات اور آبرو کا تمکو خیال ہی- تو سب اس پاک کتاب پہ قسم کھاؤ- (سب آدمی اُٹھ کھڑے ہوے- اور کتاب کے پاس آگئے-)

عزرائیل پانڈے- اچھا تو اب تم سب گیتا کی قسم کھاؤ- گوماتا کے منھ سے جو پانچ کتابین ہین اُنکی قسم کھاؤ- کہ جب تک تمھاری جان مین جان ہی- تم سب اور جنکی طرف سے تم آئے ہو- وہ سب دھرم بچاؤ گے- اور جان جانے پا رہے- اگر تم نہ تو کارتوس لو گے- اور نہ سمندر پار اترو گے- میرے قدمون کی قسم کھاؤ-

سب آدمی- ہم قسم کھاتے ہین- جے کالی ماتا کی!- جبتک جان مین جان ہی-

ہم تمھارے ساتھ ہین -

عزرائیل پانڈے - اچھا - بچہ - دیکھ لینا کہ مائی جی - ہماری قسم رکھ لینگی - اب سنو - کہ اُن مائی جی کا حکم کیا ہی - " ہوشیار رہو - خبردار رہو - اشارے کے منتظر رہو - جلدی مین کوئی بات بے سمجھے بوجھے نہ کر گذرو - نہین نقصان اُٹھاؤ گے - تباہ ہو جاؤ گے - تھوڑی ہی دیر ہی - انگریز مصیبت مین گرفتار ہین - اُنکا ملک بہت چھوٹا ہی - اور اُنکے پاس سپاہی بہت کم ہین - اپنے دیس مین روس سے اُنسے لڑائی ہی - ایران سے اُنسے لڑائی چھڑنے والی ہی - اور تھوڑے ہی دن مین چین سے لڑائی ہو گی - ابھی ہندوستان سے اُنکو اور فوج بھیجنا پڑیگی - اور آدھی سے زیادہ فوج تو وہ بھیج ہی چکے ہین - اور ہمارے اوپر اُنکو بھروسا ہی - (قہقہہ) اُنکا بھروسا بیجا نہ ہوتا - اگر وہ اپنا پہلا برتاؤ درست رکھتے " بس - اب تم لوگ چلے جاؤ - اور مین اب کانپور - آگرہ - دہلی - انبالہ جاؤنگا - اور گوکل تمھارے خط دینا پورے جائیگا - جو کچھ یہان گذرا ہی - یہ ہر چھاؤنی کو لکھ بھیجو - مگر بہت ہوشیاری سے لکھنا - اور جب سمبت ۱۹۱۴ شروع ہو جائیگا - تب تم اشارہ پاؤ گے - لے اب جاؤ - مین منگل پانڈے اپنے بھتیجے کو تمھارے پاس چھوڑے جاتا ہون - تم اُسکی خبر لیے رہنا -

سب آدمی عزرائیل پانڈے کی " پالاگی کرکے ایک ایک دو دو کرکے

رخصت ہونے لگے - اور اپنا ماتھا - اور سینہ چھوتے تھے - اور اندھیکے زمین اپنے اپنے گھر کا راستہ لیتے تھے - کچھ رات رہے عزرائیل پانڈے رخصت ہوئے اپنے میزبان - اور اپنے بھتیجے سے ملے - اور بہت منت وسماجت سے کہتے گئے - کہ بھائی قول کے سچے رہنا - اور آپ اُتر طرف اُسی لوہے کی سڑک پر سفر کو چل کھڑے ہوے - جس لوہے کی سڑک میں ہندوستان جکڑا جاتا تھا - اور ہندوستان کے لوگ جسکے غلام بنائے جاتے تھے -

عزرائیل - (کلکتہ کی طرف ہاتھ پھیلا کر) ماتاجی - ماتاجی - ذرا ٹھہرو - تمپر خون چڑھایا جائیگا! -

باب بست و یکم

عشرت

اب تو رفتہ رفتہ سیتا کی زندگانی کس عیش وعشرت سے گذرنے لگی -

	ہمہ اسباب شاہی حاصل او	
	تازہ آرزوے در دل او	

محبت کرنا اور محبوب ہونا -

اُلفت کے یہ مزے ہیں کہ دونوں ہیں بیقرار		دونوں طرف سے آگ برابر لگی ہوئی

ابتو ایسے کے ساتھ بھلے دن آئے ہین۔ جو ہر طرح زبردست ہی اور جان کا محافظ ہی۔ اُسکے شوہر کو اُسپر وثوق اور اعتماد ہی۔ اور جہان تک اُسکی رسائی فہم ہی۔ اُنکو رعایا کے بہبود۔ اور فلاح کے افکار رہتا ہی۔

من اگر کام روا گشتم و خوشدل چہ عجب
مستحق بودم و اینہا بہ زکاتم دادند

اُنکے مرتبہ عالی سے میرا درجہ بھی بلند ہوگیا ہی۔ اور کچھ یہ بھی خیال ہین آتا تھا۔ کہ جو لوگ آج میری عزت و تعظیم کرتے ہین۔ کل وہ مجھے نیکی سے بھی ضرور یاد کرینگے۔ دنیا مین نام نیک باقی رہنا بڑی چیز ہی۔

آنچنان زی کہ بعد مردن تو
ہمہ گریان شوند و تو خندان

ابتو نئے سرے سے جنم ہوا ہی۔ مگر اس جنم کے صدقے۔ اس جنم پہ نثار۔

اے خدا قربان احسانت شوم
این چہ احسان ست قربانت شوم

اسی بہجت و مسرت مین یہ بھی خیال بسا اوقات آجاتا تھا۔ اور اُس خیال پر دل کانپ اُٹھتا تھا۔ کہ شوہر کا پیار تو مجھے میرے پاک مذہب سے دور لیجاتا ہی۔ وہ تو بڑے دور و دراز ملک کا رہنے والا ہی۔ پردیسی ہی۔

کبھین لوگ اُسکا مجھسے چھین نہ لین۔ مگر لب جانان کے تبسم سے دل شگفتہ ہوجاتا تھا۔ یہ خیال دور ہوجاتا تھا۔ اور خاطر مضطر کو قرار آجاتا تھا۔ کہ مین منظور نظر ہون۔ وفا کی مستحق ہون۔ کلمات محبت سے تسکین ہوجاتی تھی اُسکے حسن کا عالم یون تو ابتدا ہی سے دل فریب تھا۔ مگر اب تو حسن دوبالا ہوگیا تھا۔ وہ عارض سرخ۔ وہ چشم فسون ساز۔ وہ ادائے دلربا جسکا بیان الفاظ مین کہان ممکن۔ سیرل بریٹن صاحب کو یقین تھا کہ میری ناظورہ دلفریب مجھپر شیدا ہی نہین ہی۔ بلکہ مجھسے بے حجاب بھی ہی۔ ذہانت اور قابلیت کے اظہار مین کوئی امر سد راہ نہین ہی۔ موافقت مزاج عجیب نعمت ہی۔ دوسرے پر دونون کیسے خوش رہتے تھے۔ ؎

تم ہمارے سامنے ہو ہم تمھارے سامنے

خوشی ہی۔ عید ہی۔ احباب ہین۔ جلسے ہین باغون مین
وہان تو رات دن نوروز ہی نوروز رہتا ہی

سیتا کے ساتھ صرف اُسکی ایک خادمہ بھی تھی۔ جو اُسکی دایہ تھی۔ اور اُس سے کبھی جُدا نہین ہوتی تھی۔ پیرانہ سالی سے وہ ناتوان ہوگئی تھی مگر اپنی معمولی خدمات وہ بڑی مستعدی سے انجام دیتی تھی۔ اپنی پیاری کی شادی پر بیدل رہا کرتی تھی۔ مگر مسٹر سیرل اس خادمہ سے بھی بہت عنایت سے

پیش آتے تھے۔ خیر۔ اُسکو اتنی خوشی ضرور تھی کہ سیتا کا شوہر اُسکو بہت چاہتا ہی۔ دن کو سیتا خیمے مین نہین رہتی تھی۔ جہان کہین مقام ہوتا تھا وہان سونار کا گھر تلاش کر کے اُسکے قیام کا انتظام ہوتا تھا۔ اُسکی برادری ہی کے لوگ اُسکے واسطے کھانا پکاتے تھے۔ اور وہان ٹھہر کر وہ مراسم مذہبی ادا کرتی تھی۔ دن بھر وہ اُسی مکان مین رہتی تھی۔ کبھی کوئی کتاب پڑھتی کبھی عورات کی باتون سے دل بہلاتی تھی۔ اُنکے بچونکو کھلایا کرتی۔ اُنکے مصائب اور افلاس کے قصے سنتی۔ سیرل صاحب نے اُسکو مالا مال کر دیا تھا مصیبت رسیدہ کی بہت کچھ داد دہش سے تکلیف رفع کر دیتی تھی۔ اور اس سخاوت سے اُسکو دلی مسرت ہوتی تھی۔ جب سیرل صاحب شاہ گنج سے چلے تھے۔ تو اُنھون نے سیتا کو سمجھا دیا تھا کہ خبردار۔ اہل معاملہ۔ اور اہل غرض کی سفارش معاملات مین مجھسے کبھی نہ کرنا۔ کچہری کا کام ہمیشہ انصاف کے ساتھ عدالت مین ہوگا۔ واقعی لوگون نے یہ تدبیر کرنا چاہی۔ مگر۔ ممانعت کا ایسا اثر ہوگیا تھا کہ سب کوشش بیکار رہتی۔ سررشتہ دار صاحب بھی اپنے آقا سے سیتا کی خوبیان بیان کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔

سررشتہ دار۔ حضور۔ وہ تو حضور سے کہین زیادہ ہر دلعزیز ہوجائیگی۔ اُسنے تو حضور کی طرف لوگون کے دل ایسے مالوف اور متوجہ کر لیے ہین کہ مین بیان ہی نہین کرسکتا۔ حضور۔ جو کچھ مین عرض کرتا ہون یہ امر واقعی ہی۔

خوشامد سے نہین عرض کرتا ہون۔

بعد سہ پہر کے سیتا کے واسطے مسٹر سیرل پالکی بھیجتے تھے کس بے قراری سے وہ پالکی کی منتظر رہتی تھی۔

دستور یہ تھا کہ پالکی مکان کے اندر صحن مین رکھی جاتی تھی۔ سیتا سوار ہو کر پٹ بند کر لیتی تھی۔ اور سواری صاحب کے خیمے تک بہت جلد پہونچ جاتی تھی۔ یہان پہونچکر وہ اپنے شوہر کو کار مفوضہ سے فارغ اور اپنا منتظر پاتی تھی۔

کبھی کبھی وہ خیمہ سے کچھ دور استقبال کو بھی چلے جاتے تھے۔ مفت کو (یٹر یہ کتا) ساتھ لیکر دونون کبھی کچھ دیر اِدھر اُدھر ٹہلتے بھی تھے۔ سیرل مذاق مین سیتا سے کہتے تھے۔ کہ "اب تمکو بہت جلد مسلمان عورتون کی طرح پردے مین بیٹھنا ہوگا۔ تم اب سنار کی بیوی نہین ہو۔ اب تو تم کمشنر صاحب کی بیوی ہو اب تمھارا خوف سب کے دل پر ہے۔ اور کسی کی مجال نہین ہے کہ تمھاری طرف نظر اُٹھا کر دیکھے"

سُنار کی بیوی تو تھی ہی۔ مگر اُسکی تقدیر نے یاوری کی کہ اسکو ایسا عالی مرتبہ شوہر ملا۔ اگر سُنار ہی کی بیوی رہتی تو اُن کتابون کا جو اُسنے پڑھی تھین اُسکے دل پر کیا اثر ہوسکتا تھا۔ اُس علم کا اُسکو کیا لطف آسکتا تھا۔ گو کلپور ہی مین خانہ داری کے فضول اور مہمل کامون مین اُسکی زندگی بسر ہو جاتی۔ اولاد ہوتی۔ لڑکے بالے ہوتے۔ مگر اِس سے بھی طرز معاشرت مین کیا تغیر ہوسکتا تھا

تغیر تو بالکل ہی غیر ممکن تھا۔

لیکن اب تو زندگی ہی دوسری تھی۔ اُسکا علم بیدار ہو رہا تھا شوہر کی علمی قابلیت دیکھکر وہ اپنے اوستاد۔ اور معلم۔ اور اپنی قابلیت کو ہیچ سمجھنے لگی "مجھے کیا علم ہے۔ اور میرے اتالیق ہی کو کیا علم تھا؟ خاک! البتہ میرا شوہر عقل مجسم ہے۔ مسٹر سیرل۔ نہایت ہی مناسب طریقے سے اُسکے معلومات کے ذخیرے مین اضافہ کرتے جاتے تھے۔ وہ اُس سے اپنی ولایت کے حالات وہان کے لوگون کی طبائع کی کیفیت۔ اور ممالک کے جہان وہ سیر و سفر مین گئے تھے حالت بیان کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے "کہ جب ہم تم دونون مسن ہونگے۔ تو تمھارا جی چاہے تم بھی ہمارے ساتھ وہان چلنا" سیتا اپنے شوہر کی خوبیون پر متعجب۔ اور حیران رہا کرتی تھی۔ جسوقت مسٹر سیرل۔ سیتا کے حسن و جمال کی توصیف مین مصروف ہوتے تھے۔ اور اِس توصیف سے وہ کبھی آسودہ نہ ہوتے تھے۔ تو سیتا کو بہت ہی بھلا معلوم ہوتا تھا۔ اور سچ بھی یہ تھا۔ کہ سیتا کی ایک نہ ایک ادا روز ایسی محسوس ہوتی تھی۔ کہ مسٹر سیرل بیخود ہو جاتے تھے۔ اور عش عش کرجاتے تھے۔ مسٹر سیرل فن مصوری اور نقاشی مین بڑے اوستاد تھے۔ سیتا کی تصویر۔ اکثر بنایا کرتے تھے۔ چھکڑون کی تصویر۔ بیلون کی تصویر۔ عدالت مین جو لوگ آتے اُن مین سے بعضون کی تصویرین۔ مواضع کی تصویرین کھنچوالے۔ اور مناظر کی تصویرین سیتا کے

اُس دن کی جب ٹ؟ ادائے شہادت کے واسطے صاحب کے اجلاس مین حاضر ہوئی تھی تصویر۔ اُسکا ہو بہو نقشہ۔ ساری تانے۔ ہاتھ پھیلائے داد خواہی کرنا کس صنعت سے کس دستکاری سے بنایا تھا۔ اس تصویر کو تو دیکھکر سیتا کے بے اختیار آنسو نکل پڑتے تھے۔ شاہ گنج کا نقشہ۔ اُسکے قریب کے پہاڑی کا نقشہ شاہ گنج کی آبادی کا نقشہ اور تصویر۔ سیتا کے بالاخانے کی۔ سیتا کے مکانکی تصویر۔ غرض اسی طرح کی صدہا تصویرین بنا رکھی تھین۔ سیتا اُن تصویرون کو دیکھ کر پھڑک اُٹھتی تھی۔ پہلے اُن تصاویر کو سمجھ نہین سکتی تھی۔ سمجھانے سے سمجھی۔ اور سوچتی تھی۔ کہ وہ دن بھی ہوتا کہ مین بھی ایسی تصویرین بنا لیتی۔ شاید کبھی بنا ہی لون۔ دیکھو۔ وہ تھالی جو صاحب کو نظر کی گئی تھی۔ اُسپر نقش کار گاہ مین نے ہی تو بنایا تھا۔

رفتہ رفتہ وہ مسٹر سیبرل کے علم موسیقی مین کمال سے بھی آگاہ ہو کر ششدر ہو گئی جب مسٹر سیبرل یورپ مین رہتے تھے۔ تو اس فن سے کبھی غافل نہ ہوتے تھے پیانو بجایا کرتے تھے۔ لاطینی۔ اور فرنچ زبان کی بھی مشق کیا کرتے تھے۔ مگر دورے پر تو صرف ایک گِتار ساتھ تھا۔ کبھی شام کو خیمے کے پردے چھوڑ دیے جاتے تھے۔ اور صاحب ستار بجا کر خوش الحانی سے کچھ گاتے جاتے تھے۔ اُنکو خبر بھی نہ ہوتی تھی۔ کہ باہر ملازمین۔ اور سامعین پر اُنکی خوش آوازی سے کیا عالم طاری ہو جایا کرتا تھا۔ سیتا نے بھی اُنکا گانا سُن ہی لیا۔ وہ خود بھی

تو تھوڑا بہت موسیقی مین دخل رکھتی تھی - اسی سے اُسکو مسٹر سیرل کے گانے مین
مزہ آجاتا تھا - لطف آتا تھا - اُسکا دل تو عشق سے چور چور تھا - جب گانا سنتی
تو اُسکی آنکھون سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے تھے - شام کو جو کام مسٹر
سیرل کرنے بیٹھتے - تو سیتا اُنکی ہیپندستی مین کام کرتی تھی - اردو پڑھ لیتی تھی -
اور منشیون کی طرح وہ اردو بخوبی پڑھ لیتی تھی - اکثر کاغذات وہ پڑھتی جاتی اور
صاحب اُسکا ترجمہ انگریزی مین کرتے جاتے تھے - اِس طرح ترجمہ کرنے مین
صاحب کو کہین زیادہ آسانی ہوتی تھی معمولی منشی تو جب ترجمہ لکھانے آتے
تھے - تو اونگھا کرتے - غلط سلط پڑھتے - اور اکثر جملے چھوڑ جایا کرتے تھے -
جس سے عجیب زحمت ہوا کرتی تھی -

یہ دونون کبھی بیکار نہین بیٹھتے تھے - عجیب حالات مین دونون یکجا ہوتے
تھے - شام تک سیرل صاحب کام کرتے کرتے تھک جاتے تھے - مگر سیتا
کے پاس آکر اُن کی کلفت دور ہو جاتی تھی - روح کو تازگی - دلکو مسرت
ہوتی تھی - اُس خوشی کا اندازہ کرنا مشکل ہی - ایک گھنٹہ بھی تو دونون فضول
نہین بسر کرتے تھے -

سیتا کی فہم و ذکاوت - اور شوق تحصیل علم کو دیکھکر اگر مسٹر سیرل صبر و
شکیب سے کام نہ لیتے تو تنگ آجاتے مگر وہ اُن محسوسات مین اشتعال نہین دیا
کرتے تھے - بلکہ اُنکو معقولیت سے خوبی کی جانب مائل و منعطف کیا کرتے تھے -

اور سوچا کرتے تھے - کہ "اب تو عمر بھر وہ میرے ساتھ ہی - بعض بعض خامیان جو اسمین ہین اُنکے دفع کر لینے کے واسطے مجھے کافی وقت ہی - زیادہ اشتغال دنیا مصلحت نہین ہی" یہ بھی تو ایک تبدل تھا - کہ مسٹر سیرل اب بجا سنسکرت کے لاطینی - اور انگریزی مصنفین کا کلام ترجمہ کر کے سیتا کو سنایا اور سمجھایا کرتے تھے - یہ تو سیرل صاحب کو معلوم تھا - کہ اُن خیالات کا من وعن ترجمہ کر دینا بہت دشوار تھا - مگر وہ دیکھتے تھے کہ جن خیالات کو وہ سمجھ لیتی تھی - اُنکی کیسی قدر کرتی تھی - قدرتی مناظر کے خوبیون کے بیان مین - حسن وعشق کی تشبیہات - اور استعارات مین اُسکو بڑی ہی دلچسپی ہوتی تھی - ایک دن شام کو سیتا کہنے لگی -

سیتنا - ہان - مین سمجھی - عشق و محبت سب جگہ یکسان ہی - چاہے جس ملک مین ہو - شاعرون کی بندش مضامین سے تو یہی پایا جاتا ہی - مگر - یہان ایسا عشق اب کہان - مجھے البتہ تمھارے ساتھ ایسا ہی عشق ہی -

مسٹر سیرل - سیتا - سچ بتاؤ - تمھارے دل مین یہ عشق کب پیدا ہوا مجھے دیکھنے سے پیشتر کیا تم عشق کے مزے سے واقف تھین -

سیتا - (صاف صاف) نہین - مین نہین واقف تھی - جو مر گیا - اُس سے مجھے عشق نہ تھا - نہ وہ اسکا طلبگار تھا - نہ مجھے خود اُسکے ساتھ عشق محسوس ہوتا تھا - وہ کہتا تھا - کہ عشق رنڈیون کے ساتھ کیا جاتا ہی - بیویون کے ساتھ

عشق نہین کرتے۔ بس۔ اُسکو اپنے کاروبار۔ اور روپے پیسے سے عشق تھا اور اُسی طرح کے جتنے لوگ ہین۔ اُنکے عشق کی یہی حالت ہی۔ مین نے عشق کے قصے کبھی نہین سنے تھے۔ کتابون مین پڑھتی تھی۔ مگر سمجھتی نہین تھی۔ نہ اپنی ذات مین مجھے اسکے کچھ علامات محسوس ہوتے تھے۔ تمکو مالاتی۔ اور مہادیو کا قصہ یاد ہی۔ اس قصے مین عشق ہی عشق بھرا ہی۔ کیا خوب قصہ ہی۔ مگر اب مجھے معلوم ہوا کہ عشق کیا چیز ہی۔ جیسے یہ اشعار ہین۔ ایسے اشعار مین بغیر کسی جوش کے پڑھا کرتی تھی۔

اب مجھے معلوم ہوتا ہی کہ مجھے اُن اشعار مین کچھ لطف نہین آتا تھا۔ چاہے تم مجھے بیوقوف سمجھو۔ مگر بعد کو تو مین بالکل مالاتی بنگئی تھی۔

جب للو زندہ بھی تھا۔ جب بھی میری طبیعت قابو مین نہ تھی۔ اُسکے مرنے پر تو کیا کہون کہ میری کیا حالت ہوگئی تھی۔ اپنے درد و غم کا کس سے حال کہتی۔

نہ مونسے نہ شفیقے نہ ہمدمے دارم
حدیث دل بہ کہ گویم عجب غمی دارم

ایلا پھوا سے کہتی۔ بھلا وہ عشق کے ذایقے سے کہان واقف۔ اُنکو تو کسی سے کاہے کو عشق ہوا ہوگا۔ اُنکے شوہر تو اُنکو کبھی کبھی مارا پیٹا کرتے تھے۔ بس جو کچھ گذرتی تھی دل پہ گذرتی تھی۔ اُسکا اظہار مین نے تمھارے آنے پہ اُٹھا رکھا تھا۔

سیرل - اچھا - اگر مین کہین چلا جاتا - اور بہت دور چلا جاتا - تو کیا ہوتا -

سیتا - میری جان جاتی - اور کسی کو خبر بھی نہ ہوتی - جب مین کوٹھے پر بیٹھکر آپکے خیمہ گاہ کی طرف دیکھا کرتی تھی - تو نہین معلوم میرا جی کہان سے کہان جاتا تھا - معلوم ہوتا تھا کہ بس اب جان گئی - اب جان گئی - مین کہتی تھی - کہ ایک دن اس قالب بے جان کو لوگ لیجا کر جلا دینگے - تھوڑے دن میرے عزیز اقارب مجھے یاد کرینگے - افسوس کرینگے - پھر انکی بھی موت آہی جاتی لیجیے - خاتمہ ہو جاتا - اور سیرل تمنے مجھے کب چاہنا شروع کیا تھا ؟ -

سیرل - سیتا - مین تمھارے اس سوال کا جواب تمھارے ہی کتاب کے اشعار مین دیتا - مگر اس سے کچھ فائدہ نہین - تم مجھے پسند پڑین - اور جیسی قدر مجکو تمھاری ہوئی - ویسی قدر تمھاری تمھارے اعزا کو نہ تھی - مین کئی مرتبہ شاہ گنج آیا - اور گیا - اور مین نے چاہا کہ اب مین چلا جاؤن - اور پھر کبھی نہ آؤن - مگر - کہان ممکن تھا - لو - اب تم میرے ساتھ ہو - دن بدن مجھے تمھارے ساتھ الفت اور محبت بڑھتی جاتی ہی - تم میری بات یقین کرتی ہو نہ ؟ روتی کیون ہو ؟ -

سیتا - ہان مجھے یقین ہی - یہ خوشی کے آنسو ہین - جب دل بھر آتا ہی تو میرے روکے آنسو نہین رکتے - تمھارا - اور مجھے اعتبار نہ ہو - کیا تم

بھولگئے - جب مین شاوتری کا قصہ تمھین سناتی تھی - وہی شاوتری جو اپنے شوہر کے ساتھ ستی ہوگئی تھی - تم مجھے اُسی قدر پیارے ہو جیسے شاوتری کو ستیاوان - اگر خدا نہ کرے کہین شاوتری کا ایسا حال میرا بھی ہو - تو مین ضرور جان دے دون - (صاحب کے شانے پہ ہاتھ رکھکر - اور مستفسر نظر ڈالکر) تمکو یقین ہوتا ہی - کہ نہین - چاہے کسی دن آزما دیکھو - تب تو تمکو میری قدر ہوگی -

سیرل (سیتا کے منھ پہ ہاتھ رکھکر) چپ رہو - مجھے تمھارے کہنے پہ پورا یقین ہی - میری جان - اگر مین تمھین ایسا نہ سمجھتا تو مین تمھارے عشق مین کبھی نہ مبتلا ہوتا - مگر - ابھی تو ہم دونون کم عمر ہین - خدا کی ذات سے اُمید ہی کہ ہم دونونکو عمر دراز عطا کرے!

سیتا - نہین معلوم کیا بات ہی - اکثر مجھے خیال آتا ہی - کہ مین تمھین تنہا چھوڑکر جان بحق تسلیم کردون - اور یہی اچھا بھی ہی کہ مین تمھارے سامنے مرجاؤن - خدا کرے مین وہ دن نہ دیکھون کہ دنیا تمسے خالی ہو - سیرل تم مجھپر بہت مہربان ہو - اور مین تمھارے ساتھ بہت خوش ہون - تم تو کبھی میری نادانی پہ خفا بھی نہین ہوتے - بس - تم میرے پاس ہو - مین خوش ہون -

اب ایسے مکالمات کی زیادہ تشریح کی ضرورت نہین - ہاے یہ تو حسن و عشق کے قصے ہین انکو وہی لوگ کچھ خوب سمجھ سکتے ہین - جو اِس ذائقہ سے

واقف ہین - یہ قصے عاشق و معشوق کے دلونکو - اور اُنھین زبانون سے
بھلے معلوم ہوتے ہین - اور اُنھین کے ساتھ ختم ہو جاتے ہین - بیان مین
اور دوسرے کے زبانی بیان مین وہ لطف کہان - ہمکو تو اور حالات بھی
بیان کرنا ہین - اُن دونون کے عیش و عشرت - و بہجت و نشاط کے تذکرے
مین ہم اپنا وقت کہانتک صرف کرین -

	یہان کا یہ قصہ تو چھوڑ دیہان	
	اب آگے سنو تم نئی داستان	

بڑا دن قریب آیا - اور مسٹر سیرل کو مسٹر ہانسٹن کے نورپور آنے کا شب روز
انتظار تھا - اُنکے باہین خط کے جواب مین مسٹر ہانسٹن کا ایک خط آیا تھا
جو درج ذیل ہی -

بنارس

۲۵ نومبر ۱۸۵۶ء

مائی ڈیر سیرل - معاف کرنا مین تمکو کلکتہ سے خط نہ لکھ سکا - مجھے کچھ
ایسے کام تھے - کہ مطلق مہلت نہ ملی - اور تمھارے خط کا جواب غور طلب تھا
جو کچھ تمنے لکھا - مین نے بہ غور پڑھا - اور مجھے ہر وقت تمھاری یاد ہی - جو کچھ
تمنے عزت اور توقیر کے لحاظ سے کیا ہی - وہ کر چکے - یہ اور بات ہی - کہ تمھارا
یہ فعل مجھے چندان پسندیدہ اور مطبوع نہ ہو - مگر اسمین بھی شک نہین کہ کسی

اور طرح کا تعلق تمھارے شایان شان نہ ہوتا۔ اور اُسپر تو مجھے ملال ہی ہوتا۔ میرے پیارے دوست! مین چاہتا تھا کہ یہ نوبت نہ آتی۔ اور تمنے سیتا کو نہ دیکھا ہوتا۔ یہ شادی کچھ ایسی غیر معمولی اور عجیب ہوئی ہی۔ کہ آپس ہی کے لوگ جنسے تم بخوبی واقف ہو۔ اسپر ہزار ہا طرح کی طعنہ زنی کرینگے۔ مجھے یہ ضرور یقین ہی کہ تمکو اِس طعنہ زنی کی مطلق پروانہ ہوگی۔ مگر زبانین نہین رُکینگی۔ اور تمکو صبر و تحمل سے کام لینا ہوگا۔ اپنی بیوی کی حسن و خوبی جو تمنے بیان کی ہی۔ اُس سے کہین زیادہ مجھے یقین ہی۔ مگر ہماری تمنا تو یہی تھی۔ کہ وہ عمدہ اور اعلیٰ خاندان کی میم ہوتی۔ جو دنیا مین توقیر کے ساتھ تمھارے ہم پہلو بیٹھتی۔ اور زندگی مین تمھارے عیش و عشرت اور رنج و غم مین شریک ہوتی۔ مگر یہ بات اب کہان ممکن۔ رہا مین جب تک عزت اور مسرت کے ساتھ ہو۔ مین بہ دل خوش ہون۔ تم اِس بات کو سُنکر ضرور خوش ہوگے۔ کہ میری بیوی کو بھی تمھارے ساتھ ہمدردی ہی۔ اور وہ تمھاری خیر طلب ہین۔ مین نے اِس واقعہ کو اُنسے دفعۃً نہین بیان کردیا۔ مجھے نہین معلوم تھا کہ اسکو سُنکر اُنکے دل پہ کیا اثر ہوگا۔ مگر کلکتے سے واپسی پہ اُنسے مین نے سب کچھ کہدیا۔

مین نے اُنسے از آغاز تا انجام مفصل حالات بیان کردیے۔ اور تمھارا خط بھی دکھلا دیا۔ تب اُنکو یقین پڑا۔ پہلے تو اِس ناخوش آیند خبر کو دریافت

کرکے بہت ہی بیزار ہوئین - مگر بار بار غور و فکر کے بعد اُنھون نے یہی کہا کہ خیر جس بات مین وہ خوش اُسمین ہم بھی خوش ہین - میری سالی گریش نے - جو نہایت ہی نیک خیال اور پری تمثال لڑکی ہے - اِس بارے مین کچھ قیل و قال نہین کیا - کہنے لگی - "کہ اگر اُنکو ایک ہندو عورت کے ساتھ عشق تھا - تو وہ اُسکے ساتھ کیون نہ شادی کر لیتے" آخر تم لوگ اِس قدر خفا کیون ہوتے ہو" بس یہی دو مختصر جملے اُسنے اپنی زبان سے کہے - بس اپنے اجلاس سے تو ہمنے اِس مقدمے کو ایسے ہی مختصر حکم سے خارج کر دیا - میرے حکم کے بہ نسبت تم اِس حکم سے ضرور زیادہ رضامند اور خوش ہوگے -

مین ۱۵ - دسمبر کو نور پور پہونچ جاؤنگا - تم ایسا انتظام کرو کہ کم سے کم بڑے دن تک وہان آجاؤ - آنے مین جلدی نہ کرنا - میری بیوی کا ارادہ ہے کہ تمھارے آنے سے پیشتر وہ مکان خوب آراستہ کرلین - نیا پیانو بہت ہی عمدہ ہے - اور باجون کے بھی انبار ہین - میری بیوی اور سالی نے - گریشیا اور کپیا نا سے بہت کچھ سیکھا ہے - اُنکی خوش الحانی کا تمسے کیا بیان کرون - اُن دونون نے تو کلکتے مین ستم ہی کر دیا - سامعین محو ہو جاتے تھے - تم خود ہی دیکھ لوگے - اور سُن لوگے - یہ یاد رکھنا کہ بڑے دن کو تم میرے یہان ڈنر مین شریک ہوتے ہو - میری بیوی نے تمکو بہت بہت سلام و نیاز کہا ہے -

ہمیشہ تمھارا سچا دوست - فلپ ہسٹن

مسٹر سیرل نورپور مین بڑے دن کو گئے۔ (کرسمس ۱۸۵۶ء) اگر مسٹر ہانسٹن نورپور مین نہ ہوتے تو وہ جاتے بھی نہین۔ کیونکہ اس زمانے مین اُنکو دورے پر بڑا ہی لطف ہوتا تھا۔

پس ماندہ کام روز نکلتا جاتا تھا۔ سابق کے بہ نسبت ہر کام مین اُنکو زیادہ لطف تھا۔ اور سیتا کے ساتھ محبت مین روزافزون ترقی تھی۔ برنڈن صاحب کو بعض میم صاحبان کے طعن و تشنیع سے جنکی خلقت سے وہ بخوبی واقف تھے۔ سخت نفرت تھی۔ اور اُنکے سُننے سے اپنی جان بچاتے تھے اُنکو یہ ہرگز گوارا نہین تھا۔ کہ اُن لوگون کی آیا۔ اور خادمہ۔ اُنکی کوٹھی کے گرد تفتیش حالات مین اِدھر اُدھر پھرتی رہین۔ اگر مسٹر ہانسٹن کا یا اُن کی بہن کا جی چاہے تو سیتا سے ملین۔ اور کسی سے ملنے کی اُسکی ضرورت نہین اسمین مضائقہ نہین کہ اُنکی پیاری بیوی سیتا۔ اُن میم صاحبہ سے ملے جنکے ساتھ خود اُنکو خلوص تھا۔ سیتا کے واسطے بنگلہ بھی تیار ہو گیا تھا۔

بابا صاحب سررشتہ دار خود نورپور جا کر دیکھ آئے تھے۔ برہمنون نے گھروج کی رسم بھی ادا کی تھی۔ ٹھاکردوارہ بھی بنوا دیا گیا تھا۔ اور ایک برہمن تعینات کر دیا گیا تھا۔ جو وہان پوجا۔ پاٹ کیا کرتا تھا۔ سیتا کو اِن باتون کی خبر بھی نہ تھی۔ سیرل صاحب نے اُس سے کچھ ذکر ہی نہین کیا تھا۔ چلتے وقت سیتا کو تردد بھی ہوا تھا۔ کہ دیکھون وہان نورپور مین

میرے قیام کا کیا انتظام ہو۔ مگر مسٹر سیرل نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا
خیر اُسکو پھر اطمینان ہو گیا کہ میری برادری کے بہت سے مہاجن وہاں موجود ہیں
انھیں کے یہاں کہیں میرے ٹھہرنے کا بندوبست ہو رہیگا۔ ملازمین رات کو
روانہ کر دیے گئے تھے۔ اور مسٹر سیرل ۲۵ دسمبر کو بڑے سویرے دوپہرے
سے نورپور کو روانہ ہوے۔ نہ راستے میں وہ کسی سے ملے نہ کسی سے دو چار ہو
سیدھے اپنے بنگلے پر پہونچے۔ اور سیتا کے منتظر بیٹھے۔ سیتا کی پالکی پیچھے تھی۔
اپنے قصبہ سے باہر اُسکو جانے کا کبھی کاہے کو اتفاق پڑا تھا۔ البتہ اپنے شوہر
کے ساتھ اب وہ خوب سفر کیا کرتی تھی۔ جب شہر کے قریب پہونچی تو اُسنے
پالکی کا تھوڑا سا پٹ کھول لیا۔ اور دیکھتی تھی کہ عمر بھر جس شہر کی تعریف
سُنتی تھی وہ یہی شہر ہی۔ دیسی آبادی کو تو اُسنے شاہ گنج سے زیادہ پسند نہیں کیا
اِسکے بعد تالاب اور قلعہ نظر آیا۔ یہاں سے گذر کر چوڑی چوڑی سڑکیں۔ پر فضا
بنگلے جنکے گرد باغات تھے پیش نگاہ ہوے۔ پالکی کے ساتھ چپراسی دوڑتے
جاتے تھے۔ ایک نے کہا کہ حضور اب کمشنر صاحب کا بنگلہ بالکل ہی قریب
آگیا ہی۔ اتنے میں پالکی ایک پھاٹک سے ہو کر گذری۔ سڑک پر سرخی بچھی
ہوئی تھی۔ اور اُسکے دو رویہ پھولوں کے درخت نصب تھے۔ پھر ایک مکان کے
گرد ہو کر ایک دوسرے مکان تک پالکی پہونچی۔ یہ مکان تو اُس مکان سے کہیں زیادہ
خوشنما ہی۔

زہی صفائے عمارت کہ در تماشایش

بہ دیدہ باز نہ گردد نگاہ از دیوار

پالکی اُتاری گئی- اور مسٹر سیرل کی آواز سیتا کے کان مین آئی- صاحب نے پہلے پردہ کرادیا- پھر خود جاکر اپنی بیوی کو پالکی سے اُتارا-

پالکی سے نکلکر سیتا کو عجیب سمان نظر آیا- جھُٹ پٹا وقت [illegible] سایہ دار راستے تھے- آ[illegible]کا پانی چمک رہا تھا- پھولون کی کیاریان ہر طرف سے مشام جان کو معطر کر رہی تھین-

ایسی بہار تو سیتا نے کبھی دیکھی ہی نہ تھی- سوچنے لگی- "کہ یہ سب پھول تو انگریزی ہونگے" اور واقعی بہت سے پھول تو انگریزی ہی تھے- سامنے ہی ایک خوش قطع جھاڑی لگائی ہوئی تھی- اور اُسکے اُس پار ایک بنگلہ کسی قدر رفعت پہ بنا ہوا تھا- اور ایک طرف یہ بنگلہ کوٹھی سے ملحق تھا- اِسی بنگلے مین مسٹر سیرل سیتا کو لے گئے- دروازے پہ ہار لٹکائے ہوے تھے- جب دروازہ کھُلا تو دیکھا کہ بیمبی مکان مین موجود ہی- اُسنے دونون کو ناریل کا پرشاد دیا- اور سر سے پیر تک دونون کے چوکھو چراغ پھرایا- آشیرباد کا بھجن گایا- اب کیا دیکھتی ہی کہ سامنے سے ابلا پھوا دونون ہاتھ پھیلائے چلی آرہی ہی- آتے ہی سیتا کو زور سے گلے لگایا- آنسو نکل آئے- سیتا کی بلائین لین دعا دی- لیجیے- یہ تو معلوم ہوتا ہی کہ اپنے گھر ہی آگئی- صرف نر اندر نہین تھے-

اندر دو کمرے بنے تھے - جنمین ایک دوسرے سے راستہ گیا تھا - کمرے بہت ہی خنک اور صاف تھے - وہان سے الگ ایک کوٹھری مین ایک برہمن صبح کی پوجا کر رہا تھا -

مسٹر سیرل - (ایک جگہ ٹھہر کر) سیتا یہین یہانتک آکے [illegible] - باقی مکان صرف تمھارا ہی - (برہمن عورت - اور ایلا کی طرف مخاطب ہو کر) اب انکو لیجاؤ - اور انکو سب مکان دکھلا دو - مین یہین کھڑا ہون -

سیتا کے منھ سے بات نکلنی دشوار تھی - اسکا دل بھر آیا تھا - بھلا کسکو میرے دھرم کا اتنا خیال رہتا - ذرا یہ مہربانی اور دلجوئی تو دیکھو - جہان برہمن نے پوجا کی ہو - جہان ایلا [illegible] ن - وہان میرا قیام تجویز کیا گیا ہی - اس محبت کے صدقے - ٹھاکر دوارے مین گئی - برہمنون کی "پالگی" کی اور وید کے کچھ اشلوک پڑھنے لگی - اسکے بعد ہیمی نے سیتا کو آواز دی - وہ صحن مین گئی - جہان ایک باورچیخانہ - اور غسل خانہ بنا تھا - اور دیکھو تو! - کہین میری نگاہ خطا نہ کرتی ہو - میرا ہرن گنگا - میرے پاس آنے کو رسی توڑائے ڈالتا ہی - میرے دونون طوطے - اور مینا مجھے دیکھکر صدا لگا رہے ہین - میرے پاس آنے کو اپنے پنجرے مین پھڑپھڑا رہے ہین - [illegible] سب کو بوسہ دیکر واپس گئی - مسٹر سیرل تو منتظر کھڑے ہی تھے - جا کر انکے قدمون پر گر پڑی اور رونے لگی - اور انکے پیرون سے لپٹ گئی - مسٹر سیرل نے اسکو اٹھا کر گلے لگایا

اور کہنے لگے۔

مسٹر سیرل۔ یہ جو کچھ ہی یہ سب تمھارے واسطے ہی۔ تم روتی نا حق ہو

سیتا اور زیادہ رونے لگی۔ اور سیرل صاحب کی طرف با چشمان اشک فشان دیکھکر کہنے لگی۔

سیتا۔ میرے آنسو کسی طرح نہین تھمتے۔ مجھے معاف کیجیے گا۔

اسکے بعد مسٹر سیرل سیتا کو تنہا چھوڑ کر باغ چلے گئے۔ اور سیتا سے کہتے گئے۔ کہ بہن۔ اور ایلا کو ساتھ لیکر تم اپنا سب انتظام درست کر لو سیرل صاحب بہت ہی خوش تھے۔ کہ اُنھون نے اپنی پیاری بیوی کے پسند کے موافق سب بندوبست کر دیا تھا۔ اور اُسکے مذہب کا پورا پاس و لحاظ رکھا تھا۔ وہ باغ مین ٹہل رہے تھے۔ اور باغبان اُنکو پھولون اور ترکاریون کا ملاحظہ کراتا جاتا تھا۔ اُنھون نے مسٹر ہانسٹن کی سیٹی کی آواز سُنی۔ مسٹر ہانسٹن اپنے باغ کے احاطے سے مسٹر سیرل کے باغ مین چلے آئے تھے۔ اور اُنسے ملنے کو مسٹر سیرل آگے بڑھے۔ کس ذوق و شوق سے دونون دوستون نے باہم ہاتھ ملایا۔ اور ایک نے دوسرے کو بڑے دن کی تہنیت دی۔ اسکے بعد مسٹر ہانسٹن نے مسٹر سیرل کو بہت سے خطوط دیے۔

مسٹر ہانسٹن۔ یہ خط پرسون آئے تھے۔ مین نے خیال کیا کہ اب تم آتے ہی ہو اُنکے روانہ کرنے کی ضرورت نہین سمجھی۔

مسٹر سیرل نے ایک ڈیمی آفشل چٹھی کھولی - جسکا مضمون حسب ذیل ہے -

"صاحب من - مین حسب ہدایت جناب —————— آپکو اطلاع دیتا ہون کہ آپ بجاے مسٹر گرانٹ کے جنکا اثناے سفر میں انتقال ہوگیا - ڈپٹی کمشنر ضلع نورپور مقرر کیے گئے -

حضور موصوف کو یقین ہے - کہ آپ اپنی خوبی لیاقت سے ضلع مذکور کا انتظام بدستور کرتے رہینگے - جس ضلع کی انتظامی حالت آپکے زیر انتظام بہت کچھ سنبھل گئی ہے - اور حضور موصوف کو یقین ہے - کہ آپ نئے انتظام و نسق میں مصروف رہینگے -

آپکا خیر طلب

—— "

مسٹر سیرل - مسٹر ہانسٹن بیٹھیے حکم چپ بیٹھیے - (دروازے کی طرف بڑھکر) سیتا - پیاری سیتا ! - آؤ تمکو خوشخبری سناؤن - مین اب سچ مچ کمشنر ہوگیا - باہر آؤ - مسٹر ہانسٹن سے کیا پردہ ہے - ایسے تو تمکو روز ہی ملنا ہوگا -

مسٹر ہانسٹن نہین مجھسے کیا پردہ - مین تمھارے مکان پہ تمھارا خیر مقدم کرتا ہون - کہو مکان تمھین پسند پڑا - ہملوگون نے تو جہانتک بن پڑا - اس مکان کو بہت اہتمام سے بنوایا ہے -

سیتا مارے شرم کے کچھ جواب نہ دے سکی۔ مگر مسٹر مانسٹن نے اُسکے عارض تابان۔ رنگ درخشان۔ ناز۔ و انداز۔ کو دیکھکر سمجھ لیا کہ اُسکا حُسن دوبالا ہوگیا ہی۔ اور مسٹر سیرل نے اُسکے حُسن کی [illegible] مطابق مبالغہ نہین کیا ہی۔

مسٹر سیرل۔ آؤ باتین کرین۔ حاضری تیار ہی۔ چلو کھالو۔ (مانسٹن صاحب کو لیکر چلے گئے۔)

باب بست و دوم

تفریح۔ اور۔ کاروبار

مسٹر سیرل۔ سچ پوچھو۔ تو یہ مژدہ ہی۔ اور دیکھو تو۔ بڑے دن کو یہ خوشخبری پائی۔ بیچارے مسٹر گرانٹ کی حالت پہ مجھے نہایت ہی صدمہ ہی۔

مسٹر مانسٹن۔ صدمے کی تو کوئی بات نہین ہی۔ وہ تو ایسے لوگون مین تھے۔ جنکا دنیا مین کوئی پرسان حال ہی نہ تھا۔ نہ اعزا۔ نہ اقربا۔ بیچارے کیسے سخت مرض مین مبتلا تھے۔ میرا تو یہ خیال ہی۔ کہ موت کے ہاتھون اُنھون نے عذاب سے نجات پائی۔

مسٹر سیرل۔ اجی تم یون ہی میری تشفی کے واسطے ایسی باتین کہدیا کرتے ہو۔ جانتے ہو نہ کہ مرو ے کی قائم مقامی مجھے ملی ہی۔ مگر۔ ہان۔ اتنی

بات ضرور ہی- کہ مجھے اپنے فرائض کے سرانجام مین آزادی سے کام کرنیکا موقع ملگیا-
یہ تو بتلائیے- کہ آپ کی میم صاحبہ- اور سالی صاحبہ کا مزاج کیسا ہی-

مسٹر فلپ ہانسٹن- بس کچھ پوچھئیے نہ- دونون عجب جوبن پہ ہین-
ولایت کی گلعذاری اب تک اُن مین موجود ہی- آج تو ایسے غضب کی پوشاکین نکالی گئی ہین- کہ اپنے بندون کا خدا ہی حافظ ہی- کہین قتل عام نہ ہوجاے مین نے تو کہدیا- کہ آج گرجا مین پادری صاحب کی خیریت نظر نہین آتی- کہین سب زہد و تقوی اُن فرشتہ خصائل کا اُن خوبیون کے نذر ہو جاے- کیون نہ- وہین چلکر حاضری کھاؤ- اور تم اُنسے ملو-

مسٹر سیرل- آج نہین- دیکھو کتنے خطوط کا جواب لکھنا ہی- اور ابھی گھر کے خطوط مین نے پڑھے تک نہین-

مسٹر فلپ ہانسٹن- مگر رات کے ڈنر مین تو ضرور شریک ہوگے دیکھو یہ قدیم دستور ہی-

مسٹر سیرل- ضرور- مجھے تو پیانو- اور دونون کے گانا سننے کا بیحد اشتیاق ہی- وہ لوگ سیتا کا حال جانتی ہین نہ؟

مسٹر ہانسٹن- ہان دونون پہچانتی ہین- اور اُنکو سیتا کی یہان موجودگی بھی معلوم ہی- مگر- ابھی روز اگر اُسکو دیکھنے نہ آوین تو خفا نہ ہونا- بُرا نہ ماننا حالانکہ اُنکو خود اشتیاق ہی- اور گریش کو بھی دلی آرزو ہی کہ اُس سے ملے-

مسٹر سیرل - نہین - میری خود یہی خوشی ہی کہ ابکی آمد مین وہ لوگ یہان نہ آوین - مین یہان ایک ہفتہ رہونگا - جب مین مستقل یہان آکر قیام کرونگا - اُسوقت وہ لوگ اگر سیتا سے بہ عنایت پیش آوینگی تو مین شکر گذار ہونگا -

مسٹر ہاسٹن - اور اُسکو - مین کہتا ہون سیتا کو تو اِن لوگون کے نہ آنے کا ملال تو نہ ہوگا ؟ - مین سیتا کو کیا کہا کرون -

مسٹر سیرل - نہین اُسکو تو اِس بات کی بڑی مسرت ہوگی - اگر فی الحال کوئی اُس سے خبر نہ ہو - وہ تو میمون سے بہت ڈرتی ہی - کئی دن سے مجھسے بہ اصرار کہہ رہی ہی - کہ مجھے انگریزون اور میمون سے نہ ملاؤ - نہ اُنکے سامنے مجھے لاؤ -

مسٹر ہاسٹن - اور نہ میرے سامنے لاؤ ؟ -

مسٹر سیرل - نہین آپکی تو وہ بڑی توقیر کرتی ہی - اور آپکو یاد ہوگا وہ پہلے بھی تو آپکو دیکھ چکی ہی -

مسٹر ہاسٹن - اچھا تو مجھے تو بہرحال تمھاری خوشی منظور ہی - تم کہو تو مین اُسکے پاس آکر باتین کیا کرون - اگر کبھی کبھی میرے آنے سے وہ ناراض نہ ہو - میرا خیال ہی کہ میری میم صاحبہ تمسے اس بارے مین کچھ تذکرہ نہ کرینگی - تم خود اُنسے جی چاہے کچھ کہنا یا نہ کہنا - مگر - مجھے تو سیتا سے ملنے کا بیحد اشتیاق ہی - واقعی وہ تو کیسی خوبصورت ہوگئی ہی - اب تو پہچاننا مشکل ہی کہ یہ وہی لاغر -

اور زرد فام عورت ہی جو گواہی دینے آئی تھی۔

مسٹر سیرل۔ جب تم اُس سے بخوبی واقف ہو جاؤگے تو تمکو اُسکی اور زیادہ قدر ہوگی۔ میرا بھی تو یہی حال ہوا۔

اِسکے بعد دونون مین اِدھر اُدھر کی باتین شروع ہوئین۔ کچھ کلکتے کے حالات کا تذکرہ رہا۔ مگر فلپ ہانسٹن کی دلبستگی ایسی باتون مین کچھ ایسی نہین ہوئی۔

مسٹر ہانسٹن۔ تمکو شاید یہ نہ معلوم ہو۔ کہ نئی بھرتی کا جو حکم صادر ہوا ہی اِس سے کسقدر اشتعال پیدا ہوگیا ہی۔ ہملوگ تو دنیا کے اُس سرے رہتے ہین ہمکو کیا خبر کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہی۔ اخبارات اِن معاملات کے اظہار مین بہت پست ہمت ہین۔ اور ممکن ہی کہ اُنکو سکوت ہی کی ہدایت بھی دی گئی ہو۔ پھر ہندو بیوگان کی شادی کا مسئلہ درپیش ہی۔ نئے قواعد۔ نئے مورچے۔ نئے کارتوس۔ کچھ عجیب وحشت ناک اخبار سننے مین آتے ہین۔ اور اِس بات کو اپنے ہی تک رکھنا۔ بارک پور کی متعینہ سپاہ نہایت بیدل ہو رہی ہی۔ اور اُنکی بیدلی محض بے اثر بھی نہین ہی۔ مسٹر سیرل۔ مجھے اِن باتون سے تشویش ہی۔ خدا کرے کوئی بُرا نتیجہ نہ ظاہر ہو۔ مجھے تو روز کے سخت قوانین سے سخت نفرت ہوتی ہی۔ آخر لوگون کو اُنکے حال پر کیون نہین چھوڑ دیتے۔ ابھی جب مین بنارس مین تھا۔ تو میرا قدیم پنڈت مجھسے ملنے آیا۔ اور بہت ہی

خائف ہوکر مجھسے پوچھنے لگا- کہ کیا یہ سچ ہی کہ ملکہ معظمہ کا حکم آگیا ہی کہ جتنے ہندوستانی ہین- سب عیسائی کر لیے جائین- مین ہنسنے لگا- اور مین نے کہا کہ "یہ تمھاری نادانی ہی کہ تم ایسی مہمل خبرین سنتے ہو- یا یقین کرتے ہو"۔ اُسنے جواب دیا کہ "مین تو نہین یقین کرتا- مگر بازارون مین جو اسکا چرچا ہو رہا ہی- اُسکو مین یا کوئی کیسے روک سکتا ہی"۔ یہ بھی کوئی اچھی بات نہین ہی- مگر- خیر- یہان ابھی اشتعال کے کوئی آثار نہین پائے جاتے- اور یاد رکھو کہ مجھے یہ ان باتون کی جستجو ہی- اور نہ بنگال کی طرح مین اسمین کوئی منادی اور اعلان کرنا چاہتا ہون- بنگال والون کی کارروائی پہ بہت سخت اعتراض ہوا- جس نے وہ لکھا ہو- مگر لکھنے والے نے خوب لکھا تھا- اور اِس امر کو صاف صاف ثابت کر دیا تھا- کہ سرکار کسی امر پہ آمادہ ہی- اور شاید سرکار کا منشا ضرر رسانی ہی- مگر ہم تو ہر وقت ہوشیار- اور خبردار رہین- یہی بہتر ہی- مجھسے برگیڈیر سے بھی ذکر آیا تھا- وہ بھی کارتوسون کے معاملے مین- سخت پریشان ہین- اور کارتوسون پر کیا منحصر ہی- جو فوجی احکام سخت آتے ہین اُنپر اُنکو تشویش ہو جایا کرتی ہی- وہ تو اپنے خیالات جداگانہ رکھتے ہین- اور دقیانوسی خیالات کے آدمی ہین- ہم نوروز کے دن اُنکو دعوت مین شریک کرینگے- اور اُن کے خیالات کا پورا اندازہ لے لینگے-

اور اِس درمیان مین ہلوگونکو اِن باتون پہ کچھ گفتگو کرنا فضول ہی-

ممکن ہی کہ اصلیت کچھ نہ ہو۔ تو تخویف لاحاصل سے فائدہ۔ پُرانا قول ہی کہ ہماری جان تو یہان توپ پر دھری ہی"۔ یہی خیریت ہی کہ ابھی تک توپ داغ نہین دی گئی ہی۔

مسٹر سیرل۔ بڑے افسوس کی بات ہی۔ واقعی یہ ہی۔ کہ مین تو عامہ خلائق ہی کے درمیان اِس مدت تک پھرتا رہا۔ اور مقیم رہا۔ میری بیوی نے بھی کوئی خبر ایسی نہین سُنی۔ نہین تو مجھسے ضرور کہتی۔ کہ یہان کی بیگم صاحبان بھی ان حالات سے واقف ہین ؟۔

مسٹر ہانسٹن۔ ہان۔ اگر سب حال نہین جانتی ہین۔ تو کچھ تو ضرور جانتی ہین۔ اتنا نہین جانتی ہین جس سے کچھ مضطرب ہون۔ روز (ہانسٹن کی بیوی) تو ایسی عورت نہین کہ وہ یون مضطرب ہو جاے۔ کچھ یون ہی اُڑتی سی خبر لوگون کی زبانی اُنھون نے سُنی تھی۔ اور مین سچ کہتا ہون۔ کہ اُنھون نے اِس افواہ کو قہقہے پر اُڑایا۔ تو اُسوقت حاضری پر تو تم آؤ گے نہین۔ اب گرجا مین تمسے ملاقات ہوگی۔ وہین اپنی سالی سے تمھاری تقریب کرونگا

مسٹر سیرل۔ ہان اِسوقت تو مین نہین چل سکتا۔ دیکھو کتنے تو خط مجھے پڑھنا ہین۔ گھر کا روزنامچہ پڑھنا ہی۔ گرجا مین آؤنگا۔ اُسکے بعد تم اپنی سالی سے مجھے ملا دینا۔

مسٹر ہانسٹن۔ اچھا تو اب مین رخصت ہوتا ہون۔ مسٹر سیرل بہت

ہوشیار اور خبردار رہنا۔

(آپ چلے گئے)

مسٹر سیرل خطوط پڑھنے لگے۔ اور خطوط بہت دلچسپ تھے۔ اُن کے معزز احباب نے اُنکو موجودہ تقرر پہ مبارکباد لکھا تھا۔ اور لکھا تھا۔ کہ آپکی قابلیت پر اِس درجہ اعتماد کیا جاتا ہی کہ عنقریب آپ کو اِس سے زیادہ ترقی کی اُمید رکھنا چاہیئے۔ جو ترقی بالفعل آپ کی ہوئی ہی۔ واقعی آپ اُسکے مستحق ہین۔ مسٹر سیرل کے برادر بزرگ کا بھی ایک خط تھا۔ آپ گذشتہ موسم بھر شکار مین مصروف رہے تھے۔ اور برادر خُرد کو آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ "کہ مین اب بالکل تندرست ہون۔ اور مجھ مین اب گھوڑے کی سی طاقت اور توانائی آگئی ہی۔ (مترجم۔ گویا آپ اسٹیم انجن تھے۔ واقعی طاقت کے اندازے کے واسطے گھوڑے سے تشبیہ ایک بہت ہی عاقلانہ استعارہ ہی۔) والدہ نے لاکھ منع کیا کہ سردی ہی۔ مگر مین نے اِس موسم کو بہت دلچسپ مشاغل مین صرف کیا۔ نائس۔ یا منٹن (مقامات) تو دنیا مین ایسے مقامات ہین جنسے مجھے سخت نفرت اور وحشت ہوتی ہی مین وہان کیسے جاسکتا تھا۔ اور بعد ایسٹر (ایک تقریب) کے مین ہوس آف لارڈس مین جاکر شرکت کرونگا۔"

ایک خط مسٹر سیرل کی والدہ ماجدہ کا۔ اور ایک اُنکی خواہر باوقار

اگسٹا کا بھی تھا۔

ابکی مرتبہ ان خواتین نے زیادہ اظہار افکار و تشویش نہین کیا تھا۔ اُن لوگون نے مسٹر سیرل کی مصلحت اور تجویز کو بخوبی سمجھ لیا تھا۔ اُنکا منشاء۔ اور دلی تمنا تھی۔ کہ ترقی پاکر تو کچھ دنون کے واسطے گھر آتے۔ بہرحال سب طرح خیریت تھی۔ اور مسٹر سیرل مطمئن اور شکر گذار تھے۔ ایسی ہی کوئی خدانخواستہ آفت ناگہانی آوے تو خیر۔ نہین وہ سیتا کی مفارقت کیون گوارا کرنے لگے "مین چلا بھی جاؤن تو سیتا کے واسطے یہ کتنی بڑی مصیبت ہوگی کہ میری عدم موجودگی مین وہ اپنے دادا کے یہان جا کر رہے۔ یون تو چار ناچار وہ بیچاری جا کر وہان ضرور رہیگی۔ مگر مین اُسکو اس رنج و مصیبت سے کیون دوچار کرون"

اسکے بعد مسٹر سیرل نے تبدیل لباس کیا۔ سردی خوب پڑنے لگی تھی۔ اور فصل کے مطابق نہایت ہی عمدہ انگریزی لباس زیب تن کیا۔ انگریزی ٹوپی بہت دنون سے نہین پہنی تھی۔ وہ پہنی۔ اور زرد رنگ کے دستانے پہن لیے۔ کپڑے پہنکر لیس ہوگئے۔ اور سیتا کے پاس گئے۔

مسٹر سیرل۔ (محظوظ ہوکر) سیتا۔ دیکھو۔ آج مین نے انگریزی کپڑے پہنے ہین۔ کہو تم مجھے پہچانتی ہو۔

سیتا۔ (قہقہہ لگا کر) ہان مین آپ کو پہچانتی ہون۔ کیا۔ مین آپ کو

پہچانتی بھی نہ۔ کپڑے تو آپ نے خوب پہنے ہین۔ مگر مجھے یہ لباس نہین پسند ہی جب تک تم یہ کپڑے پہنے رہوگے۔ مجھے تم بیگانہ معلوم ہوگے۔ مجھے تو تمھاری وہی پوشاک پسند ہی۔ جو تم پہنا کرتے ہو۔ ان کپڑون مین تو تم بڑے آدمی معلوم ہوتے ہو۔ اور مجھے تمسے خوف ہوتا ہے۔ ایلا پھوا۔ ہی نہ یہی بات۔

مسٹر سیرل۔ پھر جب تک مین یہان ہون۔ مجھے یہ کپڑے پہننے دو تھوڑے ہی دن تو یہان اور رہنا ہی۔ میری صورت سے گھبراؤ نہین۔ اب مین گرجا جاتا ہون۔ لوگون سے ملنا بھی ہی۔ شاید مجھے واپس آنے مین دیر ہو۔ تمسے تھوڑی دیر کے واسطے مفارقت گوارا کرنا پڑتی ہی۔

سیتا۔ کچھ ہرج نہین۔ ایلا پھوا۔ اور چڑیون سے مین اتنی دیر دل بہلاؤنگی مینا نے تو جب سے مجھے دیکھا ہی۔ چپ ہی نہین ہوتی۔ مسٹر سیرل۔ مین تمھاری محبت کا شکریہ کس زبان سے ادا کرون۔ کیا کچھ سامان میری خوشی کے واسطے تمنے نہین کردیا۔ ہملوگون کو آج بڑی خوشی تو یہ ہی کہ تم سچ مچ کمشنر صاحب ہوگئے۔ (مودب ہوکر۔ مذاق سے) حضور کو یہ تو کاہے کو معلوم ہوگا کہ حضور کی ایک رعیت حضور سے بالکل نہین ڈرتی ہی۔ لے اب تشریف لیجایئے۔ اور اپنی برادری مین تفریح کیجیے۔

مسٹر سیرل اپنے عربی گھوڑے پہ جسکا نام سلطان تھا سوار ہوے اور

احباب کے ساتھ گرجا تشریف لے گئے۔ تھوڑے ہی دور گئے ہونگے کہ مسٹر ہانسٹن کی گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی نکلی۔ اور مسٹر سیرل نے تعظیماً اپنی ٹوپی اُتار لی۔ جب سیرل صاحب گرجا مین پہونچے۔ تو دیکھا کہ مسٹر ہانسٹن مع مخدرات منبر کے قریب بیٹھے ہین۔ اُن لوگون کے درمیان سامنے کی میز حاجب تھی۔ مگر ان نوواردون کی آمد سے عجیب کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ مسز ہانسٹن۔ اور مس گریش کے دلکش لباس کے حالات بیان کرنا ضروری نہین سمجھتا ہون۔ بس اس قدر کہدینا کافی ہی کہ ایک کی پوشاک گلابی۔ اور۔ دوسری کی آسمانی تھی۔ دونون کی ٹوپیان پیرس کی نوایجاد قطع کی تھین۔ لباس کی نفاست۔ اور خوشنمائی۔ تراش وخراش قابل ہزاران ہزار توصیف تھی۔ دونون نے مرصع ڈاب بھی لگائی تھی۔ ڈاب کا رواج اب شروع ہوا ہی۔ ان شاہدان زیبا کی جلوہ گری نظر کہان دیکھ سکتی۔ مجھے تو احتمال ہی۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا مژدہ۔ امت کی نجات کی صدا۔ اور پادری صاحب کا وعظ۔ شاید ہی لوگون نے سنا ہو۔ ضرور نہ سنا ہو گا۔ توجہ کسکو تھی۔ وہان تو پیرس کے خیاطون کی صناعی۔ اور آفریدگار مطلق کے ید قدرت کے نمونون کی دیدار مین لوگ محو ہو رہے تھے۔ اتنے ہوش کسکو تھے کہ پند ونصیحت سنتا۔ اور یہ بات بھی تو تھی۔ کہ ان دونون پری جمال۔ حور تمثال مہ جبینون نے

آج پہلے ہی مرتبہ ہجوم مین قدم رنجہ فرمایا ہی- تھوڑے ہی دن تو ہوے
تھے کہ دونون ولایت سے آئی تھین- اور مصائب سفر سے دونون ہنقدر
پریشان تھین کہ تھوڑے دن استراحت کے واسطے ضرور تھے- کسی سے
ملنے کی اُنکو نوبت ہی نہین آئی تھی- جب مسٹر ہانسٹن کی میم صاحبہ ولایت
مین تھین- تو اُنکا مکان بالکل ہی سادگی کے ساتھ آراستہ تھا- مسز ہانسٹن
نے ازسر نو آرایش مکان کا انتظام کیا- ہزارہا چیزون کو جابجا قرینے سے
رکھنا- ساتھ کا اسباب کھلوانا- مکان کی زیبائش کا اہتمام- بہت سے
ایسے کام تھے جنمین مصروفیت رہی- جو لوگ گرجا مین آئے تھے اُنمین سے
مسز ہانسٹن بعض ہی اصحاب سے شناسا تھین- برگیڈیر صاحب مسٹر ہل
ڈاکٹر ہوم اور اُنکی بیوی- افسر توپخانہ- بس صرف اتنے آدمیونکو جانتی تھین
باقی جو لوگ آئے تھے- وہ بالکل نئے- اور اجنبی تھے- حال ہی مین رجمنٹ توپخانہ
کا تبادلہ ہوا تھا- مسز ہانسٹن نے اپنی بہن گریش سے کہا بھی تھا- کہ ایکی
مرتبہ کچھ خوب لوگ نظر نہین آتے - نماز ادا ہو چکی- اور لوگ جانے لگے -
پہلے تو توپخانے کے بلند بالا- توانا- جوان- مہمیز لگائے- خنجر باندھے
قطار باندھے چلے گئے- اُنکے بعد پیدل فوج کے لوگ رخصت ہوے-
اُنکے بعد اور جتنے آدمی تھے- اب وہ کی صورت اپنے اپنے گھر چلے مسٹر
سیرل اور مسٹر مورلینڈ سب کے بعد برآمد ہوے- پہلے ہی سے کسی کے منتظر

گرجا کے برآمدے مین کھڑے تھے - لو - وہ لوگ بھی تو آ گئے - مسز ہنسٹن نے تبسم جان بخش کے ساتھ مسٹر سیرل کی طرف ہاتھ بڑھایا - اور اُنھون نے نہایت ہی ذوق وشوق کے ساتھ مصافحہ کیا - مسز ہانسٹن نے مسٹر سیرل سے ملنے پر بہت ہی اظہار مسرت کیا - اور فرمانے لگین -

مسز ہانسٹن - مسٹر سیرل - آپ تو ماشاراللہ بہت ہی تندرست نظر آتے ہین - معلوم ہوتا ہی جیسے آپ ولایت ہی مین ہین - آئیے - آپ کو اپنی بہن سے ملاؤن - تھوڑے ہی دنون مین تم دونون مین تپاک بڑھ جائیگا -

کس بے ساختگی - اور خندہ پیشانی کے ساتھ مس گریش نے مسٹر سیرل سے مصافحہ کے واسطے ہاتھ بڑھایا - مسٹر سیرل تو حیران ہو گئے سکتہ سا ہو گیا - بہت ہی ملاطفت کے ساتھ ہاتھ ملا کر مس گریش کہنے لگین -

مس گریش - مسٹر سیرل آپ کا ذکر تو اتنا رہتا ہی کہ مین پہلے ہی سے آپ سے واقف ہو چکی ہون -

مسٹر سیرل - آپ کے اِس اخلاق سے بیحد مسرت ہوئی - آپ کے بھائی تو میرے قدیم دوست ہین یقین ہی کہ اُنھون نے آپ سے میرا ذکر خیر ہی کیا ہو -

مسز ہنسٹن - (گاڑی کی طرف قدم بڑھا کر) یہ تو ہوئی ہی - اگر ٹفن کھانے آؤ - تو اپنی توصیف اور زیادہ سُن لو -

مسٹر سیرل - اس دعوت سے انکار کرنا گستاخی تو ضرور ہے - مگر آج تو مجھے معاف ہی کیجیے - مجھے لوگون سے ملنا ہے - خطوط لکھنا ہے - کام تو آپ خوب جانتی ہین - رُک نہین سکتا - آپ براہ عنایت مجھے شام تک تو معاف ہی رکھیے -

مسز مانسٹن - خیر - بہتر ہے - مگر شام کو ذرا سویرے تشریف لائیے گا اور موسیقی کا کچھ سامان لیتے آئیے گا - (اسوقت مسٹر مانسٹن گاڑی خود ہانکتے تھے - گاڑی چلی گئی)

مسٹر سیرل تو اِدھر اُدھر احباب سے ملتے پھرتے ہین - وقت غنیمت ہے - ہم چاہتے ہین کہ ہم کچھ لوگون کے خیالات بیان کرین - جو آج گرجا گئے تھے اور وہان کی کیفیت دیکھی تھی -

مسز اسمتھ - نے میریا کی زبان سے تازہ واردین کے لباس کی تعریف سنکر ارشاد فرمایا -

مسز اسمتھ - مائی ڈیر - میریا - بھلا اسمین تعریف کی کیا بات تھی - مین تو کہتی ہون کہ وہ ضرورت سے زیادہ پُر تکلف پوشاکین پہنے تھین - بہت ہی بدنما پوشاک تھی - وہ لڑکی جو آسمانی ڈریس پہنے تھی - یہ تو رات کو ناچ اور دعوت مین پہننے کی تھی - دن مین یہ پوشاک پہننا انکھین کا کام تھا - اب تو یاد کرو - کسقدر بھنگڑ بنی تھین - مین تو مسٹر اسمتھ سے کہونگی - کہ مین ہرگز

ہرگز ایسی بد قطع پوشاک کبھی نہ پہنونگی - مین جو پہنتی ہون - یہی
لباس مجھے پسند ہی - مجھے بھاری پوشاک سے نفرت ہی -

یہ تو سچ ہی - واقعی بیگم صاحبہ جو پوشاک پہنتی تھین [illegible] اور جو کچھ اُنکو پسند تھا
وہی اُنکے مناسب حال بھی تھا - کیونکہ یہ بات بھی تو غور طلب ہی کہ حال ہی
مین نورپور کو تبادلہ ہوا تھا - بنک کے تقاضے الگ رہتے تھے - بیچارے
مسٹر اسمتھ کی تنخواہ مین [illegible] کیا تھا - وہ سبز پوشاک جو مسز اسمتھ نے پہنی
تھی وہی اُنکے موزون بھی تھی - وہی تو ایک فرمایشی پوشاک بھی تھی جسمین
جابجا - داغ - اور شکنین پڑی ہوئی تھین -

مسز جونس - کیا کہون - میرا جی چاہتا تھا - کہ مسز ہانسٹن کی ڈریس اور
ٹوپی کا نمونہ مجھے مل جاتا - پیاری مسز ہوم! مجھے آپ نمونہ لا دیجیے - مین
وہ نمونہ مس لیوسی کو بھی دیدونگی -

مسز ہوم - (ترش رو ہوکر) پیاری - مین نمونہ مانگنے نہ جاؤنگی - تم
خود ہی جاکر مانگ لو - نہ مجھے اور مسز ہانسٹن سے کبھی کی ایسی بے تکلفی بھی تو نہین
ہی - اُنکے مزاج مین تو اسقدر انگریزیت ہی کہ خدا کی پناہ - اور جب سے
ابکی مرتبہ ولایت آئی ہین تب سے تو مزاج ہی نہین ملتا - ہم لوگون کی سی
انسانیت اُن مین بھلا کہان - اور ایک حرکت اُنکی تمنے دیکھی تھی - ؟ کیا
کہون مین تو جا چکی تھی - نہین اگر مجھے یہ معلوم ہوتا تو مین مرجاتی ہی نہ

دونون- (ہم آواز ہوکر) دعوت سے نہین ہمنے نہین دیکھا- کیا بات تھی-

مسز ہیوم- تم دونون بھی لوگون سے ... بیٹھتین- تو چل کھڑی ہوتین- مگر مین لیوسی کو ساتھ لیے ... انتظار مین کھڑی تھی- دیکھتی کیا ہون کہ میم صاحب بے تکلف مسٹر برنڈن کی طرف قدم بڑھائے تشریف لے گئین- اور اُنسے ہاتھ ملایا- اور یہ غضب تو دیکھو کہ اپنی بہن سے بھی اُنکو ملایا- بھلا سمجھو تو- کسی عورت کو یہ جرأت ہوگی- کہ مسٹر برنڈن ایسے بد وضع شخص سے مخاطب ہو- اور اُنسے خود ہاتھ ملائے- اور اپنی بہن سے ہاتھ ملوائے- یہ تو کھلی کھلی بے غیرتی ہی- مین تو نہ ایسا خود کر سکتی تھی- نہ لیوسی کو ایسی خرافت کی اجازت دے سکتی تھی- (بہت کوشش کی کہ مسکراوین مگر مسکراہٹ کہان) کیا ولایت سے لوگ یہی تہذیب سیکھ کر آتے ہین- معلوم ہوتا ہی کہ وہان اخلاق اور تہذیب کی حالت ہی بہت خراب ہو رہی ہی- یو تو- ہی نہ یہی بات کتنی بُری بات ہی-

مسز جونس- مگر وہ تو جج کی بیوی ٹھہرین- اُنسے کون لڑے- سنتی ہون کہ بہت ہی مسرور رہتی ہین- اور جلسے بھی ہونے والے ہین-

مسز اسمتھ- تو اب معلوم ہوا- تم تو اِن لوگون کی خوشامد مین حیران ہو مگر وہ سولیین ہین- اور تم ایک ادنی ماتحت کی بیوی ہو- مین ہوتی- تو مین تو کبھی نہ خوشامد کرتی- کچھ تعجب نہین- جو تم نئی دولہن کو بھی دیکھنے جاؤ

میریا۔ دولہن!۔ کون دولہن۔

مسز اسمتھ۔ اخاہ۔ تمکو نہین معلوم ہی؟ معلوم ہی نہین! آج تم نے ایک نئی تشریف آوری کی خبر نہین سنی۔ آج تو بہت ہی دلچسپ [illegible] ہی۔ ابھی تک تم نہین سمجھین۔ تم دونون بھی کسقدر سیدھی ہو! آنریبل مسز سیرل برنڈن تشریف لائی ہین۔ لو۔ صاف صاف سنو۔ کالی دولہن تشریف لائی ہین۔ میری آیا نے دیکھا۔ کہ وہ آج ایک نہایت ہی خوبصورت پالکی مین آئی ہین۔ ادھر اُدھر پالکی کے چپراسی دوڑتے جاتے تھے۔ بڑے جلوس سے سواری نکلی۔ دولہن صاحبہ۔ کبھی اپنا سیاہ چہرہ نکالکر اِس دروازے سے دیکھتی تھین۔ کبھی دوسرے دروازے سے۔ بازار مین لوگ اُٹھ اُٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ اور سلام کرتے تھے۔ بڑے تزک واحتشام سے داخلہ ہوا۔ میریا۔ بڑا عمدہ موقع ہی۔ مسز سیرل۔ تراش خراش مین مسز ناسٹن کو بھی مات کرینگی۔ اب تم اُنکی نتھ کا۔ اُنکے چھلون کا۔ اُنکی پازیب کا نمونہ لے لو۔ تو اچھا ہی۔ بالکل رنڈیون کی وضع کے زیور ہین۔ اُنگلیون مین انگوٹھیان اور پیر کے انگوٹھون مین چھلے پہنے ہی۔ اور اسمین تو شک نہین کہ یہ سب زیور شادگنج سے بہت تازہ فیشن کا بنکر آیا ہی۔

سامعین۔ تم کیا باتین کرتی ہو۔

مسز اسمتھ۔ ہان مین سچ کہتی ہون۔ وہ عورت یہان آئی ہی۔

اور یہ بھی ظاہر کیا گیا ہی کہ ممبو جمبو کوئی رسم ہی۔ اس رسم کے مطابق اسکی شادی ہوئی ہی۔ اور اب وہ آنریبل مسز سیرل ہی۔

مسز ہوم۔ یہ تو بڑی ہی غیرت کی بات ہوئی ہی۔ میری تو یہ راے ہی کہ ہم سب اپنے شوہروں سے کہین۔ کہ گورنر جنرل کے حضور مین اس معاملے مین ایک یادداشت بھیجین۔ تمھاری کیا راے ہی؟

مسز اسمتھ۔ ان لوگونکو تو اس بات کی ذرا پروا نہین ہی۔ آج جب مین نے مسٹر اسمتھ سے ذکر کیا۔ تو وہ کہنے لگے ”جین۔ (مسز اسمتھ کا نام) اپنا کام کرو۔ اُلو نہ بنو۔ اُس عورت کو تمسے کیا مطلب۔ اور تمکو اس عورت سے کیا مطلب۔ گرجا جاؤ۔ اور غیبت سے توبہ کرو۔ استغفار پڑھو“ بس اتنا کہکر چپ ہو رہے۔ مجھے تو اس بات پر اتنا غصہ آیا۔ کہ جو چیز ہاتھ پڑتی۔ اُنپر کھینچ مارتی۔ نہین۔ ہم اپنا کام خود کرینگے۔ جب تک مین اُس عورت کو شہر سے باہر نہین نکال لیتی ہون مجھے کسی طرح چین ہی نہین۔ دیکھو تو بدبخت کیسے خوبصورت بنگلے مین مسٹر ہانسٹن سے قریب آکر رہی ہی۔ آج ہی تو مین آیا کو بھیجکر سارا کچا چٹھا دریافت کیے لیتی ہون۔

سبھون نے کہا کہ جو حال معلوم ہو۔ وہ ہمین بھی بتلانا۔ اسکے بعد سب اپنے اپنے گھر چلی گئین۔

ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی۔ وہان وہ محسود اپنے بنگلے مین بہت ہی خوش

بیٹھی تھی۔ ہر چیز اُسکے عیش و نشاط کے واسطے مہیا تھی۔ باغ سے گلاب اور بیلے کی بھینی بھینی خوشبو آتی تھی۔ جو مشام جان تک کو معطر کرتی تھی۔ روح کو تازگی۔ دماغ کو طراوت۔ قلب کو فرحت دیتی تھی۔ نارنگی۔ اور لیموں کے پھولون کی نکہت جانفزا ستم ڈھا رہی تھی۔ دورے پر بھی گلدستے اور ترکاریان بہت افراط آتی تھین۔ مگر وہ سب پھینک دیجاتی تھین۔ یہان تو انکی کچھ انتہا ہی نہ تھی۔ مسٹر سیرل نے کہدیا تھا کہ تالاب کے کنارے تک تمھارے باغ کی حد ہے۔ اور کھانے کے بعد سیتا اور ایلا باغ مین ٹہلا کرتی تھین۔ بدل مشکور اور متحیر تھین۔ طوطا۔ اور مینا خوب باتین کرتے تھے۔ مینا بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ کچھ عربی جملے پڑھا کرتی تھی۔ سیتا نے لاکھ سکھلایا اور چاہا کہ بجاے عربی کے سنسکرت اشلوک پڑھے۔ مگر نہین۔ اُسکو تو جو کچھ یاد تھا وہ یاد ہو گیا تھا۔ اُسکا بھولنا دشوار تھا۔ طیور کی خوب خوب خوش آہنگی سننے مین آتی تھی۔ سیتا کو اپنے دادا کی خیریت بھی معلوم ہوا کرتی تھی۔ اور اُسنے سنا تھا۔ کہ صاحب اپنے ہاتھ سے میری خیریت کا خط میرے دادا کو لکھا کرتے تھے۔ اور میری دلچسپی کے واسطے چڑیونکو کس تدبیر سے منگا لیا تھا۔ اور ایلا پھوا کو بلوا لیا تھا۔ کیسی مسرت۔ اور۔ ابتہاج کی صبح تھی۔ جب سیرل صاحب واپس آئے۔ تو سیتا کو کوٹھی مین لیتے چلے گئے۔ کوٹھی کچھ ایسی آراستہ نہ تھی۔ مگر تصویرین بہت آویزان تھین۔ کچھ مسٹر سیرل نے اپنی دستکاری سے بنائی تھین

کچھ اطالیہ کے اُستادون کے ہاتھ کی بنائی ہوئی تھین-
ایک تصویر کی اندوہگین آنکھین جس طرف سیتا جاتی تھی اُسپر پڑتی تھین- مسٹر سیرل نے اپنے بھائی- مان بہنون کی دستی تصویرین اور بہت سی تصویرین سیتا کو دکھائین- سامنے پیانو بند رکھا ہوا تھا- سیتا نے جانا کہ میز ہی- پیانو کھولکر صاحب نے بجانا شروع کیا- اور سیتا حیرت سے دیکھکر پوچھنے لگی-
سیتا- یہ کیا ہی-
سیرل- یہ وہی باجا ہی- جسکا دورے پر مین تمسے ذکر کرتا تھا- آج مجھے مسٹر ہانسٹن کے یہان دو تین گتین بجانی ہین- جنکو مین ابھی سے صاف کیے لیتا ہون- تم بھی بیٹھکر سُنو-
سیرل صاحب نے ایک راگ بجانا شروع کیا- انگریزی موسیقی سے تو سیتا واقف نہ تھی- مگر صاحب نے دیکھا- کہ اکثر سَم اور تال کے موقعونپر سیتا کی اُنگلیون- اور لبونکو جنبش ہوجاتی تھی-
مسٹر سیرل- (گت ختم کرکے) کہو- سیتا تمھین یہ باجا پسند ہی-
سیتا (آہ سرد بھر کر) مجھے بہت پسند ہی- مگر آج مجھے رولاؤ نہین- آج ذرا میری طبیعت خوش ہی- خوش رہنے دو-
مسٹر سیرل- اچھا تو اب مین تمھین کچھ گانا سناؤنگا- رفتہ رفتہ تمکو

اِس گانے بجانے مین لطف آویگا - مین تواِس غزل کو جب گاتا ہون بے اختیار
رونے لگتا ہون - مین کچھ گا کر کہو تمھین بھی رُلادون مگر آج نہین -
آج سہ پہر تو گانے اور بجانے ہی کے مشق مین صاحب نے صرف کردیا
اور قصور معاف - خط لکھنا تو رہ ہی گیا - لیجیے - شام ہوگئی - مسٹر سیرل سیتا
کو ساتھ لیے باغ کی سیر کرنے لگے - تالاب پہ گئے - کشتیان دکھلائین -
اور کہا کہ کسی دن تمکو کشتی مین سوار کرکے سیر کرائینگے - وہین تالاب ہی پہ
یہ لوگ کھڑے رہے - جب آفتاب غروب ہوا شفق کی بہار تالاب مین
دیکھی - سامنے ہی قلعے کے ویرانہ دیوارون کا عکس تالاب مین پڑتا تھا -
عجیب سمان پیش نظر تھا - کیا ہی خوشنما منظر تھا - سیتا پھر بے اختیار آبدیدہ
ہوگئی -

سیتا - تمنے تو یہ سب کیفیت مجھسے بیان ہی نہین کی تھی - سیرل مین
تمھاری بہت ہی ممنون ہون -

سیرل - ہان یہان ہی تو بڑی بہار - مجھے مدت سے آرزو تھی کہ اِس سما
کے لطف مین کوئی میرا شریک ہوتا - خدا نے میری تمنا پوری کی -

سیتا - تمنا تو کیا پوری ہوئی - ایک غریب ہندو عورت ہاتھ آئی -

سیرل - (سیتا کو گلے لگا کر) بس وہی کافی ہی - ہان خوب یاد آیا -
مجھے اچھی کپڑے پہننا ہین - ابھی بہت سے کپڑے تمھین دکھلانا ہین -

تھوڑی دیر مین مسٹر سیرل شام کا لباس پہنکر سیتا کے پاس آئے۔ اُس پوشاک مین صاحب بہت بھلے معلوم ہوتے تھے۔ جامہ زیب تو تھے ہی۔

سیتا۔ یہ کپڑے تو بہت ہی نفیس ہین۔ ے اب جاؤ۔ اپنے احباب مین لُطف اُٹھاؤ۔ آج تمھارا تیوہار ہی مین جاکر سو رہونگی۔ آج بہت تھک گئی ہون۔ تم آکر مجھے جگا لینا۔

جب مسٹر سیرل نے کرسمس کو گرجا مین دیکھا تھا۔ تو اُنکے حسن گلوسوز سے بہت ہی متاثر ہو گئے تھے۔ اور اسوقت جب مکان پہ دیکھتے ہین تو وہی عالم جمال و زیبائی زیر نظر آتا ہی۔ ع

صورتگر نقاش چین رو صورت یارم ببین
یا صورتے کش اینچنین۔ یا ترک کن صورتگری

اِس وقت بالکل ہی سادہ لباس زیب تن تھا۔

مگر اس سادگی پہ کون نہ مرجاے ای اسد
لڑتے ہین اور ہاتھ مین تلوار بھی نہین

تلوار کے ہاتھ مین ہونے کی حاجت ہی کیا تھی۔ فوج حسن تو ہمراہ رکاب تھی۔ اُس فوج ظفر موج کے مقابل کون ہو سکتا تھا۔ اک سادگی لاکھ بانکپن تھی۔ مسٹر ہانسٹن نے اپنی سالی سے کہدیا تھا۔ کہ ماشاءاللہ تمھارا حُسن تو آج قیامت کر رہا ہی۔ یہ جان لینا۔ اور غضب تھا۔

اِس ناظورہ ملائک فریب کے جمال جہان آرا کی تفصیل آسان نہین - اِس پری وش کے چہرے سے ذہانت اور ذکاوت مترشح تھی - رنگ صبیح تھا - بہت ہی صبیح - یہ وہ رنگ ہی جو سوائے انگریزی عورات کے اور کہین کی عورتون کو نصیب ہی نہین ہوسکتا - آنکھین بڑی بڑی صفِ مژگان - فوج عدوے صبر و قرار - چشم جادو نگہ - تیز نظر - کیسی مسرت کی حالت مین اُنکا عجیب عالم ہوتا تھا - ناک سیدھی اور خوبصورت - لعل لب دُردندان - بس صانعِ مطلق نے اِس زہرہ جبین کو اپنے یدِ قدرت سے بنایا تھا - زلف مجعد - پشت پر لہرا رہی تھی - صنوبر قامت - مسٹر سیرل پر تو حیرت طاری تھی - سمجھ مین نہین آتا تھا - کہ کس حصہ حُسن کی تعریف کرین - شکل و شمائل کی توصیف کرین - یا قدِ زیبا کی مدح کرین - ایسا چہرہ زیبا - اور ایسی ادا دلرُبا - شاید ہی کسی کی نظر سے کبھی گذرے - سرجوشوا رینالڈس سا صناع مصور ہوتا تو شاید اِس دُرِ یکتائے بحرِ حُسن و خوبی کی تصویر بنائے تو بنائے - نہین - اگر اُنکو اِس بت زاہد فریب کی تصویر بنانے کا فخر نصیب ہوتا - تو اُنکی بڑی خوش نصیبی ہوتی - گریس مسٹر سیرل کے مقابل بیٹھی تھی - روشنی سے چہرۂ حسن دوبالا ہوتا تھا - گریس پہلے ہی سے مسٹر سیرل سے بے تکلف ہو چکی تھی - اور اُسکی گفتگو سے مسٹر سیرل کو اُسکی نازکخیالی اور بلند پروازی کا حال ظاہر ہوتا تھا - سیتا نہین بچھڑے ہوے دوست

یکجا بیٹھکر کیا کیا باتین نہ کرتے - مسٹر ہانسٹن نے اپنے ولایت کے سفر کا
حال بیان کیا - اور یہ کتنی بڑی خوشی کی بات تھی کہ تھوڑے ہی دیر کیواسطے
سہی - مگر متفرقین پھر یکجا ہوے ہین - مسٹر ہانسٹن نے مسٹر سیرل کو اُنکی
کامیابی اور ترقی پر مبارکبا د دی - مس گریس نے بھی مبارکبا د دی -

دونون صاحب لوگ دیر تک بادہ آشامی مین مصروف رہے اور
کوئی احباب مدعو نہین کیے گئے تھے - مسٹر ہانسٹن نے کہا " کہ چلو اب
دونون کا گانا سنو " اور دونون اُٹھکر میم صاحبان کے پاس چلے آئے -
مسٹر ہانسٹن - مسٹر سیرل پُرانے دستور کے موافق پہلے آپ کچھ گائیے -
مسٹر سیرل - مین تو ہرگز نہ گاؤنگا - جنگلون مین مدت سے پھرتا ہون -
مجھے بھلا گانا کیسے یاد رہ سکتا تھا - آپ ابھی تازہ تعلیم پائے چلی آتی ہین -
مسٹر ہانسٹن - اچھا تو گریس آؤ - گاوین - کیا گانا چاہیئے - سلاد ایریا
(ایک انگریزی نغمہ) (دونون نے کیا ہی خوب گایا) مسٹر سیرل نے گریسی
اور - چمپا نی سے بھی یہ چیز سنی تھی - مگر ان دونون کے گانے مین تو اور ہی
لُطف ہے -

اِسکے بعد دونون نے کئی ایک چیزین اَور گائین -

مسٹر ہانسٹن - مین نے تو اب ان چیزون کو قابو کر لیا ہے - مسٹر سیرل
اب تم یہ چیزین سیکھ لو - اور گریس کے ساتھ گایا کرو - اب مین یہ چیزین ترک

کر دو نگی۔

اسکے بعد مسٹر سیرل نے خود اپنے پسند کے کچھ اشعار گا ئے۔ رات بڑھی۔ آوازیں خستہ ہوگئیں۔ بڑی رات گئے صحبت برخاست ہوئی۔ اور مسٹر سیرل رخصت ہوے۔

مکان پہونچکر مسٹر سیرل نے سیتا کو جگا یا نہین۔ جھکے ہوے اُسکے چہرے کو غور سے دیکھتے جاتے تھے۔ ایلا۔ پلنگ کے قریب ہی سو رہی تھی۔ جگ اُٹھی۔ چاہتی تھی کہ سیتا کو جگا دے۔ مگر صاحب نے منع کر دیا۔ مسٹر سیرل۔ دل مین سوچ رہے تھے دیکھو کیسی خوبصورت عورت ہے۔ مگر اسکے اور گریس کے حسن مین بہت تفاوت ہے۔ دیکھو لوگ دونوں کبھی یکجا بھی ہوتی ہین“ سیتا بھی جاگ پڑی۔

سیتا۔ مین کیا اچھا خواب دیکھ رہی تھی۔ کہو۔ تم خوش آئے۔ مین تو منتظر بیٹھی تھی۔ بہت نیند آئی۔ ذرا آنکھ لگ گئی تھی۔ لوگ تمسے اخلاق سے ملے کہ نہین۔

مسٹر سیرل۔ بہت ہی اخلاق سے پیش آئے۔ وہ لوگ تو میرے بھائی اور بہن ہین۔ مین بہت خوش رہا۔ لیجیے۔ ۱۸۵۶ع کا بڑا دن بھی ہوگیا۔

باب بست وسوم

گروجی کا فیصلہ

سیتا سے ملکر ایلا خوش تو ضرور تھی۔ تاہم اُسکے دل کو ایک ایسا صدمہ رہا کرتا تھا

جسکو وہ بیان نہین کر سکتی تھی - اور یہ صدمہ ایسا تھا کہ جسکا اثر صرف اُسکی ذات ہی تک محدود نہ تھا - بلکہ اُسکے تمام خاندان پر اُسکا اثر پہونچتا تھا - جب مسٹر سیرل سیتا کو لیکر چلے آئے - تو سناروں کے گرو شاد گنج آئے - اُنکے اختیارات قوم پر بہت وسیع تھے - لوگون کے مناسب اور غیر مناسب افعال - اور حرکات کی تحقیقات کرتے تھے - اور جو کچھ اُنکی راے مین آتا - احکام صادر کرتے تھے - اور گرو جی کے احکام سب پر واجب التعمیل ہوتے تھے - شاید ہمارے - انگریز ناظرین کو یہ نہ معلوم ہو کہ قوم ہنود مین خواہ عالی خاندان برہمن یا راجپوت ہون خواہ شودر ہون - مگر سب اپنے اپنے گرو کے مقلد ہوتے ہین - گرو وقتاً فوقتاً اپنے تابعین کے یہان آیا کرتے ہین - اور اُنکے مذہبی - اور دنیاوی معاملات مین راے زنی اور ہدایات کرتے رہتے ہین - برہمن قوم کے جو گرو ہوتے ہین وہ سوامی کہلاتے ہین - اُنکے احکامات - اور اختیارات شریف اور رذیل قومون پر یکسان حاوی ہین - اُنکے ماتحت ہر قوم اور فرقے کے لوگ اُس قوم کے رہنما رہا کرتے ہین - اور سوامی جی سے اپنے مقلدین کی اخلاقی - اور دنیاوی صلاحیت کے جوابدہ - اور ذمہ دار رہتے ہین - قوم کے کسی شخص کا کوئی فعل قبیح - یا کوئی حرکت نیک و بد - اُنسے مخفی نہین رہ سکتی - اور بُرے افعال کی بہت سخت سزا دیجاتی ہے - اور یہ ایک ایسا معقول طریقہ ہے - جسکے ذریعہ سے قوم بہت ناشائستہ حرکات سے باز رہتی ہے - اور لوگ چاہے جس مرتبے اور درجے کے

ہوں مگر اپنے زخم مین وہ اپنے راستی افعال - و مناسب اعمال پر نازان و مطمئن رہتے ہین - غور کرنے کی بات ہی - کہ سیتا کی شادی کا اہم واقعہ گرو جی سے کیسے پوشیدہ رہ سکتا تھا -

اس واقعے کو سنکر گرو جی فوراً شاہ گنج پہونچے - اس معاملے مین گرو جی کے پاس بہت سے ہم قوم سناروں کے خطوط - دیہات اور شہرون سے موصول ہوے تھے - اور بہت سی تحریرات تو شاہ گنج ہی سے پہونچی تھین - مگر یہ ضرور تھا - کہ برادری کے بہت سے لوگ تقریب مین شریک ہوے تھے - دعوت کھائی تھی - اور برہمن بھی تو شریک دعوت تھے - اور انھین لوگون نے شادی کے مراسم ادا کیے تھے - اور اسوجہ سے زیادہ اندیشہ - اور خوف نہین تھا - ہان - اتنی بات ضرور تھی - کہ برہمنون کا کھانا برہمنون نے پکایا تھا - اور سنارون کے واسطے نر اندر کے گھر ہی مین کھانا تیار کیا گیا تھا - اسمین شک نہین کہ یہ سارا فساد رام داس نے کیا تھا - ورنہ قوم کے اور لوگ تو برہمنون کے مشورت کی تقویت پر اس تقریب مین شریک ہی تھے - اور وہ لوگ اس معاملے مین ہرگز کوئی فتنہ انگیزی نہ کرتے - جو کچھ ہوا تھا - اسپر کوئی اعتراض نہ کرتے - نر اندر کی عزت اور وقعت اپنے ہم قومون کی نظر مین بہت تھی - اور وہ اسقدر راست باز اور پابند مذہب تسلیم کیا جاتا تھا - کہ چھوٹے چھوٹے قومی تنازعات کا فیصلہ خود گرو جی نے اُسکو سپرد کر رکھا تھا - مگر رام داس بدلہ لینے پر تلا بیٹھا تھا - مین نے

فضول سمجھکر ذکر نہین کیا۔ مگر اُسنے سیتا کے ساتھ اپنا ازدواج تجویز کیا تھا درخواست کی تھی۔ مگر نراندر اور سیتا دونون نے اس خواہش کو مہمل سمجھکر اس سے انکار کر دیا تھا رام داس نے عہد کر لیا تھا کہ اِسکا انتقام لونگا۔ سیتا کی شادی کا موقع اُسکو غنیمت تھا۔ بھلا یہ موقع وہ کیسے ہاتھ سے دے سکتا تھا۔

رام داس ہی نے گروجی کو نہایت منت وسماجت سے لکھا تھا "کہ جلد تشریف لاکر قوم کو ذلت اور رسوائی سے بچایئے۔

جب نراندر ایسے حیثیت دار ہم قوم نے ایسی بے عنوانی کی ہی۔ تو اگر اس بے عنوانی کی سزا اُسکو نہ ملیگی۔ تو چھوٹی حیثیت والے تو جو کچھ نہ کر گذرین وہ کم ہی۔ اب ہماری قوم مین شادی بیاہ کا رواج ہی مسدود ہو جائیگا بس اب آپ ہی تشریف لاکر ہملوگون کی نجات کی کوئی صورت نکالیئے"

نراندر۔ اور وامو بھٹ کو گروجی کی شاہ گنج کی تشریف آوری۔ اور وجہ قدم رنجہ فرمائی کی خبر ہو گئی تھی ہمسائے کے لوگون نے جو نراندر کے یہان روز شام کو شطرنج کھیلنے۔ یا باتین کرنے آیا کرتے تھے۔ آمدورفت موقوف کر دی جو کوگ کام سے بھی آتے تھے۔ وہ اپنے کپڑے نجاست کے خیال سے سمیٹ لیتے تھے۔ بہت سے کاریگر اور اہلکار کسی نہ کسی بہانے سے اُسکی ملازمت سے جدا ہو رہے۔ جس سے کچھ نہ کچھ ہرج۔ یا نقصان ضرور ہی ہوا۔ نراندر پر یہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی کہ جو کچھ بدنامی آنا تھی۔ وہ آگئی۔ وامو بھٹ اس معاملے مین

اپنی پوری قابلیت سے میرے تحفظ کے واسطے کوشش کرینگے۔ مگر شاید ہی اُس کوشش کا نتیجہ خاطر خواہ ہو۔ قانون انگریزی سے اس معاملے مین کوئی مدد نہین مل سکتی۔ اور جب مین برادری سے خارج کر دیا جاؤنگا۔ تو یہ بات گرو جی اور برادری ہی کے اختیار مین ہی۔ کہ مجھے پھر شامل کرسکین۔

اگر کہین اسموقع پر مسٹر سیرل موجود ہوتے۔ تو اُنکی موجودگی نرا اندر کے حق مین بہت مفید ہوتی۔ مگر وہ تو یہان سے پچاس کوس پہ بیٹھے ہین۔ اور اُنکی آمد کی کوئی خبر بھی نہین ہی۔ اس بات مین بہت شک ہی کہ اگر مسٹر سیرل یہان موجود ہوتے تو نرا اندر اُنسے کچھ استعانت کرتے یا نہ کرتے۔ یا مسٹر سیرل ایسے معاملات مین کسی حیثیت سے کچھ دست اندازی کرتے۔ یا نہ کرتے۔

اب تو معاملہ درپیش ہی ہو چکا ہی۔ پھر دیر کاہے کی۔ جو کچھ فیصلہ ہونا ہی۔ وہ ہو جاے۔ اگر برادری۔ اور مذہب کے خلاف اُس سے کوئی فعل سرزد ہوا ہے۔ تو اُسکی پاداش مین جو سزا اُسکو دیجاے۔ وہ دیدیجاوے۔ مذہبی جھگڑون مین وہ خود ہی صدہا موقعون پہ سزا تجویز کیا کرتا تھا۔ اور دیا کرتا تھا۔ وہ خود مذہب کے احکام سے کیسے بری رہ سکتا تھا۔ ابھی زمانے مین مسٹر سیرل نے خط لکھا تھا۔ اور نرا اندر کو لکھا تھا کہ "ایلا کو نورپور بھیجدو۔ کہ وہان وہ سیتا سے ملے۔ اور ایلا کچھ دن پیشتر سے نورپور آکر مکان کی طہارت اور پاکیزگی کا اطمینان کرے"

برادری کے جھگڑون کی تفصیل کرنا مین فضول سمجھتا ہون - مسلمانون - اور ہنود - مین رواج ایک ایسا مقبول قانون ہی کہ جسکی وقعت - اور تعمیل اُسپر معمولی قانون سے کہین زیادہ متاثر ہی - اور جب کبھی برادری کا کوئی جھگڑا کسی انگریز جج کے سامنے پیش ہوجاتا ہی - تو جج کو کسی قانون و آئین کے عائد کرنے مین سخت زحمت اور دقت ہوتی ہی - ایسے تنازعات کے واسطے کوئی قانون مختص ہو ہی نہین سکتا - یہ ضرور ہی کہ بہت سے مقدمات ایسے ہوتے ہین جنہین رواج - اور عملدرآمد کو قانون سرکار بالاے طاق رکھدیتا ہی - مگر برادری کے خورد و نوش کے جھگڑے - اداے مراسم مذہبی کے تنازعات یا اسی قسم کے اور بہت سے قومی مراسم کے جھگڑے - ایسے معاملات ہین جنپر قوانین موضوعہ کا کچھ اثر ہی نہین پہونچتا - انکا فیصلہ ہر دلعزیز - قومی قانون ہی کے دفعات سے کچھ خوب ہوتا ہی - نراندر کو اس روز بد کی خبر تھی - اور جب اسنے اپنی بہن کو نور پور رخصت کیا ہی تو اُسنے سمجھ لیا تھا کہ جو فساد ہونے والا ہی وہ ہوگا - اور کسی کے روکے نہین رُکے گا -

پنچایت سے نراندر کے خلاف فیصلہ صادر ہوا - نراندر نے بہت بحث کی - کہ جو بات کی گئی ہی وہ لائق اور عالم برہمنون کی مشورت سے کی گئی ہی - مسلمانون کے راج مین بھی میرے گھرانے مین ایک اس قسم کا واقعہ ہوچکا ہی اور میری برادری مین عقد بیوگان جائز ہی - مگر اس بحث پر مطلق توجہ نہین

کیگئی۔ گروجی بھی تو گرو تھے۔ اُنھون نے یہ ارشاد فرمایا کہ ایک ایسی اہم اور غیر معمولی۔ بات بغیر میری مشورت کے کیسے کیگئی۔ لازم تھا کہ مجھے اس امر کی خبر کی ہوتی۔ مین خود اپنے ہدایات کے مطابق اس رسم کو سرانجام دیتا۔ قانون مین بھی ایسی شادی ضرور جائز رکھی گئی ہو۔ مگر۔ رواج کے خلاف تو ہی نرانذر کو حکم ہوا کہ ،، بنارس جا کر اشنان کرے۔ اور اپنی نجاست روحانی دور کرلے اور اپنی طہارت کی سند لاکر پیش کرے۔ اور واپسی پر جرمانہ ادا کرے۔ اور جرمانے کی رقم برادری کی دعوت مین صرف ہو۔ خیرات تقسیم کرے۔ اور اُسکی بہن ایلا بھی گنگا اشنان کرے،،

ایلا کو نور پور جانے سے پیشتر ان باتون سے وقفیت تھی۔ اور اُسنے اپنے بھائی سے کہا تھا۔ کہ مجھے یہین رہنے دو۔ مین رنج و مصیبت مین تمھاری شریک رہونگی مگر نرانذر نے ایک نہ مانی۔

نرانذر۔ اگر گروجی نے مجھے سزاوار قرار دیا تو مین جانتا ہون کہ میری کیا سزا ہوگی۔ اگر مجھے بنارس جانا پڑا۔ تو مین تمھین ساتھ لے لونگا۔ مگر افسوس یہ البتہ بڑے شرم کی بات ہوگی۔ کہ رام داس کے ہاتھون یہ رسوائی مجھے نصیب ہوگی۔

ایلا۔ اور یہ سب رسوائی سیتا کی بدولت ہوئی۔ نہین ہماری عزت اور آبرو پر کوئی داغ نہین آسکتا تھا۔

ٹرانڈر۔ (ترش رو ہوکر) چپ رہو۔ یہ کہنا تمھارا فضول ہی۔ اگر مسٹر برانڈن نہ ہوتے۔ تو سیتا کو ڈاکوا ور بدمعاش لے گئے ہوتے۔ مگر اُنکی بدولت ہماری جان۔ اور آبرو بچی۔ اُنپر تو ہم جان فدا کردین۔ اور کیا ہرج ہوا سیتا اُنکی پیاری بیوی بنی۔ اُسکی عزت ہوگئی۔ سب لوگ اُسکے رتبے کا خیال کرتے ہین۔ اور عزت کرینگے۔ ایسے فضول جھگڑون کی مجھے پروا نہین تم چپ رہو۔ اور دیکھتی رہو کہ خدا کرتا کیا ہی۔ یہ ضرور ہی کہ وہ ہمسے الگ ہوگئی مگر۔ کیا اُسکی محبت ہمارے دل سے کہین چلی گئی ہی۔

ایلا کو یہ سخت کلامی خوب یاد تھی۔ اور اپنے بھائی کے حکم کی تعمیل پر بلا عذر مستعد ہوگئی تھی۔ سیتا کی مسرت اور سیرل صاحب کی توجہ اُسنے بچشم خود دیکھ لیا تھا۔ سوچا کرتی تھی۔ کہ وہ اگر برادری نے بنارس جانے کا حکم ہی دیا۔ تو ہرج کیا ہی۔ میرا تو جی چاہتا ہی کہ مین ہر سال وہان جایا کرون اگر جانا بدا ہی تو چلی جاؤنگی۔ نہین تو سیتا کے ساتھ تو رہتی ہی ہون۔ یہ سب کچھ تھا مگر۔ پھر بھی ایلا کو تشویش ضرور رہا کرتی تھی۔

پیچھے۔ جسوقت کا خوف تھا وہ آہی گیا۔ جب برادری سے حکم ملگیا۔ تو ٹرانڈر زیادہ شاہ گنج مین ٹھہرا ہی نہین تھوڑے ہی دنون مین ضروری کامونکا انتظام کرلیا۔ اپنے کارندون کو سب باتین سمجھا دین۔ اور دور و دراز مقامات کے معاملہ دارون کو خطوط بھیجدیے۔ اور واموبھٹ اور بہت سے برہمنونکو

اپنے صرف سے ہمراہ لیکر روانہ ہو گیا جتنے لوگ تھے سب کو نراندر کے حال پر ترس آتا تھا۔ اور اُسکے خیر طلب تھے۔ رام داس کی یہ آرزو البتہ پوری نہ ہوئی کہ نراندر مسٹر سیرل۔ یا جج صاحب سے اِس تنازعہ کے فیصلے مین کچھ مدد چاہے۔ اور اِس حرکت پہ برادری اُسپر کچھ اور جرمانہ کرے۔ اور سزا بڑھاوے۔

سال کی آخر تاریخ پہ نورپور پہونچکر اپنی آمد کی اطلاع ایلا۔ اور سیتا کو کی۔ سیتا فرط مسرت سے آبدیدہ ہو گئی۔ اور دوڑکر رسوئین مین ایلا کو گلے لگا کر کہنے لگی۔

سیتا۔ دادا جی آئے ہین۔ ایلا بہوا چلی جاؤ۔ پالکی لیتی جاؤ۔ اور اُنکو ساتھ لیکر آؤ۔ آنکے واسطے تو علیحدہ مکان موجود ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اِس آمد کا حال سنکر ایلا زار زار رونے لگی۔ سیتا کو اِس رنج و غم پر بڑی حیرت ہوئی۔ آخر ایلا اب اُس سے کیسے اصل واقعہ چھپا سکتی تھی۔ بہ آوازِ گرفتہ سارا حال سیتا کو کہہ سُنایا۔ اور بتلا دیا۔ کہ یہی ایسی مصیبت آن پڑی جس سے نراندر کو سفر کی زحمت گوارا کرنی پڑی۔

سیتا یہ حال سنکر بہت ہی برہم ہوئی۔ غصہ مین اُسکے آنسو تک نہیں نکلتے۔ مگر اُسکو سخت اشتعال ہوا۔ گرو جی کے سخت احکام سے وہ بہت ہی بیزار ہوئی۔ اور کہنے لگی۔

سیتا- یہ ساری شرارت اسی بدذات کی ہی جسنے ہردیاس کو قتل کرادیا مگر انگریز انصاف کرینگے- ہملوگ اور ناپاک ہوگئے؟- خیر وہ وقت بہت دور نہین ہی- جب رام داس کالے پانی بھیجے جاوینگے-

اگر مسٹر سیرل مکان پہ ہوتے تو سیتا فوراً انکے پاس چلی جاتی- مگر وہ تو کچہری چلے گئے تھے- جلدی سے ابلا کو پالکی مین روانہ کیا جب غصہ کسی قدر فرو ہوا- تو اشتیاق کے ساتھ دونون کے آنے کی منتظر بیٹھی- جب اشتعال طبع دور ہوا تو سیتا سوچنے لگی- کیا واقعی ہملوگ نجس ہوگئے اور برادری سے خارج کردیے گئے-

اُسکو وہ دن یاد پڑے جب اُسکا دادا اندر اپنی ذات اور برادری کا سردار تھا- کچھ شاہ گنج ہی کے لوگ نہین بلکہ دور دور دراز مقامات کے ارباب برادری اُسکی تعظیم و تکریم کرتے تھے- لوگ اپنے جھگڑے اُسکے روبرو پیش کرتے تھے- اور وہ رحم و انصاف کے ساتھ تنازعات کا فیصلہ کرتا تھا- کیسے کیسے مراسم مذہبی- کس خوبی کے ساتھ ادا کیے جاتے تھے- پوجا- پاٹ سے کبھی فرصت ہی نہ ملتی تھی-

خیرات تقسیم ہوتی تھی- اور اب اُسکے ماتھے پہ کلنک کا ٹیکا لگایا گیا ہی حکم ہی- کہ جاؤ توبہ کرو- جرمانہ دو- اور ذلت اُٹھاؤ- گھنٹہ بھر تک وہ بیٹھی یہی باتین سوچا کی- اور شک کی جگہہ اُسکو یقین ہوگیا- کہ یہ سب

آفت اور تحقیر - میرے گھر پر میری بدولت آئی - مارے رنج اور غصہ کے اُسکا چہرہ سرخ ہو گیا - خون کی لہرین دل سے اُٹھتی تھین - اور پیشانی پر ٹھہرتی تھین - ایک حرارت سی معلوم ہوتی تھی - جس سے سارا جسم پھنک رہا تھا - دونون ہاتھون سے چہرے کو چھپا لیا - سانس لینا دشوار تھا - پہلے بھی تو اکثر جب شوہر اُسکو پیار کرتا تھا - تو اُسکو یہی معلوم ہوتا تھا - کہ میری طہارت مذہبی مجھسے دور ہو گئی - مگر پہلے اُسکی محبت کے اثر سے یہ خیالات دور کر لیتی تھی - مگر اسموقع پر تو ان خیالات کا دفع کرنا کسی طرح ممکن ہی نہین - پہلے وہ سوچا کرتی تھی - کہ لوگ کچھ کہین - مگر مین تو دل سے اپنے عقائد مذہبی پر ثابت قدم ہون - دفعتاً اُسکے دل مین خیال آیا - وہ کہ اب آیندہ گناہ سے محفوظ رہو بنارس پہونچو - اور توبہ و استغفار کرو - مگر داوا سے کہون تو وہ مجھے ضرور اپنے ساتھ بنارس لے چلینگے - وہان سے واپس آکر پھر جسطرح شاہ گنج مین رہتے تھے رہینگے - ناپاکی کا داغ تو دامن سے چھوٹ جائیگا - رنج و ملال تو ضرور ہی ہوگا - مگر - رنج مین جان ہی تو جائیگی - جان جائے - مگر طہارت تو رہ جائیگی - زور سے کہنے لگی -

سیتا - مسٹر سیرل کو آنے دو - مین اُنسے سب حال بیان کر دونگی - وہ مجھے ضرور اس قید الم سے رہا کر دینگے - مین چلی جاؤنگی - جو کچھ ہوا وہ ہوا - خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا -

سیتا یہ باتین کہہ ہی رہی تھی کہ دیکھتی کیا ہی کہ مسٹر سیرل سامنے کھڑے مسکرا رہے ہین -

مسٹر سیرل - سیتا - کیا بات ہی - خیریت تو ہی - یہ تم باتین کس سے کر رہی تھی کچھ گذشتہ واقعات کو خواب مین دیکھ رہی ہو - یا بیدار ہو - یہ نیا سبق کس کتاب مین تمنے پڑھا ہی - تمکو ہوا کیا ہی - (سیتا کا زرد چہرہ - اور خشک لب دیکھکر) ایلا - ادھر آؤ - دیکھو تو سیتا ہی کیسی ! -

سیتا - اُنکو کیون پکارتے ہو - مین تو تنہا بیٹھی ہون - وہ میرے دادا کو لانے گئی ہین -

مسٹر سیرل - وہ یہان کہان - وہ تو شاہ گنج مین ہین - کچھ خیر ہی - آ یہ خر تمپر خوف کیسا طاری ہی - ادھر آؤ - کچھ تبلاؤ تو -

مسٹر سیرل ایک کوچ پر بیٹھ گئے - اور سیتا کو اپنے پاس بلا لیا - پہلے تو سیتا کو مسٹر سیرل کے پاس آنے مین بہت ہی تکلف ہوا - مگر - وہ تو عاشق زار تھی - تاب کہان - بے اختیار اُنکے آغوش مین جا پڑی - اُسکے جسم کو لرزہ تو ضرور تھا - مگر وہ مسٹر سیرل سے اور زیادہ چمٹی جاتی تھی مسٹر سیرل نے اُسکو زور سے گلے لگا لیا - اور اُسکے پریشان بال اُسکی پیشانی پر سے ہٹانے لگے - دل عاشق اپنے معشوق سے کسیطرح جدا نہین ہو سکتا تھا - وہ سب خیالات طہارت الگ رہ گئے - تاہم بات کرنا دشوار تھی - آواز گرفتہ تھی

ہونٹھ خشک ہوے جاتے تھے - اور خیالات از بس منتشر تھے - سیرل صاحب
ناحق پوچھتے تھے کہ آخر کیا بات ہی کس بات کا رنج ہی - کسی نے کچھ کہا ہی
کسی نے کوئی خوف دلایا ہی - کسی نے کوئی گستاخی کی ہی - کسی کی گستاخی کا
خیال کر کے مسٹر سیرل کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا - ان باتون کا کچھ بھی تو
جواب نہ ملا - جواب کون دیتا - وہان تو حواس ہی بجا نہ تھے - مسٹر سیرل نے
ناچار سیتا کو گود مین اُٹھا لیا - اور کمرے مین جا کر پلنگ پر لٹا دیا - خود صحن
مین نکل آئے - (اور بھیمی کو آواز دی -

مسٹر سیرل - کوئی یہان آیا تھا - کیا تمھاری سیتا - باغ مین سیر کو نکلی
تھین ؟ -

بھیمی - نہین - کوئی نہین آیا - اور نہ سیتا باغ مین نکلین - ایلا تو پالکی
مین سوار ہو کر گئین اور سیتا اکیلی رہ گئین - مین تو کھانا پکا رہی تھی آج کھانا
زیادہ پکانا ہی - ... اندر کے آنے کی وجہ سے -

مسٹر سیرل - کچھ سمجھ مین نہین آتا - کہ کیا بات ہی - تھوڑا ٹھنڈھا پانی لا کر
سیتا کو پلا دو - اُسکی طبیعت اچھی نہین ہی -

چاندی کے کٹورے مین بھیمی ٹھنڈھا پانی لیکر صاحب کے ساتھ ہو لی -

مسٹر سیرل - سیتا - اُٹھو - ایک ذرا سا پانی پی لو - کچھ تبلاؤ تو کہ تمکو
کس بات کا خوف ہو گیا ہی - وہ بدذات جو بھاگ نکلا ہی - کہین یہان آیا تو

نہین تھا۔

سیتا گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ اُسکے چہرے سے آثار وحشت ہویدا تھے۔ بھیمی نے پانی دیا۔ دو تین گھونٹ پیئے۔ اور سیرل صاحب کی طرف دونون ہاتھ پھیلا کر کہنے لگی۔

سیتا۔ مین نہین جاؤنگی۔ مین نہین جاؤنگی۔ سیرل کہدو کہ مجھے تمھارے پاس سے کہین نہ لیجائین۔ نہین تو مین مرہی جاؤنگی۔

سیرل۔ (ملائمت سے) نہین۔ تمکو میرے پاس سے کوئی نہ لیجائیگا۔ تم ڈرو نہین۔

مسٹر سیرل سوچنے لگے کہ اگر کہین اسوقت یہ رولیتی تو اسکی طبیعت ضرور ٹھکانے آجاتی۔ اِسکے چہرے پہ آثار حزن و ملال پائے جاتے ہین پہلے بھی ایسے موقع پہ رونے ہی سے اسکو تسکین ہوئی تھی۔ اسوقت بھی یہ سیکیان لے رہی ہی۔ مسٹر سیرل نے سیتا کو پھر گلے سے لگا لیا۔ اور دیکھتے کیا ہین کہ اُسکی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے۔ اور وہ آہستہ آہستہ کہنے لگی۔ "مین تو نہ جاؤنگی۔ پاک رہون۔ یا ناپاک۔ مگر میری موت اور زندگی تواب اُسکے ساتھ ہی" تھوڑی دیر کے بعد خود بخود چہرے سے وحشت و رنج کے علامات دور ہوگئے۔ اور رونق آگئی۔

وہ سمجھتے ہین کہ بیمار کا حال اچھا ہی	اُنکو دیکھے سے جو آجاتی ہی منھ پر رونق

پکار اٹھی! - سیرل - پیارے سیرل - میرے پاس آؤ! - سیتا کو یہ بھی خبر تو نہ تھی کہ مین ہون کہان -

سیرل - (رُخ تابان کا بوسہ لیکر) پیاری سیتا - مین تمھارے پاس ہی تو بیٹھا ہون -

سیتا نے دفعتاً آنکھین کھول دین - اور حیرت سے ادھر اُدھر دیکھنے لگی پھر آنکھین بند کر لین اور کہنے لگی -

سیتا - (سیرل سے لپٹ کر) مین خوفناک خواب دیکھ رہی تھی - کیا مین کچھ بکتی بھی تھی - ؟

سیرل - تم یہی کہتی تھین کہ تم میرے پاس سے نہ جاؤگی - تمکو لوگ کہین نہ لے جائین - اب تو تمھاری طبیعت اچھی ہی - بتلاؤ - کہ تم اتنا کیون ڈری ہوئی ہو - بات کیا ہی! - اُٹھ بیٹھو - اور حال تبلاؤ -

سیتا - نہین - بس تمھارے سینے ہی پر مجھے آرام ہے - بس اور کہین مجھے پناہ نہین ہی - (جو کچھ اپنی پھوپھی سے سُنا تھا بتلا دیا) تھوڑی دیر مین سب آجائینگے - اور دادا جی - تمسے سب حال خود ہی کہینگے - سیرل - مین سوچتی تھی کہ اِن سب کے ساتھ مین بھی بنارس چلی جاؤن - اور تمھارے پاس پھر کبھی نہ آؤن - تنہا تو بیٹھی ہی تھی - نہین معلوم کیا کیا خیالات میرے دماغ مین جا بسے - کچھ دیوانی سی ہوگئی - مین نے تمکو آتے دیکھا - پھر کچھ

نہین یاد ہے۔ یہی سوچنے لگی کہ ایسا نہ ہو لوگ تمھارے پاس سے مجھے لیجاوین۔ یہ خیال سراسر حماقت ہی تو تھا۔ وہ تو اب مجھے تمھین دے ہی چکے۔

مسٹر سیرل۔ نے اب تم جاؤ۔ منھ ہاتھ دھو ڈالو۔ اپنے حواس بجا کرو۔ جب تمھارے دادا آوینگے تو اُنکو اپنا مکان۔ اور باغ۔ اور بٹھا کر دوارہ۔ دکھلانا۔ اسکے بعد مین اُنکو کوٹھی مین لیجا کر اُن سے سب حال پوچھونگا

تھوڑی دیر مین نراندر آن پہونچے۔ وہ اور داموبھٹ پیدل ہی آئے۔ اور پیچھے ایلا پالکی مین آرہی تھی۔ سیتا کا اپنے دادا سے ملنا بہت ہی دلگیر نظارہ تھا۔ دونون مدت کے بچھڑے ہوے تھے۔ جب سے شیوالے مین نراندر نے سیتا کا ہاتھ اُسکے شوہر کے ہاتھ مین دے دیا تھا۔ اُسکو پھر کبھی نہین دیکھا تھا۔ جب نراندر بنگلے مین آئے۔ تو سیتا اُنکے قدمون پر گر پڑی۔ عمارت سے انگریزیت پائی جاتی تھی۔ جب سیتا اُنکو مندر مین لے گئی تو اُنھون نے ایک آہ سرد بھری۔ مگر۔ وہ دیوتا کے سامنے جھک گئے اور کچھ راکھ اُٹھا کر ماتھے پر مل لی۔ یہان سے سیتا اُنکو رسوئین خانے مین لے گئی۔ سنگ مرمر کا غسل خانہ دکھلایا۔ چڑیان نراندر کو خوب پہچانتی تھین۔ مینا۔ بولنے لگی "نمشکار مہراج۔ رام چندر را" نراندر کا غیب اُسکو روز یونہی سلام کیا کرتا تھا۔

سیتا - دادا جی - دیکھو بالکل جیسے گھر -

نرانذر - بچہ - یہ تمھارا گھر ہی - ہمسے کیا مطلب - ایلا سے تم سب حال سُن ہی چکی ہو - مگر اِن باتون سے تمکو کچھ واسطہ نہین - تم اطمینان رکھو - یہ مکان اور سامان - وامو بھٹ کو بھی دکھلا دو - شاید وہ اسکا ذکر کسی موقع پہ کرین - مین اب مسٹر برنڈن کے پاس جاؤنگا - مجکو اُنسے بہت کچھ کہنا ہی - اور ابھی مین واپس بھی جاؤنگا -

سیتا - پھر شام کو آکر کھانا تو یہین کھائیے گا -

نرانذر - نہین - ابھی مین یہان کھانا نہین کھاؤنگا - جب تک مین گنگا اشنان کرکے اپنی صفائی نہین کرلیتا - تب تک مین تمھارے ساتھ نہ کھانا کھاؤنگا - نہ پانی پیؤنگا - نہ تمھارے مکان مین بیٹھونگا - بچہ - اب آگے مجھے رنج نہ دو - میرے بیٹھنے سے کہین تمھاری مذہبی پاکیزگی مین بھی فرق نہ آوے - ہاے بیچاری سیتا - اُسپر پھر کوہ الم ٹوٹ پڑا - اور بے اختیار رونے لگی -

سیتا - پھر دادا جی جو آپ کی مرضی ہو - جب آپ اور ایلا بنارس سے لوٹیے گا - تو مجھے بڑی خوشی ہوگی - مین آپ لوگون سے ملنے شاہ گنج آؤنگی -

نرانذر سیتا کے پاس بہ وہ بہت کو چھوڑ گئے - اور اُنکے کان مین کہتے گئے کہ تم اسکو تسلی دینا - اور خود مسٹر سیرل کے پاس چلے گئے - دونون مین باہم

بڑی دیر تک گفتگو رہی۔

نرانند۔ مین حضور کو مبارکباد دیتا ہون۔ کہ حضور کا تقرر ایسے اعلےٰ عہدے پر ہوگیا۔ اور ضلع بھر کو حضور کے تقرر سے خوشی ہوئی اور مین نے خود ہی گرو جی سے اپنے معاملے کی صفائی چاہی تھی۔ سب مجھے بنارس جانے کا حکم ہوا ہی۔ مجھے اسمین عذر کیا ہی۔ ایک تو مین اپنے فرض مذہبی سے ادا ہوتا ہون دوسرے مجھے خود وہان جانے کی ضرورت تھی میرے بہت سے کام وہان ایسے ہین کہ مجھے خود اُنکا سرانجام کرنا چاہیے۔ مرزاپور بھی مجھے جانا ہی تھا ریل پر سوار ہونے کا مجھے بیحد اشتیاق ہی۔ لوگون کی زبانی اسکی کیفیت سنا کرتا ہون۔ عجیب سواری ہی۔ ایلا کو بہت سے مراسم مذہبی کاشی جی مین ادا کرنے ہین۔ اُسکی تو آرزو ہی یہ تھی کہ کسی طرح وہ بنارس پہونچے۔ مگر سیتا کیطرف سے آپ کوئی تردد نہ کرین۔ وہ اپنی برادری مین شامل ہے۔ آپ خیال رکھیے گا کہ وہ پریشان نہ ہونے پاوے۔ اُسکو خود ہی اپنے دھرم۔ کرم۔ کا بڑا خیال ہی۔ پنچایت والون نے اُسکا ذکر ہی نہین کیا۔ نہ اُس سے ملنے سے مجھے روکا۔ مجال تھی کہ حضور کی بیوی کے خلاف وہ لوگ زبان سے کچھ کہتے۔ (مسکرا کر) مین نے سیتا کو ابھی بہت خفا کردیا ہی۔ نہ اُسکے گھر مین بیٹھا نہ اُسکا بنایا ہوا کھانا کھایا۔ مگر ہر وقت ملال دینے سے فائدہ ہی کیا۔ وہ خود سمجھدار ہی۔ مین رخصت ہونے سے بیشتر اُس سے پھر ملونگا۔

سیرل - تم تو اب بنارس جاتے ہی ہو - ایک کام کرنا - مین تمسے حاکمانہ نہین کہتا ہون - بلکہ دوستانہ کہتا ہون مسٹر مانسٹن نے اپنے پنڈت کی زبانی بنارس مین کچھ افواہ سُنی ہی - اور یہی دھرم کی کچھ بحث ہی جسکی بدولت تم بنارس جاتے ہو -

نراندر - (قطع کلام کرکے) ہان حضور - مجھے خود معلوم ہی - تھوڑے دن ہوے مرزاپور سے میرے کارندے نے مجھے کچھ حال لکھا تھا -

سیرل - اور لوگ اس افواہ کو یقین بھی کرتے ہین -

نراندر - (خفا ہوکر) نہ مین یقین کرتا ہون - نہ کوئی یقین کرتا ہی - ہملوگ انگریزی راج مین عیش کر رہے ہین - ہمارا جان و مال بے خطر ہی اور ہمارا دھرم محفوظ ہی -

سیرل - مجھے یقین ہی کہ تم بڑے وفادار ہو - اور ہمیشہ وفادار رہوگے مگر مہربانی کرکے پتہ تو لینا - کہ جو کچھ جج صاحب نے سُنا ہی - وہ کہانتک صحیح ہی - اور ایسی افواہ کہان - کہان مشہور ہی - خلاصہ یہ کہ توجہ کرکے سب حالات دریافت کرکے مجھے لکھ بھیجنا - جو اطلاع مجھے دوگے - وہ میرے اور سرکار کے واسطے بہت بکار آمد ہوگی جو کچھ تم مجھے لکھوگے وہ میرے تمہارے درمیان راز رہیگا -

نراندر - (آہ سرد بھرکر) مین ضرور لکھونگا - مجھے سخت افسوس ہی کہ

ایسی اطلاع کی ضرورت ہی - اَب مین کل سویرے چلا جاؤنگا - اور آپ سے رخصت ہوتا ہون - میری دعا لے لیجیے - اور میری گستاخی معاف کیجیئگا - (مسٹر سیرل کے سر پہ ہاتھ رکھ کر) خدا آپ کو اور سیتا کو زندہ اور خوش رکھے!

مسٹر برانڈن - آپنے سیتا کے حال پہ بہت ہی مہربانی کی - اُسکی بہت دلجوئی کی ہی - مین کیا کہون کہ مین آپ کا کیسا احسانمند ہون - اب آپ سے کچھ نہ کہونگا - جو کچھ کہنا ہی سیتا سے کہدونگا -

---

باب بست و چہارم

کینہ پروری

نوروز ۱۸۵۵ع کی تبریک و تہنیت کے بعد مسز اسمتھ اپنی ہم مذاق دونون رفیقون سے یون مخاطب ہوئین -

مسز اسمتھ - میری پیاریو - اُس عورت پر تو ابھی تک کوئی قابو نہین چلتا ہی - میری آیا کئی مرتبہ در دولت پہ حاضر بھی ہوئی - مگر بیگمصاحبہ تو مسلمان عورتون کی طرح پردے کی سخت پابند ہین - پہرے والون نے آیا سے کہہ بھی دیا کہ آپ اگر ہمکو مکان کے آس پاس تاک جھانک کرتے دیکھ پاوینگے تو حوالات مین بھیجدینگے - بیگمصاحبہ کی بوڑھی پھوپھی بھی ہمراہ ہین جو نانی سے زیادہ تیز

مگر دکھتی ہون کہ مجھ سے بچکر یہ نیک بخت کہان جاتی ہین یہ تو تمکو کاہے کو خبر ہوگی۔ کہ یہ بیگمین عجب تماشہ دیکھ رہی ہین۔ آفت مین پھنسی ہین۔ یہ البتہ بڑی خوشی کی بات ہی۔

احباب۔ آفت۔ تماشہ۔!

مسنر ہوم۔ تو یہ نہ کہو مسٹر مانسٹن نے اُسکو نکلوا دیا۔ بھلا۔ ایسے لوگون کو وہ اپنے پڑوس کیون رہنے دیتے۔

مسنر اسمتھ۔ غلط۔ یہ بات ہی نہین ہی۔ خوشی یہ ہی کہ وہ برادری باہر کر دی گئی ہین۔ کہو خوب ہوا کہ نہین؟ (قہقہہ)

مسنر ہوم۔ اُنکی سزا یہی تھی۔ مگر تمنے کہان سنا۔

مسنر اسمتھ۔ شہر مین ایک سنار کی بیوی سے اور میری آیا سے بڑا ملاپ ہی۔ کل وہی عورت اُس سے ذکر کرتی تھی۔ کہ ہماری قوم کے ایک بڑے آبرو دار مہاجن۔ جو بیگمصاحبہ کے دادا ہین۔ اُنکی بدولت بیچارے برادری باہر کیے گئے ہین۔ اب اُنکو توبہ کے واسطے بنارس جانا پڑتا ہی۔ جہان گنگا کے پانی سے گناہ دھووینگے۔

بڑے افسوس کی بات ہی کہ ایسا آبرو دار آدمی یون ذلیل کیا جاے! اور حضور کمشنر صاحب بہادر کی نظر عنایت سے۔ غور تو کرو۔ کہ اس حرکت سے ہندوستانی کسقدر بیزار ہونگے۔ مسٹر اسمتھ کہتے تھے کہ جب فوج کے لوگ اس

واقعے کو سنینگے تو اُنکا غصہ فرو کرنا دشوار ہوگا۔ کل تو اُنھون نے ایسی باتین کین کہ ہین سہم گئی۔

احباب۔ کیون سہم گیئین۔

مسز اسمتھ۔ یہی کچھ کارتوسون کا معاملہ۔ کچھ نئی بھرتی کا واقعہ۔ کچھ ناراضی۔ بارک پور۔ دینا پور۔ اور کئی مقامات کی فوج۔ بہت برافروختہ ہو رہی ہی۔ مجھے تو ایسی باتون کی تم جانتی ہو کہ ذرا بھی پروا نہین۔ مگر مسٹر اسمتھ یہ باتین کہتے تھے۔ اب اِن خیالات کو۔ اور مہاجن والے واقعے کو ملا کر غور سے دیکھو۔ بھلا۔ جب ہمارے افعال ایسے ہون۔ تو ہندوستان والے اگر برافروختہ ہون۔ غصہ کرین۔ تو کیا بیجا ہی۔ اچھا تو رات مین بڑی دیر تک سوچا کی مسٹر اسمتھ کل بہت رات گئے پلنگ پر آئے۔ آج کل پڑھنے کا اُنکو ایسا سخت مرض ہو گیا ہی۔ کہ پہرون جگا کرتے ہین۔ آخر۔ ایک تدبیر ان کمبختون سے چھٹکارا پانے کی مین نے سوچ لی۔ اور پوچھو تو کہ وہ کیا تدبیر ہی؟ کیا تم دونون پر مین عتاب کرون؟ کہہ ہی ڈالون۔

مسز ہوم۔ کہو تو۔ بڑے تعجب کی بات ہی کہ تم اور مجھ سے بدگمان ہو

مسز جونس۔ (بہت ہی نازک طبع تھین۔ آنسو پونچھکر) یا مجھ سے۔

مسز اسمتھ۔ اچھا۔ جب تم دونون رازداری کا اقرار ہی کرتی ہو۔ تو سن لو کہ مین نے کیا تدبیر سوچی ہی۔ ایسی فکر کی ہی کہ یہ دونون جُدا ہو جائین

مسٹر برنڈن اُس عورت کے پیچھے اگر سٹری ہو رہے ہین تو ہو وین - اور میری پیاریو - اور جن مردون کا جی چاہے وہ بھی ایسے ہی سٹری رہین - اور وہ عورت اُنکو چاہے جتنا احمق بنا وے - مگر مصلحت یہ ہی کہ کسی تدبیر سے یہ دونون الگ کر دیے جاوین - وہ اپنا راستہ لے - یہ اپنا راستہ لین - قصہ ختم ہوا - (چھٹی بھئی - جھگڑا گیا) اور مجھے یقین ہی کہ لیڈی ہلٹن میری بہت ہی ممنون ہونگی - غریب چوہی شیر کا جال کُترےگی - !

مسز جونس بیچاری کچھ صاحب دل بھی تھین - اور اِس عشق و محبت کے جھگڑے سے اُنکو کسی قدر دلچسپی بھی تھی - اِس افسانۂ محبت کو وہ عجیب و غریب سمجھتی تھین - دل نے نہ مانا - بول اُٹھین -

مسز جونس - اِس بارے مین کچھ دخل دینا سراسر شر انگیزی ہی -

مسز اسمتھ - (ترش ہو کر) کیسی باتین کرتی ہو - خدا خدا کرو - بھلا مین اور شر انگیزی - اگر تمھارے ایسے خیالات ہین - تو میرا خاموش ہی رہنا بہتر ہی -

مسز ہوم - (تالیف کے لہجے مین) بُرا نہ مانو - پیاری جین - جو کچھ تم کہہ رہی ہو - وہ نہایت مناسب ہی اور مین پسند کرتی ہون - اگر کسی تدبیر سے وہ کمبخت نکال دیجاتی - تو مسٹر برنڈن ایسے حسین جوان تم لوگون سے آکر پھر ملتے - جیسے ہمیشہ ملتے تھے - ہملوگون نے اُنکو کھانے پر بلایا - مسٹر ہلٹن کے

یہان سے دعوت دیگئی۔ اور سکوٹ کیطرف سے دعوت ہی۔ مگر وہ کہین بھی تو شریک نہ ہونگے۔

مسز اسمتھ۔ (برافروختہ لہجے مین) مگر ہانسٹن کے یہان البتہ جاتے ہین۔ جب دیکھو وہین بنے رہتے ہین۔ ہان جب اُس عورت کے ساتھ کشتی مین سوار ہو کر ہوا کھاتے ہین۔ تب تو خیر۔ مگر کیسی بے غیرتی سے تفریح کو نکلتے ہین۔ اگر مرد اپنے ساتھ کالی عورتونکو رکھتے ہین تو کچھ ہرج نہین ہی اُنکی خوشی۔ مگر ہماری صحبت مین خواہ مخواہ اُنکو کیون دخیل کرتے ہین۔ ہم ایسی بات کبھی نہین گوارا کر سکتے۔ مجھے تو ایسے خیال سے نفرت ہی مین کیا کہون کہ جب مین شیشے کے راستے اُن دونون کو دیکھتی ہون تو مجھے کس قدر غصہ آتا ہی۔ وہ خوشرو نوجوان اُس کریہ منظر کے ہاتھ مین ہاتھ دے کر باغ مین تفریح کو نکلتا ہی۔ دونون ایسے قہقہے لگاتے ہین جیسے ابھی کل کے بچے ہین۔

مسز جونس۔ (خوف زدہ لہجے مین) مین تو یہی جانتی ہون کہ وہ اُنکی بیوی ہی۔ تمھین اُس دن کہتی تھین کہ دونون کا نکاح ہو گیا ہی مسٹر جونس بھی یہی کہتے تھے کہ شادی ہو گئی ہی۔

مسز اسمتھ۔ وہ اُنکی ایسی ہی بیوی ہی جیسی تم اُنکی بیوی ہو۔ ہی نہ یہی بات۔ ؟ سوسان! (مسز ہوم کا نام) وہ شادی تو ایسی شادی ہی

جو گنگا کے پانی سے دُھل جائیگی اسیواسطے تو وہ مہاجن نہارس گیا ہی دیر
سنو۔ یہ عورت بڑی مالدار ہی۔ سنتی ہون کہ اگر وہ اپنے دادا کے پاس پھیر
چلی جاے۔ توسب مال اُسیکو ملے۔ البتہ۔ اب اگر اُسکے اولاد ہو جاے تو وہ
اپنا مال نہین پاسکتی۔ سمجھین نہ؟

مسٹر ہوم۔ کیا کچھ امید ہی۔ بڑی عبرت ناک بات ہوگی۔ میرے تو کچھ
سمجھ ہی مین نہین آتا۔ تم ہی کچھ تبلاؤ جین۔ (مسٹر اسمتھ کا نام)

مسٹر اسمتھ۔ تم دونون چپ بیٹھی رہو۔ اور دیکھتی جاؤ کہ مین کیا تدبیر
کرتی ہون۔ اور جب ایک بات کرنا ہی ہی تو پھر دیر کاہے کی۔ میری یہ راے
ہی کہ اُس سے کہدیا جاوے کہ سیرل صاحب کی شادی ہونے والی ہی۔

مسٹر ہوم۔ شادی ہونے والی ہی۔؟ اور کسکے ساتھ شادی ہونیوالی ہی۔
چاہے دنیا ادھر کی اُدھر ہو جاے۔ مگر۔ مین یہ بات کبھی روا نہ رکھونگی کہ
میری لڑکی کا ذکر اِس درمیان مین آوے۔ اگر کہین ایسا ہوا تو ڈاکٹر صاحب
کے غصہ کی بھی کوئی انتہا نہ ہوگی۔

مسٹر اسمتھ۔ تمنے مجھے کچھ ایسا احمق سمجھ لیا ہی کہ مین سب کے نام لیتی پھرونگی
سنو سیدھی سیدھی دو باتین ہین۔ اسوقت یہان دو کنواریان ہین۔ ایک تو
پیاری لیوسی۔ دوسری گریس مانسٹن۔ ہریٹ کلی بیچاری کا تو ذکر ہی فضول
ہی۔ اور ایک بہت ہی حسین اور خوشرو جوان ہی۔ لائق۔ فائق۔ ذی مقدرت

صاحب تربیت معزز عہدے پر سرفراز۔ یہ بھی ممکن ہی کہ کسی دن لارڈ
کے خطاب سے بھی ممتاز ہو جاے۔ اور اُسکو اپنی شادی کرنی ہی۔ ہملوگ
تو جب کوئی سچی بات سنینگے۔ جب ہی یقین کرینگے۔ لیکن بازارین اگر
شہرت دیدیجاے۔ ایک افواہ اُڑادیجاے۔ تو نام کی تفصیل کی ضرورت
نہین اور رفتہ رفتہ اُڑتی پڑتی خبر اُسکے کانون تک بھی پہونچ ہی جائیگی۔
مسز جونس۔ اور اگر وہ سُنے بھی۔ تو اُسکو اِسکا رنج ہی کیا ہو سکتا ہی
یقین مانو۔ جب ہملوگ پہاڑ پر تھے تو مسٹر جونس کی نسبت پچاس خبرین
مشہور ہوئین۔ مگر مین نے ذرا پروا نہ کی۔ مجھے خوب معلوم تھا کہ وہ میرے
قبضے مین ہین۔ اور میرے ہو چکے۔ مین ان لغویات کو کبھی یقین ہی نہین
کرتی تھی۔ ایسے ہی اگر وہ مسٹر سیرل کو چاہتی ہی تو کوئی افواہ سنیگی بھی
تو یقین نہ کریگی۔
مسز اسمتھ۔ (طمانینت اور وثوق کے ساتھ) اگر نہین۔ وہ یقین کریگی
میری پیاریو۔ تم دیکھ لینا وہ یقین کرے گی۔ اِس بارے مین ہملوگون کے
اور ہندوستانیون کے مزاج مین بڑا فرق ہی۔ زمین آسمان کا فرق ہی۔
وہ تو بڑی ہی حاسد ہی۔ اور مغرور ہی۔ مجھے یقین ہی کہ یہ خبر سنتے ہی چمپت
ہو جائیگی۔ اور مسٹر سیرل کھڑے سیٹی ہی بجاتے رہ جائینگے۔
مسز ہوم۔ ہان۔ جین۔ مین تمسے بالکل متفق ہون۔ جو کچھ تدبیر

حملوگون کے امکان مین ہو - وہ اُٹھا نہ رکھنی چاہیئے - کسی طرح تو اِس جوان کی جان ان ہندوستانیون کے مکروفریب سے بچاؤ - جو اُس کمبخت عورت کے سلسلے سے بیچارے کو گھیرے ہین -

مسز جونس - مجھے تو اسکی کوئی ضرورت معلوم نہین ہوتی - البتہ تم دونون کو اختیار ہی جو مناسب سمجھو کرو - مگر مجھے اِن باتون سے کوئی واسطہ نہ ہوگا -

مسز اسمتھ - تو میرے جی مین جو آویگا وہ مین ضرور کر گذرونگی - اور جب وہ کالی دولہن رخصت ہو جائیگی - تو تم سب میری ممنون ہوگی - کہ گوری دولہن کے واسطے جگہہ خالی ہو -

مسز جونس بائرن کے تصنیفات کو بہت شوق سے پڑھا کرتی تھین - اور اُنکا خیال تھا کہ سیتا حسن وجمال مین گلنار - اور ہائیدہ سے بہتر ہوگی - کہنے لگین -

مسز جونس - مگر - وہ تو سیہ فام نہین ہی - نہین ہی نہ ؟ -

مسز اسمتھ - نہین ہی تو وہ گوری - جیسے ہم سب - اور حسین بھی ہی - شیشے کے راستے تو وہ کم سے کم ایسی ہی نظر پڑی - مگر ہندوستانی تو ہی - اور جتنے ہندوستانی ہین - وہ بڑے ہی ذلیل ہوتے ہین - اور - اور - مجھے تو اُنسے سخت نفرت رہتی ہی - بس ساری بات اتنی ہی - آج شام کو مسٹر

مانسٹن کے یہان کون کون جائیگا۔

مسز ہوم۔ آج رات کو ہملوگ وہین کھانا کھائینگے۔ شام تک لیڈی بھی واپس آجائینگی سب مدعو ہین۔

مسز جونس۔ یقین ہی ناچ بھی ہو۔ مین سن رہی تھی کہ مسٹر جونس ہنیڈ ماسٹر سے کہہ رہے تھے کہ موسیقی کا کیا کیا سامان لیجانا ہوگا۔

میری راے ہی کہ اب ان خواتین عصمت مآب کو انکے پیچیدہ تدابیر اور رنگ افکار مین چھوڑ کر کچھ اور لوگون کے حالات کا تذکرہ کیا جاے۔ آج تو نورپور مین بڑی چہل پہل تھی۔ بڑی رونق تھی۔ بگھیان۔ گاڑیان ادھر سے اُدھر پھر رہی تھین۔ نوجوان۔ عمدہ سے عمدہ پوشاک مین آراستہ زیبائی ورعنائی کا جلوہ دکھاتے پھرتے تھے۔ حکام۔ جیسے برگیڈیر صاحب مسٹر مانسٹن۔ مسٹر سیرل برنڈن۔ اپنے عملے۔ اور ماتحتون کا سلام بہ خندہ پیشانی قبول کرتے تھے۔ میوے اور پھلون کی ڈالیان پیشکش ہوتی تھین۔ دونون سررشتہ دارون نے۔ مہاجنون نے۔ اُمرا نے۔ تاجرون نے تحائف نذر کیے تھے۔ اور ڈالی پیش کرتے وقت لوگ عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتے تھے۔ اور تالیف آمیز جواب پاتے تھے۔ نواب دل خان بہادر بھی حکام کی ملاقات مین دن بھر مصروف رہے۔ جہان جاتے تھے۔ مبارکباد کہتے تھے۔ اور بہت کچھ اخلاص واتحاد ظاہر فرماتے تھے۔ آپ کے

فیل کو وہ پیکر کے گلے مین گھنٹا پڑا ہوا تھا جسکی آواز سے دن بھر سارا شہر گونجتا رہا۔ سیول حکام کے یہان۔ اور فوجی افسرون کے یہان سلام گذاری کے واسطے حاضر ہوے۔ برگیڈیر صاحب نے مسٹر سیرل سے نواب صاحب کی غمازی۔ اور خباثت کی کیفیت نہین بیان کی تھی۔ اور مسٹر سیرل نے حتی الوسع نوابصاحب کے ساتھ اخلاق صرف کیا اور اُنکو یہ بھی معلوم ہوا کہ ایکی مرتبہ خلاف معمول نوابصاحب کسی قدر پر مغز۔ اور بنیاز گذار تھے۔ جب وہ رخصت ہو گئے تو صاحب اُنسے خوش رہے۔ سیرل صاحب خراماں خراماں مسٹر ہانسٹن کے باغ سے گذر کر اُنکے مکان پر پہونچے۔ اور دیکھنے لگے۔ کہ آرائش کے واسطے جو پھولون کے گملے اُنھون نے بھیجدیے تھے۔ وہ سب قرینے سے جا دیے گئے کہ نہین۔ مسز ہانسٹن بہت ہی بہ ضد ہوئین۔ کہ دو ایک چیزین ہمارے ساتھ بیٹھ کر مشق کر لیجیے۔

مسز ہانسٹن۔ ٹفن پر تو ہم آپکو تکلیف نہ دینگے۔ آج تو ہم سب بالکل باورچیخانے کی طرف مصروف ہین۔ اگر خود زحمت نہ اُٹھاوین۔ تو خانساماں اسقدر خوش سلیقہ نہین ہی کہ عمدہ کھانے تیار کر سکے۔ مجھے تو بڑا اہتمام کرنا ہی مین چاہتی ہون کہ ایسے لطیف کھانے تیار ہون کہ مہمان خوش ہو جائین۔

آج تو مس گریس پر حُسن پھٹا پڑتا ہی۔ وہ لباس دلکش۔ وہ لحن داؤدی ایک سپر انو۔ بجا رہی تھین اور موسیقی کے کمال ظاہر کر رہی تھین۔ گر مجال کیا

کہ اپنے کمالات پر کچھ بھی نخوت اور ناز ہو۔ جو چیزین گاتی تھین وہ اس خوش الحانی سے کہ سامعین کبھی نہ بھولین۔ آج تو یورپین یہ تازہ ستم ہونے والا تھا۔ کہ مس گریس داد ترانہ سنجی دینے والی تھین۔

مسٹر سیرل سیتا کے پاس واپس جا کر کہنے لگے۔

مسٹر سیرل۔ اب سے اور شام تک تمھارے ہی ساتھ رہونگا۔ کچھ کھانا کھلواؤ۔ بہت بھوکھا ہون تم تو بنگلے مین بیٹھکر کچھ نہین کھا سکتی ہو۔ مگر مین کھا سکتا ہون۔ مجھے تو تمھارا سادہ سادہ کھانا بہت پسند ہی۔ چاہے میرے باورچی کیسا ہی عمدہ کھانا پکاتے ہون۔ اور آج تو وہ بھی مسٹر مانسٹن کے یہان بھیجدیے گئے ہین۔ مین کانٹا۔ چھری اور پلیٹ لیتا آیا ہون۔ اور تمھارے در کا گدا ہون۔

حالانکہ آج سیتا تنہا تھی مگر بہت خوش تھی۔ ابھی کل شام ہی کو تو اُسکے دادا نے آکر اُسکی تشفی کر دی تھی۔ اور کہدیا تھا کہ تم کچھ خوف نہ کرنا۔ سب حالات جان گئے تھے۔ وامو بھٹ نے کہا تھا کہ موجودہ انتظام بہت ہی مناسب اور قابل اطمینان ہی۔ اتنا کہتے گئے تھے کہ کسی غریب برہمن کو نوکر رکھ لینا کہ جب تم یہان نہ ہو تو وہ مکان کی صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھے۔ نراندر نے چلتے وقت اپنی پیاری پوتی کو دعاے خیر دی تھی۔ اور ایلا چھوا۔ باچشم گریان مگر خوش خوش رخصت ہو گئی تھین۔ اور نراندر نے کہا تھا کہ ہم

بسنت تک واپس آوینگے - مگر خط بھیجتے رہینگے۔ صبح کو سیرل صاحب کے ساتھ مسٹر رانسٹن کے یہان کی میز کے واسطے باغ مین پھول توڑے تھے۔ دو تین بھی کئی گلدستے بنائے تھے - پھولون کی رنگ آمیزی کا تو ہندوستانی عورتون کو خاص مذاق ہوتا ہی -

مسٹر سیرل - مین مسز رانسٹن - اور گریس کو دکھلاؤنگا - کہ یہ گلدستے تمھارے بنائے ہوے ہین - وہ لوگ بہت پسند کرینگے -

سیتا - روز - اور گریس کے معنی اب سمجھنے لگی تھی - سوچتی تھی کہ جیسے پیارے نام ہین - ویسی ہی خوبصورت موسوم ہونگی - اب تو وہ بہت توجہ سے انگریزی پڑھتی تھی - زباندانی مین اُسکا ذہن بہت رسا تھا - ایک ہندی کی صرف و نحو کی کتاب - پریم ساگر کا ترجمہ - کچھ اسکول کی کتابین - اور ایک لغت کی مدد سے وہ انگریزی مین خوب مہارت پیدا کر چلی تھی - دیکھیے تو بالکل نیا شوق تھا - مگر اُس دن کی بہت مشتاق تھی جب مسٹر سیرل کیطرح وہ بھی بلا تکلف انگریزی نظم پڑھ سکتی - لکھنا بھی سیکھتی تھی - اور غالبًا مسٹر سیرل اپنے شاگرد کی طرف سے بہت ہی خوش قسمت تھے - کیونکہ پذیرائی تعلیم کی اُسمین پوری قابلیت تھی -

سیرل صاحب کے واسطے وہ پلیٹ بھر کھانا لائی - اور صاحب سیر ہو کر نوش جان کر چکے - تو سیتا کتاب لائی اور سبق کا تقاضا کرنے لگی -

مسٹر سیرل - آج مین سبق نہ پڑھاؤنگا - آج نوروز ہی - اور ہلوگو نکی تفریح کا

دن ہی۔ کبھی سہ پہر کو اپنی پیاری کے ساتھ مجھے تنہا بیٹھنے کا اتفاق بہت کم
ہوتا ہی۔ تھوڑی دیر مین کشتی پر سوار ہونگے۔ مین چاہتا تھا کہ کسی دن روز۔
اور گریس بھی آکر سواری مین شریک ہوتین۔ مگر وہ ڈرتی ہین اور مجھسے مخوف ہین حالانکہ
ابھی کل سمندر کا سفر کر آئی ہین۔ تعجب ہی کہ گھر سے کوئی خط نہین آیا۔ نہین معلوم
لارڈ ہلٹن۔ اور اگنٹا۔ اور والدہ صاحبہ کیون اس قدر میری طرف سے
غافل ہو رہے ہین۔

سیتا۔ تمھاری جو پیارے خیریت رہتے ہونگے۔ مین جانتی ہون کہ میرے
حال کی تو اُنکو خبر نہ ہوگی۔

سیرل۔ ابھی تو نہین۔ مگر رفتہ رفتہ اُنکو معلوم ہی ہو جائیگا۔

سیتا۔ مجھے اُن لوگونکو دیکھنا بھی کاہے کو نصیب ہوگا۔ اور اچھا بھی یہی
ہی۔ بھلا اُنکو میرے ساتھ کیون محبت ہونے لگی۔

سیرل۔ نہین۔ میری پیاری۔ اگر وہ لوگ تمکو دیکھ لین تو تمھین بہت پیار
کرین۔ مگر وہان جانے مین تمکو سمندر کا سفر کرنا پڑے گا۔ مذہب کا جھگڑا الگ
رکھنا ہوگا۔ تب تو کہین اُن لوگون سے ملاقات ہوگی۔

سیتا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر ضرورت پڑے تو تمھارے واسطے مین یہ سب
کچھ نہین کر سکتی۔

سیرل نہین۔ مجھے یقین ہی۔ اور اس سے کہین زیادہ مجھے تمسے امید ہی

شام تک باہم ہمکلام محبت رہا۔ جب آفتاب قریب غروب ہوا تو دونوں
کشتی پر سوار ہوے۔ کیا ہی خوشنما نظارہ تھا۔ سامنے کی سرسبز باغین شہر کی
عمارات۔ سامنے قلعہ عجیب سمان تھا۔ مین تو جانتا ہون کہ مسز اسمتھ دوربین
لگائے ان لوگونکو دیکھ رہی تھین۔ یہ اور بات ہی کہ ان لوگون کو اسکی خبر نہ ہو
جب شام کو مسٹر سیرل کپڑے پہنکر تیار ہوے تو سیتا کے پاس پھر گئے۔
اور جبین منور کا ایک بوسہ جان فزا لیا۔
مسٹر سیرل۔ جس قدر جلد ممکن ہوا مین واپس آؤنگا۔ تم ڈرنا نہین۔
پہرے کا پورا انتظام ہی۔
مسٹر ہانسٹن کے کھانے کی میز پر چوبیس آدمیون کی گنجائش تھی۔ اور اسی
تعداد مین مہمان بھی مدعو ہوے تھے۔ مگر جیسا مسٹر ہانسٹن نے مسٹر سیرل سے
کہہ رکھا تھا۔ لوگ کچھ زیادہ بامذاق نہ تھے۔ کھانے کے ظروف طلائی و نقرئی
بلورین۔ اور چینی پلیٹ ـــــ پیالے۔ اثمار لطیفہ۔ اور اغذیہ لذیذہ سے معمور۔
شفاف رومال اور دسترخوان۔ بیچ بیچ مختلف الالوان گلدستے۔ خوان نعمت
کی رونق دوبالا کر رہے تھے۔ ایسی میز بیشتر نور پور مین کبھی آراستہ نہین ہوئی
تھی۔ چھ چھ بتی کے دو جھاڑ آویزان تھے۔ جنکی ضیاء نور افشان سے ظروف
جگمگا رہے تھے۔ ہر چہار طرف میزون پر پنکھا بردار لمپ روشن تھے۔ جو چیز
تھی وہ قرینے سے اور خوشنما۔

مسز مانسٹن۔ (گلدستون کو سلیقے کے ساتھ میز پر آراستہ کرکے) گریس
دیکھو ن لوگ اِن تکلفات کو پسند بھی کرتے ہین۔ پہلے۔ اور ابکے دستور سے بڑا
فرق ہوگیا ہی۔ پہلے سیڈل پیس (بڑا کھانا) تم کاہے کو سمجھی ہوگی۔ اوپر تو مٹن کا
بڑا ٹکڑا رکھا جاتا تھا۔ اور نیچے فیل مرغ پکا کر رکھتے تھے۔ اور ادھر اُدھر ڈش مین
طرح طرح کے گوشت بھر دیتے تھے۔ ہم بیچاری عورتوں کو تو [illegible]
تھا۔ چھینٹون سے تمام کپڑے خراب ہوجاتے۔ کیا کہون ایک مرتبہ مجھے خوب یاد ہی
کہ ایک صاحب مجھ سے بیان کرتے تھے۔ کہ وہ جب مین نے اور میری بیوی نے
پہلا ڈنر دیا ہی۔ تو مین نے خانساماں سے کہدیا تھا۔ کہ دیکھو سب سامان بہت ہی
درست رہے" مگر۔ کیا خوب انتظام خانساماں صاحب نے بھی کیا تھا۔ آپ نے یہ
انتظام کیا تھا کہ ہر چیز کے دوہرے برتن میز پر لگائے تھے۔ ایک فیل مرغ۔ اور
سیڈل اوپر۔ ایک فیل مرغ۔ اور ایک سیڈل نیچے اور بیچ مین ایک بھُنی ہوئی ران
اور ایک اُدھر۔ ایک اُدھر۔ بس اسیطرح جتنے طیور پکائے تھے۔ عجیب ترتیب سے
میز پر چُنے تھے۔ تھی نہ تماشے کی بات؟۔ ایکمرتبہ کی دل لگی مین عمر بھر نہ بھولونگی۔ اور
وہ سنو۔ جب ہم ایک اور ضلع مین تھے اور ہماری شادی کو تھوڑے ہی دن گذرے
تھے۔ ایک کرنیل صاحب نے ہمسے دعوت کا وعدہ کیا۔ جب تک کرنیل صاحب نے
ایفائے وعدہ نہین کیا۔ مین اُنھین روز چھیڑا کرتی تھی۔ مجبور ہوکر اُنھون نے
دعوت دے ہی دی۔ کرنیل صاحب کے پاس ایک بڑا بنگلہ تھا جسمین بڑے کھانے کا

کمرہ بھی تھا۔ کھانے کی تاریخ سے تین دن پیشتر۔ مین مسٹر ہانسٹن اور کپتان جیکسن۔
اُنکے بنگلے کیطرف سے سوار گذرے دیکھا کہ یک موٹا تازہ بھیڑا ایک درخت سے
بندھا ہوا رسیان توڑ رہا ہی۔ قلب بہت نقاہت سے کہنے لگے "وہ کہ
کھانے پر عنقریب اِس بیچارے سے ملاقات ہوگی''۔ بیچارے بھیڑے کو اپنا سر
پھوڑے ڈالتے ہوئے جس دن کھانا ہونے والا تھا۔ صبح کو ہم پھر اُس
طرف ہوکر گذرے مگر بھیڑے کا کہین پتہ بھی نہ تھا۔ بیچارہ بھیڑے سے
مٹن بن چکا تھا۔ شام کو جب کرنیل صاحب نے مجھے میری کرسی پر بٹھالا
ہی۔ تو مین نے دیکھا کہ اُسی بیچارے بھیڑے کی پیٹھ سے سیڈل بنایا گیا تھا۔ اور اُسکے
گوشت کے ٹکڑے بھی میز پر ادھر اُدھر نظر پڑے۔ لطیفہ تو یہ ہوا۔ کہ کپتان جیکسن میرے
پاس ہی بیٹھے۔ نگاہ کی کمزوری سے عینک لگا کر۔ پہلے تو سیڈل کو دیکھنے لگے۔
پھر میز پر ادھر اُدھر نگاہ ڈالی۔ اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر آہستہ آہستہ
اُسی آواز مین جسمین اُس دن وہ بھیڑا بول رہا تھا (با آ۔ با آ) بولنے لگے۔ مین تو
مارے ہنسی کے بے قرار ہوگئی۔ بیچارے کرنیل کسی قدر بہرے تھے۔ کس سادگی سے
پوچھنے لگے "مسٹر جیکسن۔ کیا کہتے ہو؟ "سیڈل" خوب ہی بنایا ہی۔ ہے نہ۔ سچ
کہتا ہون دانہ خوری گوشت ہی۔

بھلا مسٹر ہانسٹن کے واسطے مین بازار سے معمولی مٹن منگاتا۔ یہ کیسے ممکن تھا۔
مین بہت ہی ہنسی۔

گریس۔ (خوب دل کھولکر ہنس رہی تھی) اور تمنے مٹن کھایا بھی تھا۔
مسز ہانسٹن۔ اُس بھیڑیے کا گوشت تو بالکل ہی نہین کھایا۔ کرنیل صاحب نے بُرا بھی مانا۔ مگر اُسکی بوُے بد آج بھی اگر یاد آجاتی ہی تو طبیعت بدحظ ہوجاتی ہی۔ اب آؤ۔ کپڑے پہن لو۔ انشاء اللہ (بقول نواب صاحب کے) آج ہم دونون بھی کچھ جلوہ دکھلائینگے۔

اور سچ تو یہ ہی کہ اُنکا جلوۂ حسن کچھ کیا بہت کچھ تھا۔

چشم موسیٰ ہمہ تن بنگئے سب حیرت سے
دیکھا دونونپہ وہ عالم کہ خدایا د آیا

تھوڑی دیر کے واسطے مسز ہیوم بھی سیتا کو بھول گئین۔ اور نوجوان ڈپٹی کمشنر سے ہاتھ ملاکر فیروزی کی تہنیت اور تبریک دینے لگین۔ کھانا بھی خوب ہی خوش ذائقہ اور بہ افراط پکا تھا۔ مہمان بہت محظوظ تھے۔ خوش ذائقہ اور لطیف کھانے بہت رغبت سے نوش کرتے تھے۔ شراب کی بوتلین برف سے ٹھنڈی کی گیئن تھین۔ شامپین کی ارغوانی بوتلین میکشون کی جان تھین۔ مسز ڈل کو مسٹر سیرل کھانے پہ لیگئے تھے۔ مگر خوش قسمتی سے اُنکی دوسری جانب مس گریس بصد انداز دلربائی متمکن تھین۔ آپسمین کیسی دل آویز اور دلچسپ باتین ہوتی جاتی تھین۔ کھانے سے فراغت ہوئی۔ اور برتن بڑھائے گئے۔ تو مسٹر ہانسٹن نے حضور ملکہ معظمہ کا جام تندرستی تجویز کیا۔ برگیڈیر صاحب نے میمون کا جام تندرستی تجویز

کیا۔ اسکے بعد مسٹر سیرل نے اپنے ہر دلعزیز میزبان اور اُنکی میم صاحبہ کا جام تندرستی تجویز کیا۔ ایک مختصر اسپیچ مین اُنکے وطن سے مع الخیر واپسی پر مسرت ظاہر کی۔

ڈرائینگ روم کا دروازہ کچھ کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔ اندر سے میمونکے ہنسنے کی آواز آتی تھی۔

مسٹر ہانسٹن۔ ابتو آپ لوگ شراب نہین پیتے ہین اگر کچھ مضائقہ نہ ہو تو تھوڑا مشغلہ موسیقی کا بھی ہو جو لطف سے خالی نہ ہو گا۔

برگیڈیر صاحب سے سپاہ کی برافروختگی کے حالات دریافت کرنے کیواسطے موجودہ موقع کسی طرح مناسب نہین تھا۔

ڈرائینگ روم اب مہمانون سے بھر گیا۔ اسکا تو موقع نہین کہ میم صاحبات کے لباس کی تفصیل بیان کیجاوے۔ مگر صرف اس قدر کہدینا کافی ہی کہ چاہے نئے نمونے نہ ملے ہون۔ تاہم سب کی پوشاک بہت ہی موزون اور مکلف تھی میس لیوسی نے بھی بہت ہی بیش بہا کپڑے پہنے تھے اور اُنپر بھی عالم حسن تھا مسٹر سیرل سے مخاطب ہوئین۔ مگر نہ چندان۔ اُنکی توجہ بلکہ بہت کچھ توجہ کپتان ہابسن کیطرف تھی۔ اور بہت سی میمون نے بھی سیرل صاحب کے ساتھ صرف اخلاق کیا۔ عدم ملاطفت پیش آئین۔ البتہ مسز اسمتھ اُنکی طرف سے مُنھ پھیر لیتی تھین۔ گانا شروع ہوا سامعین محو ہو گئے۔ اور کیسے نہ محو ہو جاتے۔ ایسا گانا کبھی کاہے کو سنا تھا۔ یہ بات مسز ہانسٹن سے نہین بنی کہ بیچاری لیوسی سے کہنے لگین کہ تم بھی تو خوب گاتی بجاتی ہو

بیچاری کو پیانو کے پاس لیجا کر بٹھال دیا۔ وہ کیا بجا سکتی تھی۔ اسکول مین کچھ ٹوٹے پھوٹے بول سیکھے تھے وہی بجاتی رہی۔ مگر مسز مانسٹن نے اپنی بہن سے بعد کو بتلا دیا تھا۔

مسز مانسٹن۔ اگر لیوسی کو مین گانے مین شریک نہ کرتی۔ تو اُسکے والدین بہت ہی برافروختہ ہو جاتے۔

کسی نے مسز مانسٹن سے کہہ دیا تھا کہ کپتان ہابسن بہت ہی خوش آواز ہین اُنکے پاس بھی گئین اور بہت مصر ہوئین کہ کچھ ضرور گائیے۔ کپتان صاحب گریس کے ساتھ کچھ گائے۔

مسز مانسٹن۔ (قہقہہ لگا کر) آپنے کپتان صاحب بہت تکلیف گوارا فرمائی۔ مین شکر گذار ہون۔ اور نورپور تھیٹریکل کمپنی مین مین نے آپکا نام لکھ لیا ہے۔ آپ تشریف لا کر ہم لوگون سے گانے کی تعلیم لیا کیجیے۔ کیا نہ آئیے گا۔

کپتان صاحب نے یہ دعوت بہت خوشی سے قبول کی۔ اُنکو موسیقی سے بہت ذوق تھا۔

گانا ختم ہوا ڈرائنگ روم کے سب دروازے کھولدیے گئے۔ باہر بینڈ باجا شروع ہوا۔ میز ہٹا دیے گئے تھے اور ناچ کیواسطے جگہ نکل آئی تھی۔ لوگ خوب خوب ناچے۔ اگلی مرتبہ ناچ مین مسٹر برنڈن بہت محتاط تھے۔ لیوسی کی والدہ مکرمہ نے صرف ایک مرتبہ ناچ لینے کی اجازت دی تھی۔ وہ بیچاری مسٹر سیرل ہی کے

ساتھ ناچ لی۔ اور ناچ مین اُسکو بہت لطف آیا۔ حسن اتفاق سے ابھی تک
اس معصومہ کو سیتا کے حالات کی خبر نہ تھی۔ اور نہ اپنی والدہ ماجدہ اور
مسز اسمتھ کے مشورت سے واقف تھی۔ اسکے بعد مسٹر سیرل دو مرتبہ گریس مانسٹن کے
ساتھ ناچے۔ اُنھون نے ناچنے مین بھی اُسکو کامل پایا اور اُمید بھی یہی تھی۔

تین بجے رات کو جب ستارے آسمان پر کسی کے طالع بیدار کیطرح چمک رہے
تھے۔ اور باد سرد کے جھونکے دل دہلائے دیتے تھے۔ مہمان رخصت ہونا شروع
ہوے۔ سبھون نے اپنی مہربان۔ کرم پرور۔ میزبان۔ مسز مانسٹن کا شکریہ ادا
کیا۔ اور متفق اللفظ ہو کر کہنے لگے کہ ایسی پسندیدہ صحبت اور دعوت نورلپور
مین کبھی نہین ہوئی تھی۔

مسز مانسٹن۔ (بہت ہی محظوظ ہو کر) کہو فلپ۔ کیسا عمدہ جلسہ اور
کھانا ہوا۔ ہوا نہ۔ مسٹر برنڈن۔ آپ فرمائیے۔

دونون۔ بہت ہی خوب دعوت اور جلسہ ہوا۔

مسٹر سیرل کی شرکت اور توجہ کی مسز مانسٹن نے بڑی تعریف کی۔ اور
اُنکا شکریہ ادا کیا۔ وہ بھی رخصت ہو کر گھر آئے۔ سیتا ابھی تک جگ رہی تھی۔
سیتا۔ مین گانا۔ اور باجا سُن رہی تھی۔ درختون مین ہو کر آواز اور زیادہ
خوش آیند ہوتی تھی۔ تمھارا گانا نہین سُن پڑا۔ البتہ ایک مرتبہ کچھ سنا تھا
جب تم اکیلے گا رہے تھے۔ کہو تم خوش رہے۔ کہین گانے کا گوشت تو نہین

کھا آئے ہو۔ اگر کھایا ہو تو مجھے نہ چھونا۔

سیرل۔ مین بہت خوش رہا۔ اور مین نے گائے کا گوشت نہین کھایا۔ اور مہ تمھارے لب نازک کا بے تکلف بوسہ لے سکتا ہون۔ میری پیاری سیتا کی ایسی تو وہان ایک بھی نہ تھی۔

کوئی بھی اچھا نہ تھا؟۔ ارے کیا گریس کو بھول گئے؟ مین تو کہونگا۔ کہ نہین۔

اسیطرح شمالی ہندوستان کے اور مقامات مین بھی نوروز ۱۸۵۷ء کا جلسہ اور صحبت ہوئی ہوگی۔ لطف و مذاق کی صحبتون مین لوگ مصروف تھے کسی کو خبر بھی نہ تھی کہ ابر مخالفت چھا رہا ہے۔ مگر اصل یہ ہے کہ طوفان اُٹھ رہا تھا۔ ضرور اُٹھ رہا تھا۔

باب بست و پنجم

دھمکیان

دس دن گذرے اور مسٹر سیرل ہونڈٹن ابھی تک دورے پر نہین نکلے۔ بابا صاحب سررشتہ دار کو دو باتون کا بڑا تردد تھا۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ ضلع کا کام پس ماندہ ہو رہا تھا۔ اور یہ زمانہ کثرت کار کا تھا۔ دوسرے اُنکے خیال مین ایک اور بات بسی ہوئی تھی اور وہ چاہتے تھے کہ اس شک کو دور کرین مگر سب کوشش

رائگان ہوتی تھی۔ یہ بات اُنکے ذہن نشین ہوگئی تھی کہ سیتا کی طرف اب مسٹر سیرل کا خیال خوب نہین ہی۔ جج صاحب کی سالی کی سی حسینہ جمیلہ عورت کے مقابلے مین وہ سیتا کا خیال کیسے باقی رکھ سکتے ہین۔ سیرل صاحب کے حسب نسب اور مرتبے سے وہ بخوبی واقف تھے اور سمجھتے تھے کہ ممکن ہی کہ کسی روز مسٹر سیرل اپنے بھائی کے خطاب اور ریاست پر فائز ہو جائین۔ سیرل صاحب کو اُنپر پورا اعتماد تھا۔ اور اپنے خانگی حالات بھی اُنسے کہدیا کرتے تھے۔ اُنکو معلوم تھا کہ لارڈ ہلٹن کی صحت اور تندرستی کی خیریت نہین ہی۔ اور بچشم خود دیکھ رہے تھے کہ ایک مہ جبین نازنین عورت ارادتًا اُنکے آقا کے سدراہ کردیگئی ہی بابا صاحب کہا کرتے تھے۔ کہ جیسا ہملوگون مین دستور ہی ویسے ہی انگریز بھی عمدہ عمدہ قرابت داری اور رشتہ بندی پسند کرتے ہین۔ اور کیون نہ ہو۔ یہ خواہش سب ہی کی ہوتی ہی۔ مسٹر ہانسٹن کی بھی دلی تمنا یہی ہوگی کہ اپنی سالی کو کسی معزز سولین کے ساتھ بیاہین۔ جسکی آیندہ عروج کی اُمید ہو۔ جو موجودہ عزت وحشمت مین افضل ہو۔ وہ کسی فوجی حاکم کے ساتھ ایسی نسبت کیون پسند کرنے لگے۔ اور جو اوصاف اُنکے آقا میں نامدار مین تھے وہ تو پورپھر مین کسی مین بھی تو نہ تھے خوبیون مین اُنکے مدمقابل کون ہو سکتا تھا۔ کوئی بھی تو نہین۔

یہ تو سب کچھ صحیح تھا۔ مگر سیتا کے ساتھ کسی بے عنوانی کے خیال پر سررشتہ دار صاحب کو غصہ آجاتا تھا۔ وہ ایسی عورت نہ تھی کہ جیسا گمان کرتے تھے کہ حسین حیات

کے واسطے کچھ گذارہ۔ اور کچھ نہ نقد کمیشت دیکر علیحدہ کردیجاے۔ مسٹر سیرل نے
سیتا کے ساتھ باقاعدہ نکاح کیا تھا۔ اُسکو اپنی بیوی بنایا تھا۔ اور باباصاحب
اِس تمام تقریب کے خود شاہد و گواہ تھے۔ ایسی شادی ہندو قانون کی رو سے
کبھی باطل نہین ہو سکتی تھی۔ تاہم۔ جو خبرین ادھر اُدھر سُننے مین آتی ہین۔
ممکن ہی کہ محض افواہ ہی ہون۔ ایک منہارن آئی۔ اور اُسنے سررشتہ دار کی
بیوی سے کوئی قصہ بیان کیا جسکو سنکر وہ بیچاری بہت ہی ملول ہوئین سررشتہ دار
صاحب نے اپنی زوجۂ ضعیفہ سے کہدیا تھا کہ اب جب کبھی ایسا ذکر سننا تو اُسکی
تردید کردینا۔ یہ بات محض غلط ہی۔ اتفاق سے شہر اور چھاونی کے حجامون نے
بھی اِس قصے کو سُن لیا تھا۔ جہان کہین وہ لوگ حجامت بنانے جاتے تھے
اِس قصے کو شروع کردیتے تھے۔ لیجیے سارے شہر مین۔ ہر گلی کوچے مین چرچا
ہونے لگا کہ ضرور ہی کہ کمشنر صاحب کی شادی۔ جج صاحب کی سالی کے ساتھ
ہو جاے۔ سررشتہ دار صاحب لاکھ اہتمام کرتے ہین کہ یہ افواہ فرو ہو جاے۔
مگر اب تو برعکس اسکے اہل عملہ بھی اسکے متعلق سررشتہ دار صاحب سے کچھ پوچھ
اُٹھتے ہین۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ کچھ پیش نہین جاتی۔ اپنے دل مین کہنے لگے۔
اب تو کسی تدبیر سے اُنکو اِس مخمصے سے نکال ہی لینا چاہیئے۔ جب تک آگ
نہین ہوتی ہی۔ دھوان نہین اُٹھتا۔ چاہے ایک ذرا سا شرارہ ہی کیون نہ ہو۔
غیبت کرنے والون اور تہمت تراشنے والون کو اصلیت و حقیقت پر کب نظر

ہوتی ہی-بہت ایسے ہین جنکو سیتا کے حال پر اگر وہ بیچاری علحدہ کیجاوے ترس بھی نہ آوے- نہ اُسکے دادا کی زار حالت پر اُنکو رحم آوے- مگر ایسے لوگ بھی ہین جو اس دغابازی پر بیزار ہون- بس اب صاحب کو یہان سے علحدہ لیجانا چاہیئے جسطرح بن پڑے اب روانگی ہی بہتر ہی"

مگر مسٹر سیرل ہین- کہ جنبش ہی نہین کرتے-

مسٹر سیرل- بھلا یہ کیسے ممکن ہی کہ دوشنبہ کو مین برگیڈیر صاحب کے یہان کھانے پہ نہ شریک ہون- منگل کو پھر دعوت ہی- بدھ کو مسٹر ہنسٹن کے یہان میرا کھانا ہی- فتحپور مین جمعرات کو نواب صاحب کے یہان دعوت ہی اور جلسہ ہی وہان بھی جانا ضروری ہی- البتہ ایک ہفتہ کے بعد شاید مین روانگی کے بارے مین کوئی تجویز کرسکون- شاید پندرہ دن مین مین کوئی مختتم رائے قائم کرسکون-

باباصاحب سررشتہ دار بہت ہی رنجیدہ ہوے اور آہ سرد بھر کر کہنے لگے- "وہ ہونا ہی وہی جو کچھ بدی ہی" بیچاری سیتا کو شوہر سے مفارقت بہت دل خراش تھی- مگر اُنھون نے کہہ ہی دیا تھا کہ بڑے دن کے زمانہ مین مجھے ادھر اُدھر احباب کے یہان رہنا ہوگا- اور اِس مفارقت کا پہلے ہی سے خیال تھا-

روز شام کو مکان سے چلے جاتے تھے- اور سیتا بہت صبر کے ساتھ تنہائی کے مصائب برداشت کرتی تھی- مگر اُسکو تنہائی کی عادت کبھی نہین پڑی تھی -

مدّت العمر وہ تنہا نہین رہی تھی - جب گوکلپور مین تھی لوگ اُسکو ہر وقت دیکھنے
آیا کرتے تھے - شاہ گنج مین اُسکی ہمجولیان اُسکو ہر وقت گھیرے رہتی تھین -
اُنکے ساتھ گڑیان کھیلا کرتی تھی - اُنکی دعوت کرتی تھی - اُنکو ساتھ لیکر تیوہارون
مین شیوالے پر جاتی تھی - باغون کی سیر کو جاتی تھی - کچھ نہ کچھ وابستگی کا سامان
رہتا ہی تھا - یہان تو کوئی اتنا بھی نہ تھا کہ جس سے کچھ باتین ہی کر لیتی - بیمی
روز بروز بہری ہوتی جاتی تھی - مزاج بھی کچھ چڑچڑا ہو گیا تھا - اُسکو بھی دیہات
کی غپ شپ مین شرکت کی مسرت اور تمنا تھی - ساتھ کی اور خادمہ ہوتین -
اُسکے قدیم احباب ہوتے تو اُسکا بھی دل بہلتا -

سبرل صاحب کا دستور تھا کہ روز جب کپڑے پہنتے تو سیتا کے پاس آتے
اور کچہری جانے سے پیشتر اُسکو انگریزی سبق پڑھا دیتے اور چلتے وقت عارض
تابان کا بوسہ لیکر کہہ جاتے تھے کہ مین جلد اور جسقدر جلد ممکن ہوگا واپس آؤنگا
اور تمکو کشتی مین سوار کر کے ہوا کھلانے لے چلونگا - مگر اب تو مجھے یہ کہتے افسوس
آتا ہی کہ صاحب پہلے کی طرح اب جلد واپس نہین آتے تھے - مسٹر ملفسٹن کے
یہان روز موسیقی کی ایک نئی مشق ہوتی تھی - وہان اِس قدر مدارات اُنکی
ہوتی تھی کہ تھوڑی دیر ٹھہرنے سے انکار ہی نہین کر سکتے تھے مس گریس کے
رُخ انور پر روز نظر پڑتی تھی - اور کسی قدر بے تکلفی بھی بڑھ چلی تھی - اب تو وہ
اپنی خوش الحانی - اور ذہانت اور ذکاوت کے عجیب کرشمے دکھاتی تھی مجھے

یہ بھی احتمال ہو کہ سیتا کی انگریزی تعلیم کی طرف بھی توکچھ یون ہی سی توجہ رہ گئی تھی - کشتی کی سواری تو اکثر ناغہ ہوتی تھی - صاحب جاتے تھے - کپڑے پہن لیتے تھے - اور چلے جاتے تھے اور سیتا کو تنہا چھوڑ جاتے تھے -

اُسکو نہین معلوم تھا کہ کیا بات ایسی تھی جس سے مسٹر سبرل ہر وقت غائب رہتے تھے - جب ذکر آتا - تو کثرت کار - ہجوم کار - کا عذر درمیان آتا تھا - اور اس عذر کو وہ بلا شک و شبہہ تسلیم کر لیتی تھی -

مجھے یقین ہی کہ ناظرین مشکور ہونگے کہ مین ہر دعوت کے مفصل حالات نہین لکھا کرتا - سب جگہ سوا ے کچھ اختلاف کے یکسان اہتمام ہوتا تھا - وہی گفتگو - وہی احباب - جس سے آخر کار سب بہ تنگ آگئے تھے - اور اب تو ان دعوتون کی لوگون کے دلون مین کچھ وقعت بھی نہین رہ گئی تھی - اپنے یہان کھانے پر - اور اُسکے بعد مسٹر ڈنسٹن کے یہان کے کھانے پر برگیڈیر صاحب کچھ اگلے واقعات اور سوانح کا رفتہ رفتہ تذکرہ کر چلے تھے - اخبارات مین نئے فوجی قواعد - اور قاعدے کے متعلق جو مضامین درج ہوتے تھے اُنپر رائے زنی کرتے تھے - اور ڈنسٹن صاحب کے یہانکی دعوت مین برگیڈیر صاحب معمول سے زیادہ کھلے اُنھون نے بالا تمام فوج کی بے دلی اور بغاوت کے وجوہ بیان کیے - افغانستان کی لڑائی - اور سکھون کی لڑائی کے حالات بیان کیے - اور کہا کہ محاصرہ ملتان کے زمانے مین جب افواج احاطہ بنگال کو افواج احاطہ بمبئی کے ساتھ کام

کرنا پڑا تھا۔ تب سے دلون مین فتور پڑ گیا ہی۔

برگیڈیر صاحب۔ مسٹر ہانسٹن ا غور تو کیجیئے۔ کہ ہمنے کسقدر شرمناک تفاوت بہ چشم خود بعض موقعون پر دیکھا ہی۔ کہ یہ پستہ قدم بہٹے گورون کی طرح خندقون مین کام کرتے تھے۔ اور جب پہرے پہ ہوتے تھے تو ہمارے نازپروردہ گورون کی طرح توسدان۔ اور بندوق الگ نہین رکھدیا کرتے تھے۔ آپ خیال کر سکتے ہین کہ ہم اپنے عالی قوم ملازمون سے بھی اس قاعدے کی تعمیل کی امید کر سکتے تھے۔ اور اُنکو ایسا حکم دینے کی جرأت کر سکتے تھے؟۔ نہین ہم تو ایسا ہرگز نہین کر سکتے تھے اُسیوقت بغاوت ہوجاتی۔ اسمین شک نہین کہ مسٹر جیکپ کی تحریر۔ اور اسیطرح کی اور تحریرات۔ اصلیتاً معاملہ صاف صاف ظاہر کر رہی ہین۔ مگر اُن تحریرات کے عاقلانہ۔ اور باوقعت اصول پر نظر کسکو ہی۔ اور کسی کو اتنی جرأت اور ہمت کہان کہ انپر لحاظ کرے بقول برگیڈیر صاحب کے۔ سرچارلس نیپیر نے نمبر ۶۶ پلٹن کے معاملے کے فیصلے مین اپنی ہی مختتم رائے کو دخل دیا تھا مگر لارڈ ڈلہوسی سے مباحثہ کے وقت اُنکا مزاج۔ اور دماغ برگشتہ ہوگیا اور آخر کو مدبرین کے قابلانہ دلایل سے اُنکو معقول ہی ہونا پڑا۔ اُسموقع پر اصل حال تبلانے والا۔ اور راست گفتار کون تھا؟۔ اُنکو بجاے خود اس بات کا الیقین ہوگیا تھا کہ سپاہ کا زیادہ حصہ برخاستہ خاطر ہی۔ ممکن ہی کہ تھوڑے بہت وفاداری اور اطاعت پر بھی آمادہ ہون

مگر زیادہ تر بیدل ہو رہے ہین - اور اُس بیدلی کا اعلان اور اظہار ضرور ہوگا اور اُس مخالفت کو کون روک سکیگا - ؟ جو کچھ گورہ ون کی فوج ہر وہ اُنھین مقامات کی حفاظت کے واسطے بمشکل کافی ہر جہان وہ متعین ہر - کئی رجمنٹون کا یکجا کر دینا بالکل ہی غیر ممکن ہو رہا ہی - اور مزید بران تجویز یہہ ہو رہی ہو کہ جنگ چین مین فوج بھیجکر کے موجودہ تعداد بھی گھٹا دیجاوے - اور ایران سے مخالفت کا ابھی خاتمہ نہین ہوا ہی - بہرحال صورت معاملات بہت نازک ہی اور دوراندیشی اور احتیاط سے بالکل کام نہین لیا جاتا ہی -

نووارد گورنر جنرل کو افواج کے مزاج اور طبائع کے جنپر اُنسے سابق حاکم کو بہت بڑا اعتماد تھا کیا خبر ہی اُنسے کون کہے -

برگیڈیر صاحب - میری عمران طبائع کو دیکھتے دیکھتے گذر گئی - اور مجھے کامل یقین ہی کہ برافروختگی - اور بےدلی بڑھتی جاتی ہی - ۱۸۴۳ء مین جب مین ہنری لارنس کے ساتھ تھا - تو ایکدن اُنھون نے ایک مضمون لکھا تھا - اور اُسکو اشاعت کے واسطے کہین بھیج رہے تھے ایک جزو اُس مضمون کا تو واقعی مین ایک پیشین گوئی سمجھا - اور مین نے اُنسے کہا کہ اس حصہ مضمون کی مجھے نقل دیدیجیے - آج مین نے تلاش سے وہ نقل پائی ہی اگر آپ کی سامعہ خراشی نہ ہو تو مین وہ مضمون پڑھکر آپ کو سُنا سکتا ہون - حاضرین نے اصرار کیا کہ ضرور سنایئے برگیڈیر صاحب پڑھنے لگے -

"ہم بھول گئے ہین کہ ہمارے ہندوستانی افواج کے لوگون کے طبائع اور مزاج ہمارے ہی سے ہین۔ اُنکو بھی اپنے فوائد اور ذاتی بہبود پر لحاظ ہی اور اُسکے متجسس رہتے ہین۔ اور اُنکو موقع پہ ہماری افضیلت کی قدر ہو سکتی ہی +++++ جنگ کابل مین ہماری فوج کا خون ہوا۔ اور سپاہ ضائع ہوئی۔ جوار کی ریاستونسے ہمنے بد عہدی کی اور اکثر ایفاے عہد نہین کیا۔ مگر میرا خیال یہ ہی کہ سب سے بڑا نقصان ہمارا یہ ہوا ہی کہ دیسی فوج کا اعتماد ہمپر باقی نہین رہا۔ اور اُنکے قلوب ہماری طرف سے برگشتہ ہو گئے ہین۔ کاش ہمارا ہر ایک سپاہی غنیم کی فوج کے قتل و خون مین تلف ہو جاتا اور ہماری فتح و نصرت کی شہرت ہو جاتی بجاے اسکے کہ خوف زدہ سپاہ کابل سے واپس آکر جو کچھ مشاہدہ ہوا ہی اور جو کچھ دیکھ آئے ہین۔ اُسکا قصہ کہتے پھرتے ہین۔

حضرات! اِسکے بعد سر ہنری لارنس نے لکھا ہی کہ اگر کسی مقام کی متعینہ ہندوستانی فوج بغاوت کر اُٹھے۔ اور اسلحہ اور میگزین پر قبضہ کر لے تو وہان کا کیا حشر ہوگا۔ اور اسموقع پر اُنھون نے دہلی۔ اور میرٹھ وغیرہ کا نام لیا ہی۔ اور اُسکے بعد لکھا ہی کہ

"یہ سب واقعات ہندوستان مین ۲۔ جون کو پیش آوینگے۔ اور وہ اس سے بہتر ہی کہ افغانستان کے کوہستان مین ویسے ہی واقعات نومبر مین پیش آئے۔ اور کیا کسی فہم کو اس بات کے یقین کرنے مین شک بھی ہی۔

کہ چوبیس گھنٹے کے اندر باغیون کی تعداد سیکڑون سے بڑھ کر ہزارون ہو جائیگی-
اور اگر ہمنے اپنی موجودہ روش قائم رکھی تو یاد رکھنا چاہیے کہ دہلی کے ضلع مین
ہل کے پھار سے بھی اسلحہ بنا لیے جائینگے-

بہ رگیڈ ئیر- مین نہین کہہ سکتا کہ یہ مضمون کبھی طبع ہوا- یا شایع ہوا- مگر
یقین ہی کہ ضرور شائع ہوا ہی- یہ ایسی سچی پیشین گوئی- اور انتباہ تھا کہ باید و
شاید- اور یہ خیالات اُنکے ۱۸۴۶ء مین تھے اب تو ۱۸۵۷ء ہی- اور
اب ہم اُس زمانے سے کہین زیادہ ایسے سوانح کے واسطے غافل ہین- یہ
بات بہت تعجب انگیز ہی کہ ۲- جون کی تاریخ باصرار و بہ تکرار مقرر کی گئی ہی اور
واقعی ابھی سے ہمکو آثار اچھے نظر نہین آتے- نہین معلوم ۲- جون کو دہلی اور
میرٹھ مین کیا کچھ نہ ہو جاے- اور حضرات مین نے اپنی جگہہ یہ بخوبی سوچ لیا ہی
کہ اگر بُرا وقت آیا- تو مجھے کیا کرنا چاہیئے- مگر اُسکے اظہار کا نہ یہ وقت ہی-
اور نہ یہ موقع ہی- نہ مجھے انتشار- اور ہراس کے اظہار کی ضرورت ہی-
خوش قسمتی سے مجھے ہراس ہی بھی نہین البتہ احتمال بڑھتا جاتا ہی- مگر امید ہی
کہ یہ احتمال رفتہ رفتہ دفع ہو جائیگا جیسا کہ اور موقعون پر ہو چکا ہی- اور مجھے
خدا کے فضل سے ایسی ہی امید اسوقت بھی ہی-

آج شام کو گانے مین اسقدر دلچسپی لوگونکو نہین ہوئی ایک تجربہ کار فوجی
افسر کی تقریر لوگون نے سُنی تھی- اور سب بجاے خود متفکر تھے- اور غور کر رہے

تھے۔ کہ دیکھئے انجام کیا ہو۔ اور بیشک دلچسپی ہو بھی نہین سکتی بھی۔ مگر با این ہمہ
تفریحات کا خاتمہ نہین ہوا تھا۔ نواب صاحب کے یہان کے سالانہ جلسے اور
پارٹی کا سب کو بہ اشتیاق انتظار تھا۔ فتحپور بہت ہی عمدہ مقام تھا۔ اور نواب
صاحب کی مہان نوازی اور نیازمندی سے سب خوش ہونے تھے۔ نورپور سے
فتحپور تک گھوڑون پہ جانا۔ پالکیون مین جانا۔ نوابصاحب کے مرسلہ ہاتھیون پہ
جانا لطف سے خالی نہ ہوتا تھا۔ نوابصاحب کے پاس اپنے خیمے کچھ ایسے اچھے
نہین تھے۔ مگر رجمنٹ کے خیمے۔ اور احباب کے یہان کے خیمے اُنکو مستعار
ملجایا کرتے تھے۔ شراب بھی مسکوٹ ہی سے خریدتے تھے۔ اور قرضہ جات کا
نوابصاحب چاہے جو کچھ انتظام کرنے ہون۔ مگر اس بات کا بڑا اہتمام رکھتے
تھے۔ کہ موجودہ دعوت کے مصارف سب نقد ادا ہو جاتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی
کہ ہر خیال سے یہ پارٹی بہت دلچسپ ہوا کرتی تھی۔ اب کی مرتبہ بھی ویسا ہی انتظام
اور اہتمام تھا جیسا ہمیشہ ہوا کرتا تھا۔ ایک شامیانے مین چھوٹی حاضری کا
نہایت پرتکلف سامان چنا ہوا تھا جسمین نوابصاحب کے باورچیخانے سے بھی
اطعمہ لذیذ اضافہ کیے گئے تھے۔ ایک ڈرائنگ روم بھی بنایا گیا تھا۔ اور
ادھر اُدھر اور خیمے مہانون۔ اور میم صاحبات کی آسائش کے واسطے نصب
تھے۔ مسز مانسٹن بارہا اس دعوت مین شریک ہو چکی تھین۔ اب کی مرتبہ اُن کا
ارادہ شرکت کا نہ تھا۔ مگر مجبور تھین۔ گریس کو ہندوستانی دعوت مین جانے کا

پہلا اتفاق تھا۔ اور وہ بہت ہی مشتاق تھی۔ مسٹر سیرل نے کہدیا تھا کہ صبح کو آکر سب گھوڑون پہ ساتھ چلینگے۔ اور ساتھ ہی واپس آوینگے۔ سیتا سے بھی صاحب نے اپنی روانگی کا ذکر کیا۔ اور اُسنے حسب معمول اجازت تو دیدی۔ مگر بہت ہی رنج اور دل گرفتگی سے۔

سیتا۔ (تبسم کی کوشش کرکے) اچھا۔ مین اپنا انگریزی سبق یاد کرتی رہونگی خدا حافظ۔ دیکھو خبردار رہنا۔

لوگ گھوڑون پہ سوار روانہ ہوے۔ کبھی گھوڑون کو خرامان لیجاتے تھے۔ کبھی تیز کردیتے تھے۔ تھوڑی دیر مین اُن پہاڑیون پر پہونچے جو فتحپور کو محصور کیے ہوے تھین۔ نیچے شہر کی آبادی بلندی پر سے بہت ہی خوشنما نظر آتی تھی۔ فتحپور کی آبادی دامن کوہ مین تھی۔ یہ کوئی بڑا شہر نہ تھا۔ مگر موقع اسنے بہت ہی اچھا پایا تھا۔ دھوپ مین سفید مسقف مکانات۔ یا کھپریل کے سُرخ سائبان بہت بھلے معلوم ہوتے تھے۔ سب سے زیادہ بلندی پر نوابصاحب کے مکانات عالیشان تعمیر تھے۔ بہت ہی خوبصورت عمارت تھی۔ اور دونو طرف بُرج بنے تھے۔ بلندی پر انگریزی نشان مہمانون کے خیر مقدم مین آج نصب کردیا گیا تھا۔

اور بہت سے مکانات قصبے مین نوابصاحب کے تھے۔ عمارت کا رنگ خاکی تھا۔ جو پہاڑ کے رنگ سے مشابہ تھا۔ اور نیچے کی سرسبز زراعت کا سبز رنگ

باہمدگر عجیب خوش آیند اختلاف دکھلا رہا تھا۔ نیشکر۔ گیہون۔ ا ور ا ور غلے کی کاشت سے دامن کوہ سبزہ زار ہو رہا تھا۔ سامنے چھوٹی چھوٹی پہاڑیان سلسلہ وار بلند ہو کر پہاڑ کی رفعت سے جا ملی تھین۔ جنپر صحرائی درخت اوگے تھے۔ کوسون یہی سمان تھا۔ قلعے کے نیچے نوابصاحب کا باغ تھا جسمین کھجور۔ ناریل۔ اور اریکا کے مرتفع درخت بہ افراط تھے۔ پاس ہی ایک قلمی آمون کا باغ تھا جو بہت ہی سرسبز اور شاداب تھا۔ اور اسی باغ مین بہت سے خیمے نصب تھے اور مقام کا لطف دوبالا کر رہے تھے۔

مہمانون کا مجمع تھوڑی دیر کے واسطے قلعہ کوہ پہ ٹھہر گیا۔ اور گریس تو اِس منزل سے بہت ہی محظوظ تھین۔ راہ مین جابجا جو میدان ملتے تھے اُنپر پھولونکی عجیب بہار تھی۔ یہان سے جب قلعہ پہ نظر ڈالو تو اُسکی شان ہی اور نظر آتی تھی۔ آفتاب کی شعاع عمارت کی رونق۔ اور تابندگی بڑھا رہی تھی۔ جتنی جگہہ تھی وہ کوسون سبز۔ سرخ۔ نیلے پھولون اور درختون سے چھپی ہوئی تھی۔ پہاڑ کی چوٹیان آسمان سے باتین کرتی تھین۔ مس گریس مسٹر برنڈن سے کہنے لگین۔

گریس (خوشی سے تالیان بجا کر) کیسا عمدہ نقشہ۔ کیسی خوبصورت تصویر بینگی۔ قلعہ تو جرمن کے بیرن لوگون کا ایسا ہی۔ البتہ شان دار زیادہ ہی۔ یہ منارہ وہان نہین بنائے جاتے۔ یہ نہ ہوتے۔ اور شہر مین وہ مینارہ نہ ہوتا

تو بالکل جرمن سین ہوتا۔ کبھی تمنے اِسموقع کی تصویر لی ہی۔

مسٹر سیرل۔ ہان مین نے بارہا تصویر لی ہی۔ اگر تم اپنے پاس رکھنا پسند کرو۔ تو تمھارے واسطے بھی ایک بنادون۔

مس گریس۔ (آگے بڑھ کر) مین مشکور ہوئی۔ آپ کی نظرِ عنایت ہمیشہ مجھ پر رہتی ہی۔ بڑی قدر تو اس تصویر کی مجھے اسوجہ سے ہوگی کہ آپ اسکے بنانے کی تکلیف گوارا فرماوینگے۔ (شکرگذار نظر ڈالی)۔

رفتہ رفتہ نورپور کے مہمان سب آگئے۔ نوابصاحب سب کا استقبال کرتے جاتے تھے۔ بہت بیش قیمت لباس زرین سے نوابصاحب آراستہ تھے۔ اور خیر مقدم کے کلمات کہتے جاتے تھے۔ مسلمان رئیس کے طرز اخلاق کا چاہے ظاہرداری ہی کیون نہ ہو۔ کیا کہنا۔ مہمانون کے ساتھ کھانے مین تو وہ خود شریک نہین ہوسکتے تھے۔ البتہ مسٹر ہانسٹن سے کھانونکی تعریف کرتے جاتے تھے۔ اور کہتے جاتے تھے کہ یہ کھانا نوش کیجیے۔ یہ نوش کیجیے۔ گریس کو پہلے تو کبھی حضرت نوابصاحب نے دیکھا نہین تھا۔ اور اگر سیرل کی نظر سے بچ سکتے ہوتے۔ تو اُسکے حسن کی بہار آنکھین پھاڑ پھاڑ کر خوب لوٹتے مگر کیا کرتے مجبور تھے۔ جج صاحب کی بیوی بھی ٹوٹی پھوٹی اردو بول لیتی تھین۔ کبھی کبھی وہ بھی گفتگو مین شریک ہوتی تھین۔ نوابصاحب تو اسوقت ہمہ تن تکلف و اخلاق ہوگئے تھے۔

مجھے اسموقع پر مہمانون کی تفریحات کی تفصیل کی ضرورت نہین معلوم ہوتی - اکثر احباب اپنی بندوقین اور تیر و کمان لیتے آئے تھے - جو نشانہ بازی کر رہے تھے - بعضے شطرنج اور تاش کھیلتے تھے - بازیان لگاتے تھے کچھ ادھر اودھر چہل قدمی کرتے پھرتے تھے - بعض یاران ہمدم درختون کے سایہ مین بیٹھے باتین کر رہے تھے - پھر کو بیگمصاحبہ سے ملاقات کا وقت مقرر تھا - لیکے قریب ہی ایک شامیانہ اور خیمہ نصب کر آگیا تھا جو کچھ ایسے فاصلہ پر نہ تھا - وہین سب بیگم صاحبات گئین - اور تھوڑی ہی دیر کے بعد واپس آئین -

مس گریس - اگرچہ ملک کی ناک نقشے اور حسن و جمال [illegible] تو مجھے حیرت ہی کہ مسٹر برنڈن کی زوجہ شریفہ کیسی حسین ہونگی - اور یہ نہین معلوم کس حسن و کشش پر وہ فریفتہ ہو گئے - پوشاک البتہ بیحد بھاری تھی - مگر صورتین تو ایسی خراب دکھلا رہے - مسی سے دانت سیاہ ہو گئے تھے - ہونٹھون پر پان کا لاکھا جما ہوا - ایسی بری شکلین ہو گئی ہین کہ تو بہ - مجھے اور لیوسی کو عجیب کراہت ان حسینون سے پیدا ہو گئی -

شام کو ڈنر ہوا - عطر گلاب کی شیشیان مسافرین کے [illegible] پیش کی گئین اور اُنکے گلے مین پھولون کے ہار پہنائے گئے - اور سب نور پور سے رخصت ہوگئے شام کی سواری بھی صبح کی طرح تفریح سے خالی نہ تھی لطف سے رات کٹا -

میم صاحبات زحمت سفر سے پریشان اور خستہ ہو گئی تھین - دن بھر سواری کی پوشاک پہنے رہنے سے جی گھبرا گیا تھا -

اپنے مکان پر پہونچکر مسز بالسٹن نے مسٹر سیرل سے کہا -

مسز بالسٹن - مین اسوقت آپ کو ڈنر کی دعوت نہ دینے کی معافی مانگتی ہون کہ ہی نہین گئی تھی - کہ کھانا تیار رہے - اب مین اور گریس ایک ایک پیالی چاء کے پی کر سو رہینگی -

مسٹر بالسٹن - اور اگر مجھے اجازت دیجیے تو آپ کے ساتھ چلکر ایک چرٹ پی لون -

مسٹر سیرل - ضرور آیئے - میری عین خوشی ہی - اور جلد تشریف لائیے گا -

مسٹر سیرل بھی جلد اپنی کوٹھی میں جا پہنچے - گھر پہونچنے کی اُنکو بڑی خوشی ہوئی - خوشی یہ تھی کہ اب تو اُس نگاہ فسونساز سے جان بچی - آج تو بارہا چشمان نرگسین سے آنکھین دو چار کرنا پڑا تھا - اور اُس نگاہ مین نہین معلوم کیا اثر تھا - وہ بت طناز کس توجہ سے فتحپور کے نوابون کی تاریخ اُنسے پوچھتی جاتی تھی - وہ اکبر کے وقت مین نواب صاحب کے مورثون نے اس سرزمین کو ہنود سے چھین لیا تھا - اور جب سے اُنکے قبضہ مین یہ ریاست برابر چلی آتی ہی - ہزارون فتور پڑے - بغاوتین ہوئین - مگر وہ اسپر بدستور قابض ہے -

گریس کے بھولے بھولے سوالون کا جواب دیتے جاتے تھے اور بتلاتے تھے
کہ یہان کے لوگون کا طرز معاشرت کیا ہو۔ شادی وغم ہماری سب کی طرح
یہان کے لوگون مین بھی ہوتا ہی۔ اپنی باتون سے مسٹر سیرل نے گریس کو
اُسکی اُمید سے کہین زیادہ بہلایا تھا۔ مسز مانسٹن کا خود قول تھا کہ "اسطرح
تفصیل کے ساتھ یہ حالات مسٹر سیرل نے خود مجھ سے کبھی نہین بیان کیے
تھے"۔ اسکے بعد ایسے ہی مقامات کا جہان جہان وہ لوگ یورپ مین گئے
تھے ذکر رہا۔ جرمن۔ فرانس۔ اطالیہ۔ کے مناظر کے قصے یاد آئے۔
مسٹر سیرل کو بھی مس گریس سے اس قدر بے تکلف ہونے کا اتفاق پیشتر
نہ ہوا تھا۔ نہ اُنکو ایسا موقع اُسکے میلان طبیعت۔ اور اوصاف کا اندازہ
کرنے کا ملا تھا۔ اُسوقت تو مسٹر سیرل نے سیتا کے عارض رنگین کا بوسہ
کسی قدر تکلف سے لیا۔ وہ بیچاری اُنکو دیکھتے ہی اُچھل پڑی۔

سیتا۔ آپ نے خوب کیا کہ سویرے چلے آئے۔ مین جانتی تھی کہ کچھ دیر
ابھی آپ جج صاحب کے یہان ٹھہرینگے۔

سیرل۔ نہین وہ لوگ تو خود تھکے ماندے آئے ہین۔ اور جج صاحب تو
ابھی نہین آتے ہونگے۔ مین چاہتا ہون۔ کہ وہ تمسے خوب واقف ہو جائین۔
تب وہ سمجھینگے۔

سیتا۔ کیا سمجھینگے۔

باتین کرلی تھی - اور اُنکا جواب پاتی تھی مسٹر رانسٹن تو ما ہر ربان تھے - سیتا سے بہت اخلاق سے ملے - اُسنے چاے بنائی - اوسنے سفید ساری پہنے تھی اِس سادی پوشاک مین تو اُسکا حسن بہت ہی دلفریب تھا سادے لباس مین بھی اُسپر عجیب بانکپن تھا - مسٹر سیرل نے فرمایش کی کہ کچھ سنسکرت اشعار مسٹر رانسٹن کو سناؤ - اور اُسنے شادتری کے کچھ اشعار پڑھے - مسٹر رانسٹن نے اتفاق سے وہ اشعار کالج مین پڑھے تھے - اور اسوقت سیتا کی زبانی سنکر بہت مسرور ہوئے بہت لطف کی صحبت رہی -

مکان جاتے وقت مسٹر رانسٹن یون کچھ کہتے چلے جاتے تھے -

مسٹر رانسٹن کو تعجب نہین ہے - مگر گریس کا انتظار کرنا تھا - یہ جوڑا البتہ خوب ہوتا - ورنہ بھی تو یہ ہی کہتی تھین - یہ بھی ہماری حماقت کہ اُسکے آنے مین دیر ہوئی - مگر یہ خبر کسکو تھی کہ مسٹر سیرل ایسی حرکت کر گذرینگے مگر ایک نہ ایک دن بیچارے مسٹر سیرل اِس رنگ زندگی سے بہ تنگ آ جائینگے اسمین شک نہین کہ وہ حسین ضرور ہے - مگر وہ بات کہان - وہ انگریزی ذہانت اور قابلیت کہان - کوسون پتہ نہین - آج ہی درخت کے نیچے دونون مین کیسی گھل مل کے باتین ہو رہی تھین - بھلا اس عورت کا بھی یہ مذاق ہو سکتا ہے ؟ کبھی نہین ! ممکن نہین ! مسٹر سیرل کی بھی کیا حالت ہو جاتی تھی - اور گریس انکی بات کا کیسا جواب دیتی جاتی تھی - نہین صاحب - یہ رنگ ٹھیک نہین - یہ بہت دن نہین

ٹھہریگا۔ شادی میں زوجین میں توافق قلبی۔ اور اتحاد مذاق ضروری ہی۔ نہین تو کچھ ہو ہی نہین سکتا ہی۔ یہ بات اُس عورت مین کچھ ہی۔ مگر بالکل نہین ہی۔ دیکھو جب شادی کے اشتہار کے مطالب وہ بیان کرنے لگی تو کس ضعیف الاعتقادی کا اظہار ہوا۔ کیسا رواج پر عقیدہ ہی۔ کیسا دیوتاؤن پہ بھروسا ہی۔ ضرور وہ بہت ہی پرہیزگار۔ اور خداترس ہی۔ چاہے آنکھین کیسی ہی ہون۔ رنگ کیسا ہی سرخ اور دلکش ہو۔ مگر ان خیالات سے وہ کیون اتفاق کرنے لگے۔ مجھے خوف ہی کہ کہین رودرکا یہ کہنا ٹھیک نہ ہو۔ کہ یہ سب تھوڑے ہی دن کا معاملہ ہی۔ پھر یہ کچھ جاتا رہیگا۔

سیتا۔ (مسٹر رائٹسن کے جانے کے بعد) مجھے بڑا خیال لگا ہوا ہے کبھی میرا بھی ذکر آتا ہی۔ جج صاحب تو مجھ سے بڑی عنایت سے پیش آئے۔ یقین ہی کہ انکی بیوی بھی ایسی ہی ملنسار ہون۔

سیرل۔ کبھی ذکر نہین آیا۔ مین نے اس بات کو محض اُنکی مرضی پر چھوڑ دیا ہی۔ اُن لوگونکا جب جی چاہے ذکر کرین۔ وہ تمھارے حالات سے بخوبی واقف ہین۔ اور وقت پہ ذکر آ ہی جائیگا۔ آج جج صاحب اپنی بیوی سے تمھارے حالات ضرور ہی کہینگے۔ اور اُنسے بھی کہینگے۔

سیتا۔ اور کس سے۔ گریس سے۔؟

سیرل۔ ہان گریس سے۔ تم دونونکو یکجا دیکھکر مین بہت خوش ہونگا۔

اور مجھے پسند ہے کہ وہ تمسے محبت کرے - میری پیاری - وہ لوگ مجھ سے
کہیں اچھا تمہیں پڑھا وینگے - مین ویسا نہیں پڑھا سکتا -

باب بست و ششم

سعی لاحاصل

رات کو مسٹر ہانسٹن نے اپنی بیوی سے دیر تک باتین کین - شام کی
صحبت کا تذکرہ - سیتا کے حسن - اور قابلیت کا تذکرہ اسکی نگرپوتی تعلیم کا
حال بیان کرتے رہے -

مسٹر ہانسٹن - اس خوش آوازی سے مجھے اُسنے اپنا سبق سنایا کہ تمنے
ایسی آواز کبھی سنی ہی نہ ہوگی - یہ معلوم ہی نہین ہوتا تھا کہ وہ ہندوستانی
[illegible] اور اسمین شک نہین کہ وہ بہت ہی خوبصورت ہے - ہمارے دل
[illegible] بنا کر لائی - اور عجیب ناز و انداز اسکی رفتار گفتار [illegible] سکے تھے - تاہم جب
مین گھر آتا تھا تو سوچتا آتا تھا کہ

مسز ہانسٹن - (ہنسکر) کہو یاد [illegible] رنگ چلتا نظر نہین آتا - مین
سمجھ گئی کہ تم کیا کہتے - مین نے خود ہی کہدیا -

مسٹر ہانسٹن - تم تو بڑی ساحرہ ہو - واقعی میرے [illegible] کے

بہت سے وجوہ ہین - مسٹر رانسٹن نے اپنے وہ سب خیالات اپنی بیوی سے بیان کیے - اور میم صاحبہ آہ سرد بھر کر کہنے لگین -

مسز رانسٹن - بڑے ہی افسوس کی بات ہی - بیحد افسوس کی بات ہی کچھ سیرل ہی کے واسطے نہین - اُس عورت کے واسطے بھی - ضرور وہ بیچاری اپنی جان دادہ ہی - بیچاری کیا کرے - دل سے مجبور رہی - عجیب قصہ ہی - مگر مجھے یقین ہوتا ہی کہ گریس کے ہاتھ سے کیا نکلگیا ہی - وہ انکو ضرور چاہتی ہی - اور پسند کرتی ہی -

مسٹر رانسٹن - مین تو چاہتا ہون کہ تمھارا یہ خیال غلط ہی -

مسز رانسٹن - آج تک تو مین نے اس بات پر غور نہین کیا تھا - مگر آج قہقہوں مین مین نے دیکھا کہ دونون باہم کس ربط و محبت سے باتین کر رہے تھے - دونون کے طبائع یکسان - مذاق ایک - جدھر سیرل جاتے تھے گریس کی نظر اُسیطرف رہتی تھی - حضرت - آپ کو کاہے کو معلوم ہوگا - کہ جو لوگ دلدادہ ہو چکے ہین - اور محبت کی چاشنی سے واقف ہو چکے ہین - وہ اورون کی محبت کا کچھ خوب اندازہ کر لیتے ہین - جب تب - کبھی کبھی ایک دھیمی سی آہ سرد کی صدا بھی کانون تک آجاتی تھی - یہ تو سمجھو - کہ دو ہم عمر ہم مذاق - ہم خیال - متفق الاوصاف - خوش مزاج - باہم ملین - اور پھر اُن مین موانست نہ پیدا ہو جائے - اسی خیال سے تو مین گریس کی طرف سے

مضطرب ہون۔

مسٹر ہاسٹن۔ مین چاہتا ہون کہ ———

مسز ہاسٹن۔ چاہنے کا تو ذکر ہی فضول ہی۔ سوال تو یہ ہی کہ کیا کیا جا سکتا ہی ہو کیا سکتا ہی۔؟

مسٹر ہاسٹن۔ اچھا تو تمنے مجھے بات تو کہنے دی ہوتی۔ مین کچھ تمھارے بارے مین کہتا۔ تم جانتی ہو کہ جاڑون بھر تو وہ ضلع مین دورے پر رہینگے اور مین یہ چاہتا ہین کہ تم اور گریس گرمیون مین یہان رہو۔ کیون نہ تم دونون پہاڑ پر چلی جاؤ۔ اور اُس بیچاری کو صدمے اور رنج سے بچا لو۔ اگر ایسا احتمال ہی۔

مسز ہاسٹن۔ پیارے فلپ۔ اب اس قسم کی باتین نہ کرو۔ مجھے اب تاب مفارقت نہین۔ اور تمکو کیون ہو۔ گریس کو تنہا ہی رہنے دو۔ اور اگر دونون ملتے رہین۔ تو تم اُنکی بیوی کی تعریف اُس سے کیتے رہو۔ وہ ایسی سمجھ دار اور ایسی باتمیز ہی۔ اور ایسے انگریزی مزاج کی لڑکی ہی کہ اُسکے خیالات کی اصلاح فوراً ہی تو ہو جائیگی۔ اگر شاید کچھ اثر ہوا بھی ہو۔ مگر۔ اگر غور کرو۔ تو مسٹر برنڈن ہی کے ہاتھون صلاح ہی۔ اُنکو اپنی مان۔ اور بہنون۔ اور خاندان کے حال پر رحم کرنا چاہیئے۔ کسی طرح وہ اپنی جان چھوڑا دین۔ پھر جو مرضی خدا کی ہوگی وہ ہو رہیگا۔ کچھ سیتا کا حال تمنے اُنسے پوچھا بھی تھا۔

مسٹر ہاسٹن۔ سنو بیوی۔ ایسی بات نہین ہو سکتی۔ مین تیسرل برنڈن سے

جعلسازی کی فرمائش کیون نہ کردن - اس سے کیا فائدہ کہ مین اس بیچاری عورت کی زندگی تلخ کرنے کی فرمائش اُنکو کردن - ضرور ایسے لوگ ہین کہ میم کے ساتھ شادی کرنے کی طمع مین ایسے بُرے فعل کے روادار ہو جائین - مگر سیرل برنڈن اس قسم کے آدمی نہین ہین - اگر تم کہو تو مین اُنکو یہان زیادہ آمدورفت سے منع کردون - لیکن اس سے زیادہ اگر تمھارا کوئی خیال ہو یا تمکو کوئی امید ہو تو اُسکو دور کرو - اور سو رہو - میری پیاری -

دوسرے دن جب مسٹر سیرل برنڈن کچہری گئے - تو ایک چپراسی کو پہرے پر چھوڑتے گئے - اور کہدیا تھا کہ اگر منہارن آوے تو اُسکو اندر جانے دینا - تھوڑی دیر کے بعد منہارن ایک عورت کو ساتھ لیے آئی - ٹوکری مین چوڑیان سر پر لادے تھی - اور سیتا کے حضور مین حاضر کی گئی -

سیتا باہر کے کمرے مین بیٹھی تھی - اُٹھ کر زمین پر بیٹھ گئی اور منہارن چوڑیان پنھانے لگی - انگریزی کا سبق یاد کر رہی تھی کتابین الگ رکھدین - چوڑیان جو ہندوستانی عورتین پہنتی ہین - کانچ کی ہوتین ہین اور کبھی جڑاؤ بھی ہوتی ہین - مگر پنھانے والی عورت بڑی ہوشیار ہوتی ہی - جو چوڑیان اسطرح پنھاتی ہی کہ پہننے والے کو تکلیف نہ ہو - اور چوڑیان ٹوٹنے نہ پاوین -

سیتا - اور اتنی دور کے واسطے تم دو عورتین کیون آئین -

منہارن - مین نے جانا کہ شائد دوسری کی چوڑیان آپکے ٹھیک ہوتی

اُسکے پاس چوڑیان اچھی ہین چاہے اُسی کی چوڑیان لے لیجیے - پنہاتی مین ہی جاؤنگی - اُسکی چوڑیان بڑی قیمتی ہین - آپ امیر آدمی ہین - دو چار جوڑے لیکر رکھ چھوڑیے - ایسی چوڑیان دیہات مین نصیب کہان -

سیتا - (ہنسکر) تمنے کیسے جانا کہ مین امیر ہون -

منہارن - آپ کو کون نہین جانتا - نراندر مہراج کی آپ پوتی ہین - آپ کا بہت نام سنا ہی - اور نورپور کے سنارون مین مین ہی تو چوڑیان پنہاتی ہون -

سیتا - بھلا یہان کے سُنار مجھے کیا کہتے ہین -

منہارن - (اگر یہ دوسری عورت تھی - اور کچھ عجب نہین جو مسفر اسمتھ کی آیا ہو -) سب کہتے ہین - کہ آپ بڑی قبول صورت ہین پڑھی لکھی ہین - دل چالاک ہین - آپ کے مزاج مین داد و دہش ہی - سب میمین آپ سے جلتی ہین - آپ نے کمشنر صاحب کو میمون سے چھین لیا ہی -

سیتا - اُنکا یہ کہنا بیجا ہی - جو کچھ ہوا یہ میری تقدیر سے - اور خدا کے حکم سے -

آیا - یہ میمین بڑی مزاجدار ہوتی ہین - کالے آدمیون سے بات کرنا عیب سمجھتی ہین - آپسے خدا بچاوے مین تو غریب آدمی ہون - لیکن اگر مین بھی آپ کی طرح امیر ہوتی - تو مین بھی اُنکی صورت سے نفرت کرتی ہملوگ اُن

لوگون مین آتے جاتے ہین۔ اور اُنکا حال آپ سے زیادہ جانتے ہین۔ دیہات سے جو لوگ آتے جاتے رہتے ہین۔ وہ ان باتون کو کیا جانین۔

سیتا۔ مین اُنسے کیون نفرت کرنے لگی۔ میرا اُنھون نے کیا بگاڑا ہی۔ جو مین اُنسے بگاڑون۔

آیا۔ آپ کی ابھی کل کی پیدائش۔ آپ ان لوگون کے کاٹ کیا جانیے یہ تو مجھ سے پوچھیے (دوسری عورت سے) بہن تمھین کہو۔ ہمنے انھین آنکھون کتنی میمون کو آتے جاتے دیکھ ڈالا ہی۔ (دوسری عورت سیتا کو چوڑیان پہناتی جاتی تھی) اور شادیان بھی بہت دیکھی ہین۔ جب میان نے اپنی قوم مین میم سے بیاہ کیا۔ تو بیوی یا تو چلتی ہوئین۔ یا نکال دی گیئن۔ یا جان دے گیئن۔

یہ تقریر سُنکر سیتا کا ہاتھ ٹھنکا۔ چونک پڑی۔

منہارن۔ ہاتھ نہ ہٹایئے حضور۔ کہین چوڑی نہ گڑ جاے۔

مگر اُس عورت نے کچھ ایسے لہجے مین بات کہی تھی۔ کہ جسکا اثر سیتا کے دل پر عجیب ہوا۔

سیتا۔ پھر شادی کر لیتے ہین!

آیا۔ ہان صاحب۔ پھر شادی کر لیتے ہین۔ یہی تو غضب ہی۔ کبھی انگریز ادھر اُدھر بیاہ کر لیتے ہین اُنکی قوم مین اسکا برا نہین مانتے۔ مگر بیاہ اُنکا وہی ہی جو میم کے ساتھ ہو۔ اور پادری صاحب نکاح پڑھا دین۔ یہ تو ہئی ہی جس سے

چاہے پوچھ لیجیے۔

سیتا۔ ہان یہ تو ٹھیک ہی۔ میرے میان نے بھی مجھ سے بیاہ کے وقت یہ حال بیان کیا تھا۔ میری شادی تو میرے میان کے دستور سے ہوئی تھی نہ! آیا۔ تو آپ کا بیاہ ہندوونکی طرح ہوا ہوگا۔ انگریزی رسم سے تو نہین ہوا۔ جب آپ عیسائی ہو جائینگی۔ تو بڑے پادری صاحب آپ کا نکاح پھر پڑھ دینگے۔ مگر مین غریب آدمی ہون۔ ان باتون کو مین کیا جانون۔ بُرا نہ مانئیے گا۔ مجھ سے کل جو کچھ ایک سُنارن کہتی تھی وہ مین نے آپ سے کہدیا۔ جی چاہے آپ اُس سے پوچھ لیجیے گا۔ مگر میری خطا معاف کیجیگا۔ آپنے پوچھا تھا کہ ہماری قوم والے ہمکو کیا کہتے ہین۔ مین نے جو کچھ سنا تھا آپ سے کہدیا آپ خود اُن لوگون سے ملکر کیون نہین سب حال سُن لیتی ہین۔ یہا نکی میمین آپ کو بیاہتا بی بی تھوڑا ہی سمجھتی ہین۔ اگر سمجھتین تو آپ سے سب آکر ملتین آپ کی خاطر کرتین۔ نہ سب آتین تو کچھ تو آتین۔ مگر آپ ـــــــ

سیتا کا چہرہ تمتا گیا۔ اِسی سے جج صاحب کی بیوی میرے پاس نہین آتی ہین۔ باغ بیچ تو اُنکا مکان ہے۔ کون بڑا فاصلہ تھا پاس ہی تو رہتی ہین مگر آج تک اُنکی یا گرہیس کی صورت تک نظر نہ پڑی۔ کیا یہ جان بوجھ کے مجھ سے نہین ملین۔؟

سیتا۔ بُوا۔ بتاؤ تو۔ سچ بتاؤ۔ اور عورتون کے پاس تمنے میمون کو

آتے جاتے دیکھا تھا۔

آیا۔ نہین کبھی نہین۔ آپکے قدمون قسم کبھی نہین۔ ان میمون کے تو مزاج ہی نہین ملتے۔ وہ غرور وہ زعم کہ خدا کی پناہ۔ انگریزونکو تو غرور ہوتا ہی ہی مگر میمون کے غرور کا کہین ٹھکانا نہین۔ اُنکے پاس جو آیا نوکر ہوتی ہین اُن بیچاریونکو مارتی پیٹتی ہین۔ گالیان دیتی ہین۔ مگر آپکے میان بھی انگریز ہین۔ آپ میرے کہنے کا بُرا مانینگی۔

سیتا۔ اُنپر تو لوگ یون ہی جان دیتے ہین۔ اُنکے نام سے گھرون تین چراغ جلائے جاتے ہین۔ لوگ اپنے بچون کو اُنسے دعا دلوانے لاتے ہین۔ اُنکو جبتک مین نے نہین دیکھا تھا۔ میرا خود یہی معمول تھا۔ یہی حال جج صاحب کا بھی ہی۔ اِن دونون کے علاوہ اور انگریزون کو نہ مین جانتی ہون۔ نہ جاننا چاہتی ہون۔ اچھا لے اب تم دونون آدمی جاؤ۔ اور سنارن سے کہدینا کہ جب میرے دادا لوٹ آوینگے تو مین اُنسے ملونگی۔

سیتا نے دونون کو بہت کچھ انعام دیکر رخصت کیا۔

تھوڑی دور جاکر آیا لوٹ آئی اور کہنے لگی۔

آیا۔ وہ عورت بیٹھی تھی نہین تو مین آپ سے کچھ اور کہتی۔ یہ جوڑا چوڑی کا مجھ سے لے لیجیے۔ تو مین تبلا دون۔ مین تو چاہتی ہون کہ آپ کی ہنسی نہ ہو۔ آپ کو رنج نہ ہو۔ (چوڑی کے خاطر خواہ دام لیکر) کیا کرون مین تو غریب آدمی

ہو دن۔ نہین۔ مین آپکے واسطے کیا کچھ نہ کرتی۔ جیسی آپ نے مجھ بیوہ۔ بے کس کی پرورش کی ہی۔ دیسا خدا آپ کے حال پر رحم کرے۔ میرے دل سے اور میرے رُوئین۔ رُوئین سے آپ کے واسطے دعا نکلتی ہی۔ یہ تو آپکو بہت ہو گا مگر یہ سُن رکھیے۔ کہ آپ کے میان کی شادی جج صاحب کی سالی کے ساتھ ہونے والی ہی۔ سب تو یہی کہتے ہین۔ میمین تک کہتی ہین۔ جب دیکھو صاحب وہین تو بنے رہتے ہین۔ ساتھ گاتے ہین۔ ساتھ ناچتے ہین۔ جہان جاتے ہین ساتھ۔ کل دن بھر فتحپور مین ساتھ رہے۔ نہین معلوم کیا کچھ ہوا۔ آج صبح سے یہ خبر زیادہ مشہور ہو گئی ——— ابھی کچھ نہین بگڑا ہی۔ خیریت سے اپنے گھر چلی جاؤ۔ بس بہتر یہی ہی۔ چلی جاؤ۔ اور اپنی آبرو اپنے ہاتھ ہی۔ جاؤ۔

سیتا کی آنکھون سے جوے اشک جاری ہو گیا۔ بدن مین لرزہ سا معلوم ہونے لگا۔ پانون کانپنے لگے۔ چوکھٹ پر بیٹھ گئی۔ اور دونون ہاتھون سے اپنا منھ چھپا لیا۔ ہاے دل بیٹھا جاتا ہی۔ کیا کہانی سُنی! حیرت سے اُدھر دھر تکنے لگی۔ دیکھا کہ وہ عورت جا چکی ہی۔ پھر کیا کرتی رہی؟ ادھر اُدھر ٹہلنے لگی۔ مگر قدم کہین کے کہین پڑتے تھے۔ پھر جا کر چوکھٹ پر بیٹھ گئی۔ جھٹپٹا وقت ہی سیرل کا انتظار ہے۔ دل بے قرار ہی۔

جھٹپٹا وقت ہی بہتا ہوا دریا ٹھہرا
صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا

مسٹر سیرل خوش خوش آئے سیتا اُنسے ملنے کو تھوڑی دور آگے بڑھی -

مسٹر سیرل - آؤ- سیتا آؤ - دیکھو کیسی ٹھنڈی ہوا ہی چلو کشتی پر سوار ہون -

آج تو مین سویرے آگیا ہون - خیر تو ہی - ؟ تمھارا چہرہ کیون اُترا ہوا ہی - ؟

سیتا - (نہایت خستہ اور شکستہ آواز سے) مین نے سُنا - سیرل ! مین نے سنا کہ تمھاری شادی ہونے والی ہی - کیا یہ سچ ہی - بتائیے تو سرکار - کیا یہ سچ ہی جو کچھ ہو کہہ ڈالو - اور مجھے رخصت کردو - مجھے جانے دو - کیا سیتا کو رسوا کروگے اپنی سیتا کو ذلیل نہ کرنا - سرکار ! - مجھے یہ دن دیکھنا پڑا - اور اِس قدر جلد -

سیرل - (بادلِ رنجور) میری پیاری بیوی - تمنے میری بات یقین کی - مجھپر اعتبار کیا - اب مجھپر اعتبار ہی رکھو - تمسے یہ جھوٹھی خبر کسنے کہی ؟ - مین دیکھتا ہون کہ تمنے چوڑیان پہنی ہین - بس اُسی منہارن نے کہا جسکو تمنے بلوایا تھا - میری حماقت تھی کہ مین نے ایسی عورت کو تمھارے پاس آنے دیا سیتا میری پیاری سیتا (سیتا کا چہرہ اپنے سینے سے لگا کر) ادھر دیکھو - ایسا خیال بھی نہ کرنا - مین نے خدا کے سامنے اور تمھاری برادری کے سامنے اقرار کیا ہی - کہ مین تمھارے ساتھ وفا کرونگا - اور مین اپنے قول پر ثابت قدم ہون بیشک مین اپنے ہمقوم لوگون سے ملتا ہون - مگر - خوب سمجھ لو - کہ اگر رانسٹن صاحب کے یہان میری آمد و رفت ہی تو ایسی ہی جیسی اپنے بھائی اور بہنون کے یہان ہوتی ہی -

سیتا پھر زار زار رونے لگی - سیرل کی بات ہمیشہ یقین کرتی تھی -

سیتا - سیرل - جو کچھ تمنے کہا - مین یقین کرتی ہون - مگر ہائے مین نے کیا سنا تھا - کیا بُرا خواب دیکھا تھا -

سیرل - اچھا - تو اب ادھر آؤ - دیکھنا کہ مین اس پیرزال کو کیسی سزا دیتا ہون - تمھاری آبرو کا مجھے ویسا ہی خیال ہی جیسا اپنی آبرو کا - خیر - وہ چلی گئی - تو چلی جانے دو - مگر - خبردار - اب اُسکو کبھی نہ بلوانا - آؤ - شالی چادر اوڑھ لو - ٹھنڈی ہوا سے تمھین تفریح ہوگی - جو خواب و خیال تھا اُسکو بھلا ڈالو -

سیتا اُنکے ساتھ گئی - دلکو تسکین ہوئی - رنج و غم بھول گئی - کیا ہتھیلی پہ دعاے خفقان لکھی تھی + ہاتھ سینے پہ جو رکھا تو کلیجہ ٹھہرا -

سیرل - مین نے آج جج صاحب کے یہان جانے کا وعدہ کیا ہی - اور جاؤنگا مگر جب تک تمھاری طبیعت ٹھہر نہ لے مین نہ جاؤنگا -

سیتا - (انکا ہاتھ کے ساتھ) ابھی نہ جاؤ - سیرل - میرے پاس ہی رہو - مین روز تو تمھین روکتی نہین - مگر آج رات کو نہ مجھے خوف سا معلوم ہوتا ہی - مجھے تنہا نہ چھوڑو -

مسٹر سیرل ٹھہر گئے - اُنکو معلوم تھا کہ اُسکی طبیعت کو اب سکون ہی - حالانکہ رنج بالکل تو دور نہین ہوگیا تھا - اُنکو خود بھی بہت ملال تھا - دوسرے

دن شام کو کبھی مسٹر سیرل نہ جاتے۔ مگر مسز ہانسٹن کی ایک چھٹی آئی تھی۔
"کہ آج دعوت ہی۔ مہمان جمع ہین چاہے آپ کھانے مین شریک نہ ہون۔
مگر بعد کھانے کے ضرور بالضرور تشریف لائیے۔ کپتان ہابسن بھی ہونگے"

جب مسٹر سیرل صبح کو سیتا کے بنگلے مین ناشتہ کھا رہے تھے۔ تب ہی یہ چھٹی آئی تھی۔ اور اُنھون نے چھٹی سیتا کو پڑھا دی تھی۔ سیتا نے کہا کہ کھانے پر ضرور جایے۔ مگر صاحب نہین راضی ہوے۔ اُنھون نے سیتا سے فرمائش کی۔ کہ "تم مجھے کچھ چیزین پکا کر کھلاؤ۔ جو مجھے بہت پسند ہین" ہر طرح اُسکی دلجوئی اور تالیف صاحب کو منظور تھی۔

صاحب شام کو سویرے کچہری سے واپس آئے۔ کشتی پر سوار ہوے سیتا خوش خوش صاحب کے واسطے کھانا لائی۔ جو کھانے اُنکو پسند تھے۔ وہ ہی پکائے تھے۔ مسٹر سیرل۔ پیشتر ہی سے جج صاحب کے یہان پہونچگئے مسٹر ہانسٹن نے اصرار کیا کہ یہان صاحب لوگون مین آکر بیٹھیے۔ مگر اُنھون نے کہا کہ مین جہان بیٹھا ہون۔ وہین مجھے بہت لطف ہی۔ وہ ڈرائنگ روم ہی مین بیٹھے رہے۔

مسز ہانسٹن۔ مسٹر سیرل۔ آخر آپ کھانے پر نہ آئے نہ۔ اور کچہری سے واپسی پر بھی نہ آئے۔ مجھے تو تنہا کھانا کھانا عذاب ہوجاتا ہی۔

اسوقت تو سیرل کے دل مین سیتا کی وہ محبت تھی وہ جوش اخلاص تھا

کہ شاید ہی کبھی پیشتر ہوا ہو-

مسٹر سیرل - مین تنہا نہین تھا - میری بیوی نے میرے واسطے کھانا تیار کیا تھا - نہایت خوش ذائقہ کھانا تھا - جسکو مین نے بہت خوشی سے کھایا

یہ پہلا موقع تھا کہ مسٹر سیرل نے مسز ہانسٹن سے سیتا کا ذکر کیا - جسکو سنکر وہ بیحد محجوب ہوئین - گریس نے اگر سنا بھی ہو تو کچھ توجہ نہین کی - برابر موسیقی کی طرف مصروف رہین - مسز ہانسٹن نے نظر غلط انداز سے اپنی بہن کو دیکھا بھی - مگر اُسکے چہرے پر کوئی آثار تغیر نہ پائے-

مسز ہانسٹن - مسٹر سیرل آپ خوب آدمی ہین - اگر آپ نہین آئے تو کوئی مضائقہ نہین مجھے ندامت ہی کہ مین ابتک سیتا سے ملنے نہ گئی - مگر مسٹر ہانسٹن نے کہا تھا کہ ابھی جانے کا موقع نہین ہی - اب آپ واپس آلین تو مین اُس سے ملون - اور مراسم دوستانہ کا برتاو کرون مسٹر ہانسٹن اُسکی بڑی تعریف کرتے تھے-

مسٹر سیرل - آپ نے بڑی مہربانی کی - اور مین آپ کے خیالات کی قدر کرتا ہون - مسٹر فلپ نے جو کچھ کہا سچ کہا - بات یہ ہی کہ آجکل سیتا بڑی محنت سے انگریزی پڑھ رہی ہی - اور بڑا اشتیاق تو اُسکو یہ ہی کہ آپ سے ملکر انگریزی مین باتین کرے - جو کچھ آپ نے فرمایا ہی مین اُس سے کہونگا - اُسکے آتش شوق پر آپ کے کلمات تازیانے کا کام کرینگے - عجیب تیزی کے

ساتھ وہ علم مین ترقی کر رہی ہے مجھے تو حیرت ہوتی ہے۔

مسز ہانسٹن۔ اچھا۔ تو اس بارے مین ایسی جیسی راے آپ دونون صاحبون کی ہو وہ مجھے منظور ہے۔

گریس۔ (پیانو کے پاس سے) یہ تم دونون مین کیا سرگوشیان ہو رہی ہین۔

مسز ہانسٹن۔ مین مسٹر سیرل کو ملامت کرتی تھی کہ آج تم مشق کیواسطے کیون نہین آئے۔ اُنھون نے توبہ کی۔ اور معافی چاہی۔

مس گریس۔ (طنز سے) وہ قابل ملامت ہین بھی۔ دیکھو۔ اُس ترانے کو مشق کرنا تھا۔ آج رات کو وہی تو پیانو پر بجانا تھا۔

مسٹر سیرل۔ مس گریس خفا نہ ہوجیئے۔ واقعی مجھے وقت ہی نہین ملا۔ ورنہ مین ضرور آتا۔ یہان آنے کی مسرت سے محروم نہ رہتا۔ آج وہی گت پیانو پر ضرور بجایئے۔

کچھ اور لیڈیان آگئین۔ اور یہ باتین رہ گئین۔ دعوت پھر ویسی ہی لطف کی تھی۔

سیتا کچھ دیر بیٹھی رہی۔ پھر کتاب اُٹھا لی اور پڑھنے لگی۔ مگر ہر حرف سے اُس منہارن کی صورت نظر آتی تھی۔ کہہ گئی تھی "ابھی سویرا ہے چلی جاؤ" اب تک رشک وحسد کا پورا قبضہ اُسکے دل پر نہین ہوا تھا۔ شوہر سے

اپنی نسبت بیان کی تھی۔ اُنھوں نے تشفی او تالیف کردی تھی۔ اپنی محبت کا یقین دلا دیا تھا۔ مگر بالکل تسکین نہین ہوئی تھی۔ کچھ نہ کچھ اثر ضرور باقی رہگیا تھا۔ جو بسا اوقات کچھ کام کرجاتا تھا۔

سیتا۔ (دل ہی دل مین) مین دونون کو یکجا دیکھ بھر پاتی۔ بس مین پورا اندازہ کرلیتی۔ اگر جو کچھ سنتی ہون۔ سچ ہوتا۔ تو مین چپکے اپنے گھر چلی جاتی دل تو ضرور پاش پاش ہو جاتا۔ مگر۔ اُنکی خوشی ہو جاے۔ مین چاہے مر ہی جاؤن۔

کچھ خیال آیا۔ جج صاحب کی کوٹھی تو پاس ہی تھی۔ روز دیکھتی ہی تھی۔ لاؤ چلکر دیکھ سن نہ لون۔ بہیمی سونے چلی گئی تھی۔ غسل خانے مین کچھ ساریان پھیلائی ہوئی تھین۔ اپنی پوشاک نفیس اُتار کر خادمہ کے موٹے کپڑے پہن لیے پازیب اُتار ڈالی۔ بنگلے کے باہر آئی۔ وہان کون تھا! سپاہی پہرے پر ٹہل رہا تھا۔ اور جج صاحب کی کوٹھی سے گانے کی دھیمی دھیمی آواز آرہی تھی۔ ہو کا عالم۔

جاتی تھی۔ مگر قدم لڑکھڑاتے تھے۔ کچھ تو ارادہ ہوا کہ واپس آوے۔ مگر شوق مانع ہوا۔ دیکھنا ضرور ہی۔ سننا ضرور ہی۔ نہین تو چین کہان۔ بے دیکھے سُنے قرار کیسا۔ اندھے کی طرح جج کی کوٹھی تک پہونچ ہی گئی۔ ذرا پتا کھڑکتا تھا چونک پڑتی تھی۔ ڈرائینگ روم باغ مین مسٹر رانسٹن نے علیحدہ بنوایا تھا

بہت ہی عمدہ عمارت تھی۔ گرمیوں مین شام کے وقت اُسکی چھت پر بیٹھنا لطف سے خالی نہ تھا۔ اِس عمارت کی کرسی چار فیٹ بلند تھی۔ گرد درختوں اور پھولون سے محصور تھا۔ اندر سے روشنی آکر پھولون کی کیاریون پر پڑتی تھی۔ جنکی نکہت جان فزا دل و دماغ کو معطر کر رہی تھی۔ دیکھنے سے آنکھون مین نور بڑھتا تھا۔ ہوا بھی معطر ہو رہی تھی۔ سیتا چپکے سے ایک جگہ جا کر بیٹھ رہی۔ اندر سے گانے کی آواز آ رہی تھی۔ کچھ لوگ خوش الحانی کے ساتھ ہم آواز ہوکر گا رہے تھے۔ مگر یہان اتنے حواس کہان بجا تھے کہ گانے کا لطف آتا۔ ایک جھاڑی مین خاموش بیٹھ رہی۔ ایک خواب تھا کہ دیکھ رہی تھی۔ حواس منتشر چاہتی تھی کہ بجا ہون۔ مگر نہین ممکن تھا۔ بس ایک خیال بسا جما تھا کہ نکالے نکلتا ہی نہ تھا۔ کبھی تنہا سیرل صاحب کی آواز سن پڑتی تھی۔ کبھی کئی آوازون کے ساتھ۔ کبھی صرف ایک خوش گلو عورت کی آواز کے ساتھ بس یہی تس گریں ہی۔ کھڑی ہو کر کمرے کے اندر نظر ڈالی۔ دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہین۔ کچھ کھڑے ہین۔ میمون سے کمرہ بھرا ہوا ہے۔ نظر بھر کر سب کو دیکھ رہی تھی۔ اتنے مین دیکھا کہ ایک میم صاحبہ پیانو کے پاس جا کر بیٹھین۔ اور اُنکے ایک طرف ایک حسین لڑکی۔ اور ایک طرف مسٹر سیرل آکر بیٹھے کیسی خوبصورت لڑکی ہے۔ کیسی مہ جبین۔ کیسی زلف پرشکن۔ کیسا رنگ۔ گلاب کا سا رنگ آنکھ سو کرتا سے کیسی درستا۔ بدن سانچے کا ڈھلا ہوا۔

سیتا۔ (دل مین) بس یہی گریس ہی۔ وہ عورت سچ تو کہتی تھی۔ اُنکے واسطے یہ مجھ سے کہین اچھی ہی۔ اندر کے اکھاڑے کی پری ہی۔ اسوقت سیتا کا دل چاہا کہ کہین کسی طرف بھاگ جائے۔ شہر مین کسی سنار کے یہان رات بسر کرنے کا ٹھکانا مل ہی جائیگا۔ مگر گانا پھر شروع ہوگیا۔ اور سیتا بہت توجہ اور محویت کے ساتھ سننے لگی۔ یہ وہ چیز تھی جو سیرل صاحب نے اُسکو سنائی تھی سمجھائی تھی۔ وہ اس ترانے سے گوش آشنا تھی۔ ہاے عشق و محبت بھی کیا بلا ہی۔ اسمین کمی نہ ہونا تھی نہ ہوئی۔ اور کیسے ہوتی۔ اُسکو تو عشق صادق تھا۔ بھلا سیتا مسٹر سیرل کے ساتھ کیسے گانے مین شریک ہوسکتی تھی۔ اور ایسا گانا اُس سے کہان ممکن تھا۔

گانا بند ہوا۔ سیرل صاحب کمرے کے دروازے کھولکر باہر نکل آئے اور مس گریس اُنکے ساتھ۔ سیتا پھر چپ ہو رہی۔ اسقدر قریب تھی کہ چاہتی تو دونوکو چھو لیتی۔ مگر بے دم چھپی بیٹھی رہی۔ اور دونوکو دیکھتی رہی۔ دونون اِدھر اُدھر کی باتین کرنے لگے۔

مسٹر سیرل۔ کمرے کے اندر کس قدر گرمی تھی۔ باہر آنے سے کیسی تفریح ہوئی ہوئی نہ مس ہاسٹن۔

مس گریس۔ ضرور۔ بڑی فرحت ہوئی۔ دیکھو تو روشنی باغ کا لطف دوبالا کر رہی ہی۔ وہ سامنے والے تاڑ کا درخت کسقدر خوشنما ہی۔

مسٹر سیرل۔ آج تو تمھاری آواز خوب ہی صاف ہو رہی ہی۔ اب اسوقت (Dove Sono) گاؤ۔ یا جو اور چیز تمکو پسند ہو۔

مس گریس۔ اچھا تو مین (Dove Sono) گاؤن اور تم (Vedrai Carind) گاؤ۔ چلو یہی فیصلہ رہا۔

مسٹر سیرل۔ اچھا مین ضرور گاؤنگا۔ لے اب اندر چلو۔ یہان سردی ہی اور تم کچھ اوڑھے بھی نہین ہو۔

مس گریس۔ (جھاڑی کی طرف اشارہ کرکے) وہان کیا ہی۔ پتیون کو جنبش ہوئی۔ اور ایک آہ سرد کی آواز میرے کان مین آئی۔

مسٹر سیرل۔ (ہنسکر) کچھ بھی تو نہین۔ اگر تم نے سنا بھی ہو۔ تو کوئی کتا ہوگا جو ادھر اُدھر کہین بیٹھا رہا ہوگا۔ لے اب اندر چلی آؤ۔ تو مین دروازہ بند کرلون۔

گریس نے سچ کہا تھا۔ واقعی کسی نے آہ سرد بھری تھی۔ مگر وہ آہ سرد شکر گزاری کی تھی۔ وہی عورت جو جھاڑی مین چھپی بیٹھی تھی۔ اور جانتی تھی کہ آج دونون کی محبت باہمی کا مشاہدہ کرے گی۔ اپنے آنکھون دیکھ لیگی۔ جانتی تھی کہ مسٹر سیرل اسی سے اُس لہجے مین باتین کرینگے جو وہ خوب سُن چکی ہی۔ اور جسکا اثر اُسکے دل مین سرایت کرگیا ہی اور یہ بھی سمجھتی تھی کہ دوسری جانب کا لہجہ اور انداز گفتگو کچھ اور ہوگا۔

باتین جو کچھ ہوئی ہون - مگر طرز گفتگو بالکل بیگانہ وار تھا - کوئی لگاوٹ - اور گرویدگی بات چیت مین نہ تھی - دو دوستون مین جیسی سادی باتین ہوتی ہین عشق و محبت کے آثار نہین تھے - عورت نے نام تو لیا - مگر سیرل نہین کہا - مسٹر ہرنڈن کہا - اسوقت تو سیتا کو مسٹر سیرل کی محبت پہ ایسا وثوق ہوا - ایسی مسرت ہوئی کہ مدت العمر کبھی نہین ہوئی تھی - دلکو سکون کامل حاصل ہو گیا - بس - اب ایک لمحہ نہین ٹھہری - گھر پہونچی - کپڑے بدلے - اور شوہر کی منتظر بیٹھی - جب مسٹر سیرل آئے تو بیساختہ اُنکے گلے لگی اور کہنے لگی -

سیتا - میرے پیارے - مجھے جان سے زیادہ عزیز - اسقدر جلد کیون چلے آئے -

مسٹر سیرل - سب چلے گئے - مین بھی چلا آیا - آج تو تم آپے مین ہو - تمھاری آنکھون سے معلوم ہوتا ہے - مین جانتا تھا کہ اُس کمبخت منہارن کا قصہ تمھارے دماغ سے نکل جائیگا - کہو اب وہ خیالات تو دفع ہوے - اب تو وہ لوٹ نہین سکتے -

سیتا - کبھی نہین - ہرگز نہین - (دل مین شرمندہ ہوئی کہ خیال ہی مین کیون نہ سہی - مگر مسٹر سیرل کی سچی محبت مین مین نے شک کو کیون راہ دی -)

مسٹر سیرل - اچھا - اور خوشخبری سنو - اب میرا قصد منگل کو دورے پہ

نکلنے کا ہی۔ جج صاحب کے یہان کے لوگون نے گومکھ نہین دیکھا ہی۔ وہ سب ساتھ چلینگے۔ رات بھر رہ کر صبح کو واپس آوینگے۔ اور ہمارا تو وہی قدیم دستور رہیگا۔

سیتا (تالیان بجا کر) مجھے بڑی ہی خوشی ہوگی۔ اور مجھے گومکھ پر منت بھی تو اوتارنا ہی۔

ناظرین سمجھ لین کہ مسز اسمتھ نے کسقدر مسرت سے مسز ہوم سے آیا کی کارگزاری بیان کی۔ اور کس افتخار کے ساتھ اُسکی عیاری کی صفت کی مسز جونس البتہ اِس فتنہ پردازی سے متنفر تھین۔ اور اُنکو مطلق دلچسپی اِس معاملہ سے نہین ہوئی۔ اور مسز ہوم اِس کارروائی سے کچھ زیادہ خوش نہ ہوئین۔ اُنکو خوب معلوم تھا کہ مسٹر سیرل کو لیوسی کی طرف مطلق توجہ نہ تھی۔ اور فتحپور کی دعوت کے دن سے تو جو کچھ شک تھا۔ وہ بھی رفع ہوگیا تھا۔ مگر یہ غنیمت تھا کہ کپتان ہابسن کی وارفتگی لیوسی کے ساتھ بڑھتی جاتی تھی۔ یہ اور بات ہو کہ اُنکے کسی دن لارڈ ہو جانے کی اُمید نہ تھی۔ مگر کپتان صاحب کے معقول جائداد تھی۔ اور مسز ہوم کے خیال مین مسٹر سیرل برنڈن سے زیادہ وجیہ تھے

اب تو نورپور کے حالات کا کافی تذکرہ ہوگیا۔ وہ چہل پہل کچھ دنون میں جاتی رہی۔ اور ضلع اپنی اصلی حالت پہ آگیا۔ وہی معمولی حالت۔

باب بست و ہفتم
گوکھ

آٹھ میل کے فاصلہ پر مسٹر سیرل کا پہلا فرودگاہ تجویز ہوا۔ سررشتہ دار صاحب کو اس نقل و حرکت سے بڑی خوشی ہوئی۔ کس مستعدی اور مسرت سے روانگی کا انتظام کرتے تھے۔ اور دل میں کہتے تھے کہ ہمارے آقا۔ے نامدار بہت ہی مستقل مزاج اور راستباز آدمی ہیں۔ جو کچھ لوگ بکتے تھے وہ محض بے بنیاد افواہ تھی۔

مسٹر نوبل کرسمس ڈے کو۔ اور مسٹر مانسٹن کے یہان دعوت مین شرکت کے واسطے صرف آئے تھے۔ اسکے بعد نورپور سے چلے گئے تھے۔ اِسموقع پر ضلع کا کام ہندوستانی ڈپٹی مجسٹریٹون۔ اور حاکم خزانہ کے سپرد کیا گیا۔ اور ہدایت کردی گئی تھی کہ لبشرط ضرورت انتظام اور سرانجام کار مین جج صاحب بہادر سے اِستصواب کرتے رہین۔

سررشتہ دار صاحب کو اتنی خوشی دورے پر جانے کی کبھی نہین ہوئی تھی نقشہ جات مالگزاری مرتب اور تیار تھے۔ یہ ضرور تھا کہ ایک پانزدہ روزہ محض بے کار صرف کیا گیا۔ مگر خیر۔ کچھ ایسا ہرج نہین ہوا تھا۔ صاحب بہادر کی مستعدی ایسی ویسی نہ تھی۔ کہ کام پڑا رہ سکتا۔ گوکھ کے قریب ایک موضع

مین لشکر کا مقام ہوا۔ مسٹر سیرل۔ اور مسٹر مائسٹن کے خیمے کوٹھو کے قریب ہی
نصب کیے گئے تھے۔ سیتا نے پہلے ہی سے ادا ے رسم۔ کی سا [illegible] کی تاکید
کہلا بھیجی۔ اور خود مسٹر سیرل سے پیشتر ہی روانہ ہو گئی تھی کہ راستے مین سب کا
ساتھ نہ ہو۔

طلوع آفتاب سے پیشتر چارون احباب گھوڑون پر سوار روانہ ہوے
قاعدہ تھا کہ رسالے کے دو سوار جج صاحب کے ساتھ حاضر رہا کرتے
تھے۔ صبح کی سردی اور ٹھنڈی ہوا بھلی معلوم ہوتی تھی۔ اور کہرا پڑتا تھا۔
آبادی کے قریب دھوان چھایا ہوا تھا جو سردی سے زیادہ رفعت تک پہونچکر
ہوا مین مخلوط نہین ہو سکتا تھا۔ البتہ دھوپ سے تھوڑی دیر مین ہٹ جائیگا
[illegible] لے کر دوڑتے تھے۔ لڑکیان خیر مقدم مین گھوڑون کے سامنے
پانی کے گھڑے ڈھلکاتی تھین۔ ایک بہت ہی آباد موضع مین ہو کر یہ لوگ
گذرے۔ اور مسٹر سیرل نے مجوزہ اصلاحات کا تذکرہ کیا۔ موضع کے مکھیا۔
مقدم۔ اور بہت سے کاشتکار۔ سلام کو حاضر ہوے۔ اور نہایت مہربانی
سے حکام نے اُنسے حالات دریافت کیے ــــ سیرل صاحب مس گریس کے
قریب آتے رہتے تھے اور سنجیدگی سے زراعت اور آبادی کی کیفیت اور حالات
اُنکو سمجھاتے جاتے تھے۔ غلے کے شاداب اور سرسبز کھیت تبلاتے جاتے
تھے۔ کہین گیہون کہین چنا۔ کہین مٹر۔ کہین جو۔ [illegible]

عقائد مذہبی اور۔ اوہام کی تفصیل بیان کرتے تھے۔

یہ اُن لوگون کے عقائد ہین۔ جنہین اُنکو اب رہنا ہی۔ بعض بعض جگہ سایہ دار راستے۔ اور اُنکے ادھر اُدھر جنگل۔ اور جھاڑی۔ انگلستان کے مناظر پیش نظر کر دیتے تھے۔ مگر کہین شوالہ کہین کوئی مسجد۔ کہین کوئی مقبرہ ملتا تھا جس سے سمجھ پڑتا تھا کہ ہندوستان مین ہین۔ ایک گھاٹی سے گذر کر پھر ٹیلے پر چڑھنے لگے سامنے کچھ زمین بھی بلندی پر تھی۔ جسپر کوئی زراعت نہ تھی البتہ تختہ زمین پر گھاس اوگی ہوئی تھی۔ بیچ بیچ پھولون کے درخت بھی لہلہا رہے تھے۔ میدان مین جابجا مہوے۔ اور آم کے بڑے بڑے درخت تھے۔ جو انگلستان کے شاہ بلوط کے درختون کے مثل تھے۔ میدان کے داہنی طرف پھر پہاڑ تھے۔ اور بائین ہاتھ دور تک ارض مرتفع زیر نظر تھی۔

زمین ہموار تھی۔ لوگون نے گھوڑونکو تیز کیا۔ مس گریس جب سے ہندوستان آئی تھین ایسے مقامات کے دیکھنے کا اُنکو اتفاق نہین ہوا تھا مگر اب جو کچھ دیکھ رہی تھین اسمین ایک جدت۔ اور فرحت۔ اور لطف تھا

مس گریس۔ (گھوڑے کو آہستہ کر کے) مسٹر برنڈن اگر آپکے ضلع کا یہ ہی نمونہ ہی تو کچھ حیرت نہین۔ اگر آپ صدر کو چھوڑ کر یہان آنے کے مشتاق رہتے ہین۔ اور مین اگر آپ ہوتی تو مین تو کبھی ضلع مین جاتی ہی نہین۔

مسٹر سیرل۔ کبھی کبھی میرا ضلع مین جانا ضروری ہی۔ اور جانا پڑتا ہی۔

مگر تمھاری رائے صحیح ہی - مین چاہتا ہون کہ مین رعایا کے حالات اُن کے دیس اور مساکن پہ دیکھون - یون تو وہ لوگ ضلع کی کچہری مین وقت اور زحمت اُٹھا کر آتے ہی رہتے ہین - یہ حصہ ضلع بہت ہی سرسبز ہی - نورپور کے قربت مین ایسے مقام کی کم امید ہوسکتی تھی - مگر مجھے شاہ گنج کہین زیادہ پسند ہی - شاہ گنج بھی ارض مرتفع کے متصل آباد ہی - اور وہان کے مناظر بھی نہایت ہی خوشنما ہین - وہان کے مناظر اور مقامات کی تصویرے جب بنا تا ہون تو محنت وصول ہو جاتی ہی - اگر آپ وہان کی تصویرین لین - تو آپ کہین زیادہ خوبصورت بنا دین - لیجیے - اب بڑاو پہ آ گئے - آپ لوگون کو تو سواری کے بعد کچھ اشتہا ضرور رہی ہو گی -

تھوڑے نشیب مین ایک جگہ تھی - جہان اوپر کی بہ نسبت آم اور مہوے کے درخت زیادہ گنجان تھے اور یہ ایک گھاٹی تھی جو دور تک مسطح تھی - ایک نالہ نیلے رنگ کے پانی کا بھی پاس ہی بہ رہا تھا - اور معلوم ہوتا تھا کہ ایک چھوٹا سا دریا بھی اسجگہ پہ ہی - یہ دریا اُس ٹیلے کے نیچے تھا جس پہ سے مسٹر سیرل کی پارٹی کے لوگ اُتر رہے تھے - اور موقع اسکا یہ تھا کہ بیچ مین دریا جاری تھا ایک کنارے پہ وہ ٹیلہ تھا جسپر سے یہ لوگ اُتر رہے تھے - اور اُسکے دوسری جانب بھی اُسی رفعت کا ایک ٹیلہ تھا جسپر ویسے ہی پرانے درخت تھے -

مسنر ہاٹن - اور وہ چشمہ کہان ہی مسٹر برنڈن ؟ کہین قریب ہی تو

نہ تھا۔

مسٹر سیرل۔ آپ لوگ میرے ساتھ چلے آیئے تو مین آپ کو بہت ہی پُرفضا منظر دکھلاؤنگا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ پانی کی کمی سے اسکا پورا حسن آپ لوگ نہ دیکھ پاوینگے۔

مسٹر سیرل نے اپنے گھوڑے کی باگ قریب ہی ایک چوٹی کی طرف پھیری۔ سب اُنکے ساتھ ہوئے۔ چلتے چلتے چوٹی کے اُدھر تک پہونچ گئے۔ وہان سے جو نیچے نظر ڈالی تو خلاے محض۔ ایک عمیق گھاٹی پیش نظر۔ گھاٹی کے ہر چہار طرف قریب چار چار سو فیٹ بلندی کی پہاڑیان تھین۔ اُن پہاڑیونکا رنگ سیاہ۔ خاکی۔ زرد۔ یا سرخ تھا۔ پہاڑیان جابجا ہموار تھین۔ مگر بلندی پر کچھ چوڑے چوڑے منار بنگئے تھے جو پہاڑ سے بالکل الگ معلوم ہوتے تھے۔ یہ منارے اصل مین اُسی پہاڑی کے اجزا تھے۔ اور اُنپر پھولون۔ اور قدرتی بیلون کی عجیب آراستگی تھی۔ گھاٹی بہت وسیع نہ تھی۔ ایک چوٹی مین سے ایک چشمہ جاری تھا۔ جسکی ہیئت ایک فوارے کی تھی۔ ہوا سے فوارے کی کئی دھارین بندھ جاتی تھین اور اُن دھارون مین شعاع آفتاب سے طرح طرح کے رنگ پیدا ہوتے تھے۔ ہر دھار بجاے خود ایک کہکشان تھی جس جگہ یہ چشمہ گرتا تھا وہان ایک نالہ بنگیا تھا۔ نالے کے کنارے اُنس اور تیاد کے درخت تنگ ہوگئے ہوئے تھے۔ جہانتک تھم نہین تھے وہان شادگی

بچھائی ہوئی تھی - فوارے اور چشمے کے بہنے سے - اور قریب کے دریا کی روانی سے ایک مخلوط آواز پیدا ہوتی تھی جو کسی قدر مہیب تھی - اور پانی جب پتھرون سے رگڑ کھاتا تھا - تو آواز بھی مختلف طرح کی ہو کر کانون تک پہونچتی تھی -

مسٹر مانسٹن - اس جگہہ کا تمنے کبھی ذکر ہی نہین کیا تھا - یہ تو عجیب مقام ہے خوب جگہہ ہے -

سیرل - مین نے اسموقع کا زیادہ تذکرہ فضول سمجھا - مبادا لوگ مبالغہ سمجھین مگر پارسال مین نے اس چشمہ سار کو دیکھا - یہان شکار کے تعاقب مین پہونچا تھا - اور اُسیوقت مین نے عہد کر لیا تھا کہ مسز مانسٹن کو یہان ضرور لاؤنگا - واقعی عجیب جگہہ ہے - اور بہت ہی دلچسپ - اس دریا کا نام انجرنا ہے - نام بھی خوب ہے نہ مس مانسٹن تیس میل تک اسکا بہاؤ ہے - آج کل تو پانی کم ہے - مگر برسات مین خوب طغیانی ہو جاتی ہے - جہان تصویر مین پانی دکھاتا ہے - وہان سفید نشان دونون طرف لگا دینا مس گریس !

مس گریس - اس سے زیادہ خوشنما مقام کہین ہو ہی نہین سکتا - دیکھیے تو پہلے ایک بڑا دھارا پانی کا بہ رہا ہے - آگے بڑھ کر اُسکی کتنی شاخین پھوٹتی ہین - معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پری اپنی سفید پوشاک سمیٹے ہوے اُڑی جا رہی ہے - کچھ تعجب نہین جو ہندوستان کے لوگ اس فوارے کی ہیئت کو کسی پری سے تشبیہ دیتے ہون -

مسٹر سیرل - یہ قصہ تو اِسکا ہئی ہی - راجہ اندر کے اکھاڑے مین ایک پری خلاف دستور غلطی سے ایک انسان پہ عاشق ہوئی جو سزا مین دریا بنا دی گئی - بیچاری مایوسی کے عالم مین اس پہاڑ تک پہونچی اور یہان بہ رہی ہی -

مس گریس - ایسے تو بہت قصے ہونگے -

مسٹر سیرل - ہان بہت قصے ہین - اگر لکھیے تو ایک دفتر ہو جاوے - یہ لوگ جیسا شاید آپ خیال کرتی ہون بالکل نادان ہی نہین ہین - کوئی درخت کوئی چشمہ - کوئی پہاڑ - کوئی جھیل - کوئی دریا - کوئی گھاٹی - کوئی وادی - ایسا نہین ہی جسکا کچھ نہ کچھ افسانہ نہ ہو - اور جہان کبھی دیوتا - کسی روح - کسی پری - کسی خبیث کا گذر - اور مقام نہ ہو - لوگ کہتے ہین - کہ رات کو اس پری کی آہ وزاری سننے سے سخت قلق ہوتا ہی - مگر اُدھر ٹیلے کے آدھر ایک مندر ہی - بہت محفوظ جگہہ ہی - وہان جاکر لوگ منت مانتے ہین - نذر بھینٹ چڑھاتے ہین - اور مرادین مانگتے ہین - دن بھر خوب مجمع رہتا ہی - مندر کا پروہت قریب ہی ایک موضع مین رہتا ہی مندر سے نیچے کے خندق - اور دامن کوہ کا بہت عمدہ منظر ہی - وہان بھی مین تمکو لے چلونگا - مگر اسموقع کی تصویر تو آپ لے لیجیے - یہان کی تصویر آپ ضرور بہت ہی خوب بناوینگی -

مس گریس نے کوئی جواب نہین دیا - وہ محو تماشا ہو رہی تھین - اس ملک مین ایسے مناظر کی امید کہان تھی - فرط مسرت سے آبدیدہ ہو رہی تھین - گھوڑے کی

باگ موڑی۔ اور خیمے کی طرف روانہ ہوئین ۔ حاضری کے وقت پولیس کا ایک سپاہی
جنکو نورپور مین چھوڑ آئے تھے۔ خطوط لیکر آیا۔ سیرل نے کچھ دیر کے واسطے معافی
چاہی ۔ اور خطوط پڑھنا شروع کیے۔ بعض کے جوابات کی یادداشت بھی لکھتے
جاتے تھے۔ سیتا اِسوقت یہان نہین تھی۔ وہ مندر چلی گئی تھی۔ اور مسٹر ہانسٹن اپنے
یہان کی ڈاک دیکھ رہے تھے۔

مسٹر ہنسٹن۔ گریس! ۔ اب جبتک یہ لوگ اپنا کام کرین۔ ہم تم کیا کرین
چلو اُس سایہ دار درخت کے نیچے کرسیان بچھا کر بیٹھین۔ اور تم اپنا عکس کشی کا سامان
لیتی آؤ۔ اور اِس مندر کا نقشہ بنا لو۔

مس گریس۔ بس میری بھی یہی تجویز ہی۔ اچھا ے تشریف لائیے۔

ایک خدمتگار نے کرسیان لاکر بچھا دین۔ جہان بیٹھی تھین۔ وہان سے شِوالہ سامنے
تھا۔ ایک مختصر سی عمارت تھی۔ جو کچھ فاصلے پر نہ تھی۔ وہان جو لوگ تھے وہ صاف
نظر آتے تھے۔ بہت سی عورتین مندر کے گرد طواف کر رہی تھین جنکے ہمراہ بہت سے
ننگے سر برہمن تھے۔

گریس۔ کیا اچھا ہوتا۔ اگر یہ لوگ قریب ہوتے اُنکی متواتر گردش سے اُنکی
تصویر لینا دشوار ہی۔ قریب چلنے مین کچھ ہرج تو نہین ہی۔

مسٹر ہانسٹن۔ کچھ نہین۔ ہرج کیا ہی۔ چلو چلین۔ وہ جھیل بھی دیکھ لین۔
دیکھو تو فوارہ کیسا جاری ہی۔ اور اِسوقت ہوا بھی نہین ہی۔

دونون شیوالے تک جا پہونچین - سیتا اپنے رسم کے ادا کرنے مین مصروف تھی - کچھ برہمن - اور اُنکی عورتین اُسکی مدد کے واسطے ہمراہ تھین - مسز مانسٹن کو خیال بھی نتھا کہ یہان سیتا موجود ہوگی اُنھون نے جانا تھا کہ دیہات کے کچھ لوگ آئے ہونگے - اور سیتا تو خیمے ہی مین کسی طرف ٹھہری ہوگی - یہان پہونچکر دیکھا تو سیتا اور اُسکی ضعیف العمر خادمہ شیوالے کے گرد طواف کر رہی ہی - اور اُسکے ساتھ برہمن کچھ گاتے جاتے ہین - مگر سیتا کی آواز کیسی پیاری تھی - گریس تو رُک رہی - مگر مسز مانسٹن سرتاپا اخلاق و مروت تھین - وہ کیسے رُک سکتی تھین -

مسز مانسٹن - (سیتا کا ہاتھ پکڑکر) تم تو سیتا ہو نہ - اچھا مین ابھی تمھین نہ چھوڑونگی - تم اپنے رسوم پہلے ادا کرلو -

سیتا - مین آپ کی شکر گذار ہوئی - میرا ہی نام سیتا ہی - مین ابھی حاضر ہوتی ہون -

پھر بھجن گانا - اور طواف شروع ہوا - دونون بہنین حیرت کے ساتھ یہ گانا سن رہی تھین -

سیتا - (چند مرتبہ طواف کے بعد) لیجیے - مین ختم کرچکی - آئیے آبشار دیکھ لیجیے کچھ خوف نہین - ایک محفوظ جگہ سیر دیکھنے کے واسطے بنی ہی -

دونون بہنین سیتا کے ساتھ ہولین -

مندر ٹیلے کے کنارے ہی بنا تھا - مگر آبشار کے دہانے کے مقابل تھا - نیچے

جو دونون بہنون نے نظر ڈالی تو سہم گیئین۔ اِس قدر عمیق کھوہ تھا کہ جسکا اُور چھور نہین مل سکتا تھا۔ فوارہ جاری تھا۔ پانی پر شعاع آفتاب سے عجیب رنگ مثل کہکشان ساعت بہ ساعت پیدا ہوتے رہتے تھے۔ ہیرے تھے کہ چمک رہے تھے۔

سیتا (مسز مانسٹن کا ہاتھ پکڑ کر) ڈریے نہین۔ یہان کچھ خوف نہین ہی جب حفاظت کا یقین ہوا تو دونون بہنین آگے بڑھ کر تماشا دیکھنے لگین۔

گریس۔ (اپنی بہن سے) یہان کے نقشے کے لینے کا خیال اِسوقت محال ہی۔ یادداشت کے واسطے ایک خاکہ بنائے لیتی ہون۔ آپ ذرا سیدھی کھڑی رہیے آپکی تصویر بھی اُس نقشے مین ہوگی۔

گریس بہت ہی تیز دست مصور تھی۔ فوراً ہی اُسنے تصویر کا خاکہ تیار کرکے اپنی بہن کو دکھلایا۔ سیتا نے دیکھا تو اپنی تصویر بھی اُسمین پائی۔

گریس۔ (اپنی بہن سے) میرا جی چاہتا تھا کہ مین بھی اس سے باتین کرون۔ تمھاری باتین تو وہ خوب سمجھ لیتی ہی۔

مسز مانسٹن۔ میرا بھی یہی جی چاہتا تھا۔ (سیتا سے) سیتا۔ تم کچھ انگریزی بول سکتی ہو۔

سیتا۔ (انگریزی مین) مین کوشش کرتی ہون۔ دیکھیے جو کچھ کہہ سکون۔ مس مانسٹن مین آپ سے ملکر بہت خوش ہوئی۔ مجھ سے ہاتھ تو ملائیے۔

مس گریس۔ نہایت خوشی سے (ایک عجیب انداز سے ہاتھ بڑھا دیا۔)

مسز مانسٹن۔ سیتا۔ مین تو تمھارا منھ چوم لونگی۔ تم تو بڑی پیاری ہو۔ افسوس ہی۔ کہ تمھارے شوہر نے مجھے اب تک تمسے نہ ملایا۔

سیتا۔ لارڈ وین ہیم صاحب۔ جب وہ مجھے آپ سے ملا دینگے۔ تو مین آپ سے محبت کرونگی۔ آپ کی خدمت کرونگی۔

مسز مانسٹن۔ اچھا۔ تو یہ تقریب تو خیمے مین ادا ہوگی۔

ٹفن کے وقت مسز مانسٹن نے مسٹر سیرل سے کہا۔

مسز مانسٹن۔ وہ تو بڑی خوبصورت عورت ہی۔ تازی ہوا سے اُس کے رنگ مین کچھ اور ہی آب و تاب آگئی تھی۔ کیون نہین۔ وہ تو ہماری سی گوری ہی اور اُسمین ادا اور انداز ہی۔

مسٹر سیرل۔ (ہنسکر) نہین تمھاری سی گوری تو نہین ہی۔ مگر مجھے یہ خوشی ہوئی کہ آپ اُسکو پسند تو کرتی ہین۔ بڑی بات تو یہ ہی کہ وہ آپ کو پسند ہوئی۔ اور کس خوبی سے باہمی تکلف تو دور ہوا۔ ابھی تو آپ اُس سے اور زیادہ واقف ہونگی اور میری بھی یہی خوشی ہی کہ وہ آپ دونون سے مخاطب رہے اور محبت کرے۔

مسز مانسٹن۔ اُسنے کہا کہ مسٹر رنڈن مجھے آپسے ملا دینگے۔ یہ کیا بات تھی۔ اِسکا مطلب مین نہین سمجھی۔

مسٹر سیرل۔ (مسکرا کر) یہ بھی ایک رسم ہی۔ جسکو مین ادا کرونگا۔ نہین معلوم ابھی تک وہ شیوالے سے واپس بھی آئی کہ نہین۔ کہیئے آپ لوگ تھک گئین

یا چشمے تک پھر چلیے گا۔

مسٹر فلپ - چلیے آپ نے تو دیکھا ہی نہین۔

دونون صاحب - اور اُنکے ساتھ میم صاحبان پھر چشمے کی طرف روانہ ہوگئین۔

سیتا شیوالے پر برہمنونکو کھانا کھلا رہی تھی - اِن لوگون کو آتے دیکھ کر بہت مسرور ہوئی - مارے خوشی کے باچھین کھل گئین - مسٹر مانسٹن نے بڑے اخلاق سے سیتا کو سلام کیا۔

مسٹر مانسٹن - سیتا - میری بہن - اور بیوی سے ملو - مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ پردہ تو درمیان سے اُٹھ گیا - تم لوگون مین کچھ گفتگو بھی تو ہوچکی -

سیتا مسٹر سیرل کیطرف نبظر الحاح دیکھنے لگی -

مسٹر سیرل - اچھا مسٹر فلپ مجھے اُن لوگون کے باہمدگر تقریب کر لینے دیجیے - سیتا - اِدھر آؤ - (سیتا کے دونون ہاتھ لیکر مسٹر مانسٹن اور گریس کے ہاتھ مین دیدے) اسپر نظر عنایت رکھیے گا - وہ آپ کی محبت کے قابل اور عنایت کی مستحق ہی - ورنہ مین اُسکو آپ سے کبھی نہ ملاتا -

سیتا آبدیدہ ہوگئی - مگر یہ خوشی کے آنسو تھے - فرط ابتہاج سے آنسو نکل پڑے تھے - گریس سے لپٹ گئی -

پھر سب جا کر فوارے کی سیر دیکھنے لگے - قدرت کے عجیب کرشمے زیر نظر

تھے۔ مس گریس نے اپنی تصویر کی تکمیل بہ اطمینان کرلی۔ جو کچھ رہ گیا تھا۔ وہ مسٹر سیرل نے درست کردیا۔

مسٹر فلپ ہانسٹن۔ آؤ۔ اے آپ سب چلے آؤ۔ انشاء اللہ پھر کبھی آکر یہان ایک ہفتہ قیام کرینگے۔ اور سیر دیکھینگے۔ اب تو فوارے سے پانی ہملوگون تک پہونچتا ہی ہوا بہت تیز ہی۔ اور سیتا کچھ اوڑھے بھی نہین ہی۔

سیتا۔ میم صاحب مجھے یہان ایک اور چھوٹی سی رسم ادا کرنی ہی۔ سب ہی اس رسم کو ادا کرتے ہین۔ گومکھ کے پاس چلکر اس رسم کو ادا کرینگے۔ کچھ خوف نہین۔ دیوار آڑ ہی۔ جو لوگ دولت اولاد۔ خوشی۔ یا تندرستی کی تمنا رکھتے ہین وہ پانی مین ایک ہار پھینکدیتے ہین۔ اگر ہار پانی مین بہتا چلا گیا۔ تو مراد پوری ہوگی۔ اور اگر پہاڑ مین رک رہا تو دعا قبول نہ ہوگی۔ مراد نہ بر آویگی۔ یہ لوگون کا عقیدہ ہی (مسکرا کر) اسمین تو شک نہین کہ ایسے عقائد محض حماقت ہین مگر کیا کیا جاے۔ برہمنون کا قول ہی۔ اور ان لوگون کے عقل کا کیا کہنا۔ مین پوجا کرچکی ہون۔ اب ہار بھی پھینکونگی۔ آپ کا جی چاہے۔ آپ بھی پھینکیے۔ (سیرل کی طرف دیکھ کر) مردون کو اجازت نہین ہی۔ پری کا پانی عورتون ہی کے واسطے ہی۔

مسز ہانسٹن۔ ضرور۔ یہ تو بڑا تماشا ہی۔ گریس آؤ تم بھی تقدیر آزمائی کرو

گریس کو پہلے اس جاہلانہ رسم کے ادا کرنے مین کچھ پس وپیش ہوا۔ مگر تفریح کیواسطے معاف سمجھکر وہ بھی راضی ہوگئین۔

سب پہاڑ کے نیچے اوتر کر اُس جگہ پہونچے جہان گوکھ بنا تھا۔ جسپر بہت سے
ہار پہنائے تھے۔ گائے کے مُنھ سے بھی پانی رواں تھا جو دریا مین گرتا تھا۔
عام اعتقاد یہ تھا کہ گنگا سے پانی آکر گوکھ سے بہتا ہی۔ حالانکہ ممکن ہی یہ بھی
کہ کوئی زوردار پہاڑی چشمہ ہو۔

سیتا۔ جی گنگا ماتا کی! (آگے بڑھ کر گوکھ پر ایک ہار پہنایا۔)

دریا بڑے زور شور سے بہ رہا تھا۔ قریب جاکر لوگون نے دیکھا کہ
ایک نیلگون پانی کی دھار رواں ہی۔ اس دریا کو دیکھکر سر مین چکر سا آنے لگا

سیتا۔ مسز مانسٹن سے۔ میم صاحب۔ اب آپ جو ہار چاہین۔ ڈالی مین سے
نکال لین۔ اور بیچوں بیچ ندی مین پھینک دیجیے۔ اور جو مراد ہو۔ مانگ لیجیے۔
مین تو دیر ہوئی کہ اپنے واسطے ایک ہار بنا چکی ہون۔

مسز مانسٹن نے ایک سفید پھولون کا ہار اُٹھا کر جسطرح سیتا نے بتلایا تھا
پھینک دیا۔ سبھون نے دیکھا کہ ہار بہتا ہوا چلا گیا۔ اب گریس کی باری آئی۔

سیتا۔ (مسز مانسٹن سے) جو کچھ اُنکی منت ہو۔ اپنے دل ہی مین رکھین
ہم لوگون سے کہنے کی ضرورت نہین۔ بیجیے! وہ بھی تو خوش تقدیر ہین دیکھیے
تو۔ اُنکا ہار کیسا بہتا ہوا جا رہا ہی۔ اچھا۔ اب مین اپنا ہار پھینکتی ہون (ہاتھ
جوڑ کر) میری بھی خدا سُن لے۔ (گریس سے) دیکھو میرا ہار بھی تو بہتا ہوا جا رہا ہے
مگر مسٹر سیرل ایسی جگہ کھڑے تھے کہ اُنکی نظر دور تک جاتی تھی۔ اُنھون نے

دیکھا کہ سیتا کا ہار ایک تپھر سے پھنس رہا۔ ٹوٹ گیا - اور غائب ہو گیا۔ انھون نے سیتا کی دل شکنی کے خوف سے کچھ کہا نہین مگر یہ بات وہ کبھی بھولے بھی نہین۔

پھر چشمہ کے دہانے کے پاس سب گئے مس گریس نے موقع کی تصویرین لین اور مسٹر سیرل نے علحدہ نقشے بنائے - اب تو شام ہو گئی شفق کے عجیب رنگ چشمہ سار پر نظر آئے - سیر کر کے لوگ خیمے کو واپس آئے۔

شام بھی کیا لطف کی شام تھی خیمے کے پردے پڑے ہین - اندر احباب مین دلچسپ گفتگو ہو رہی ہے - کھانا ہوا - کھانے کے بعد مسٹر سیرل نے باجا چھیڑا - اور مس گریس گانے لگین - سیتا محو سماع ہو رہی تھی - کسی قدر جلد حجاب بیگانگی دور ہو گیا تھا بے تکلف ہو گئی تھی - بہت ہی مسرور تھی - سیتا سے بھی سب نے اصرار کیا کہ کچھ گاؤ -

مسٹر سیرل - اچھا تم وہ چیز گاؤ - جو مجھے پہلے سنائی تھی (گریس سے) مجھے ڈاکوؤن نے زخمی کیا تھا - اور انھون نے میری بڑی توجہ سے تیمارداری کی تھی۔

سیتا کچھ جھجیپ کر گانے پر راضی ہوئی - مسٹر سیرل غزل کا ترجمہ گریس کو سمجھاتے جاتے تھے - ناظرین معاف فرماوین اگر مین انگریزی مین مسٹر آرتھر سیلون کا ترجمہ لکھے دیتا ہون - کچھ مطلب تو ضرور ہی سمجھ مین آجائیگا۔

مترجم - مین انگریزی سے اردو نظم مین وہ ترجمہ عرض کرتا ہون - اور اپنی ناقابلیت کا عذر کر کے ناظرین سے خواستگار معافی ہون -

اشعار

ہوئی چشم خونبار سے مین خجل	مین اُنسے نہین کہہ سکی راز دل
یہی کیا محبت کا انجام ہے	نہ نامہ نہ قاصد نہ پیغام ہے
رہی درد فرقت کی مین مبتلا	اجل نے بھی مجھ پر نہ کی اعتنا
یہ رنجوریوں رنج وغم کی فکار	یہ موسم - یہ باد سحر - یہ بہار
در قید غم کر کسی طرح باز	اجل تو ہی ہو جا مری کارساز
بہت تلخ ہے ہجر کی زندگی	فراق صنم اور درماندگی
نہین تو وصال صنم سے شفا	تمنا یہ ہے یا تو آئے قضا

سیرل - غزل کا مضمون تو بہت ہی رنج دینے والا ہی - مگر مجھے یہ غزل ہمیشہ سے پسند ہی - اب تو یہ مجھسے جو چاہین کہہ لین - لیکن یہ کیا کم ہی کہ یہ پُرانا افسانہ ہی - پہلے کے جذبات ہین - سابقہ خیالات ہین -

میرا خیال ہی کہ اُس رات کو مس گرئیں میٹھی نیند نہین سوئین - شاید کسل کی وجہ سے - شاید سیتا کی غزل کے دلگیر مضامین کے خیال سے - مگر نہین ان دونون باتون مین سے کوئی بات بھی نہ تھی - ہاے اس عنفوان شباب مین ایک پربہار خواب سے اُسکی آنکھ کھل گئی تھی - اب تو اُنکا خیال ہی بیکار ہی - اُن کا خیال دور کرو - "خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا"

صبح ہوئی - دن چڑھا - احباب نے قہوہ نوش کیا - سیتا بھی ایک شالی چادر

اوڑھے آئی۔ میم صاحبون نے اُسکے رخ انور کا بوسہ لیا۔ پیار کیا۔ اور رخصت ہوئین۔ "اب تو جلد ہی پھر یکجائی ہو گی۔ پھر خوب گھُل ملکر باتین ہونگی" سبھون نے اپنی اپنی راہ لی۔ اب شاید مہینون کے بعد سب یکجا ہون۔ کیا خبر ہے۔